بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

فرامین قرآن کریم، ارشادات احادیث مقدسہ اور اقوال بزرگان دین
پر مشتمل ناقابل تردید دلائل کا مجموعہ

براہینِ صادق

از: افادات

پاسبان مسلک رضا

نباضِ قوم پیر مفتی ابوداؤد علامہ محمد صادق صاحب قادری رضوی

امیر جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان

الحاج محمد حفیظ نیازی

ادارہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ

یا اللہ — یا رسول اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ○

ترجمہ: اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا۔

(پارہ ۱۵، سورہ بنی اسرائیل، آیت ۸۱)

؎ احمد رضا کے فیض کے در ہیں کھلے ہوئے ..... سردار احمد اس کے ہیں ساقی بنے ہوئے

فرامینِ قرآن کریم، ارشاداتِ احادیثِ مقدسہ اور اقوالِ بزرگانِ دین پر مشتمل ناقابلِ تردید دلائل کا مجموعہ

براہینِ صادق

یہ ضخیم کتاب اُن اشتہارات کا مجموعہ ہے، جو کم و بیش نصف صدی سے لاکھوں کی تعداد میں چھپ چکے ہیں اور اندرون و بیرون ملک بے شمار مساجد میں آویزاں ہیں۔ کبھی بھی کسی مخالف کو ان کے کسی حوالہ کی تردید کی جرأت نہیں ہوئی۔ (ادارہ)

از افادات
مجاہد ملت علامہ مولانا الحاج ابوداؤد
محمد صادق
رضوی
امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان

ترتیب و تدوین
الحاج محمد حفیظ نیازی

ناشر: مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

نام کتاب .... براہینِ صادق

تالیف .... مفتی اعظم پاکستان پیر ابوداؤد محمد صادق صاحب
(امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان)

ترتیب وتدوین .... الحاج محمد حفیظ نیازی

پروف ریڈنگ .... محمد نعیم اللہ خاں قادری
بی ایس سی۔ بی ایڈ۔ ایم اے اردو، پنجابی تاریخ
☆ مولانا ابوسعید محمد سرور قادری رضوی
☆ صاحبزادہ محمد رؤف رضوی

کمپوزنگ .... محمد نوید رضوی۔ رضوی کمپوزنگ سنٹر

صفحات 592

تعداد 1100

اشاعت اوّل .... ذوالقعدہ ۱۴۲۹ھ

اشاعت دوئم .... ربیع الاوّل ۱۴۳۰ھ

اشاعت سوئم .... ربیع الآخر ۱۴۳۲ھ

ہدیہ .... 350 روپے

ملنے کے پتے:

❁ قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور ❁ شبیر برادرز اُردو بازار لاہور
❁ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور ❁ مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور ❁ مکتبہ مہریہ ڈسکہ
❁ اویسی بک سٹال مسجد رضائے مجتبیٰ پیپلز کالونی گوجرانوالہ ❁ مکتبہ برکات المدینہ بہادر آباد کراچی
❁ مکتبہ غوثیہ ہول سیل پرانی سبزی منڈی کراچی نمبر ۵ ❁ ادارہ صراط مستقیم دربار مارکیٹ لاہور
❁ مکتبہ قادریہ سرکلر روڈ نزد میلاد مصطفےٰ چوک گوجرانوالہ

فہرست

فضائل مصطفےٰ وشانِ محمدی

مسائل نماز

اصلاح معاشرہ

مسلک حق

مخالفین اہلسنّت کا کردار

توجہ فرمائیں

اتنے زیادہ اشتہارات کو کتابی شکل میں لانا بہت بڑا مرحلہ تھا' جو بفضل خدا بطفیل مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ کتاب کی پروف ریڈنگ بھی بہت مسئلہ ہوتا ہے۔ اپنی طرف سے احباب نے اچھے طریقے سے پروف ریڈنگ کی۔ پھر بھی اگر کمپوزنگ میں کوئی غلطی رہ گئی ہو تو آگاہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے، ہم سب کی لغزشیں معاف فرمائے۔ آمین (محمد حفیظ نیازی)

انتساب

اعلیٰ حضرت مجدد ملت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی کے شہزادۂ اکبر حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان (علیہما الرحمۃ) کے خلیفۂ اکبر

حضرت محدث اعظم شیخ الحدیث ابوالفضل

مولانا علامہ **محمد سردار احمد** قدس سرہٗ العزیز

کے نام منسوب کرتا ہوں

کہ جنہوں نے اپنے نائب اعظم مجاہد ملت حضرت مولانا مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ کی شکل میں گلستان اہلسنت کو وہ پھول عطا فرمایا جس کی خوشبوئیں چاردانگ عالم میں پھیلی ہوئی ہیں اور ہمیشہ پھیلی رہیں گی۔

جنہوں نے محفل اہلسنت کو وہ روشن چراغ عطا فرمایا جس کی روشنی بدمذہبیت کے اندھیروں پر غالب آگئی اور جس کی لو نہ کبھی مدھم ہوئی نہ ہوگی۔ (انشاء اللہ العزیز)

جو آکاش سنیت کے وہ آفتاب و ماہتاب ہیں کہ جن کی کرنیں راہ حق کو منور کئے ہوئے ہیں۔

جو مسلک اہلسنّت کی پاسبانی کے فرائض نصف صدی سے زائد عرصہ سے انجام دے رہے ہیں۔

جن کی حق بیانی، حق گوئی اور حقانیت وصداقت کے اپنے بیگانے معترف ہیں اور سچی بات کہنے سے کبھی بھی اور کسی بھی دور میں کوئی مصلحت انہیں باز نہ رکھ سکی۔

جو پوری دلیری اور دلجمعی سے معاشرہ کی اصلاح اور اُمت مسلمہ کو کھوئی ہوئی میراث شان وشوکت اسلام دلانے میں ہمہ وقت مصروف ہیں اور جمیع اہل اسلام کی عاقبت کی بہتری کیلئے شب وروز جہاد فرما رہے ہیں۔

جن کی شریعت مطہرہ وسنت مصطفوی کی بے مثال پیروی انفرادی شہرت کی حامل ہے۔

جن کی بے داغ عملی زندگی وعلمی وتبلیغی خدمات کا ہمیشہ اعتراف کیا جاتا رہے گا جو استقامت کا ایسا کوہ گراں ہیں کہ عوام الناس، صلحائے اُمت، علماء کرام اور مشائخ عظام میں یکساں مقبول ومحبوب ہیں۔

مولیٰ تعالیٰ اُن کا سایہ عاطفت ہم سب پر قائم ودائم رکھے۔ آمین

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

مرتب:

محمد حفیظ نیازی (عفی عنہ)

مدیر ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ پاکستان

آغاز سخن

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے…… بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

گوجرانوالہ کا شہر پاسبان مسلک رضا، فیض یافتہ امیر ملت وفقیہ اعظم کوٹلوی، نائب محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا الحاج مفتی پیر ابوداؤد محمد صادق صاحب ﷾ کی تشریف آوری (۲۹ ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ) سے قبل ایک قسم کا نجدیت کا گڑھ تھا۔ جامع مسجد زینت المساجد کے علاوہ صرف دو ایک مساجد اہلسنّت کے پاس تھیں اور سال بھر میں صرف چند ایک سالانہ اجلاس ہوتے تھے۔ زینت المساجد کے سابق خطیب مولانا صابر حسین صاحب (مرحوم) سنیت کا بھرم قائم رکھے ہوئے تھے۔ اُن کے بعد انجمن خدام الصوفیہ کے اراکین کی کوشش اور محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد ﷫ کی شفقت سے جب عالم باعمل مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ کا بطور امام وخطیب زینت المساجد تقرر عمل میں آیا اور پہلی بار گوجرانوالہ کی فضاء میں صلوٰۃ وسلام اور نعرہ ہائے تکبیر ورسالت گونجے تو مخالفین اہلسنّت پریشانی وبے چینی میں مبتلا ہو گئے۔ ایک وہ دور تھا کہ بقول اُن کے جیسا کہ انہوں نے اپنی کتاب "تاریخ اہلحدیث گوجرانوالہ" میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے زینت المساجد میں انعقاد پذیر جلسہ پر قبضہ کر لیا اور اپنے مقرر سے تقریر شروع کرا دی اور کئی باران تخریب کاروں نے خشت باری کر کے اہلسنّت کے جلسے اُلٹ دیئے تھے۔

اب ان کیلئے یہ صورت حال ناقابل برداشت تھی کہ ان کے عقیدہ کے خلاف اہلسنّت کے عقائد معاشرہ میں غلبہ پا رہے تھے۔ چنانچہ انہوں نے باہمی مشورہ سے "ندائے یارسول اللہ" کے مسئلہ پر ایک پمفلٹ شائع کیا جو اس طرح ترتیب دیا گیا تھا۔

"اسلم …… اے اسلم …… او اسلم …………

اسلم پکارنے والے سے پوچھتا ہے کہ آوازیں دینے والے بتاؤ تو سہی تیرا کہنا کیا ہے۔ تو کیا کہنا چاہتا ہے۔ یہ حال ان بریلویوں کا ہے کہ یارسول اللہ۔ یارسول اللہ تو

کہے جاتے ہیں اور یہ نہیں بتاتے کہ آگے کیا کہنا چاہتے ہیں۔ نیز یہ کہ اللہ کے سوا کسی کو یا اُس کے رسول کو پکارنا ناجائز اور شرک ہے۔ وہابیہ کے اس پمفلٹ کے جواب میں مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کے قلم سے مرتبہ پمفلٹ شائع ہوا اور ان کے پمفلٹ کے مزعومات کے ردّ کا ہر طرف شہرہ ہوا اور اہلسنّت کی حقانیت کا خوب خوب چرچا ہوا۔ مخالفین نے اب۔۔۔۔ نیا پینترا بدلا اور اگلے ہفتہ کو نیا پمفلٹ شائع کر دیا کہ ''اذان کے ساتھ صلوٰۃ وسلام'' تحریف فی الدین اور بدعت ہے''۔ مولانا موصوف نے فوراً جواب شائع کرا دیا جس میں ثابت کیا گیا کہ صلوٰۃ وسلام نہ تحریف ہے' نہ بدعت بلکہ قرآن وسنت کی روشنی میں جائز اور باعث ثواب ہے۔

مخالفین کا تیسرا پمفلٹ مسئلہ حاضر وناظر کے متعلق تھا کہ ''خدا کو حاضر وناظر ماننے کے ساتھ رسول کو حاظر وناظر ماننا شرک ہے''۔ اس پمفلٹ کا بھی منہ توڑ جواب شائع ہوا اور مخالفین قدرے دب گئے۔ تاہم اہلسنّت نے ایک ہفت روزہ جریدہ کی اشاعت کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا تا کہ مخالفین کی بدزبانیوں کا بروقت محاسبہ ہوتا رہے۔ چنانچہ ہفت روزہ ''رضائے مصطفےٰ'' کا ڈیکلریشن حاصل کر لیا گیا اور یوں گوجرانوالہ میں باطل پرستوں کی چیرہ دستیوں کا خاتمہ شروع ہو گیا۔ تاہم دوسرے علاقوں شہروں دیہات وغیرہ سے مخالفین کے اہلسنّت کے خلاف پراپیگنڈا کی اطلاعات ملتی رہتیں جس کا حضرت مجاہد ملت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب نے یہ حل تجویز فرمایا کہ تمام متنازعہ مسائل پر بڑے بڑے سائز کے اشتہارات شائع فرمائے۔ مثلاً بعد نماز بلند آواز سے درود شریف پڑھنے کا بیان' بوقت اذان صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا بیان' نبی اکرم ﷺ کے حاضر وناظر ہونے کا بیان' علم غیب شریف کا بیان' نورانیت مصطفےٰ (ﷺ) کا بیان وغیرہ۔ ہوتے ہوتے یہ اشتہارات پچاس سے زائد عنوانات کے حامل ہو گئے اور ان کی تعداد اشاعت لاکھوں تک پہنچ گئی اور پاکستان کے علاوہ بھارت' کویت' دبئی' مڈل ایسٹ' برطانیہ و دیگر غیر مسلم ممالک کی مساجد اہلسنّت میں آویزاں نظر آنے لگے۔ ان کی

مقبولیت اتنی عام ہوئی کہ ادارہ کو متعدد مقامات اور کثیر احباب کی طرف سے تقاضا کیا گیا کہ ان تبلیغی اشتہارات کو جلد کتابی شکل دی جائے۔ اگر حقائق کو نظر انداز نہ کیا جائے تو یہ حقیقت اظہر من الشمس نظر آئے گی کہ ان اشتہارات کی تبلیغ کے ذریعہ ہزاروں لاکھوں بدمذہبوں کی کائنات بدل گئی اور انہوں نے بدعقیدگی سے توبہ کر کے حق مذہب اہلسنّت قبول کر لیا اور مسلک اہلسنّت کا اس طرح چرچا ہونے لگا کہ بدمذہبوں کو اہلسنّت کی مخالفت مشکل ہو گئی۔ حتیٰ کہ اُن کے رائیٹر مذہب حق کے حق میں بیانات دینے اور کتابیں لکھنے لگے۔ طوالت سے بچنے کیلئے صرف دو مثالیں عرض ہیں۔

☆ ندائے یا رسول اللہ کو شرک قرار دینے والے دیوبندی حضرات کے ہم عقیدہ مولوی بشیر احمد آف ڈیرہ اسماعیل خاں نے کتاب لکھی اس کتاب کا نام ہے۔

''یا حرف محبت ہے'' اور مصنف نے کئی دیوبندی مولویوں کے نام اور عبارات اپنی تائید میں درج کیے ہیں۔ حضرت غوث اعظم کے منکرین کی طرف سے ایک کتاب شائع کی گئی جس کا نام تھا ''غوث اعظم جل جلالہٗ'' مطلب یہ کہ غوث اعظم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ سید عبدالقادر جیلانی کو غوث اعظم کہنا کفر ہے۔ اسی طبقہ فکر کی طرف سے انہی کے ادارہ اسلامیات لاہور کراچی نے ایک کتاب شائع کی ہے جس کا نام ہے ''غوث اعظم علیہ الرحمۃ'' آگے لکھا ہے یعنی

غوث اعظم قطب الاقطاب امام الاولیاء شیخ محی الدین

ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز' از مولانا محمد احتشام الحق کاندھلوی

پھر پھر کے تیری راہ پہ آ جائیں گے گمراہ..... محبوب خلائق تیرا در ہو کے رہے گا

گوجرانوالہ کی سرزمین پر جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا اہلسنّت کی صرف دو تین مساجد تھیں' باقی غیر مقلدین و دیوبندی طبقہ فکر کے زیر تسلط تھیں اور اب تازہ رپورٹ یہ ہے کہ اس وقت گوجرانوالہ میں اہلسنّت کی مساجد کی تعداد ۱۰۴۶ ہے۔

یہ اعداد وشمار بھی پیکر صدق وصفا مولانا الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق دامت

دامت برکاتہم العالیہ کی ٹھوس پائیدار یچی اور سُچی تبلیغ کی گواہی دیتے ہیں جو"رضائے مصطفےٰ" اور مطبوعات رضائے مصطفےٰ کی شکل میں اندرون و بیرون ملک وسیع پیمانہ پر جلوہ گر ہے۔

؎ گیا دور جب تنہا تھا میں انجمن میں...... یہاں اب میرے رازداں اور بھی ہیں

زیر نظر کتاب آپ کے تبلیغی اشتہارات کے مجموعہ پر مشتمل ہے۔ کافی عرصہ قبل مرکز اہلسنّت بریلی شریف میں بعض احباب نے مختلف اشتہارات کو رسالوں کی شکل میں شائع کیا اور مولانا محمد عبدالمجید رضوی (آف جامن گوجرانوالہ) اور الحاج صوفی محمد عبدالغفور رضوی صادق آباد نارووال نے مذکورہ سب اشتہارات کو کتابی شکل دینے کی کوشش کی لیکن یہ معاملہ پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکا۔ ؎ اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے

دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

کے مصداق اب چند ماہ قبل الحاج صاحبزادہ محمد داؤد رضوی، الحاج صاحبزادہ محمد رؤف رضوی، الحاج محمد حبیب الرحمٰن نیازی، حافظ محمد احمد رضا نیازی اور الحاج صوفی محمد عبدالرشید رضوی (نارووال) کی بھرپور کوششوں سے الحمدللہ یہ معاملہ پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ شاید یہ کام اسی لئے رُکا ہوا تھا کہ "براہین صادق" کا تحفہ اہل محبت کو اس سال ملے جب وہ اہلسنّت کے بین الاقوامی مقبول و محبوب ترجمان ماہنامہ "رضائے مصطفےٰ" کی اشاعت کے پچاس سال مکمل ہونے پر اپنی محبت سے مختلف شہروں میں پچاس سالہ "جشن رضائے مصطفےٰ" منا رہے ہوں۔ انشاء اللہ العزیز اشتہارات کی مقبولیت کی طرح اس کتاب کو بھی اہلسنّت کے ہر طبقہ فکر میں پسند کیا جائے گا اور معاشرہ پر اس معلوماتی کتاب کے مثبت اثرات مرتب ہوں گے اور اس کی افادیت ہر دور میں ایک علمی خزانہ ثابت ہوگی۔ ادارہ کی طرف سے مطبوعہ بعض مفید دیگر اشتہارات جو حضرت موصوف کی بجائے دیگر علماء اہلسنّت کے مرتبہ ہیں اس کتاب میں شامل نہیں۔ نوٹ: اشتہارات کو ان کے موضوع کے مطابق یکجا کر کے مختلف ابواب میں تقسیم کر دیا گیا ہے تا کہ قارئین کو اپنی پسند کا عنوان تلاش کرنے میں دقت نہ ہو۔ ع...... گر قبول افتد زہے عز و شرف

محمد حفیظ نیازی ۱۳ ذوالقعدہ ۱۴۲۹ھ بروز جمعرات

باب نمبر ۱

فضائل مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
وعلیٰ اٰلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

مولای صل وسلم دائماً ابداً
علیٰ حبیبک خیر الخلق کلہم
ھو الحبیب الذی ترجیٰ شفاعتہٗ
لکل ھول من الاھوال مقتحم
محمد سید الکونین والثقلین
والفریقین من عرب ومن عجم
فان من جودک الدنیا وضرتہا
ومن علومک علم اللوح والقلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا کہ جب تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کرے تو تم ضرور بالضرور اُس پر ایمان لانا''۔ (پارہ ۳، رکوع ۱۷، سورہ العمران)

- ''بے شک اللہ تعالیٰ میری اُمت کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا''۔ (مشکوٰۃ ص ۳۰)
- ''جس نیک کام کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ عند اللہ بھی اچھا ہے''۔ (لمعات ص ۲۹)

؎ جہاں میں جشنِ صبحِ عید کا سامان ہوتا تھا
اُدھر شیطان تنہا اپنی ناکامی پہ روتا تھا

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیق واہمیت کا بیان

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائشِ مولیٰ کی دھوم
مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضاؔ
دم میں جب تک دم ہے ذکر اُن کا سناتے جائیں گے ([illegible])

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ارشاد خداوندی:

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا ○

"اور اگر اللہ کی نعمتوں کو گنو تو شمار نہ کر سکو گے"۔

(پارہ ۱۳، رکوع ۱۷، سورہ ابراھیم، آیت ۳۴)

بے شک اللہ تعالیٰ کی نعمتیں لاتعداد و بے حساب اور شمار سے باہر ہیں مگر ان سب نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت بلکہ تمام نعمتوں کی جان جانِ جہان وجان ایمان حضور پرنور محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات ہے۔ جن کے طفیل باقی سب نعمت و انعامات ہیں۔

اعلیٰ حضرت مجدد ملت مولانا امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

؎ وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑھ کر سب سے زیادہ اور بہت ہی اہتمام و تاکید کے ساتھ آپ کی ذات بابرکات کے بھیجنے کا احسان ظاہر فرمایا

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ

"بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انھی میں سے ایک رسول بھیجا"۔ (پ ۴، رکوع ۸، سورہ آل عمران، آیت ۱۶۴)

چونکہ ایمانداروں پر سب سے بڑی نعمت کا سب سے بڑا احسان ظاہر فرمایا ہے۔ اس لئے اہل ایمان اس کی سب سے بڑھ کر قدر و منزلت جانتے، اس کا سب سے زیادہ شکر ادا کرتے اور جس ماہ و یوم میں اس احسان و نور و نعمت کا ظہور ہوا اُس میں اس کا بالخصوص چرچا و مظاہرہ کرتے ہیں اس لیے کہ مولیٰ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جا بجا اپنی نعمتوں کی تذکیر و تشکر اور ذکر و اذکار کا حکم فرمایا ہے۔ خاص طور پر سورت والضحیٰ میں ارشاد ہے۔

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ○

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو"

(پ ۳۰، رکوع ۱۸، سورہ الضحیٰ، آیت ۱۱)

پھر بطور خاص حضور کی ذات کے نعمۃ اللہ ہونے کا بیان اور ناشکری و ناقدری کرنے والے بیدینوں کا رد فرمایا

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ کُفْرًا

"کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی"۔

(پ ۱۳، رکوع ۱۷، سورہ ابراھیم، آیت ۲۸)

بخاری شریف و دیگر تفاسیر میں سید المفسرین حضرت عبداللہ ابن عباس و حضرت عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ "ناشکری کرنے والے کفار ہیں۔

وَمُحَمَّدٌ نِعْمَةُ اللّٰہِ اور محمد ﷺ اللہ کی نعمت ہیں"

(بخاری شریف جز ثالث ص ۶)

جب اللہ کے فرمان اور قرآن سے ثابت ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی خاص نعمت ہیں جس پر اللہ نے اپنے خاص احسان کا ذکر فرمایا اور پھر نعمت کا چرچا کرنے کا بھی حکم دیا تو اب کون مسلمان و اہل ایمان ہے جو آپ کی ذات بابرکات، نور کے ظہور اور دُنیا میں جلوہ گری و تشریف آوری کی خوشی نہ منائے۔ شکر ادا نہ کرے اور سب سے بڑی نعمت کا سب سے بڑھ کر چرچا و مظاہرہ پسند نہ کرے اور نعمت عظمیٰ کے خصوصی شکرانہ اور چرچا و مظاہرہ کے لیے جشن عید میلاد النبی، مولود شریف اور یوم میلاد النبی ﷺ کے جلوس مبارک پر برا منائے اور زبان طعن دراز کرے۔ مفسر قرآن حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی مرحوم نے کیا خوب فرمایا ہے:

حبیب حق ہیں خدا کی نعمت بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ
یہ فرمانِ مولیٰ پر عمل ہے جو بزمِ مولد سجا رہے ہیں

رحمت کی خوشی: قرآن ہی میں یہ بھی بیان ہے کہ

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○

"تم فرماؤ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت (ملے) اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ ان کی سب دھن دولت سے بہتر ہے"

(پ ۱۱ رکوع ۱۱، سورہ یونس، آیت ۵۸)

جس طرح اوپر نعمت کا چرچا کرنے کا ذکر ہوا ہے اسی طرح یہاں فضل و رحمت پر خوشی منانے کا بیان ہے اور کون مسلمان نہیں جانتا کہ اللہ کا سب سے بڑا فضل اور سب سے بڑی رحمت بلکہ جانِ رحمت اور رحمۃ للعالمین۔ آپ کی ذات بابرکات ہے۔

(پ ۱۷ رکوع ۷، سورہ الانبیاء، آیت ۱۰۷)

یہاں فضل و رحمت سے اگر کوئی بھی چیز مراد لی جائے تو یقیناً وہ بھی آپ ہی کا صدقہ، وسیلہ اور طفیل ہے۔ لہٰذا آپ بہر صورت بدرجہ اولیٰ فضل الٰہی و رحمت خداوندی اور نعمت اللہ ہونے کا مصداق کامل ہیں کیونکہ دونوں جہان میں آپ کا ہی سب فیضان ہے اور آپ کی خوشی منانا، چرچا و مظاہرہ کرنا، آپ کے شایانِ شان و فرمانِ خداوندی کے تحت و اس کے مطابق ہے نہ کہ معاذ اللہ اس کے مخالف و منکر اور شرک و بدعت۔

خدا کا شکر نعمت ہے نبی کی شان رفعت ہے
یہ دونوں کی اطاعت ہے قیامِ محفلِ مولد
حصولِ فیض و رحمت ہے نزولِ خیر و برکت ہے
حصولِ عشق حضرت ہے قیامِ محفلِ مولد

نہ اس میں رفع سنت ہے نہ شرک و کفر و بدعت ہے
یہ ردِّ شرک و بدعت ہے قیامِ محفلِ مولد

یومِ ولادت کی اہمیت: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے پیر شریف (سوموار) کا روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا:

فِيْهِ وُلِدْتُ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ

"یعنی اسی دن میری پیدائش ہوئی اور اسی دن مجھ پر قرآن نازل کیا گیا"۔

(مسلم ۳۶۸، ۱۷۹ مشکوٰۃ کتاب الصیام باب الصیام التطوع پہلی فصل)

☆ اس فرمانِ نبوی سے یوم میلاد النبی ﷺ اور یوم نزولِ قرآن کی اہمیت اور اس دن کی یادگار منانا اور شکر نعمت کے طور پر روزہ رکھنا ثابت ہوا۔

☆ جیسے ہفتہ وار دنوں کے حساب سے یوم ولادت و یوم نزولِ قرآن کی یادگار و اہمیت ہے ویسے ہی سالانہ تاریخ کے حساب سے بھی یوم ولادت و یوم نزول قرآن کی اہمیت و امت میں مقبولیت ہے۔

☆ جس طرح نزول قرآن کا دن پیر ۲۷ رمضان میں ہونے کے باعث پورا ماہ رمضان و ۲۷ رمضان کو سالانہ یادگار منائی جاتی ہے اسی طرح یوم میلاد النبی ﷺ کا دن پیر ۱۲ ربیع الاول میں ہونے کے باعث اہل اسلام میں ماہ ربیع الاول و ۱۲ ربیع الاول کی سالانہ یادگار منائی جاتی ہے۔ بلکہ امام احمد بن محمد قسطلانی شارح بخاری اور شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی شارح مشکوٰۃ (رحمہما اللہ)

جیسے محدثین نے نقل فرمایا کہ "امام احمد بن حنبل جیسے امام و اکابر علماء امت نے اسی طرح کی ہے کہ شب میلاد شب قدر سے افضل ہے"۔

نیز فرمایا "جب آدم علیہ السلام کی پیدائش کے دن جمعۃ المبارک میں مقبولیت

کی ایک خاص ساعت ہے تو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کی ساعت کے متعلق تیرا کیا خیال ہے۔(اس کی شان کا کیا عالم ہوگا)"

(زرقانی شرح مواہب ج۱ص۱۳۲۔۱۳۵۔مدارج النبوت ج۲ص۱۳) ملخصا

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی کیا خوب ترجمانی فرمائی ہے:

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

لفظ عید کی تحقیق: مذکورہ ارشادات کی روشنی میں مزید عرض ہے کہ بفرمان نبوی جمعۃ المبارک آدم علیہ السلام کی پیدائش کا دن بھی ہے اور عید کا دن بھی ہے بلکہ عند اللہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے بھی بڑا دن ہے۔(مشکوٰۃ شریف ص۱۲۰۔۱۲۳) ملخصا۔

لہٰذا سید الانبیاء ﷺ کا یوم پیدائش عید میلاد النبی ﷺ کیوں نہیں ہو سکتا؟ جبکہ سب کچھ آپ کا ہی فیضان آپ کے دم قدم کی بہار اور آپ ہی کے نور کا ظہور ہے۔(ﷺ)

صحابہ کا فتویٰ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (سورہ المائدہ، آیت ۳)

تلاوت فرمائی تو ایک یہودی نے کہا "اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید مناتے"۔ اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ آیت نازل ہی اس دن ہوئی جس دن دو عیدیں تھیں۔"یوم جمعہ اور یوم عرفہ"۔(مشکوٰۃ شریف ۱۲۱)

☆ مرقات شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے تحت طبرانی وغیرہ کے حوالہ سے بالکل یہی سوال وجواب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

☆ مقام غور ہے کہ دونوں جلیل القدر صحابہ نے یہ نہیں فرمایا کہ اسلام میں صرف عید الفطر اور عید الاضحیٰ مقرر ہیں اور ہمارے لیے کوئی تیسری عید منانا بدعت وممنوع ہے

بلکہ یوم جمعہ کے علاوہ یوم عرفہ کو بھی عید قرار دے کر واضح فرمایا کہ واقعی جس دن اللہ کی طرف سے کوئی خاص نعمت عطا ہو۔ خاص اس دن بطور یادگار عید منانا' شکر نعمت اور خوشی ومسرت کا اظہار کرنا جائز اور درست ہے۔ علاوہ ازیں جلیل القدر محدث ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری نے اس موقع پر یہ بھی نقل فرمایا کہ "ہر خوشی کے دن کے لیے لفظ عید استعمال ہوتا ہے" الغرض جب جمعہ کا عید ہونا' عرفہ کا عید ہونا' یوم نزول آیت کا عید ہونا' ہر انعام وعطا کے دن کا عید ہونا اور ہر خوشی کے دن کا عید ہونا واضح ہو گیا تو اب ان سب سے بڑھ کر یوم میلاد النبی ﷺ کے عید ہونے میں کیا شبہ رہ گیا۔ جو سب کی اصل وسب مخلوق سے افضل ہے مگر:

آنکھ والا تیرے جلووں کا نظارہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

قرآن کی تائید: قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا

"عیسیٰ بن مریم نے عرض کی اے اللہ، اے رب ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان (مائدہ) اتار کہ وہ دن ہمارے لیے عید ہو جائے اگلوں اور پچھلوں کی۔

(پارہ ۷ رکوع ۵' سورہ المائدہ، آیت ۱۱۴)

سبحان اللہ جب مائدہ اور من وسلویٰ جیسی نعمت کا دن عید کا دن قرار پایا تو سب سے بڑی نعمت یوم میلاد النبی ﷺ کے عید ہونے میں کیا شک رہا؟

محدثین کا بیان: امام احمد بن محمد قسطلانی' علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی اور شیخ محقق علامہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہم نے یہ دعائیہ بیان نقل فرمایا:

فَرَحِمَ اللّٰہُ اِمْرَاءً اِتَّخَذَ لَیَالِیَ شَھْرِ مَوْلِدِہِ الْمُبَارَکِ اَعْیَادًا

''اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو اپنے پیارے نبی ﷺ کے ماہ میلاد کی راتوں کو عیدوں کی طرح منائے''۔

(زرقانی شرح مواہب جلد اول ص ۱۳۹' ما ثبت من السنۃ ص ۶۰)

دیکھئے ایسے جلیل القدر محدثین نے نہ صرف ایک دن بلکہ ماہ میلاد ربیع الاول کی سب راتوں کو عید قرار دیا ہے اور عید میلاد النبی منانے والوں کے لیے دعائے رحمت بھی فرمائی ہے۔ جس دن کی برکت سے ربیع الاول کی راتیں بھی عیدیں قرار پائیں۔ ۱۲ ربیع الاول کا وہ خاص دن کیونکر عید قرار نہ پائے گا؟ بلکہ امام داودی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں آپ کی ولادت کی جگہ مسجد حرام کے بعد سب سے افضل ہے اور اہل مکہ عیدین سے بڑھ کر وہاں محافل کا اہتمام کرتے تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس مبارک جگہ محفل میلاد میں حاضری اور مشاہدہ انوار کا ذکر فرمایا۔''

(جواہر البحار جلد سوم ص ۱۱۵۴' فیوض الرحمان ص ۲۷)

مفسرین کا اعلان: امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے امام فخر الدین رازی (صاحب تفسیر کبیر) سے نقل فرمایا۔ کہ ''جس شخص نے میلاد شریف کا انعقاد کیا اگرچہ عدم گنجائش کے باعث صرف نمک یا گندم یا ایسی ہی کسی چیز سے زیادہ تبرک کا اہتمام نہ کر سکا۔ برکت نبوی سے ایسا شخص نہ محتاج ہوگا نہ اس کا ہاتھ خالی رہے گا۔'' (النعمۃ الکبریٰ ص ۹)

☆ مفسر قرآن علامہ اسماعیل حقی نے امام سیوطی' امام سبکی' امام ابن حجر عسقلانی' امام ابن حجر ہیتمی' امام سخاوی' علامہ ابن جوزی جیسے اکابر علماء و آئمہ سے میلاد شریف کی اہمیت نقل فرمائی اور لکھا ہے کہ ''میلاد شریف کا انعقاد آپ کی تعظیم کے لیے ہے اور اہل اسلام ہر جگہ ہمیشہ میلاد شریف کا اہتمام کرتے ہیں۔''

(تفسیر روح البیان ج ۹' ص ۵۶)

۱۲ ربیع الاول پر اجماع امت: ''بے شک اللہ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔'' (مشکوٰۃ ص ۳۰) امام قسطلانی' علامہ زرقانی' علامہ محمد بن عابدین شامی کے بھتیجے علامہ احمد بن عبد الغنی دمشقی' علامہ یوسف نبہانی اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہم نے تصریح فرمائی کہ ''امام المغازی محمد بن اسحاق وغیرہ علماء کی تحقیق ہے کہ یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ربیع الاول ہے۔ علامہ ابن کثیر نے کہا۔ ''یہی جمہور سے مشہور ہے'' اور علامہ ابن جوزی اور علامہ ابن جزری نے اس پر اجماع نقل کیا ہے اس لیے کہ سلف و خلف کا تمام شہروں میں ۱۲ ربیع الاول کے عمل پر اتفاق ہے۔ بالخصوص اہل مکہ اسی موقع پر جائے ولادت باسعادت پر جمع ہوتے اور اس کی زیارت کرتے ہیں۔ ملخصاً

(زرقانی شرح مواہب جلد ۱' ص ۱۳۲' جواہر البحار جلد ۳' ص ۱۱۴۷' ما ثبت من السنۃ ص ۵۷' مدارج النبوت ص ۱۴)

واقعہ ابولہب: جلیل القدر آئمہ محدثین نے نقل کیا ہے کہ ''ابولہب نے اپنی لونڈی ثویبہ سے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشخبری سن کر اسے آزاد کر دیا۔ جس کے صلہ میں بروز پیر اس کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے اور انگلی سے پانی چوسنا میسر آتا ہے'' جب کافر کا یہ حال ہے تو عاشق صادق مومن کے لیے میلاد شریف کی کتنی برکات ہوں گی؟

(بخاری جلد ۲' ۷۶۴ مع شرح زرقانی ص ۱۳۹)

دوسروں کی زبان سے: ہفت روزہ ''اہلحدیث'' لاہور ۲۷ مارچ ۱۹۸۱ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے'' ملک میں حقیقی اسلامی تقریبات کی طرح یہ بھی (عید میلاد النبی) ایک اسلامی تقریب ہی شمار ہوتی ہے اور اس امر واقعہ سے آپ بھی انکار نہیں کر سکتے کہ اب ہر برس ہی ۱۲ ربیع الاول کو اس تقریب کے اجلال و احترام میں سرکاری طور پر ملک بھر میں تعطیل عام ہوتی ہے اور آپ اگر سرکاری ملازم ہیں تو اپنے منہ

سے اس کو ہزار بار بدعت کہنے کے باوجود آپ بھی یہ چھٹی مناتے ہیں اور آئندہ بھی یہ جب تک یہاں چلتی ہے آپ اپنی تمام تر "اہلحدیثیت" کے باوجود یہ چھٹی مناتے رہیں گے۔۔۔خواہ کوئی ہزار منہ بنائے' دس ہزار بار ناراض ہو' لاکھ بگڑے جب تک خدا تعالی کو منظور ہوا یہاں اس تقریب کی کارفرمائی ایک امر واقعہ ہی ہے"۔

جلوس: "حکومت اگر اپنے زیر اہتمام تقریب کو سادہ رکھے اور دوسروں کو بھی اس بات کی پرزور تلقین کرے تو اس کا اثر یقیناً خاطر خواہ ہوگا۔ انشاء اللہ اس تقریب کے ضمن میں جتنے بھی جلوس نکلتے ہیں اگر ان کو حکومت کے اہتمام سے خاص کر دیا جائے تو یہ کام ہرگز مشکل نہیں ہے۔ ہر جگہ کے حکام آسانی اس کام کو سرانجام دے سکتے ہیں۔ اگر ہر شہر میں صرف ایک ہی جلوس نکلے اور اسے ہر ہر جگہ کے سرکاری حکام کنٹرول کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ مفاسد اچھل سکیں اور مصائب رونما ہوں"۔ (اہلحدیث)

تنظیم اہلحدیث: "جماعت اہلحدیث" کے بالعموم اور حافظ عبدالقادر روپڑی کے بالخصوص ترجمان ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" لاہور نے ۷ امئی ۱۹۶۳ء کی اشاعت میں لکھا ہے کہ "مومن کی پانچ عیدیں ہیں۔ جس دن گناہ سے محفوظ رہے۔ جس دن خاتمہ بالخیر ہو۔ جس دن پل صراط سے سلامتی کے ساتھ گزرے۔ جس دن جنت میں داخل ہو اور جب پروردگار کے دیدار سے بہرہ یاب ہو۔" (تنظیم اہلحدیث) کا یہ بیان حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (درۃ الناصحین ص ۲۶۳)

مقام انصاف ہے کہ جب مومن کی اکٹھی پانچ عیدیں تکمیل دین کے خلاف نہیں تو جن کے صدقہ و وسیلہ سے ایمان' قرآن اور خود رحمٰن ملا ان کے یوم میلاد کو عید کہہ دینے سے دین میں کونسا رخنہ پڑ جائے گا؟ جبکہ عید میلاد النبی ﷺ نہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے مقابلہ کے لیے ہے اور نہ ان کی شرعی حیثیت ختم کرنا مقصود ہے۔

☆ "اگر عید میلاد کے نام پر ہی آپ کا یوم ولادت منانا ہے تو رحمۃ للعالمین ﷺ کی ذات گرامی کی طرف دیکھیں کہ آپ نے یہ دن کیسے منایا تھا؟ سنیے! رسول اللہ ﷺ نے یہ دن منایا پر اتنی سی ترمیم کے ساتھ کہ اسے تہا "عید میلاد" نہیں رہنے دیا بلکہ "عید میلاد اور عید بعثت" کہہ کر منایا اور منایا بھی "روزہ" رکھ کر اور سال بہ سال نہیں بلکہ ہر ہفتہ منایا۔" (ہفت روزہ اہلحدیث لاہور ۲۷ مارچ ۱۹۸۱ء)

سبحان اللہ "اہلحدیث" نے تو حد کر دی کہ صرف حضور ہی کے عید میلاد منانے کی تصریح نہیں کی بلکہ ایک اور عید "عید بعثت" منانے کا بھی اضافہ کر دیا اور وہ بھی ہفتہ وار۔ ماہنامہ "دار العلوم" دیوبند: نومبر ۱۹۵۷ء کی اشاعت میں ایک نعت شریف شائع ہوئی ہے کہ: ۔

"یہ آمد آمد اس محبوب کی ہے | کہ نورِ جاں ہے جس کا نام نامی
خوشی ہے عید میلاد النبی ﷺ کی | یہ اہل شوق کی خوش انتظامی
کھڑے ہیں باادب صف بستہ قدسی | حضور سرور ذات گرامی"

الحمد للہ اس تمام تفصیل اور لاجواب و ناقابل تردید تحقیقی والزامی حوالہ جات سے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے' اس نعمت کا چرچا کرنے' شکر گزاری و خوشی کرنے' محافل میلاد کے انعقاد و جلوس نکالنے کی روز روشن کی طرح تحقیق و تائید ہو گئی اور وہ بھی وہاں وہاں سے جہاں سے پہلے شرک و بدعت کی آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ ماشاء اللہ عید میلاد النبی نے اپنی عظمت و قوت عشق سے اپنی حقانیت کا لوہا منوا لیا مگر ضروری ہے کہ میلاد شریف کے سب پروگرام بھی شریعت کے مطابق ہوں اور منانے والے بھی شریعت و سنت کی پابندی کریں۔

مسئلہ بدعت: مذکورہ تمام تفصیل و تحقیق کے بعد اب تو کسی "بدعت و دت" کا خطرہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ بدعت و ناجائز تو وہ کام ہوتا ہے، جس کی دین میں کوئی اصل نہ ہو مگر عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل و بنیاد اور مرجع و ماخذ قرآن و حدیث، صحابہ کرام، جمہور اہل علم، محدثین، مفسرین، بلکہ اجماع امت اور خود منکرین میلاد کے اقوال سے ثابت ہو چکا ہے۔ لہٰذا اب تو اس کو بدعت تصور کرنا بھی بدعت و ناجائز اور محرومی و بے نصیبی کا باعث ہے۔

میرے مولیٰ کے میلاد کی دھوم ہے
ہے وہ بدبخت جو آج بھی محروم ہے

استفسار: اگر اب بھی کوئی میلاد شریف کا قائل نہ ہو تو پھر اسے کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ سیرت کانفرنس، سیرت کا اجلاس، سالانہ تبلیغی اجتماعات، تبلیغی کانفرنسیں اور مدارس کے سالانہ پروگرام وغیرہ منعقد کرے۔ ورنہ وہ وجہ فرق بیان کرے کہ عید میلاد النبی کیوں بدعت ہے اور باقی مذکورہ امور کس دلیل سے توحید و سنت کے مطابق ہیں اور ہمارے دلائل اور جلیل القدر محدثین و اکابر کے حوالہ جات کا کیا جواب ہے؟

==============

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ

"بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب"

(پارہ ۶، رکوع ۷، سورہ مائدہ)

کلیمے کہ چرخ فلک طورِ اوست
ہمہ نورہا پرتوِ نورِ اوست

نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کا نورانی بیان

ک گیسو ہ دہن ی ابرو آنکھیں ع ص
کھٰیٰعٓصٓ اُن کا ہے چہرہ نور کا

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

(از: اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہمارے نبی پاک ﷺ نور مجسم اور نورانیت و بشریت میں سے ہر ایک کے جملہ کمالات کے جامع اور تمام نوری و بشری مخلوق کے سردار ہیں۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اے ہزاراں جبرائیل اندر بشر
بہر حق سوئے غریباں یک نظر

اللہ تعالیٰ نے آپ کا نور سب سے پہلے پیدا کیا اور اپنے بندوں کی رہنمائی کے لیے تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد لباس بشری میں آپ کا ظہور فرمایا۔ لہٰذا باعتبار اول مخلوق ہونے کے ہمارے حضور کی ذات پاک نور بھی ہے اور آپ بشر بھی ہیں لیکن نوری بشر بے مثل بشر اور سید البشر ﷺ۔ چادر بشریت کے باوجود آپ کی ہر بات میں آپ کی نورانیت و شان بے مثالی کارفرما ہے اور آپ کا جسمانی طور پر بعض عوارض (بخار وغیرہ) سے بظاہر متاثر ہونا آپ کی بشریت و بعض حکمتوں کے لحاظ سے ہے جو آپ کی نورانیت کے منافی نہیں ہے کیونکہ نور جب لباس بشریت میں جلوہ گر ہوتا ہے تو بشری عوارض سے متاثر ہونے کے باوجود نوری ہوتا ہے اور اس کی حقیقت و اصلیت کی نفی نہیں ہوتی جیسا کہ قرآن پاک میں ہاروت و ماروت کے واقعہ کے تحت تفاسیر میں مذکور ہے نیز حدیث پاک میں مروی ہے کہ "ملک الموت علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں ایک ایسا طمانچہ مارا کہ ان کی آنکھ نکال دی"

(بخاری ج ۱ ص ۲۳۱، مسلم شریف ج ۲ ص ۲۰۸)

دوسری حدیث میں ہے کہ "(علی احد القولین) ایک موقع پر ایک نوری فرشتہ ایک شخص کے پاس کوڑھی کی صورت میں دوسرے کے پاس گنجے کی صورت میں اور تیسرے کے پاس اندھے کی صورت میں آیا"۔ (مسلم شریف ج ۲ ص ۲۰۸، مشکوٰۃ ص ۲۱۵)

معلوم ہوا کہ نور کی لباس بشریت میں جلوہ گری اور بشری عوارض سے متاثر ہونا صرف ممکن ہی نہیں بلکہ واقع و ثابت ہے۔ لہٰذا بتقاضائے حکمت نبی محترم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی صورت بشری میں جلوہ گری کو مستبعد خیال کرنا اور بعض عوارض بشری سے متاثر ہونے کو نورانیت کے منافی سمجھنا اور آپ کو اپنے جیسا بشر جاننا محض جہالت و حماقت ہے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

شیخ محقق: علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "آنحضرت ﷺ سر اقدس سے قدم مبارک تک تمام نور ہیں اور نقاب بشریت پہنے ہوئے ہیں"۔ (مدارج ج ۱ ص ۱۰۹)

اعتراف حقیقت: یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ منکرین نور دیوبندی وہابی مکتب فکر کے اکابر بھی اس کے اعتراف پر مجبور ہیں۔ اس کے باوجود اگر کوئی ہٹ دھرمی سے نورانیت کا انکار کرے۔ اس عقیدہ کو شرک و کفر قرار دے۔ آپ کو اپنے جیسا بشر اور بڑے بھائی کی طرح سمجھے تو اس کی بے دینی و بدبختی میں کیا شبہ ہے۔ سنیے:

☆ "ظہور روح قدس ہیں بصورت بشری
سطوع نور ازل در تجلیات شہود" (کلام شاہ اسمٰعیل دہلوی ص ۲۷)

☆ "رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت
نجانا کون ہے کچھ کسی نے جز ستار" (قصائد قاسمی ص ۵)

☆ "یہی بہتر ہے چپ رہیے اگر کہیے تو یہ کہیے
بشر کی شکل میں تھا جلوہ افزا نور یزداں کا"

(انوار ہدایت ص ۳۶۵، مصنفہ ہادی حسن فاضل دیوبند مصدقہ قاری طیب مولوی اعزاز علی، عبدالسمیع محمد سہول مفتی)

☆ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝

یعنی بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب"

(پ ۶ رکوع ۷ سورہ المائدہ، آیت ۱۵)

اس آیت میں حضرات مفسرین کی تصریح کے مطابق روشن کتاب سے مراد قرآن مجید اور نور سے مراد حضور محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ چنانچہ تفسیر ابن عباس میں ہے قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تفسیر جلالین میں ہے۔ ھو النبی ﷺ

تفسیر صاوی میں ہے: سمی نورا لانه اصل کل نور حسی و معنوی

تفسیر روح المعانی میں فرمایا کہ قد جاء کم من الله نور۔ میں جس نور عظیم کا بیان ہے اس سے مراد "نور الانوار۔ نبی مختار" صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضرت قتادہ و زجاج نے اسی کو اختیار فرمایا اور (رئیس المعتزلہ) ابوعلی جبائی و (امام معتزلہ) زمخشری نے نور سے مراد قرآن لیا ہے"۔ (روح المعانی پ ۶ ص ۶۶)

معلوم ہوا کہ جلیل القدر صحابی و مفسر قرآن حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں اور آیت مبارکہ میں نور سے مراد نور الانوار نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جو تمام انوار کا منبع و سر چشمہ اور ہر حسی و معنوی نور کی اصل ہیں اور نور سے صرف قرآن مراد لینا فی الاصل مخالفین اہل سنت معتزلہ کا مسلک ہے جیسا کہ روح المعانی میں تصریح ہے۔

سراج منیر: پارہ ۲۲ رکوع ۳ سورہ الاحزاب، آیت ۴۶ میں فرمایا

وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝

"اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور چمکا دینے والا آفتاب"۔

اللہ تعالیٰ نے پہلی آیت میں حضور کو نور اس آیت میں سراج منیر فرمایا ہے۔ یعنی آپ خود نور ہیں اور دوسروں کو روشن فرمانے والے (منیر) ہیں۔ خود چمکتے ہیں اور دوسروں کو

چمکاتے ہیں۔ سراج کا معنی چراغ بھی ہے اور آفتاب بھی اور ہر لفظ و معنی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت ثابت ہے اور یہ الفاظ صرف سمجھانے کے لیے ہیں ورنہ خود چاند سورج ستارے تمام نوری مخلوق اپنے نور و وجود میں نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محتاج ہے۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

کلیمے کہ چرخ فلک طور اوست ...... ہمہ نور ہا پر تو نور اوست

علامہ نبہانی نے شیخ محمد مغربی علیہما الرحمۃ سے نقل فرمایا ہے کہ "نور محمدی عرش و کرسی، لوح و قلم، زمین و آسمان، (چاند و سورج) جنت و نار اور تمام کائنات کو محیط ہے۔۔۔۔ اور دنیا و آخرت کی ہر چیز چہرہ انور کے انوار سے مستفیض ہے"۔ (جواہر البحار ص ۱۱۰۲)

نور مجسم: رسالہ "التوسل" جو مولوی مشتاق احمد صاحب دیوبندی کی تصنیف ہے اور مولوی محمد حسن، مفتی کفایت اللہ اور مفتی محمد شفیع جیسے اکابر دیوبندی علماء کی تصدیقات سے مؤید ہے اس میں مذکور ہے کہ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ میں نور سے مراد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کتاب سے مراد قرآن مجید ہے...... نور اور سراج منیر کا اطلاق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک پر اسی وجہ سے ہے کہ حضور نور مجسم اور روشن چراغ ہیں۔ نور اور چراغ ہمیشہ ذریعہ، وسیلہ، صراط مستقیم کے دیکھنے اور خوفناک طریق سے بچنے کا ہوتے ہیں۔ پس حضور سراسر نور، یقیناً تمام امت کے واسطے اللہ کے مقرر کیے ہوئے وسیلہ ہیں کہ حالت حیات میں بھی وسیلہ تھے اور بعد وفات بھی وسیلہ ہیں۔ بلکہ آپ کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے آپ کے جد امجد عبدالمطلب کو قریش مصیبت کے وقت اسی نور کے سبب حل مشکلات کا وسیلہ بنایا کرتے تھے"۔ (التوسل ص ۲۲)

نور خالص: دیوبندی وہابی مکتب فکر کے قطب عالم مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ "حق تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں فرمایا ہے کہ

"قَدْ جَآءَ كُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ البتہ حق تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس آیا نور اور کتاب مبین۔ نور سے مراد حبیب خدا ﷺ کی ذات پاک ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اے نبی ہم نے آپ کو شاہد و مبشر نذیر و داعی اور سراج منیر ﷺ بھیجا ہے اور منیر روشن کرنے اور نور دینے والے کو کہتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ بھی اولاد آدم میں سے ہیں مگر آپ نے اپنی ذات کو اس طرح مطہر فرمایا کہ نور خالص ہو گئے اور حق تعالیٰ نے آپ کو نور فرمایا"۔ (امداد السلوک ص ۸۵)

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرفعلی تھانوی نے لکھا ہے کہ

"قدجاء کم من اللہ نور" میں ایک تفسیر یہ ہے کہ نور سے مراد حضور ہوں اور اس کو ترجیح ہے نور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مناسب ہے:

نبی خود نور اور قرآن ملا نور
نہ کیوں پھر مل کے ہو نور علیٰ نور (رسالہ النور ص ۲۔۳۱)

ابوالکلام آزاد: دیوبندی "اہلحدیث" مکتبۂ فکر کے علماء نے مزید لکھا ہے کہ "نور سے مراد حامل قرآن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وجود اقدس ہے اور کتاب مبین قرآن ہے"۔

(خطبات ابوالکلام ص ۱۱۹)

مولوی ثناء اللہ "رسول خدا ﷺ خدا کے پیدا کیے ہوئے نور ہیں۔

(فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۴۳۷)

قاضی سلیمان منصور پوری "حضور پرنور سراپا نور پیکر نوری۔ نور بخت (خالص)"

(کتاب رحمۃ اللعالمین جلد ۳، ص ۴۹)

معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نورانیت کا مسئلہ ایسا واضح و ضروری متفقہ اور مسلمہ ہے کہ "مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری" کے

مطابق منکرین نور اہلحدیث و دیوبندی علماء بھی اس کی شہادت دے رہے ہیں۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ و ہدایت وغیرہ کسی ایک صفت کو نور نہیں فرمایا بلکہ آپ کی ذات و تمام وجود پاک کو نور فرمایا ہے لہذا آپ کی نورانیت کو صرف "نور ھدایت" میں منحصر سمجھنا نہ صحیح ہے نہ اس میں کوئی خصوصیت ہے۔

اتمام نور: "يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ" ۝ یعنی کافر چاہتے ہیں "نور اللہ" (اللہ کا نور) اپنے مونہوں سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا فرمانے والا ہے۔ اگرچہ کافر برا مانیں"۔

(پ ۲۸ رکوع ۹ سورہ الصف، آیت ۸)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نور اللہ یعنی "اپنا نور" بیان فرمایا ہے اور اس نور کے دشمنوں اور اسے بجھانے کا ارادہ کرنے والے کافروں کو بتایا گیا ہے کہ نور محمد نور خدا ہے جو کافر اسے بجھانا چاہے گا وہ اپنا ہی منہ جلائے گا اللہ نے اس نور کی حفاظت کرنا اور اسے پورا فرمانا ہے۔ گویا:

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

تفسیر صاوی وغیرہ کے علاوہ مشہور دیوبندی مفسر مولوی شبیر احمد عثمانی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں "مشیت الٰہی کے خلاف کوئی کوشش کرنا ایسا ہے جیسے کوئی احمق نور آفتاب کو منہ سے پھونک مار کر بجھانا چاہے۔ یہ ہی حال حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مخالفوں کا اور ان کی کوششوں کا ہے" (حاشیہ قرآن ص ۷۱۶)

احادیث مبارکہ: امام مالک علیہ الرحمۃ کے شاگرد امام احمد علیہ الرحمۃ کے استاد اور امام بخاری و امام مسلم کے استاذ الاستاذ حافظ الحدیث عبدالرزاق ابوبکر ابن ہمام نے اپنی

تصنیف میں اپنی سند کے ساتھ روایت فرمایا کہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے دربار رسالت میں عرض کیا "یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان (بفضلہ تعالیٰ آپ "عالم ماکان و مایکون" ہیں) مجھے خبر دیجیے کہ تمام اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کس شے کو پیدا فرمایا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُّوْرِہٖ

"یعنی اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور (بلا کیفیت وتقسیم اور بغیر مادہ وبلاواسطہ) اپنے نور سے پیدا فرمایا"۔ (الحدیث)

فائدہ: مولوی ذوالفقار علی دیوبندی نے "عطر الوردہ" ص ۲۲ پر اور مولوی اشرفعلی تھانوی نے اپنی مشہور کتاب "نشر الطیب" میں پہلی فصل نور محمدی کے بیان میں پہلی روایت یہی نقل کی ہے اور اس سے "نور محمدی کا اول الخلق باولیت حقیقیہ" ہونا ثابت کر کے اس حدیث کی تفصیل میں لکھا ہے کہ "...... جب اللہ تعالیٰ نے اور مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور (محمدی) کے چار حصے کیے اور ایک حصہ سے قلم پیدا کیا اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش" اس کے بعد یہ لکھ کر چھوڑ دیا کہ "آگے طویل حدیث ہے"۔ (نشر الطیب ص ۵)

علامہ نبہانی نے شیخ احمد صاوی اور شیخ سلیمان جمل سے اس طویل حدیث کی مزید تفصیل کا ذکر کرتے ہوئے حدیث نبوی کے صراحتہ یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں کہ "......پس عرش وکرسی میرے نور سے ہیں۔ کروبی اور روحانی ملائکہ میرے نور سے ہیں اور جنت اور اس کی تمام نعمتیں میرے نور سے ہیں اور سورج چاند اور ستارے میرے نور سے ہیں اور عقل وعلم وتوفیق میرے نور سے ہیں اور شہداء وسعداء وصلحاء میرے نور کے نتائج ہیں...... ھٰکَذَا بَدْءُ خَلْقِ نَبِیِّکَ یَا جَابِرُ" اے جابر اس طرح ہے تیرے نبی (ﷺ) کی پیدائش کی ابتداء"۔ (جواہر البحار ج ۳ ص ۸۱۵)

دوسری حدیث: شیخ محقق حضرت علامہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا "در حدیث صحیح وارد شدہ کہ "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ" یعنی صحیح حدیث میں آیا ہے کہ حضور پُر نور ﷺ نے فرمایا "سب سے پہلے اللہ نے میرا نور پیدا فرمایا" (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲)

دیوبندی مولوی اشرفعلی تھانوی نے بھی اسے حدیث مشہور اور معنی صحیح تسلیم کیا ہے۔ (رسالہ الرفع والوضع ص ۲۴)

نیز محدث ابن جوزی نے "المیلاد النبوی" میں حضرت شاہ ولی اللہ نے "فیوض الحرمین" میں، مولوی ذوالفقار علی دیوبندی نے "عطر الوردہ" میں، مولوی رشید احمد گنگوہی نے "فتاویٰ رشیدیہ" میں، مولوی حسین احمد مدنی نے "شہاب ثاقب" میں اور پیشوائے غیر مقلدین ودیوبند مولوی اسمٰعیل دہلوی نے رسالہ "یکروزہ" میں "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ" کو بلا انکار بطور حجت ودلیل نقل کیا ہے۔ جس سے اس کا صحیح ومقبول ہونا اظہر من الشمس ہے، علاوہ ازیں اسماعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان نے اپنے منظوم کلام (ص ۳۲) میں لکھا ہے کہ

سو اول ہی ہے ہر طرح ان کا نور...... بظاہر کیا گو کہ آخر ظہور

تیسری حدیث: فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ نُّوْرِیْ

یعنی "میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور اہل ایمان میرے نور سے"

☆ مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی جلد سوم ص ۳۲۶، مدارج النبوت جلد دوم ص ۶۱۰، امداد السلوک مولوی رشید احمد گنگوہی۔ (فارسی ص ۱۸۵، اردو ترجمہ ص ۱۵۷)

چوتھی حدیث: "امام زین العابدین اپنے باپ امام حسین سے اور وہ اپنے والد بزرگوار حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں آدم علیہ السلام کے پیدا

ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور میں ایک نور تھا''۔

(نشر الطیب تھانوی ص ۶ بحوالہ احکام ابن القطان)

پانچویں حدیث: بعض دوسری حدیثوں میں نور (محمدی) کے پیدا ہونے کے وقت کا تعین بھی آیا ہے چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ

قَبْلَ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ بِاَلْفَیْ عَامٍ

یعنی ''اللہ نے میرا نور آسمانوں کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے پیدا فرمایا''۔ (مکتوبات جلد سوم ص ۳۳۳)

چھٹی حدیث: حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ نے خواب بیان کیا کہ زمزم سے ایک نور اٹھا جو آسمان تک پہنچا جس سے کعبہ اور تمام سرزمین مکہ منور ہو گئے اور وہ نور طیبہ تک پھیل گیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا

''انا واللہ ذلک النور''

اللہ کی قسم وہ نور میں ہوں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔

(مدارج النبوت جلد دوم ص ۵۳۵ بحوالہ دار قطنی وابن عساکر)

ساتویں حدیث:

بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا ''اے جبریل آپ کی عمر کتنے سال ہے؟''

جبریل علیہ السلام نے عرض کیا ''یارسول اللہ (ﷺ) اس کے سوا میں نہیں جانتا کہ ایک ستارہ ستر ہزار سال میں طلوع ہوتا تھا اور میں نے اسے بہتر ہزار مرتبہ طلوع ہوتے دیکھا ہے''۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''یَا جِبْرِیْلُ وَ عِزَّةِ رَبِّیْ جَلَّ جَلَالُهٗ اَنَا ذٰلِكَ الْكَوْكَبُ''

یعنی ''اے جبریل مجھے اپنے رب جل جلالہ کی قسم وہ ستارہ (نور) میں ہوں''۔

(سیرۃ حلبیہ ج ا ص ۱۹، جواہر البحار ص ۱۱۰۳، تفسیر روح البیان ج ۳ ص ۵۴۳)

آٹھویں حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کو نبوت کب عطا ہوئی۔ فرمایا

''کُنْتُ نَبِیًّا وَ اٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ''

میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام کے روح و جسد کا تعلق بھی نہیں ہوا تھا۔''

(ترمذی ۲/۲۰۱، مشکوٰۃ ص ۵۱۳)

معلوم ہوا کہ بظاہر اگرچہ حضور ﷺ بصورت بشری حضرت آدم کے بعد مبعوث ہوئے لیکن حقیقتاً آپ آدم علیہ السلام سے پہلے ہیں اور آدم علیہ السلام سے پہلے آپ کا نبی ہونا آپ کی نورانیت کی واضح دلیل ہے۔ اس لیے کہ حضرت آدم کی پیدائش و بشریت کی تخلیق تو آپ کے بعد ہوئی ہے۔

نویں حدیث: مادر مصطفےٰ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ''آپ کی ولادت کے وقت ایسا نور ظاہر ہوا جس نے جملہ عالم و مشرق و مغرب کو منور کر دیا۔ بصریٰ و روم و شام کے محلات نظر آ گئے۔ فاطمہ بن عبداللہ بھی اس وقت موجود تھیں۔ انہوں نے دیکھا کہ سارا گھر آپ کے نور سے معمور ہو گیا'' (مواہب الدنیہ، مدارج النبوت ۲ ص ۱۴)

دسویں حدیث: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بوقت سحر میں کپڑا سی رہی تھی کہ اچانک چراغ بجھ گیا اور سوئی ہاتھ سے گر گئی۔

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے تو آپ کے چہرہ مبارک کے نور میں میں نے سوئی تلاش کرلی اور اسی روشنی میں دھاگہ سوئی میں ڈال لیا۔ (سبحان اللہ)

(جواہر البحار ص ۸۱۴، نسیم الریاض ج ۱۰ ص ۳۲۸، مطالع المسرات ص ۲۳۹، الخصائص الکبریٰ ۱/۱۵۶)

سوزن گمشدہ ملتی ہے تبسم سے تیرے
شام کو صبح بناتا ہے اجالا تیرا

فائدہ:

مذکورہ مختصر دلائل کی بنا پر چونکہ آپ نور ہیں اور نور کا سایہ نہیں ہوتا لہٰذا آپ کا سایہ نہ تھا جیسا کہ فریقین کی کتب میں اس کی تصریح ہے۔

گنبد خضریٰ کے نظارے

اس خوبصورت کتاب میں قرآن وحدیث کی روشنی میں بارگاہ رسالت کی حاضری کی اہمیت وآداب، گنبد خضریٰ کی مختصر مبارک تاریخ اور عاشق مدینہ مولانا الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب والحاج صاحبزادہ ابوالرضا محمد داؤد رضوی کے سفرنامہ حرمین طیبین کا پیارا پیارا تذکرہ ہے۔

ناشر: مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ

اور انہیں کیا برا لگا یہی نا کہ اللہ و رسول نے اپنے فضل سے انہیں غنی کردیا۔ (پارہ ۱۰، رکوع ۱۵)

دولت دنیا و دیں مانگی نہ اس سے میں نے کب
جو ملی مجھ کو نہ اس فیاض سے بے فکر و غم
(قصیدہ بردہ مترجم ص ۱۴، از امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ)

گر خیریت دنیا و عقبیٰ آرزو داری
بدر گاہش بیاؤ ہرچہ می خواہی تمنا کن
(اخبار الاخیار ص ۳۲۲، از شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

احمد مختار ﷺ کے اختیارات وانعامات کا بیان

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب وتواں تمہارے لئے

اصالت کل امامت کل سیادت کل امارت کل
حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

(از اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شانِ لولاک: حضور آقائے نامدار حبیب کردگار احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حبیب اکرم خلیفۂ اعظم اور نائب اکبر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کو آپ کے واسطے پیدا فرمایا اور اپنے فضل عظیم وعطائے خاص سے ساری کائنات کا آپ کو مالک ومختار بنایا۔ اگر آپ کا پیدا فرمانا باری تعالیٰ کو منظور نہ ہوتا تو کائنات تو درکنار اللہ تعالیٰ اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہ فرماتا۔ امامِ ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ جیسے جلیل القدر اکابر نے حدیثِ قدسی نقل فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا "لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔ لَوْلَاکَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِیَّۃ" یعنی اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ کو پیدا کرنا منظور نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ اگر آپ کا پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہ فرماتا۔

(مکتوبات ۱۲۲، ج ۳، ص ۲۳۳)

احادیثِ لولاک کی روشنی میں جب سب کچھ آپ ہی کے لیے بنایا اور پیدا فرمایا گیا اور جس کو جو بھی ملا آپ ہی کی طفیل ملا تو پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ رب کریم اپنے حبیب کریم کے لیے سب کچھ پیدا فرمائے، آپ کی طفیل سب کو نوازے اور خود آپ ہی کو اختیارات وتصرفات سے محروم رکھے، نہیں نہیں بلکہ جس نے کل کائنات کو آپ کے لیے پیدا فرمایا ہے اس نے کل کائنات کا آپ کو مالک ومختار بھی بنایا ہے۔ وَلَنِعْمَ مَا قِیْلَ۔

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنادیا
دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ واختیار میں

مقام محبوبیت: احادیث لولاک اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر اوصاف و کمالات سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا محبوب بنایا ہے اور سب سے

بڑھ کر آپ پر فضل عظیم فرمایا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں:

اَلَا وَاَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ "سن لو میں اللہ کا حبیب ہوں"۔

(ترمذی، دارمی، مشکوٰۃ ص ۵۱۳، باب فضائل سید المرسلین دوسری فصل)

جب حضور اللہ کے محبوب ہیں اور سب سے بڑھ کر آپ سے محبت فرمانے والا آپ کا مولیٰ تعالیٰ آپ کا محب ہے اور کوئی محب اپنی کوئی شے اپنے محبوب سے چھپا اور بچا کر نہیں رکھتا تو پھر رب العالمین جیسا محب اپنے لاڈلے پیارے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم جیسے محبوب سے کائنات کی کوئی چیز کیونکر چھپائے گا۔ شانِ محبوبیت سے یہ واضح ہے کہ خالق کائنات کے محبوب اپنے محب وطالب رب العزت کے اذن وعطا سے اس کی جملہ مخلوقات کے مالک ومختار ہیں اور جس شخص کا احادیث لولاک و آپ کے مقام محبوبیت پر ایمان ہے۔ لاریب اس کا یہ اعلان ہے کہ

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا (اعلیٰ حضرت)

نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم: منکرین شان رسالت کا یہ تحقیر آمیز خود ساختہ اور گستاخانہ اعتقاد ہے کہ

"جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔۔ ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں"۔

☆ "رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا"

☆ "اللہ صاحب جو آپ چاہتا ہے دیتا ہے ان کی خواہش کچھ نہیں چلتی"

(تقویۃ الایمان از: اسماعیل دہلوی ص ۲۴، ۴۹، ۱۷)

☆ "رسول عاجز بندے ہیں۔ رسولوں کے ہاتھ میں کوئی اختیار نہیں ہے......"

☆ "آپ کے ہاتھ میں کچھ نہیں، آپ تو محض رسول ہیں"۔

(بلغۃ الحیران، حسین علی واں بھچروی، ص ۲۰۱۔۲۸۲)

☆ ''حضرت محمد رسول اللہ (ﷺ) نہ اپنے لئے نفع اور نقصان کے مالک ہیں اور نہ اپنے عزیز ترین رشتہ داروں کے لیے اور نہ امت کے لیے۔۔۔۔۔۔ اور نہ قیامت کو ہونگے۔۔۔۔۔۔ اگر مختار کل ہوتے تو دوسروں کے لیے نہ سہی اپنے رشتہ داروں کے لیے تو اختیار ہوتا۔'' (دل کا سرور، سرفراز گکھڑوی ص ۶۸۔۷۰)

مذکورہ خرافات و باطل نظریات کے برعکس اللہ تعالیٰ نے تورات مقدس میں صاف فرمادیا ہے کہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَبْدِیَ الْمُخْتَارِ

''یعنی محمد رسول اللہ میرے بندہ مختار ہیں''۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۴، باب فضائل سید المرسلین، دوسری فصل)

دوسری روایت ہے: ''عَبْدِیْ اَحْمَدُ الْمُخْتَارُ''

میرے بندہ خاص احمد مختار ہیں (السیرۃ الحلبیہ ص ۶۰، ج ۱)

نیز حدیث قدسی میں ہے کُلُّهُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَائِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ یَا مُحَمَّدُ''

اے پیارے محمد دوعالم میری رضا چاہتے ہیں اور میں تیری رضا کا طالب ہوں۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۵۷، نزہۃ المجالس ج ۲، ص ۱۳۵)

یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک ﷺ کا نام پاک ہی ایسا رکھا ہے کہ جس سے آپ کا مختار دو جہاں ہونا ظاہر و باہر ہے۔

اکابر علماء امت و اولیاء ملت کی مقبول و مستند کتاب ''دلائل الخیرات'' اور اس کی شرح ''مطالع المسرات'' میں ہے۔

''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِیْمِ الْمُلْكِ حَاءِ الرَّحْمَةِ وَمِیْمِ الْمُلْكِ وَدَالِ الدَّوَامِ السَّیِّدِ الْكَامِلِ''

یعنی نام محمد ﷺ کی پہلی میم ملک دنیا اور دوسری میم ملک آخرت کی ہے۔ ح رحمت کی ہے اور دال دوام و سید کامل کی ہے اور آپ اپنی رحمت کے ساتھ ہمیشہ کے لیے دنیا و

آخرت کے کامل سردار اور مختار محمد ﷺ ہیں۔

اہل سنت کی مشہور کتاب ''واعظ'' جلد ۱، ص ۳۵ میں کیا خوب لکھا ہے:

میم سے ہیں محبوب وہ رب کے......ح سے حاکم عجم و عرب کے

دوسری میم سے مالک سب کے......دال سے داتا دونوں جہاں کے

جود ہے ان کا عام......شہد سے میٹھا محمد نام (ﷺ)

ابوالقاسم: جس طرح حضور ابوالقاسم محمد رسول ﷺ کا مشہور ذاتی نام محمد ﷺ ہے۔ اسی طرح آپ کی کنیت اور ایک مشہور صفاتی نام **ابوالقاسم** ہے۔ جس کی ایک اہم وجہ اکابر علماء امت و محدثین کرام نے یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ چونکہ آپ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بالخصوص جنت کو تقسیم فرماتے ہیں۔ اس لیے آپ **ابوالقاسم** کہلاتے ہیں۔ علامہ مناوی شرح شمائل میں، علامہ قسطلانی مواہب میں، علامہ فاسی مطالع المسرات میں، ملا علی قاری مرقات میں، علامہ طحطاوی شرح مراقی الفلاح میں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اخبار الاخیار ص ۲۱۶ میں نقل فرماتے ہیں۔ (واللفظ للشیخ)

نُوْرِثُ تِلْكَ الْجَنَّةَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُعْطِيْ مَنْ يَّشَاءُ وَيَمْنَعُ عَمَّنْ يَّشَاءُ وَهُوَ السُّلْطَانُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

یعنی آپ جنت کے وارث و مالک ہیں جسے چاہیں عطا فرمائیں، جسے چاہیں منع فرمائیں، آپ دنیا و آخرت کے بادشاہ ہیں''۔ (مدارج النبوۃ ج ۱، ص ۱۱۵)

معلوم ہوا کہ آپ کا ذاتی و صفاتی نام ہی ایسا جامع ہے جو آپ کا مالک کونین، مختار دو جہان و قاسم جنت ہونا ظاہر فرما رہا ہے۔ حیف ہے ان کے عقل و شعور پر جو بظاہر آپ کے نام کا کلمہ پڑھیں اور در پردہ انکار کریں۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت، مجدد ملت، پروانہ شمع نبوت،

پیکر عشق رسالت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ:

وہی نور حق، وہی ظل رب، ہے انہیں سے سب، ہے انہیں کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسمان کہ زمین نہیں کہ زماں نہیں

(حدائق بخشش، حصہ اوّل)

عہدۂ رسالت: ہر مسلمان جانتا ہے کہ تمام انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے حضور محمد رسول اللہ ﷺ کا عہدۂ رسالت بہت بڑا اور حلقۂ نبوت بہت وسیع ہے۔ اللہ تعالیٰ عالمین کا رب ہے اور اس نے اپنے حبیب پاک کو عالمین کے لیے رسول اور رحمت بنایا ہے۔ عالم علوی، عالم سفلی، جن وانس، اولین وآخرین، حیوانات، نباتات، جمادات، ملائکہ کرام اور انبیاء ورُسل عظام غرضیکہ تمام مخلوقات وکل کائنات آپ کے عہدۂ رسالت کے تحت اور حلقۂ نبوت میں شامل ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جس کا عہدہ جتنا بڑا اور جس کا حلقہ جتنا وسیع ہوگا۔ اس کا علم اور اختیار بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا۔

لہٰذا حضور ﷺ کے عہدۂ رسالت وحلقۂ نبوت کی وسعت وعظمت پر جس کا ایمان ہے اسے یہ تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں کہ آپ کے علوم واختیارات تمام مخلوقات سے زیادہ ہیں اور آپ خدا تعالیٰ کے بعد سلطانوں کے سلطان، شہنشاہوں کے شہنشاہ، حاکموں کے حاکم اور کائنات میں تدبیر وتصرف فرمانے والے، ملائکہ کرام کے بھی قائد وآقا ہیں۔ (ﷺ)

جس کے گھیرے میں ہیں انبیاء وملک ...... اس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام
عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں ...... اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

آیات مبارکہ: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

"تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں

حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرماؤ اپنے دلوں میں رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔"

(پ ۵، رکوع ۶، سورہ النساء، آیت ۶۵)

☆ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ

"اور نہ کسی مسلمان مرد اور نہ کسی مسلمان عورت کو حق پہنچتا ہے کہ جب اللہ ورسول کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے۔"

(پ ۲۲، رکوع ۲، سورہ الاحزاب، آیت ۳۶)

☆ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

"یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ والی ومالک ہے"۔

(پ ۲۱، رکوع ۱۷، سورہ الاحزاب، آیت ۶)

☆ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

"جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی"۔

(پ ۵، رکوع ۸، سورہ النساء، آیت ۸۰)

☆ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

"اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو"۔

(پ ۲۸، رکوع ۵، سورہ الحشر، آیت ۷)

☆ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ

"وہ (نبی امی) انہیں بھلائی کا سبق دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا"۔ (پ ۹، رکوع ۹، سورہ الاحزاب، آیت ۱۵۷)

☆ قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَلَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ

"لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے۔"

(پ۱۰، رکوع ۱۰، سورہ التوبہ، آیت ۲۹)

☆ یٰسٓ "اے سردار" (پارہ ۲۲، سورۃ یٰس، آیت ۱)

معلوم ہوا: کہ آپ اللہ تعالیٰ کے خلیفۂ اعظم و نائب اکبر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو احکام دین و فرامین شریعت میں ماذون و مختار بنایا ہے۔

آپ صرف شارح ہی نہیں بلکہ شارع بھی ہیں۔ آپ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ آپ مسلمانوں کی جانوں کے والی و مالک ہیں۔ آپ کو امور دین شریعت میں امت کے لیے حاکم و قاضی بنایا گیا ہے اور امر فرمانے، منع کرنے، عطا فرمانے، روک دینے، اشیاء کے حلال کرنے، حرام فرمانے کا وسیع اختیار دیا گیا ہے اور آپ اپنے خداداد اختیارات سے لوگوں کا بوجھ ہٹاتے اور گلے کے پھندے اُتارتے ہیں۔

آپ کے حکم و فیصلہ کے خلاف آپ کے آگے لب کشائی اور چون و چرا کرنا تو در کنار جو شخص آپ کے ارشاد و فرمان پر دل میں تنگی محسوس کرے اور آپ کو حاکم و مختار نہ جانے وہ مسلمان ہی نہیں رہتا۔ آپ کی ہاں آپ کی نہ آپ کی خوشی آپ کی ناراضگی بلکہ ظاہر نسیان اور کسی امر پر آپ کی خاموشی بھی دین کا حکم شریعت کا مسئلہ اور اسلام کا قانون بن جاتی ہے۔

آپ مولیٰ کی طرف سے سردار اور ماذون و مختار ہیں کہ جسے چاہیں جو چاہیں جب چاہیں جیسا چاہیں حکم کریں یا اس کے لیے تخفیف فرمائیں۔ اعلحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا ..... چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں ..... اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

تکوینی اختیارات: وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ○ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْہَرْ ○ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْہَرْ ○ وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ○

(پ۳۰، رکوع ۱۸، سورہ الضحیٰ، آیت ۸ تا ۱۱)

"اور (رب نے) تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کر دیا تو یتیم کو نہ دباؤ اور سائل کو نہ جھڑکو اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔"

☆ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰہُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ

"اور انہیں کیا برا لگا یہی نا کہ اللہ و رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔"

(پ۱۰، رکوع ۱۶، سورہ التوبہ، آیت ۷۴)

☆ وَلَوْ اَنَّہُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰہُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ سَیُؤْتِیْنَا اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَرَسُوْلُہٗ

"اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ و رسول نے ان کو دیا اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے۔ وہ دے گا ہم کو اپنے فضل سے اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)"

(پ۱۰، رکوع ۱۳، سورہ التوبہ، آیت ۵۹)

☆ حدیث شریف میں ہے: وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ

"اور جان لو کہ زمین اللہ اور اللہ کے رسول کی ہے۔"

(بخاری شریف جز ۲، ص ۲۰۲، مسلم شریف ج ۲، ص ۹۴)

☆ وَاِنِّیْ قَدْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ

"بے شک تحقیق مجھے تمام زمین کی یا زمین کے تمام خزانوں کی تمام کنجیاں عطا فرمائی گئی ہیں"۔ (بخاری شریف جز ۲، ص ۶۷۹۔ مسلم شریف جز ۲، ص ۲۵۰)

☆ اُتِیْتُ بِمَقَالِیْدِ الدُّنْیَا

''مجھے تمام دنیا کی چابیاں حاضر کی گئی ہیں''۔ (مسند احمد، ابن حبان، دلائل النبوۃ)

☆ اُوْتِیْتُ مَفَاتِیْحَ کُلِّ شَیْءٍ

''مجھے ہر چیز کی چابیاں عطا ہوئی ہیں''۔ (مسند احمد، طبرانی)

☆ اَلْکَرَامَۃُ وَالْمَفَاتِیْحُ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ

''بروز قیامت عزت اور چابیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی''۔

☆ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّ خَازِنٌ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ

''اللہ عطا فرماتا ہے اور میرے پاس خزانے ہیں اور میں تقسیم فرماتا ہوں''۔

(بخاری شریف جز ۴ ص ۱۹۰۔ مسلم شریف ج ۲ ص ۲۰۶)

☆ فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ ''میرے دو وزیر اہل آسمان سے اور دو وزیر اہل زمین سے ہیں۔ آسمانی وزیر جبرائیل و میکائیل ہیں اہل زمین سے ابوبکر و عمر'' (رضی اللہ عنہما)

(ترمذی شریف، مشکوٰۃ ص ۵۶۰، باب مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما، دوسری فصل)

معلوم ہوا: کہ ان آیات واحادیث کی روشنی میں یہ کہنا کہ اللہ و رسول نے دیا، عطا فرمایا، غنی کردیا، شرک نہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی آسمان و زمین اور اس کے خزانوں کا مالک حقیقی ہے اور اس نے اپنے فضل و کرم سے اپنے حبیب ﷺ کو بھی آسمانوں و زمینوں اور اپنے خزانوں کا قاسم و مختار بنایا ہے اور آپ کو ایسا غنی بنایا ہے کہ آپ پیارے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرح دوسروں کو بھی غنی کرتے اور خداداد اختیارات سے اللہ کی نعمتوں اور رحمتوں کے خزانے مخلوق میں تقسیم فرماتے ہیں۔ آپ زمین و آسمان کے بادشاہ ہیں اس لیے کہ آپ کے دو وزیر آسمانوں میں اور دو وزیر زمین میں ہیں۔

دنیا اور زمین کے تمام خزانوں کی چابیاں آپ کے پاس ہیں۔ جسے چاہیں، جو چاہیں، جتنا چاہیں اللہ تعالیٰ کے خزانوں سے اس کی نعمتیں، رحمتیں، برکتیں، بانٹتے اور تقسیم فرماتے ہیں۔

بروز قیامت بھی اسی طرح عزت اور چابیاں آپ کے ہاتھ ہوں گی اور آپ کی حضوریت و کمال شان و شوکت کا عظیم الشان مظاہرہ ہوگا چونکہ بفضلہ تعالیٰ آپ زمین و آسمان کے بادشاہ اور خزانوں کے قاسم و مختار ہیں اور لوگ آپ کے در کے محتاج اور منگتے ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمادیا ہے کہ نہ یتیم کو دباؤ نہ منگتے کو جھڑکو اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ (اور کسی کو اپنے دربار سے محروم نہ لوٹاؤ)

کن فیکون بقدرت خداوندی کی یہ شان ہے کہ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۝ ''جب کسی چیز کو چاہے اور اسے فرمائے ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتی ہے''۔

(پ ۲۳، رکوع ۴، سورہ یٰسین، آیت ۸۲)

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبوں کو بھی اپنی اس شان کا مظہر بنایا ہے اور انہیں بھی کن فیکون کی شان عطا فرمائی ہے۔ غوث اعظم محبوب سبحانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی ''فتوح الغیب'' اور عارف باللہ امام عبدالوہاب شعرانی (رضی اللہ عنہما) ''طبقات الکبریٰ'' میں فرماتے ہیں'' واللفظ للشیخ ''اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتب میں فرمایا ہے۔

''اے ابن آدم! میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، جب میں کسی شے کے لیے کن کہتا ہوں تو وہ فوراً ہو جاتی ہے تو میری اطاعت کر میں تجھے بھی ایسا بنادوں گا کہ تو جس شے کے لیے کن کہے گا وہ فوراً ہو جائے گی''۔

وَقَدْ فَعَلَ بِکَثِیْرٍ مِنْ اَنْبِیَائِہٖ وَاَوْلِیَائِہٖ وَخَوَاصِہٖ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ

''تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنے بہت سے انبیاء، اولیاء اور خواص بنی آدم کو کن فیکون کی شان عطا فرمائی ہے۔'' (فتوح الغیب ص ۲۶۔۳۱، طبقات الکبریٰ ص ۱۱۲)

اللہ اکبر جب دیگر محبوبانِ خدا کو کن فیکون کی شان حاصل ہے تو سید المحبوبین محمد رسول اللہ ﷺ کو سب سے بڑھ کر یہ شان کیوں حاصل نہیں اور جب یقیناً کن فیکون کی شان حاصل ہے تو پھر آپ کے مختار کائنات ہونے میں کیا شک ہے؟ مگر

ع ...... دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے۔

دیابنہ وہابیہ: کے مذکورہ عقیدۂ باطلہ کے برعکس قدرتِ خداوندی نے انہی کے قلم سے حبیبِ خدا کے اختیارات کا بھی اعلان کرا دیا ہے' سنیئے!

☆ ''بزرگواروں کو (حق) پہنچتا ہے کہ تمام کلیات کو اپنی طرف نسبت کریں۔ مثلاً ان کو جائز ہے کہ کہیں عرش سے فرش تک ہماری سلطنت ہے'' (صراط مستقیم ص ۱۴۴، اسماعیل دہلوی)

☆ ''آپ اصل میں بعد خدا مالک عالم ہیں۔ جمادات ہوں یا حیوانات' بنی آدم ہوں یا غیر بنی آدم'' (ادلہ کاملہ ص ۹ محمود الحسن دیوبندی)

☆ ''سوائے حضرت خاتم (علیہ السلام) جو کوئی ہے۔ ملائکہ ہو یا جنات یا بنی آدم یا سوا ان کے اور مخلوقات سب کے سب کمالات علمی و عملی میں دریوزہ گر (سائل) درِ دولت احمدی ہیں'' (قبلہ نما ص ۹۲، مولوی قاسم نانوتوی)

☆ پیر و مرشد علمائے دیوبند حاجی امداد اللہ مہاجر مکی لکھتے ہیں:

جہازِ اُمت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں
بس اب چاہو ڈوباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ (ﷺ)

(گلزارِ معرفت)

نتیجہ: معلوم ہوا محبوبانِ خدا مشکل کشا' حاجت روا ہیں۔ خصوصاً سید العالمین ﷺ کے درِ دولت سے تمام مخلوقات فیض حاصل کر رہی ہے۔

============

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ

''اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں ہے''۔

(پارہ ۳۰، سورہ تکویر)

نبی پاک ﷺ کے علم غیب شریف کا بیان

تو دانائے ما کان اور ما یکون ہے
مگر بے خبر! بے خبر دیکھتے ہیں

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اخبارات، ریڈیو اور دُنیادار لوگ فرشِ زمین پر ہی زمین ہی کے بعض مقامات و حالات کے متعلق آپس میں ایک دوسرے کو بعض دُنیاوی ظاہری امور کی خبر دیتے ہیں؛ لیکن اللہ کے نبی ﷺ کی یہ شان ہے کہ وہ اللہ کے فضل سے غیب بتاتا اور فرشِ زمین پر عرش بریں کی وہ خبریں بیان فرماتا ہے جن تک اہلِ دُنیا کی رسائی نہیں ہو سکتی چنانچہ نبی کا معنی ہی غیب بتانے اور عالم غیب کی خبر دینے والا ہے کیونکہ لفظ نبی نباء سے مشتق ہے اور نباء خبر کو کہتے ہیں۔ لفظ نبی یا فاعل کے معنی میں ہوگا یا مفعول کے معنی میں۔ پہلی صورت میں اس کے معنی ہیں غیب کی خبریں دینے والا اور دوسری صورت میں اس کے معنی میں غیب کی خبریں دیا ہوا اور دونوں صورتوں میں نبی کا غیب جاننا اور غیب کی خبریں بتانا واضح و ظاہر ہے۔ حضرت امام قاضی عیاض نے فرمایا:

"فَالنُّبُوَّةُ فِی لُغَةِ مَنْ هَمَزَہٗ مَاخُوْذَةٌ مِنَ النَّبَاءِ وَ هُوَ الْخَبَرُ وَ الْمَعْنٰی اَنَّ اللّٰہَ اَطْلَعَہٗ عَلٰی غَیْبِہٖ"

یعنی نبوت نباء سے ماخوذ ہے اور نباء خبر کو کہتے ہیں اور نبی وہ ہے جس کو اللہ نے اپنے غیب پر مطلع کیا پھر فرمایا: "اَلنُّبُوَّةُ هِیَ الْاِطِّلَاعُ عَلَی الْغَیْبِ"

یعنی نبوت کا معنی ہی غیب جاننا ہے۔" (شفا شریف ج ۱ ص ۱۶۱-۱۶۲)

حضرت علامہ قسطلانی شارح صحیح بخاری نے "مواہب اللدنیہ" میں اور دیگر علماءِ اعلام نے بھی اپنی تصانیف میں اسی طرح بیان فرمایا۔ اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ نبی کا معنی غیب جاننے اور غیب کی خبریں بیان فرمانے والا ہے۔ لہٰذا مطلقاً نبی کے علم غیب کا انکار درحقیقت نبوت کا انکار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے جتنے انبیاء ہیں اللہ نے سب کو ان کے شایانِ شان غیب پر مطلع فرمایا اور علم غیب عطا فرمایا۔

ہمارے حضور محمد رسول اللہ ﷺ چونکہ سب انبیاء کے سردار اور رسولوں کے امام ہیں اس

لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے زیادہ علم عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ علماء عارفین نے فرمایا "تمام اولیاء اللہ کا علم حضرات انبیاء کے علم کی نسبت ایسا ہے جیسا سات سمندروں میں سے ایک قطرہ اور حضرات انبیاء علیہم السلام کا علم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے علم کی نسبت ایسا ہی ہے جیسا سات سمندروں میں سے ایک قطرہ" (تفسیر روح البیان ج ۱ ص ۴۰۳)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے فرمایا کہ "آپ کل شے کے جاننے والے ہیں؛ تمام علوم ظاہر و باطن اول و آخر کا احاطہ فرمائے ہوئے ہیں اور تمام کائنات میں ہر علم والے سے زیادہ علم والے ہیں"۔ (مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۲)

بحکم قرآن لوح محفوظ میں ہر چھوٹی بڑی اور خشک و تر شے مذکور ہے اور حدیث پاک میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے قلم کو فرمایا تقدیر لکھ۔ پس قلم نے جو کچھ ہوا اور جو ابد (قیامت) تک ہونے والا ہے وہ سب کچھ لکھ دیا" (مشکوٰۃ شریف ص ۲۱)

لوح و قلم کے یہ اتنے وسیع علوم حضور ﷺ کے علوم کا صرف ایک حصہ ہیں۔ امام بوصیری نے قصیدہ بردہ شریف میں فرمایا:

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

ملا علی قاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں

وَعِلْمُهُمَا اِنَّمَا یَكُوْنُ سَطْرًا مِّنْ سُطُوْرِ عِلْمِهٖ وَنَهْرًا مِّنْ بُحُوْرِ عِلْمِهٖ

یعنی لوح و قلم کے جملہ علوم علوم محمدیہ کی سطروں میں سے ایک سطر اور آپ کے دریاؤں میں سے ایک نہر ہیں (زبدہ شرح بردہ) اہل ایمان اکابر علماء امت کی ان روشن تصریحات سے علوم محمدیہ کی وسعت و کثرت کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔

"فَسُبْحَانَ مَنْ خَصَّ مَنْ شَآءَ بِمَا شَآءَ"

آیات مبارکہ: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "میری تمام امت اپنی

صورتوں کے ساتھ مجھ پر پیش کی گئی اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مجھ کو علم دیا گیا کہ (ان میں سے) کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون میرا انکار کرے گا''۔

جب آپ کا یہ ارشاد منافقین نے سنا تو انہوں نے اس کا مذاق اڑایا اور کہا کہ ''جو مومن ابھی پیدا نہیں ہوئے محمد ﷺ انہیں جاننے کا بھی دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ ہم (منافق) ان کے پاس رہتے ہیں اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے''۔ جب رسول اللہ ﷺ کو منافقین کی یہ بات پہنچی تو آپ نے منبر پر قیام فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا ''ان قوموں (فرقوں) کا کیا حال ہے جنہوں نے میرے علم میں طعن کیا''۔ پھر بطور چیلنج فرمایا ''(اے لوگو) جس چیز کے متعلق چاہو پوچھ کر دیکھ لو۔ اب سے قیامت تک (بلا تخصیص) ہر شے کے متعلق میں تمہارے سوالات کا جواب دوں گا''۔ اس پر عبداللہ ابن حذافہ (جن کے نسب کے متعلق شبہ کیا جاتا تھا) کھڑے ہوئے اور انہوں نے پوچھا ''یارسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟'' حضور ﷺ نے فرمایا ''تیرا باپ حذافہ ہی ہے''۔ پھر آپ نے فرمایا ''کیا تم (میرے علم پر طعن کرنے سے) باز آؤ گے'' کیا تم باز آؤ گے۔ اس کے بعد آپ منبر سے نیچے تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے علم غیب شریف کی تائید اور منکرین علم منافقین کی تردید میں فرمایا:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○

(ترجمہ) ''اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو! تمہیں غیب کا علم دے، ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے (اور پھر ان کو غیب کو علم عطا فرماتا ہے) تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہے''۔

(پارہ ۴ رکوع ۹ سورہ آل عمران، آیت ۱۷۹ مع شانِ نزول از تفسیر خازن، تفسیر حسینی، جامع البیان وغیرہ)

بخاری شریف میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ

...وگوں سے فرمایا ''سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ'' (بلا قید کلی طور پر) جو چاہو مجھ سے پوچھو۔ ...ں تم جس شے کا تم مجھ سے سوال کرو گے میں اس مقام میں اس کا جواب دوں گا۔ اس ...ایک شخص نے عرض کیا ''یارسول اللہ میرا باپ کون ہے؟'' فرمایا ''تیرا باپ حذافہ ...''۔ دوسرے نے عرض کیا ''یارسول اللہ میرا باپ کون ہے؟'' فرمایا ''تیرا باپ سالم ...ولی شیبہ ہے''۔ تیسرے نے عرض کیا ''یارسول اللہ میرا ٹھکانہ کہاں ہے؟'' فرمایا ''جہنم ...میں''۔ (بخاری شریف ج ۱ ص ۲۹، ج ۴ ص ۲۵۹)

اس آیت و تفسیر و حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول ...ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔ آپ کو قیامت تک ہر بات و کل شے ہر ایک کی ...اولاد، اصل ماں باپ اور تمام مومنوں، منافقوں، مسلمانوں اور کافروں، جنتیوں اور ...دوزخیوں کا علم ہے اور آپ سے غیب کی جو بات دریافت کی جائے آپ اس کا جواب ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ کے علم غیب کا انکار منافقین کا شیوہ ہے اور رسولوں پر ایمان ...لانے کا تقاضا ہے کہ ان کی تمام صفات و معجزات اور علم غیب پر ایمان لایا جائے۔

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک موقع پر ایک شخص کی اونٹنی گم ہو گئی تو رسول پاک ﷺ نے فرمایا ''اس کی اونٹنی فلاں وادی میں ہے''۔ یہ سن کر ایک منافق نے کہا: محمد ﷺ کہتے ہیں اس کی اونٹنی فلاں وادی میں ہے حالانکہ یہ غیب کو کیا جانیں؟ اس پر جب حضور ﷺ نے اسے طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ ''تو ایسا ایسا کہہ رہا تھا'' تو اس نے کہا ''ہم نے تو یوں ہی ہنسی کھیل میں ایسا کہا ہے''۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ○ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ

(اے حبیب) اگر آپ ان سے پوچھیں تو کہتے ہیں کہ ہم یونہی ہنسی کھیل میں

تھے؟ تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو؟ بہانے نہ بناؤ، تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔ (پ ۱۰ ارکوع ۱۴، سورہ التوبہ، آیت ۶۵، ۶۶، مع تفسیر ابن جریر ج ۱ ص ۱۰۵ وتفسیر درمنثور ج ۳ ص ۲۵۴)

معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے علم غیب کا انکار کرنا منافقوں کے طریقہ پر چلنا اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں اور رسول پاک سے ٹھٹھا کرنا ہے، ایسے شخص کا ایمان بیکار ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے کافر فرمایا ہے۔

(۳) وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝

اور تمہیں اللہ نے سکھا دیا جو کچھ (احکام شرع، علم غیب ما کان و ما کان یکون احوال منافقین، پوشیدہ امور دلوں کے رموز) تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔"

(پ ۵ رکوع ۱۴، سورہ النساء، آیت ۱۱۳، مع تفسیر جلالین، حسینی، خازن وغیرہا)

(۴) "وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ"

اور ہم نے تم پر قرآن اُتارا ہر شے کا روشن بیان ہے۔ (پ ۱۴ رکوع ۱۸، سورہ النحل، آیت ۸۹)

"وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ" قرآن کل شے کی تفصیل ہے"

(پ ۱۳ ارکوع ۶، سورہ یوسف، آیت ۱۱۱)

معلوم ہوا کہ قرآن پاک میں کل شے کی تفصیل و بیان ہے اور شے ہر موجود کو کہا جاتا ہے لہذا عرش تا فرش تمام کائنات، جملہ موجودات اور کل اشیاء کا قرآن میں بیان ہے اور حضور ﷺ ان سب کے عالم ہیں۔

(۵) "اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ"

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا، انسانیت کی جان محمد ﷺ کو پیدا کیا اور انہیں "مَاكَانَ وَمَايَكُوْنُ" کا بیان سکھایا۔

(پ ۲۷ سورۃ الرحمٰن، آیت ۱ تا ۴، مع تفسیر خازن معالم التنزیل و حسینی وغیرھا)

(۶) ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ"

"یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں"

(پ ۳ رکوع ۱۳، سورہ آل عمران، آیت ۴۴)

معلوم ہوا کہ سب انبیاء کے آخر میں مبعوث ہونے کے باوجود حضور ﷺ کا ان سب کے واقعات وغیب کی خبریں بتانا آپ کی شانِ اعجازی اور نبوت و علم غیب عطا فرمائے جانے کی دلیل ہے اور خدا کی طرف سے بتائے جانے کے باوجود اس کو "غیب" سے تعبیر کرنا حق وصحیح ہے۔ جیسا کہ اگلی آیت سے بھی واضح ہے۔

☆ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ (اور یہ نبی علم غیب بتاتے ہیں بخیل نہیں)

(پارہ ۳۰ سورہ تکویر، آیت ۲۴)

فائدہ: مولوی شبیر احمد "عثمانی" دیوبندی اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ "یعنی یہ پیغمبر ہر قسم کے غیوب کی خبر دیتا ہے۔ ماضی سے متعلق ہوں یا مستقبل یا اللہ کے اسماء و صفات سے یا احکام شرعیہ یا مذاہب کی حقیقت و بطلان سے یا جنت و دوزخ کے احوال سے یا واقعات بعد الموت سے اور ان خبروں کے بتلانے میں ذرا بخل نہیں کرتا"۔

(حاشیہ قرآن شبیر احمد عثمانی ص ۷۶۴)

(۷) علمائے دیوبند کی مصدقہ و متفق علیہ مشہور کتاب "المہند" میں لکھا ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ کو تمام مخلوق سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں۔ جو ذات و صفات، احکام شرع، حکم نظریہ، اسرار خفیہ اور حقائق حقہ وغیرہا علوم سے متعلق ہیں۔ جن کے پاس تک مخلوق میں سے کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا، نہ فرشتہ مقرب اور نہ نبی مرسل، بے شک آپ کو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے (المہند ص ۴) مولوی حسین احمد "مدنی" سابق صدر دیوبند رقمطراز۔ "نبوت۔ کے واسطے ملائکہ کا علم، قیامت

کے احوال کا علم' حشر ونشر کا علم' اصلاح کا علم' زہد وتقویٰ کا علم' ایمان وکفر وغیرہ کا علم اور علاوہ اس کے بہت سی چیزیں ہیں جن کا جاننا (نبی کے لیے) بہت ضروری ہے۔ جن کے کوسوں کوس تک کوئی فرد و بشر بلکہ مخلوق کا کوئی فرد نہیں پہنچ سکتا۔

(شہاب ثاقب ص ۱۰۱)

☆ مولوی فردوس علی قصوری دیوبندی نے لکھا ہے کہ" حقیقت محمدیہ وہ اصل کائنات ہے جس کو خداوند تعالیٰ نے اپنے نور سے پیدا فرمایا یعنی حضور ﷺ

"اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِی"

اپنی حقیقت کے اعتبار سے اول مخلوق اور اصل مخلوقات ہیں۔ تمام موجودات کا وجود آپ کے وجود حقیقی میں لپٹا ہوا ہے اور تمام دنیا کے علوم آپ کے علم میں منطوی (پوشیدہ) ہیں۔ حقیقت (محمدیہ) کے اعتبار سے زمین و آسمان کا ایک ذرہ بھی آپ سے پوشیدہ نہیں۔" (چراغ سنت ص ۱۸۸)

احادیث شریفہ

☆ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار نبی پاک ﷺ نے ہم میں کھڑے ہو کر ابتداء مخلوق سے لے کر اہل جنت کے جنت اور اہل دوزخ کے دوزخ جانے تک کے تمام احوال کی خبر دی۔ یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا

(صحیح بخاری جز ثانی ص ۴۷۰)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا' اس نے اپنا دست قدرت میری پشت پر رکھا اور میرے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی پس کل شے مجھ پر روشن ہو گئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا"۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۷۶)

☆ حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر کے بعد غروب آفتاب تک خطبہ ارشاد فرمایا اور بیچ میں ظہر و عصر کی نمازوں کے علاوہ اور کام نہ کیا۔

فَاَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ وَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا

پس جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب کچھ ہم سے بیان فرمایا' ہم میں زیادہ علم اسے ہے جسے زیادہ یاد رہا۔

(مسلم شریف ص ۳۹۰ ج ۲ مشکوٰۃ باب فی المعجزات، تیسری فصل)

☆ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے رب تبارک وتعالیٰ نے اپنا دست قدرت میری پشت پر رکھا جس کی ٹھنڈک مجھے سینے میں محسوس ہوئی " فَعَلِمْتُ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَمَافِي الْاَرْضِ فعلمت مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ" (ترمذی ص ۱۵۵ ج ۲)

یعنی مجھے زمین و آسمان اور مشرق و مغرب کی ہر چیز کا علم ہو گیا۔

☆ بانی دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی نے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

"عَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ"

میں نے اولین و آخرین کا علم جان لیا۔ (تحذیر الناس ص ۴)

ان احادیث مبارکہ صحیحہ صریحہ سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ پر تمام غیبوں کے دروازے کھلے ہیں اور آپ کو ابتداء سے انتہا تک جملہ مخلوقات کے تمام احوال "ماکان ومایکون اولین و آخرین مشرق و مغرب"۔ زمین و آسمان اور کل اشیاء کے علوم حاصل ہیں اور آپ ان سب پر حاوی ہیں۔ جیسا کہ آئمہ اعلام و محدثین کرام نے ان احادیث کی شروح میں بیان فرمایا۔ کیا اب بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ "آپ کو دیوار کے پیچھے کی خبر اور کل کا علم نہیں" جیسا کہ غیر مقلدین و دیوبندی' مودودی وہابی مذہب کی کتاب

"تقویۃ الایمان" و "براہین قاطعہ" وغیرہ میں مذکور ہے (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

☆ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آخر زمانہ میں مسلمان جہاد میں مشغول ہوں گے کہ اچانک ان کو دجال کی اطلاع پہنچے گی پس وہ اس کی طرف متوجہ ہوں گے اور دس سواروں کو حالات معلوم کرنے کے لیے اپنے آگے روانہ کریں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا "بے شک میں ان سواروں اور ان کے باپوں کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ پہچانتا ہوں وہ لوگ اس وقت روئے زمین پر بہترین سوار ہوں گے۔"

(مشکوٰۃ شریف باب الملاحم پہلی فصل ص ۴۶۷ بحوالہ مسلم شریف)

فائدہ: ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "یہ چیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ہے اور اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ کا علم کائنات وغیرھا کی تمام جزئیات وکلیات کو محیط ہے"

(مرقاۃ ج ۵ ص ۱۶۲)

اسی طرح شرح قصیدہ بردہ شریف اور شرح شفا میں بھی ملا علی قاری نے علوم کلیات وجزئیات کی تصریح کی ہے۔

☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب سے قیامت تک کے جتنے فتنے ہونے والے ہیں۔ مجھے ان کے متعلق سب لوگوں سے زیادہ علم ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ہم میں کھڑے ہو کر اس وقت سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا سب بیان فرما دیا اور کوئی چیز باقی نہ چھوڑی جسے یاد رہا یاد رہا اور جو بھول گیا بھول گیا"۔

(مسلم شریف ج ۲ ص ۳۹۰)

☆ "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خدا کی قسم دُنیا ختم ہونے تک جتنے فتنوں کے بانی اور گمراہ لیڈر پیدا ہونے والے تھے ان کے فرقہ کے تین سو آدمی ہوں یا

اس سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کا ذکر نہیں چھوڑا۔ آپ نے اس میں ہر ایک کا نام اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلہ کا نام ہمیں بتا دیا۔

(مشکوٰۃ شریف' کتاب الفتن، دوسری فصل، ص ۴۶۳ بحوالہ ابوداؤد شریف)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَّ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا

"گنہگاروں کے لیے عذاب خداوندی سرکشوں کے لیے شدت حساب اور خبیث نیات و انکشاف اسرار اور احوال قیامت وحقیقت مبدأ و معاد کے متعلق" (جو کچھ میں جانتا ہوں کہ کیا ہوا ہے اور کیا کچھ ہونے والا ہے) اگر تم بھی جانتے تو البتہ روتے زیادہ اور ہنستے تھوڑا"۔

(مشکوٰۃ ص ۴۵۶ بحوالہ بخاری مع شرح مرقات واشعۃ اللمعات وحاشیہ اخبار الاخیار ص ۱۳۶)

بھیڑیا کا اعلام یہودی کا اسلام: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "ایک بھیڑیئے نے ایک یہودی چرواہے کی ایک بکری کو پکڑ لیا جسے چرواہے نے بھیڑیئے سے چھڑا لیا۔ پس بھیڑیا ایک اونچی جگہ بیٹھ گیا اور اس نے چرواہے سے کہا خدا نے مجھے رزق دیا تھا جسے تو نے چھین لیا۔ چرواہے نے کہا خدا کی قسم آج کی طرح بھیڑیئے کو کلام کرتے میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ بھیڑیئے نے کہا اس سے بھی زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ "مدینہ" میں ایک شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔

یُخْبِرُکُمْ بِمَا مَضٰی وَمَا ھُوَ کَائِنٌ بَعْدَکُمْ

جو خبر دیتے ہیں ہر اس چیز کی جو ہو چکی اور جو تمہارے بعد ہونے والی ہے۔

پس یہودی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دی اور یہ واقعہ عرض کر کے اسلام قبول کر لیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق کی اور فرمایا بھیڑیا کا کلام علامات قیامت سے ہے اور (آئندہ اس سے بھی بڑھ کر ہو گا کہ) ایک شخص گھر

سے نکلے گا اور اس کے گھر واپس آنے سے پہلے ہی اس کے پاؤں کا جوتا اور ہاتھ کا دُرہ اسے بتادے گا کہ اس کے بعد اس کے اہل خانہ نے کیا کیا۔

(مشکوۃ شریف، باب فی المعجزات، دوسری فصل، ص ۵۴۱)

حرفِ آخر:

مذکورہ دلائل سے جو اختصار کے باعث سمندر سے بمنزلہ ایک قطرہ کے ہیں بخوبی واضح ہوگیا کہ اللہ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو علوم غیبیہ کے بے شمار خزانے عطا فرمائے ہیں۔ الحمد للہ ہم اہلسنت کا یہی عقیدہ ہے اب اگر ایسی بات نظر آئے جو بظاہر حضور ﷺ کے علم کے خلاف ہو تو وہ ذاتی علم و تواضع پر محمول ہوگی۔ یا کسی حکمت کی بناء پر ادھر توجہ نہیں ہوگی یا عطائے علم سے پہلے کی بات ہوگی یا اپنی سمجھ کا قصور ہوگا۔

(وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ ۔ وَاللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ)

==========

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ○

''بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا''

(پارہ ۲۲، رکوع ۳، سورہ الاحزاب)

سر عرش پہ ہے تیری گزر دل فرش پہ ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا بیان

ہے انہیں کے نور سے سب عیاں
ہے انہیں کے جلوہ میں سب نہاں
ہے صبح تابش مہر سے
رہے پیش مہر یہ جاں نہیں

(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اکابر علماء اسلام و اولیاء کرام اور آئمہ اہل سنت و جماعت کی تصریحات کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے فضل و عطا سے بحیات حقیقی زندہ اور حاضر و ناظر ہیں۔ ملکوت و ملک آپ کے پیش نظر ہے۔ آپ کی شانِ رحمۃ للعالمینی نورانیت و روحانیت اور خداداد علم و تصرف کی تمام کائنات میں جلوہ گری ہے اور دنیا کا کوئی مقام و کوئی شے آپ سے بعید و مخفی نہیں ہے۔ آپ جب چاہیں، جہاں چاہیں، جتنے مقام پر چاہیں بیک وقت جلوہ فرما ہوتے۔ غلاموں کو اپنے دیدار و فیوض و برکات سے نوازتے اور ان کی دستگیری فرماتے ہیں۔ مسئلہ ہذا کی تفصیل میں نہایت اختصار کے ساتھ چند آیات و احادیث مبارکہ اور اکابر علماء امت کے اقوال شریفہ درج ذیل ہیں۔ اہل سنت پڑھ کر اپنا ایمان تازہ فرمائیں اور مخالفین اہل سنت عظمت و کمالات مصطفوی کے انکار اور اہل سنت کو کافر و مشرک بنانے سے توبہ کریں۔ واللہ الہادی والموفق۔

آیات مبارکہ: وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ○

''اور اسی طرح ہم نے تمہیں سب امتوں میں افضل کیا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ''

(پ۲ رکوع ۱ سورہ البقرہ، آیت ۱۴۳)

مولوی شبیر احمد ''عثمانی'' دیوبندی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں ''احادیث میں وارد ہے کہ جب پہلی امتوں کے کافر اپنے پیغمبروں کے دعویٰ کی تکذیب کریں گے اور کہیں گے ہم کو تو کسی نے بھی دنیا میں ہدایت نہیں کی۔ اس وقت آپ کی امت انبیاء کے دعویٰ کی صداقت پر گواہی دے گی اور رسول ﷺ جو اپنے (قیامت تک کے) امتیوں کے

حالات سے پورے واقف ہیں۔ ان کی صداقت و عدالت پر گواہ ہوں گے''

(حاشیہ قرآن شبیر احمد ص ۲۷)

اس آیت کریمہ اور احادیث و تفسیر سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتیوں کے تمام حالات سے پورے واقف ہیں اور اسی واقفیت کی بنا پر امت کے گواہ ہوں گے۔ کیونکہ آپ اپنی تمام امت و ہر شخص کے جملہ اعمال و حالات کو نور نبوت سے ملاحظہ فرماتے ہیں چنانچہ شیخ التفسیر شاہ عبد العزیز محدث دہلوی اور مفسر قرآن علامہ محمد اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہما اس مقام پر فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نورِ حق و نور نبوت کے ساتھ تمام امت و ہر شخص کے ایمان کی حقیقت، دین کے درجات، اچھے اور برے ظاہری اعمال اور اخلاص و نفاق کی دلی کیفیات کو جانتے ہیں''۔

(تفسیر عزیزی ص ۲۹۶ روح البیان جلد ۱ ص ۲۴۸)

شرح شفا ج ۳ ص ۶۴۳ ملا علی قاری نے فرمایا

''آپ کی روح تمام اہل اسلام کے گھروں میں حاضر ہے''۔

دوسری آیت

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ○

''تو کیا حال ہوگا (ان کافروں کا) جب لائیں گے ہم ہر امت سے اس کا (نبی) گواہ اور لائیں گے ہم آپ کو ان سب پر گواہ (پ۵ رکوع ۳ سورہ النساء، آیت ۴۱)

اس آیت کریمہ کی تفسیر کے مطابق ہر نبی اپنی امت کے ایمان و کفر اور نیک و بد کا گواہ ہوگا اور ہمارے رسول پاک ﷺ ان سب امتوں کی گواہی دیں گے اس طرح اس آیت کریمہ میں پہلی آیت سے بڑھ کر حضور کی عظمت و شان اور نور نبوت کی روشنی کا بیان ہے کیونکہ پہلی آیت میں صرف اپنی امت پر حضور کی گواہی کا بیان تھا اور اس آیت میں

گذشتہ تمام امتوں پر بھی حضور کو گواہ فرمایا گیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ جیسے حضور اپنی امت کے اعمال واحوال کو ملاحظہ فرماتے ہیں۔ اسی طرح پہلی امتوں کے احوال واعمال بھی حضور کے پیش نظر ہیں۔

☆ چنانچہ مولوی شبیر احمد عثمانی (دیوبندی) نے اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ ''انبیاء سابقین جیسا اپنی اپنی امت کے کفار وفساق کے کفر وفسق کی گواہی دیں گے۔ تم بھی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کی بداعمالی پر گواہ ہو گے۔ جس سے ان کی خرابی اور برائی خوب محقق ہو گی''۔ (حاشیہ قرآن شبیر احمد عثمانی ص ۱۰۹)

☆ تفسیر نیشاپوری میں ہے کہ حضور کے سب پر گواہ بنائے جانے کی وجہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کی روح انور تمام جہان میں ہر ایک کی روح ہر ایک کے دل اور ہر ایک نفس کا مشاہدہ فرماتی ہے (اور شاہد کو مشاہدہ کی ضرورت ہے) حضور ﷺ نے خود فرمایا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میری روح کو پیدا کیا'' (لہذا عالم میں جو کچھ ہوا سب حضور کے سامنے ہی ہوا)

☆ تفسیر نسفی' تفسیر بغوی اور مظہری وغیرہا میں فرمایا۔ آپ تمام امت کے شاہد وگواہ ہیں اگرچہ کسی کو بظاہر دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو (کیونکہ نور نبوت سے تو سب کا مشاہدہ فرما رہے ہیں) لہذا ہر ایماندار کے ایمان' کافر کے کفر اور منافق کے نفاق کی گواہی دیں گے اور سیدنا عبداللہ بن مبارک نے سیدنا سعید بن مسیب تابعی رحمتہ اللہ علیہما سے نقل فرمایا کہ ہر روز صبح وشام آپ پر آپ کی امت پیش کی جاتی ہے اور آپ ان سب کی علامتوں اور عملوں کے ساتھ ان کو پہچانتے ہیں اور اس مشاہدہ کے باعث ان کے شاہد گواہ ہوں گے۔'' (ملخصا) صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

تیسری آیت: اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا ''یعنی اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر وناظر'' (پ ۲۲ رکوع ۳، سورۃ الاحزاب، آیت ۴۵)

اس آیت پاک میں نبی پاک ﷺ کو شاہد فرمایا گیا ہے اور شاہد کا معنی ہے حاضر وناظر اس لیے غائب کے مقابلہ میں شاہد کا استعمال عام ہے۔

نماز جنازہ میں جو ''شاهدنا و غائبنا'' پڑھا جاتا ہے اس میں بھی شاہد کا معنی حاضر وناظر ہی ہے۔ گواہ کو بھی اسی لیے شاہد کہا جاتا ہے کہ وہ موقع پر حاضر ہوتا ہے اور مشاہدہ سے جو علم رکھتا ہے اس کو بیان کرتا ہے۔ مفردات امام راغب ودیگر لغات میں ہے

''اَلشُّهُوْدُ وَالشَّهَادَةُ اَلْحُضُوْرُ مَعَ الْمُشَاهَدَةِ اِمَّا بِالْبَصَرِ اَوْ بِالْبَصِيْرَةِ''

علامہ حقی نے امام قاشانی سے نقل فرمایا

''اَلشَّهِيْدُ وَالشَّاهِدُ مَا يَحْضُرُ كُلُّ اَحَدٍ مِّمَّا بَلَغَهُ مِنَ الدَّرَجَةِ'' الخ

(روح البیان ج ۲ ص ۲۱۱)

شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں ''شاهد یعنی عالم وحاضر بحال امت وتصدیق وتکذیب ونجات وہلاکت ایشاں''

(مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۲۶۰)

تفسیر ابو السعود' جمل' تفسیر کبیر اور روح المعانی میں اس آیت کے تحت فرمایا

(اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا) عَلٰى مَنْ بُعِثْتَ اِلَيْهِمْ تُرَاقِبُ اَحْوَالَهُمْ وَ تُشَاهِدُ اَعْمَالَهُمْ یعنی ہم نے آپ کو شاہد بنا کر بھیجا ان سب پر جن کی طرف آپ رسول بنا کر بھیجے گئے۔ آپ ان کے احوال کی نگہبانی فرماتے ہیں اور ان کے اعمال کا مشاہدہ ومعائنہ فرماتے ہیں۔

روح المعانی میں مثنوی شریف کا یہ شعر بھی نقل فرمایا ہے کہ:

در نظر بودش مقامات العباد
زاں سبب نامش خدا شاہد نہاد

فرمانِ رسالت: حضور پر نور شاہد وشہید صلی اللہ علیہ وسلم کا خود اپنا ارشاد ''مسند احمد'' کی ایک حدیث میں مذکور ہے کہ ''اَلشَّاهِدُ يَرٰى مَا لَا يَرَى الْغَائِبُ''

جو شاہد و حاضر دیکھتا ہے وہ غائب نہیں دیکھ سکتا'' اس تمام تحقیق سے رسول اللہ ﷺ کا شاہد و حاضر ہونا روز روشن کی طرح واضح ہو گیا۔ یاد رہے کہ ہر شاہد و گواہ اپنے منصب و حیثیت کے مطابق اپنے متعلقہ ماحول و مقام میں ''حاضر و ناظر'' ہوتا ہے اور حضور ﷺ چونکہ تمام امت و کل مخلوق کی طرف مبعوث ہیں اس لیے بفضلہٖ تعالیٰ آپ کل مخلوق و تمام امت کے لیے شاہد و حاضر و ناظر ہیں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ

چوتھی آیت

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

''اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت عالمین کے لیے''

(پ ۱۷ رکوع ۷، سورہ الانبیاء، آیت ۱۰۷)

اس آیت میں رب العالمین نے اپنے حبیب کریم ﷺ کو رحمۃ اللعالمین فرمایا ہے۔ علامہ اسماعیل حقی نے بعض اکابر بزرگان دین سے نقل فرمایا کہ ''آپ کی رحمت مطلقہ تامہ شاملہ کاملہ عامہ اور تمام مقیدات و کائنات کو محیط و جامع ہے''۔

(تفسیر روح البیان ج ۵ ص ۵۲۸)

☆ علامہ یوسف نبہانی نے امام محقق شیخ عبدالکریم جیلی (جو اکابر صوفیاء میں سے ہیں) سے نقل فرمایا کہ ''آپ کی رحمت عظمیٰ تمام موجودات کو عام ہے اور دوسری آیت کریمہ

''وَرَحْمَتِىْ وَسِعَتْ كُلَّ شَىْءٍ''

(میری رحمت کل شے کو وسیع ہے) میں اس طرف اشارہ ہے یعنی آپ ہر چیز کے ''واسع'' ہیں اور کل شے آپ کے دائرہ رحمت و وسعت میں داخل ہے اور آپ جانِ جہان ہیں۔ جلیل القدر علماء امت نے اس مسئلہ کی تصریح فرمائی ہے''

(جواہر البحار ص ۲۳۵۔۲۶۵/۱۰۳۹)

معلوم ہوا کہ تمام عالمین آپ کی رحمت کے محتاج ہیں۔ آپ جانِ جہان ہیں ے جامع و واسع اور سب کے لیے حاضر و ناظر ہیں۔ تمام جہانوں میں آپ کی [illegible]ری ہے اور عالمین کی ہر شے آپ کے دائرہ و احاطہ میں داخل ہے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

پانچویں آیت

اَلنَّبِىُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

''نبی مومنوں کی جانوں سے زیادہ ان کے قریب ہے''

(پ ۲۱ رکوع ۱۷، سورہ الاحزاب، آیت ۶)

اس آیۂ مبارکہ میں مومنین کے ساتھ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے قرب اور نزدیکی کا بیان ہے کہ جس سے زیادہ قرب و نزدیکی نہیں ہو سکتی۔ جب آپ مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کے اتنے قریب و نزدیک ہیں تو پھر کسی مومن کو ایسی قریب و نزدیک سرکار کے حاضر و ناظر ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

☆ تفسیر خازن، معالم، مظہری وغیرہا میں اسی آیت کے تحت سرکار کا اپنا ارشاد منقول ہے کہ ''نہیں کوئی مومن مگر یہ کہ میں دنیا و آخرت میں سب لوگوں سے بڑھ کر اس کے قریب ہوں۔ اگر چاہو تو آیۂ اَلنَّبِىُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ پڑھ لو۔

☆ مزید فرمایا ''اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِىَ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ كَانُوْا حَيْثُ كَانُوْا'' یعنی متقین سب لوگوں سے بڑھ کر میرے قریب ہیں (بلاقید زمان و مکان) جو بھی ہوں جہاں بھی ہوں''۔

(مشکوٰۃ ص ۲۶۳)

☆ وہابیت کے مرکز ''دار العلوم'' دیوبند کے بانی مولوی محمد قاسم نانوتوی نے بھی لکھا ہے کہ ''بعد لحاظ صلہ ''مِنْ اَنْفُسِهِمْ'' کے دیکھئے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول

اللہ ﷺ کو اپنی امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان کے ساتھ حاصل نہیں کیونکہ اولیٰ بمعنی اَقْرَبُ (بہت قریب و نزدیک) ہے" (تحذیر الناس ص ۱)

☆ دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ "مرحبا اے مجتبیٰ اے مرتضے اگر آپ غائب یعنی دور ہوں تو موت آجائے اور فضا تاریک ہو جائے"

(حیوۃ المسلمین ص ۵)

معلوم ہوا کہ سرکار غائب اور دور نہیں بلکہ حاضر اور قریب ہیں۔

ایک تاریخی واقعہ: ایک صاحب حضوری ثقہ بزرگ جب اپنے شہر "فاس" سے روضۂ انور پر حاضر ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس ارادہ سے حاضر نہیں ہوا کہ واپس "فاس" چلا جاؤں۔ اس لیے اجازت ہو تو مدینہ ہی میں رہ جاؤں۔ اس پر روضہ پاک سے فرمایا گیا اگر میں اسی قبر میں پابند ہوتا تو تم میں سے جو آتا یہیں رہتا۔ لیکن "کُنْتُ مَعَ اُمَّتِیْ حَیْثُمَا کَانَتْ" میں تو اپنی امت کے پاس ہوں۔ چاہے وہ کہیں بھی ہو۔ لہٰذا تم واپس لوٹ جاؤ۔" (الابریز ص ۲۲۲)

احادیث مبارکہ

"اِنِّی اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ (الیٰ قولہٖ) لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَّ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا"

بے شک جو (غیب اور دور کی چیزیں) میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے (اس لیے کہ اَلشَّاهِدُ یَرٰی مَالَا یَرَی الْغَائِبُ کَمَا هُوَ) اور جو (غیب اور دور کی آوازیں) میں سنتا ہوں تم نہیں سنتے۔ اگر تم جانتے جو (غیبی امور) میں جانتا ہوں البتہ تم ہنستے تھوڑا اور روتے زیادہ"

(ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ ص ۴۵۷)

معلوم ہوا کہ سرکار کے سامنے نہ کوئی حجاب و پردہ ہے اور نہ کوئی چیز پوشیدہ و مخفی ہے۔ ہر شے آپ کے زیر نظر و زیر سماعت ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

دوسری حدیث: "میں تمہارا شہید و گواہ ہوں اور حوض کوثر تمہارا وعدہ ہے۔ اِنِّیْ وَاللّٰہِ لَاَنْظُرُ اِلَیْهِ وَاَنَا فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا" اور بے شک اللہ کی قسم تحقیق میں ابھی اسی مقام سے اسے دیکھ رہا ہوں۔" (بخاری ج ۲ ص ۹۷۵، مشکوٰۃ ص ۵۴۷)

سبحان اللہ جس سرکار کی ساتوں آسمانوں سے اوپر جنت میں حوض کوثر پر نظر ہے فرش زمین پر فرش زمین کی کون سی چیز اور جگہ آپ پر پوشیدہ ہے؟

سرِ عرش پر ہے تیری گذر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں　(اعلیٰ حضرت)

تیسری حدیث: مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَةِ" جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ حالت بیداری میں بھی میری زیارت سے مشرف ہوگا۔"

(بخاری ج ۴ ص ۲۱۱، مسلم ج ۲ ص ۲۴۲)

معلوم ہوا کہ سرکار حیات حقیقی زندہ ہیں اور تمام روئے زمین پر جہاں چاہیں جلوہ افروز ہوتے اور اپنے عشاق کو خواب اور بیداری میں اپنی زیارت سے مشرف فرماتے ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ ۷۵ مرتبہ بحالت بیداری زیارت سے مشرف ہوئے کیا اب بھی حاضر و ناظر ہونے میں کوئی شک ہے؟

چوتھی حدیث: جلیل القدر محدثین کرام طبرانی، معجم کبیر نعیم بن حماد کتاب الفتن اور ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روای کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" بے شک تحقیق اللہ نے دنیا میرے سامنے اٹھادی ہے۔ پس میں دنیا اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں

"کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ" جیسا اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں"

(زرقانی شرح مواہب ج ۷ ص ۲۰۵، خصائص کبری ج ۲ ص ۲۰۰،
روح البیان ج ۴ ص ۱۰۴ وغیرہا)

پانچویں حدیث: بحکم حدیث بخاری، مسلم، مشکوٰۃ وغیرہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق ہر ملک اور ہر زمانہ کے مسلمان پر واجب ولازم ہے کہ وہ نماز میں بصیغہ خطاب وحاضر سرکار کے حضور میں اس طرح سلام عرض کرے۔

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ"

سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور برکات"۔

اس مقام پر شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ جیسے اکابر محدثین نے عارفین اہل تحقیق سے نقل فرمایا ہے کہ نماز میں یہ خطاب اس لیے ہے کہ "حقیقت محمدیہ تمام موجودات میں جاری ہے اور آپ نے تمام ممکنات کا احاطہ فرمایا ہوا ہے لہذا آپ ہر نمازی کی ذات میں حاضر وشاہد اور موجود ہیں، نمازی کو چاہیے کہ اس معنی سے آگاہ رہے۔

(اشعۃ اللمعات ص ۴۳۰، حاشیہ اخبار الاخیار ص ۳۱۶)

یہی مضمون غیر مقلدین وہابیہ کے پیشوا نواب صدیق حسن خان نے "مسک الختام" (ص ۲۴۴، جلد ۱) پر بیان کرنے کے بعد یہ شعر بھی تحریر کیا ہے کہ:

؎ درراہ عشق مرحلہ قرب و بعد نیست
می بینمت عیان و دعای فرستمت

چھٹی حدیث: کتب حدیث وسیر کی روشنی میں ہر مسلمان جانتا ہے کہ شب معراج سرکار دو عالم ﷺ نے مسجد اقصیٰ میں انبیاء علیہم السلام کی امامت فرمائی اور پھر مختلف حضرات سے ساتوں آسمانوں پر ملاقات فرمائی حالانکہ وہ اپنی قبور میں بھی تشریف فرما

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی سے امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہما نے نقل فرمایا کہ حدیث معراج سے جسم واحد کا بیک وقت متعدد مقامات پر موجود ہونا ثابت ہوا اور علامہ یوسف نبہانی نے شیخ علی حلبی رحمۃ اللہ علیہما سے نقل فرمایا کہ "جب دیگر انبیاء کی یہ شان ہے تو امام الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کا ہر مکان میں موجود وحاضر ہونا بدرجہ اولیٰ ثابت ہوا"۔

(ملخصاً کتاب الیواقیت ج ۲ ص ۳۶، جواہر البحار ج ۱ ص ۴۸۴)

ساتویں حدیث: بحکم حدیث بخاری، مسلم، مشکوٰۃ وغیرہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے تو دو فرشتے (منکر نکیر) اس کے پاس آکر اسے بٹھاتے ہیں اور (آپ کی طرف اشارہ کرکے) فرماتے ہیں

"مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ حَقِّ ھٰذَا الرَّجُلِ"

"تو ان کے متعلق کیا کہتا تھا"

یہاں ھذا میں حضور ﷺ کے حاضر وقریب ہونے کا اشارہ ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی جیسے اکابر نے اس معنی کو برقرار رکھتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس میں "مشتاقان زیارت کے لیے بشارت ہے"۔ (شرح مشکوٰۃ ص ۱۴۴)

اور اس میں انکار واستعجاب کی کوئی وجہ نہیں۔ اگر ملک الموت ومنکر نکیر علیہم السلام کے ہر مرنے والے کے قریب اور ہر قبر میں حاضر وموجود ہونے سے شرک لازم نہیں آتا اور اس میں کوئی تاویل نہیں کی جاتی تو ان حضرات وتمام خلق کے آقا اور سب سے افضل واعلیٰ کے سب جگہ حاضر وناظر اور ہر قبر میں جلوہ فرما ہونے میں شرک کا لزوم وتاویل کی ضرورت کیوں ہے؟ کیا ان حضرات کی بہ نسبت رسول اللہ ﷺ میں کسی کمال کی کمی ہے؟ حالانکہ جہاں ملائکہ کرام کی رسائی ہے وہاں سرکار کی رسائی کچھ مشکل نہیں اور جہاں سرکار کی رسائی ہے وہاں ان حضرات کی رسائی ہی نہیں۔

شب معراج سدرۃ المنتہیٰ پر سردار ملائکہ سیدنا جبریل علیہ السلام کا قول مشہور ہے کہ

اگر یک سر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

حضور ﷺ کی سرکار تو بہت بڑی سرکار ہے۔ عارف باللہ عبدالوہاب شعرانی جیسے اکابر فرماتے ہیں کہ ”خدام بارگاہ رسالت آئمہ فقہا و صوفیاء اپنے مریدین و مقلدین کی شفاعت فرماتے ہیں اور بوقت نزع و سوال منکر نکیر کے موقع پر انہیں ملاحظہ فرماتے اور ان کی اعانت کرتے ہیں۔“ (مختصر المیزان الکبریٰ ص ۵۳)

آٹھویں حدیث: اِذَا دَخَلَتِ الشَّوْكَةُ فِيْ رِجْلِ اَحَدِكُمْ اَجِدُ اَلَمَهَا
”جب تم میں سے کسی کے پاؤں میں کانٹا چبھ جائے تو میں اس کی تکلیف محسوس فرماتا ہوں“
(جواہر البحار ص ۱۰۴۹ ج ۳ عن الامام العارف باللہ عبدالقادر الجزائری)

معلوم ہوا کہ جیسے روح جسم کے ہر حصہ سے قریب و متعلق ہے اسی طرح سرکار بھی اپنے ہر مومن غلام کے لیے قریب و حاضر ہیں اور اس کی ہر تکلیف سے باخبر ہیں۔

نویں، دسویں حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں غبار آلودہ حالت میں نبی کریم ﷺ کو خون کی بوتل ہاتھ میں لیے ہوئے دیکھا اور عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ حسین اور اس کے ساتھی شہداء کا خون ہے جسے میں آج جمع فرماتا رہا۔ جب میں نے تحقیق کی تو وہی (کربلا میں) شہادت کا وقت تھا۔ اسی طرح غبار آلودہ حالت میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی زیارت سے مشرف ہوئیں اور حال پوچھا تو فرمایا ”شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا“ ”میں ابھی شہادت حسین پر حاضر تھا“ صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ
(بیہقی، ترمذی، مشکوٰۃ ص ۵۷۲، ۵۷۰)

کہاں مدینہ منورہ اور کہاں یزیدی دور اور کربلا کی سرزمین مگر سرکار کو تمام احوال کا علم بھی ہے اور بنفس نفیس جلوہ گری بھی۔

گیارھویں حدیث: ”تحقیق اللہ تعالیٰ نے (ہتھیلی کی طرح) تمام زمین کو میرے لیے سمیٹ دیا اور مجھے زمین کے مشارق و مغارب کی رویت ہوئی“۔
(مسلم شریف، مشکوٰۃ ص ۵۱۲)

بارھویں حدیث: ”جب بھی کوئی عورت دنیا میں اپنے خاوند کو دکھ دیتی ہے۔ اس شخص کی بیوی جنتی حور اس عورت سے کہتی ہے۔ اللہ تجھے دور کرے وہ تو چند دن کے لیے تیرا مہمان ہے اور قریب ہے کہ تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آ جائے“ (پھر تو اسے کیوں دکھ دیتی ہے) (ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ ص ۲۸۱) شارح مشکوٰۃ ملا علی قاری نے فرمایا کہ اس حدیث اور جس میں خاوند کی نافرمان پر فرشتوں کی لعنت کا ذکر ہے۔ سے معلوم ہوا کہ ملاء اعلیٰ حور و ملائکہ اہل دنیا کے اعمال پر مطلع ہیں۔“ (مرقات ج ۳ ص ۴۶۷)

سبحان اللہ جب ملاء اعلیٰ حور و ملائکہ اور حضور کے غلام کی جنتی بیوی حور کے مشاہدہ اور جاننے سننے کا یہ عالم ہے کہ فرش زمین پر کسی جگہ کسی مکان میں جنتی خاوند کی دنیاوی بیوی کی حرکات سے وہ باخبر اور مطلع ہیں تو ان سب کے آقا کے کائنات کے مشاہدہ فرمانے اور اعمال امت پر مطلع و حاضر و ناظر ہونے میں کسی شک و شرک کی کیا گنجائش ہے۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

محققانہ فیصلہ: شیخ المحدثین علامہ عبدالحق محدث دہلوی نقل فرماتے ہیں کہ ”فروعی مسائل میں علماء امت کے مابین کئی اختلافات ہیں مگر کسی ایک عالم کا بھی اس مسئلہ میں اختلاف نہیں کہ آنحضرت ﷺ بحقیقت حیات بے شائبہ مجاز و توہم تاویل زندہ جاوید و باقی اور اعمال امت پر حاضر و ناظر ہیں اور جو بھی طالب حقیقت و آنحضرت کی طرف

متوجہ ہو۔ آپ اسے فیض پہنچاتے اور اس کی تربیت فرماتے ہیں۔"

(رسالہ اقرب السبل حاشیہ اخبار الاخیار ص ۱۵۵)

امام سیوطی و شیخ علی حلبی نے "حاضر و ناظر" پر مستقل رسائل تصنیف فرمائے ہیں

منکرین کی شہادت

دیوبندی وہابی مکتب فکر کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی حسین احمد "مدنی" رقمطراز ہیں کہ "مرید اس بات کو بے یقین جانے کہ پیر کی روح صرف ایک مکان میں مقید نہیں اس لئے نزدیک یا دور جہاں بھی مرید ہو اگرچہ وہ بظاہر پیر سے دور ہے لیکن اس کی روحانیت سے دور نہیں ہے۔" (امداد السلوک ص ۲۴ شہاب ثاقب ص ۶۱)

اللہ اکبر! جب اہل نجد و دیوبند بزعم خویش اپنے پیر کی روح سے دور نہیں تو اہل اسلام اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت و نورانیت اور آپ کی رحمت و نظر عنایت سے کیونکر دور ہو سکتے ہیں؟ مگر ایمان اور انصاف شرط ہے۔

ع ..... دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

========

یادگار خلیل و حقانیت اہلسنّت

از افادات: مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب، مرتبہ: صاحبزادہ ابوالرضا محمد داؤد رضوی

اس خوبصورت کتاب میں قربانی کے فضائل و مسائل ❁ رسول اللہ ﷺ کے قربانی فرمانے کا ایمان افروز بیان ❁ شب معراج حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اُمت محمدیہ (ﷺ) کے نام پیغام ❁ محبوبان خدا کی یادگاریں قائم کرنے کا شرعی حکم ❁ سنت ابراہیمی ادا کرنے والوں خصوصاً "اہلحدیثوں" کی توجہ کیلئے ایک لاجواب مخصوص و منفرد ایمان افروز تاریخی و مسلکی مضمون: سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی برزخی زندگی و تصرفات و علم غیب کا بیان

صفحات ۴۰، ہدیہ مع ڈاک خرچ ۲۰ روپے۔

ملنے کا پتہ: مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نبی علیہ السلام نے فرمایا:

"انبیاء مرتے نہیں بلکہ ایک مقام سے دوسرے مقام میں منتقل ہوتے ہیں"

(تفسیر کبیر جلد ۲۱ ص ۴۱)

ہم یہاں پہ پڑھیں اور وہاں وہ سنیں
مصطفےٰ کی سماعت پہ لاکھوں سلام

زندہ نبی ﷺ کی حیات و سماعت کا بیان

اے زندہ نبی مختار نبی، اے نبیوں کے سرتاج نبی
عقبیٰ میں بھی تیری شاہی ہے، دنیا میں بھی تیرا راج نبی
(ﷺ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اہل حق و اہل باطل: کے درمیان امتیازی عقائد و مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہے۔ پیران نجد و دیوبند کے امام مولوی اسماعیل دہلوی نے نہایت منہ زوری و زبان درازی کے ساتھ ہمارے زندہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں''۔

(تقویۃ الایمان ص ۷۵)

اہل باطل کے امام نے اپنی اس ناپاک عبارت میں یہ تاثر دیا ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ صرف مردہ ہی نہیں بلکہ مر کر مٹی میں ملنے والے بھی ہیں۔ والعیاذ باللہ

منکرین حیات: کے ''تقویۃ الایمانی'' بھائی مولوی حسین احمد ''مدنی'' سابق صدر دیوبند جنہیں مطالعہ تاریخ کے علاوہ عرب شریف میں رہ کر منکرین حیات کو قریب سے دیکھنے سننے کا بھی موقع ملا تھا۔ انہوں نے بھی اعتراف کیا ہے کہ

☆ ''نجدی (محمد بن عبدالوہاب) اور اس کے اتباع کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات فقط اسی زمانہ تک ہے جب تک وہ دُنیا میں تھے۔ بعد ازاں وہ اور دیگر مومنین موت میں برابر ہیں.........

☆ بعض ان کے حفظ جسم نبی کے قائل ہیں مگر بلا علاقہ روح.........

☆ وہابیہ کا خیال ہے کہ رسول مقبول ﷺ کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے۔ اسی وجہ سے توسل دعا میں آپ کی ذات سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں۔

☆ بلکہ ان کے بڑوں کا مقولہ ہے۔

معاذ اللہ ثم معاذ اللہ نقل کفر۔ کفر نہ باشد کہ

''ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے''۔

(شہاب ثاقب ص ۴۵، ۴۷ ملخصاً مختصراً)

اہل حق: اہلسنت و جماعت کا اہل باطل کے مذکورہ عقائد باطلہ کے برعکس یہ عقیدہ ... ہے کہ حضرات انبیاء و امام الانبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کو موت و وفات کے ... آن و وعدہ خداوندی پورا ہونے کے بعد پھر حقیقی زندگی عطا فرمائی گئی ہے۔ اہل حق کے امام عاشق مصطفےٰ امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل حق کے اسی عقیدہ ... کی بدیں الفاظ ترجمانی فرمائی ہے۔ کہ

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے مگر ایسی کہ فقط ''آنی'' ہے
پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات مثل سابق وہی جسمانی ہے
روح تو سب کی ہے زندہ ان کا جسم پرنور بھی روحانی ہے
اس کی ازواج کو جائز ہے نکاح اس کا ترکہ بٹے جو فانی ہے
یہ ہیں حی ابدی ان کو رضا صدق وعدہ کی قضا مانی ہے

... ازاں آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بالخصوص عرض کیا ہے کہ:

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

کلمہ و اذان: زندہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بحیات حقیقی زندہ ہونے کی خود کلمہ اسلام ایک واضح دلیل ہے یعنی ☆ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ (نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں)

☆ اسی طرح موذن پنجگانہ اذان میں کہتا ہے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہ ... گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

☆ ایک عام آدمی اور سمجھدار بچہ بھی جانتا ہے کہ لفظ ''ہیں'' زندہ ہونے کی دلیل ہے اور زندہ ہی کے لیے ''ہے، ہیں'' استعمال ہوتا ہے جبکہ مردہ کے لیے ''تھا، یا تھے'' کہا جاتا ہے۔ لہٰذا کلمہ و اذان میں ''رسول ہیں'' کا لفظ خود بتا رہا ہے کہ جن کی رسالت کا کلمہ پڑھا جاتا ہے اور پنجگانہ اذان میں ''رسول ہیں'' کی شہادت دی جاتی ہے وہ بفضلہ تعالیٰ اب بھی زندہ ہیں۔ گویا جس کلمہ پر مسلمان کے ایمان کا دارومدار ہے اس کلمہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ ہونے پر دارومدار ہے۔ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ نبی نہ مانا جائے تو نہ کلمہ صحیح ہو سکتا ہے۔ نہ ''ہیں'' کا معنی درست قرار پاتا ہے۔ لہٰذا جو لوگ بظاہر کلمہ و اذان پڑھنے کے باوجود نبی کو زندہ نہیں مانتے ان کے اس دوغلہ پن سے ان کے دل کا کھوٹ اور منافقانہ روش صاف ظاہر ہے۔ اسی لیے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے فرمایا ہے:

ذیاب فی ثیاب لب پہ کلمہ دل میں گستاخی
سلام اسلام ملحد کو یہ تسلیم زبانی ہے

آیات مبارکہ: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وسلم) یعنی محمد اللہ کے رسول ہیں۔

(پ ۲۶ رکوع ۱۲ سورہ الفتح، آیت ۲۹)

خدا تعالیٰ کا ارشاد اور قرآن پاک کی یہ آیت بھی آپ کے زندہ نبی ہونے کی قرآنی دلیل ہے جیسا کہ ''کلمہ و اذان'' کی دلیل کے تحت اوپر مذکور ہوا۔ اس آیت میں بھی ''محمد اللہ کے رسول ہیں'' میں لفظ ''ہیں'' آپ کے زندہ ہونے کی دلیل ہے۔ اللہ کا ارشاد اول آخر لفظاً معناً ہمیشہ کے لیے حق اور ثابت ہے اور ''ہیں'' کا ترجمہ زندہ نبی کی زندہ دلیل ہے۔ وصف رسالت اور ختم نبوت کے باقی و زندہ ہونے پر اگر صحیح ایمان ہو تو خود خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ ہونے کا انکار نہیں ہو سکتا۔

- الغرض نہ قرآن کے لفظ و معنی میں کوئی تبدیلی آئی۔
- نہ کلمہ و اذان میں تبدیلی ہوئی۔
- اور نہ ہی زندہ نبی و رسول کے زندہ ہونے میں کوئی تبدیلی وکمی واقع ہوئی۔

دوسری آیت

لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ

''اور جو خدا کی راہ میں قتل کیے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔'' (پ ۲ رکوع ۳، سورہ البقرہ، آیت ۱۵۴)

تیسری آیت

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ ○

''اور جو اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں۔ رزق دیئے جاتے ہیں''۔

(پ ۴ رکوع ۹، سورۃ آل عمران، آیت ۱۶۹)

مذکورہ دونوں آیتوں میں خدا کی راہ میں قتل کیے جانے والے شہداء کا زندہ ہونا اور انہیں رزق دیا جانا ایسا صریح بیان ہوا ہے جسے ہر مسلمان جانتا ہے اور اس میں بھی کسی مسلمان کو شک نہیں ہو سکتا کہ جب عام مسلمان شہداء زندہ ہیں اور بحکم قرآن ان کو مردہ کہنا اور خیال کرنا منع ہے تو خود رسول اللہ ﷺ کے متعلق مر کر مٹی میں ملنے کا عقیدہ رکھنا کس قدر ظلم اور اسلام و قرآن کے مخالف ہوگا۔ جن کے وسیلہ اور جن کی غلامی و کلمہ پڑھنے کی بدولت شہداء کو یہ حیات و مقام حاصل ہوا۔ یاد رہے کہ شہید کے زندہ قرار پانے کے باوجود اس کا ورثہ تقسیم ہوتا ہے اور بیوہ نکاح کر سکتی ہے جبکہ پیغمبر کی کامل ترین

زندگی کے باعث یہ دونوں باتیں نہیں۔ لہٰذا مسلمہ طور پر حضرات انبیاء و امام الانبیاء ﷺ کی زندگی شہداء سے بھی اعلیٰ وارفع ہے۔

چوتھی آیت

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ

''اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے پاس حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں۔

☆ اور رسول ان کی شفاعت فرمائے

☆ تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں'' (پ ۵ سورہ النساء آیت ۶۴)

اس آیت میں بھی زندہ نبی ہونے کا روشن بیان ہے۔

اس لیے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب کے پاس حاضر ہونے کو ظاہری زندگی کے ساتھ مقید نہیں فرمایا اور شروع سے آج تک اس آیت کے مطابق اہل اسلام کا یہی عمل ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روضۂ اقدس پر حاضر ہوتے اور شفاعت چاہتے ہیں اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ جانتے اور مانتے ہیں۔

پانچویں آیت

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ

''اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی تو تم ان کے ملنے میں شک نہ کرو''

(پ ۲۱ رکوع ۱۶ سورہ السجدہ، آیت ۲۳)

اس آیت میں رب تعالیٰ نے شب معراج اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کلیم موسیٰ علیہ السلام کی ہونے والی ملاقات کے متعلق فرمایا کہ اس میں شک نہ کریں چنانچہ شب معراج ایسا ہی ہوا۔ (روح المعانی)

چھٹی آیت

وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ

''ان سے پوچھو جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے''

(پ ۲۵ رکوع ۱۰، سورہ الزخرف، آیت ۴۵)

حضرت ابن عباسؓ ابن جبیرؒ زہریؒ اور ابن زیدؒ جیسے آئمہ مفسرین سے روایت ہے کہ یہ آیت اپنے ظاہر پر ہے اس لیے کہ شب معراج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انبیاء علیہم السلام سے ملاقات وان کے ساتھ اجتماع ہوا'' (تفسیر روح المعانی وغیرہ)

مذکورہ دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ کے فرمان سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام دنیا سے پردہ فرمانے کے باوجود زندہ ہوتے ہیں اس لیے ان سے ملاقات وسوال وکلام ہو سکتا ہے جیسا کہ شب معراج کے حوالہ سے بیان ہوا اور کتب احادیث وتفاسیر میں انبیاء علیہم السلام کا مسجد اقصیٰ میں نماز باجماعت ادا کرنا' پھر وہاں جلسہ سے خطاب کرنا' پھر مختلف آسمانوں میں ہمارے حضور ﷺ کا استقبال کرنا' موسیٰ علیہ السلام کا ہمارے حضور ﷺ سے عرض کر کے پچاس سے پانچ نمازیں کرانا تفصیل سے مذکور ومشہور ہے۔

ساتویں آیت

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) پر اے ایمان والو! اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو''۔

(پ ۲۲ رکوع ۴، سورہ الاحزاب، آیت ۵۶)

درود وسلام کے متعلق یہ مشہور آیہ مبارکہ بھی زندہ نبی ہونے کی اعلیٰ عمدہ اور نمایاں دلیل ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام اہل ایمان کا دائمی طور پر مسلسل درود بھیجنا تبھی درست ہو سکتا ہے جبکہ نبی زندہ وموجود ہوں ورنہ معاذ اللہ خاک بدہن گستاخ "مر کر مٹی میں ملنے والے" پر اس شان واہتمام کے ساتھ درود وسلام بھیجنا اور پڑھا جانا نہ چسپاں ہوتا ہے نہ مناسبت رکھتا ہے اور نہ ہی موقع ومحل بنتا ہے۔ اس لیے اس آیت اور درود وسلام کے مسئلہ کے تحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہمیشہ زندہ ہونا اور درود وسلام سننا بکثرت احادیث میں خود نہایت وضاحت وصراحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

آپ کا درود وسلام خود سننا

ابن قیم (جو مخالفین اہلسنت کے امام ہیں) اپنی مشہور کتاب "جلاء الافہام" میں طبرانی' ترغیب وابن ماجہ کے حوالہ سے بلا تردید نقل کرتے ہیں کہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو تحقیق یہ یوم مشہود ہے جس میں ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔ نہیں کوئی بندہ جو مجھ پر درود پڑھے مگر مجھے اس کی آواز پہنچ جاتی ہے چاہے وہ (مشرق ومغرب میں) کہیں بھی ہو۔ ہم (صحابہ) نے عرض کیا" کیا وفات کے بعد بھی؟" فرمایا" میری وفات کے بعد بھی' بے شک اللہ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کھانا حرام فرمایا۔"

(جلاء الافہام ص ۷۳)

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ اس ارشاد کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا
"فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ"
(یعنی اللہ کا نبی بعد وفات بھی زندہ ہوتا ہے اور اس کو رزق دیا جاتا ہے)
(مشکوٰۃ ص ۱۲۱)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا "جو لوگ بظاہر حضور سے غائب ہیں (دوسرے ملکوں اور شہروں میں رہتے ہیں) اور جو حضور کے بعد آئیں گے (پیدا ہوں گے) آپ کے نزدیک ان کے درود کا کیا حال ہے؟" آپ نے فرمایا اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُھُمْ یعنی "اہل محبت کا درود (چاہے وہ نزدیک ہو یا دور) میں (بلا واسطہ) خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا بھی ہوں"

(دلائل الخیرات مع شرح مطالع المسرات ص ۵۰)

☆ نیز فرمایا "جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس کو بیداری میں بھی میرا دیدار ہو گا" (اور بیداری میں دیدار زندہ کا ہو سکتا ہے نہ کہ مردہ کا) (بخاری ج ۲' ص ۲۱۱)

☆ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ یعنی "جو کوئی مسلمان مجھے سلام عرض کرتا ہے اللہ تعالیٰ میری روح کو عالم استغراق سے اس کی طرف متوجہ فرما دیتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں"۔

یہ جواب زائر روضہ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ کل مکان وزمان (قریب وبعید) کو شامل ہے" (مشکوٰۃ ص ۸۶' شرح شفاء ملا علی قاری ص ۳۹۹' ج ۳)

علامہ خفاجی اور ابن عساکر (رحمۃ اللہ علیہما) نے فرمایا کہ "بعد مسافت کے باوجود جمیع آفاق واطراف سے آپ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے والوں کا جواب دیتے ہیں"

(نسیم الریاض ج ۳' ص ۵۰۰ ملخصاً)

امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے بھی اس حدیث کی شرح میں لکھا کہ "سلام پڑھنے والے اگرچہ بظاہر بعید مقامات پر ہوں۔ آپ بلا واسطہ خود سنتے اور جواب ارشاد فرماتے ہیں" (الحاوی للفتاوی ص ۱۵۲' ج ۲)

علاوہ ازیں

''ارشاد ہے مجھ پر پیر اور جمعہ کو (بالخصوص) درود پڑھو وفات کے بعد بھی اَسْمَعُ مِنْكُمْ بِلَا وَاسِطَةٍ ''میں تمہارا درود بلا واسطہ سنوں گا''۔

(انیس الجلیس امام سیوطی ص ۲۲۵)

☆ ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ''اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری وفات کے بعد بھی مجھے مشرق و مغرب کے اُمتیوں کا درود سنائے گا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ کل دنیا قبر میں میرے سامنے فرما دے گا اور میں جمیع خلق خدا کی آواز سنوں گا اور اسے ملاحظہ فرماؤں گا''۔

(درۃ الناصحین علامہ عثمان خوبوی ص ۲۲۵)

شکم اطہر میں

علماء دیوبند کے ممدوح مولانا عبدالحی لکھنوی کے ''فتاویٰ کامل مبوب'' کے صفحہ ۳۳ پر لکھا ہے۔ ''ثابت ہے کہ حضرت عباس کے سوال پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ'' میں شکم مادر میں لوح محفوظ پر قلم چلنے کی آواز اور عرش کے نیچے فرشتوں کے تسبیح کرنے کی آواز سنتا تھا''۔ (فتویٰ مذکورہ پر کئی علماء کی تصدیقات بھی ہیں)

اللہ اکبر (جل جلالہٗ)

شکم اطہر میں لوح وقلم اور تحت العرش تسبیح ملائکہ کی آواز سننے والے آقا کے لیے مزید ترقی مراتب کے بعد کسی اور دور دراز مقام و فرش زمین پر اپنے غلاموں کے درود وسلام اور نعرہ رسالت سننے میں کیا رکاوٹ و دشواری ہو سکتی ہے؟

ع ..... ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

نور جلال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی تحقیق اللہ نے فرمایا کہ ''قرب نوافل کے باعث جس بندہ کو میں محبوب بنا لیتا ہوں میں اس کے کان اور آنکھ بن جاتا ہوں؛ جس سے وہ سنتا اور دیکھتا ہے''۔ الحدیث

(بخاری شریف ص ۱۲۹ جز رابع، مشکوٰۃ باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ، پہلی فصل)

امام رازی نے اس حدیث قدسی کی شرح میں فرمایا کہ ''اللہ کا نور جلال جب محبوب کے کان بن جاتا ہے تو وہ قریب و بعید کی آوازیں سنتا ہے اور جب نور جلال اس کی آنکھ بن جاتا ہے تو وہ قریب و بعید کی چیزوں کو دیکھ لیتا ہے۔''

(تفسیر کبیر ص ۸۷ ج ۲۱)

جب قرب نوافل سے مشرف عام محبوبانِ خدا و اولیاء کرام کے لیے دور و نزدیک سے سننا دیکھنا یکساں ہے تو ان کے آقا سید المحبوبین وامام المرسلین ﷺ

☆ جنہوں نے خود فرمایا اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَ اَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ تحقیق (غیب و دور کی) جو چیزیں تم نہیں دیکھتے وہ میں دیکھتا ہوں اور (غیب و دور کی) جو آوازیں تم نہیں سنتے میں سنتا ہوں''۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۴۵۷ بحوالہ ابن ماجہ ترمذی شریف)

اس آقا کے قریب و بعید سے سننے دیکھنے میں مسلمان کو کیا تردد ہو سکتا ہے؟

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا کیا نفیس بیان ہے

ے دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

فرشتہ قبر

منکرین کے امام ابن قیم نے امام طبرانی علیہ الرحمۃ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے عمار (صحابی) اللہ کا ایک فرشتہ ہے جسے اس نے کل مخلوقات کی آوازیں سننے کی طاقت بخشی ہے۔ میرے انتقال کے بعد قیامت تک وہ فرشتہ میری قبر پر کھڑا رہے گا۔ پس میرا جو بھی امتی مجھ پر درود پڑھے گا۔ وہ فرشتہ اس امتی اور اس کے باپ کا نام لے کر کہے گا۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر فلاں امتی نے اس طرح درود پڑھا ہے پس رب عزوجل ہر درود کے بدلے اس اُمتی پر دس رحمتیں فرمائے گا۔ (جلاء الافہام ص ۶۰)

امام سیوطی نے بھی امام بخاری (رحمۃ اللہ علیہما) کی تاریخ کے حوالہ سے فرشتہ قبر کی روایت کو نقل کیا ہے۔ (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۱۴۹)

مقام غور

ہے کہ جب فرشتہ قبر جو کہ خادم بارگاہ ہے۔ کل مخلوقات کی آوازیں سنتا اور ہر شخص اور اس کے باپ تک کو جانتا پہچانتا ہے اور اس کی اس عطائی صفت میں شرک و کفر کی کوئی بات نہیں تو جن کا وہ خدمت گار ہے اور جن کے وسیلہ سے اسے یہ صفت عطا ہوئی ہے۔ ان کے بنفس نفیس وبدرجہ اولی سب کا درود وسلام سننے اور ہر امتی کو جاننے پہچاننے میں کیا ممانعت ہے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے۔ کہ

؎ چاہیں تو اشارے سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ حال ہے خدمت گاروں کا سردار کا عالم کیا ہوگا

جنازہ مبارکہ

زندہ نبی ﷺ کا جنازہ مبارکہ بھی عام مردوں کی طرح امام کی اقتداء میں دعاء

ت (اللھم اغفر لحینا و میتنا) کے ساتھ نہیں پڑھا گیا بلکہ حضرت علی رضی اللہ نے صحابہ سے فرمایا کہ ظاہری زندگی کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اب بھی تمہارے امام ہیں۔ چنانچہ صحابہ کرام نے بغیر امام باری باری گروہ در گروہ آپ کے پاس حاضر ہو کر ظاہری زندگی کی طرح بصیغہ خطاب صلوۃ وسلام

''السلام علیك ایها النبی و رحمۃ اللہ''

وغیرہ پڑھ کر آپ کے شایان شان عمل فرمایا۔

(مواھب اللدنیہ مع شرح زرقانی ص ۳۲۹ جلد ۵۔ مدارج النبوت جلد ۲ ص ۴۴۰)

دیکھئے

زندہ نبی ﷺ کے جنازہ مبارکہ پر بھی مردوں جیسا کوئی عمل نہیں کیا گیا۔ بلکہ صحابہ کرام نے ظاہری زندگی کی طرح بعد از وصال بھی حضور ہی کو امام مان کر آپ کے پاس حاضری دی اور صلوۃ وسلام عرض کیا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عقیدہ حیاۃ النبی کی مزید تحقیق ملاحظہ ہو۔

صدیق اکبر کی وصیت

سیدنا صدیق اکبر ؓ نے بوقت وصال صحابہ کرام کو وصیت فرمائی کہ ''میری وفات کے بعد جب نماز جنازہ سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے روضہ نبوی ﷺ کے سامنے لے جا کر پہلے السلام علیك یا رسول اللہ کہنا اور پھر عرض کرنا۔

☆ ابوبکر حاضری کی اجازت چاہتے ہیں۔ پس اگر دروازہ کھل جائے تو مجھے روضہ پاک میں دفن کرنا اور دروازہ نہ کھلے تو جنت البقیع میں لے جانا''

☆ چنانچہ جب صحابہ نے بالاتفاق صدیق اکبر ؓ کی وصیت پر عمل کیا تو روضہ شریف کا قفل گر گیا اور دروازہ کھل گیا اور آواز آئی کہ ''پیارے کو پیارے کے پاس پہنچا دو''۔

نوٹ: اس اہم تحقیقی وتاریخی واقعہ کو امام سیوطی نے خصائص کبریٰ جلد ۲ ص ۲۰۸۔ ملا جامی نے شواہد النبوت ص ۲۳۱۔ امام رازی نے تفسیر کبیر جلد ۲۱ ص ۸۷۔ علامہ صفوری نے نزہۃ المجالس جلد ۲ ص ۳۰۰۔

علامہ علی حلبی نے سیرت حلبیہ جلد ۲ ص ۲۸۸۔ اشرف علی تھانوی دیوبندی نے جمال الاولیاء اور نواب صدیق حسن غیر مقلد نے تکریم المومنین میں نقل کیا ہے۔

مذکورہ صدیقی واقعہ کی طرح دور فاروقی میں بھی بوقت قحط سالی حضرت بلال مزنی صحابی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ ووسیلہ ہونے آپ کے سننے اور حاجت روائی فرمانے کے عقیدہ سے قبر انور پر حاضر ہو کر عرض کی "یا رسول اللہ" امت کی ہلاکت کا خطرہ ہے۔ اللہ سے بارش کی دعا کریں۔

(فتح الباری شرح بخاری جلد ۲ ص ۱۲۸۔ وفاء الوفا ص ۴/۱۳۷۔ البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص ۹۲۔ قرۃ العینین ص ۱۹ از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی' مصنف ابن شیبہ جلد ۱۲ ص ۳۱)

حیات بعد الوفات کے مذکورہ دلائل کی بجائے صرف وفات پر اصرار سراسر منافقت' دھوکا وبددیانتی اور شان رسالت کی مخالفت ہے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا' وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

==========

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ○

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا"۔

(پارہ ۶، رکوع ۵، سورہ مائدہ)

فتح باب نبوت پہ بے حد درود
ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا بیان

جس کے زیر لوا آدم و من سوا
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ رب العالمین تمام جہانوں کا رب ہے اور اس نے اپنے خاص فضل و کرم سے ان تمام عالموں اور جہانوں کے لیے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمت اور نذیر و رسول بنایا ہے۔ جیسا کہ فرمایا "وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ"

☆ اور تَبٰرَکَ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰی عَبۡدِہٖ لِیَکُوۡنَ لِلۡعٰلَمِیۡنَ نَذِیۡرًا ۙ

یعنی "ہم نے نہ بھیجا آپ کو مگر سارے جہان کے لئے" (پ ۱۷ رکوع ۷ سورہ الانبیاء، آیت نمبر ۱۰۷)

اور "بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اتارا فرقان اپنے بندہ (عبدہ) پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہے"۔ (پ ۱۸ رکوع ۱۶ سورہ الفرقان، آیت ۱)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ عالمین کی ہر چیز کا رب ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ عالمین کی ہر چیز کے لیے رحمت اور نذیر و رسول ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ جس کا رب ہے، محمد رسول اللہ ﷺ اس کے پیغمبر ہیں۔ جہاں خدا کی خدائی ہے وہاں حضور کی مصطفائی ہے۔

خود فرمایا: اُرۡسِلۡتُ اِلَی الۡخَلۡقِ کَآفَّۃً وَّخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوۡنَ

"یعنی میں خالق کی ہر مخلوق کا رسول بن کر تشریف لایا اور مجھ پر انبیاء کا سلسلہ ختم کیا گیا"

(مسلم شریف، مشکوٰۃ ص ۵۱۲)

نیز فرمایا: مَابَیۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ شَیۡءٌ اِلَّا یَعۡلَمُ اَنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَّا عَاصِی الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ

"نافرمان جنوں اور انسانوں کے سوا زمین و آسمان کے مابین ہر شے جانتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں"۔ (شفاء شریف ص ۲۰۶)

مزید فرمایا اَنَا رَسُوۡلُ مَنۡ اَدۡرَکۡتُ حَیًّا وَّمَنۡ یُّوۡلَدُ بَعۡدِیۡ

"جو میری حیات ظاہری میں ہے اس کا بھی جو قیامت تک میرے بعد پیدا ہوگا میں اس کا بھی رسول ہوں"۔

طیبہ: میں بھی محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت عامہ، بعثت کاملہ اور رحمت جامعہ کی واضح اشارہ موجود ہے کہ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ "نہیں کوئی معبود ... محمد اللہ کے رسول ہیں"۔ کہاں تک رسول ہیں، کس طرف رسول ہیں، کب ... ل ہیں؟ اس کے لیے زمان و مکان کی کوئی قید نہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ ... کے لیے رسول ہیں اور ہمیشہ کے لیے رسول ہیں۔ ہر مخلوق کی طرف رسول

... سب یہ ثابت ہو گیا کہ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ اب بھی اللہ کے رسول ہیں۔

... ل رسالت سب کو عام اور رحمت سب کو جامع و شامل ہے تو آپ کی بعثت کاملہ ... اب نہ کسی نئے نبی اور جدید پیغمبر کی ضرورت ہے اور نہ کسی اور کو ایسی رسالت ... بعثت کاملہ اور رحمت جامعہ حاصل ہو سکتی ہے۔

الغرض اللہ رب العالمین کے سوا نہ کوئی اور رب العالمین ہے اور نہ اس کی ... ل میں کوئی دوسرا رحمۃ للعلمین و نذیر العالمین ہے۔ سچ ہے

خدا یکتا الوہیت میں، تو یکتا رسالت میں
کسی کو اب نبی ہونے کا دعویٰ ہو نہیں سکتا
شفاعت کے جو طالب ہو تو کہہ دو دار پر چڑھ کر
پیغمبر مصطفےٰ کے بعد کوئی ہو نہیں سکتا

... بی واقعہ: ایک فاضل بزرگ کہیں تشریف لے گئے تو وہاں کے احباب کو بہت ... ن پایا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ "ان کا ایک نوجوان لڑکا مرزائی ہو کر دائرہ ... اسلام سے خارج ہو گیا ہے"۔ فاضل بزرگ نے اس نوجوان کو بلا کر فرمایا "برخوردار ... ف اتنا بتا دو کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے دامن رسالت اور دربار رحمۃ للعالمینی ... تمہیں کس چیز کی کمی نظر آئی ہے جسے پورا کرنے کے لیے تمہیں نبوت کے جھوٹے

دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی کا دامن پکڑنے کی ضرورت محسوس ہوئی؟'' نوجوان
ایمان افروز ارشاد سن کر وجد میں آ گیا اور عرض کرنے لگا'' حضرت جی! مجھے دوبارہ
مشرف بہ اسلام فرمائیں مرزائیت سے توبہ کر کے محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت اور
آخری نبی ہونے پر ایمان لاتا ہوں اور علماء اسلام کے فتویٰ شرعی کے مطابق غلام احمد
قادیانی کو کذاب و دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتا ہوں۔''

خاتم النبیین: اگرچہ آپ کی رسالت عامہ بعثت کاملہ اور رحمت جامعہ کے بیان
میں آپ کی ختم نبوت کا مسئلہ بخوبی واضح ہو گیا ہے لیکن پھر بھی ضروری ہے کہ آپ کی
شان رحمۃ للعالمین کے ساتھ شان ختم المرسلین کا بھی صریح طور پر ذکر ہو۔
رب العالمین نے اپنے پیارے حبیب رحمۃ للعالمین کے متعلق صریح طور پر
ارشاد فرمایا: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ
النَّبِيّٖنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

''محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب
نبیوں میں آخری اور اللہ سب کچھ جانتا ہے''۔ (پ ۲۲ رکوع ۲ سورہ الاحزاب، آیت ۴۰)

سید المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا۔

''خَتَمَ اللّٰهُ بِهِ النَّبِيّٖنَ قَبْلَهٗ فَلَا يَكُوْنُ نَبِيٌّ بَعْدَهٗ''

یعنی پہلے نبیوں کا سلسلہ آپ پر ختم ہو گیا اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس ص ۲۶۴)

تفسیر نبوی اور دجال و کذاب: کہ نبی غیب دان ﷺ نے فرمایا ''بے شک
عنقریب میری امت میں تیس کے قریب دجال کذاب ہوں گے ہر ایک کا زعم ہوگا کہ وہ
نبی ہے وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ حالانکہ میں (بحکم قرآن) خاتم النبیین
ہوں۔ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں'' (بخاری، مسلم، ترمذی وغیرہا)

حدیث مذکور میں نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کمال وضاحت کے
... اپنے بعد ہونے والے کذابوں دجالوں سے اپنے غلاموں کو خبردار فرمایا اور ساتھ
... خاتم النبیین کے معنی میں تحریف کرنے والوں کا رد کرتے ہوئے خود خاتم
النبیین کی تفسیر بیان فرما دی کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں۔
... رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

... : یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جلیل القدر خلفاء کا نام لے کر
... ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا'' (لیکن چونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں
... عمر بھی نبی نہیں) رضی اللہ عنہ (ترمذی و طبرانی وغیرھما)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا ''کیا تم راضی نہیں کہ بمنزلہ ہارون سے ہو
... علیہ السلام سے مگر تحقیق تم نبی نہیں'' (مستدرک وغیرہ)

اللہ اللہ! جب عمر فاروق و علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما جیسی شخصیات کو
... نہیں مل سکتی تو امت میں ان سے بڑھ کر اور کون ہے جو نبوت کا دعویٰ کرے جبکہ
... کمال ہو گیا اور سلسلۂ نبوت ختم ہو گیا۔ حضور تو حضور قیامت تک آپ کے خلفائے
... جیسا کوئی پیدا نہیں ہوگا نہ نبی ہوگا۔

... ہے: کہ لغات میں دجال کا معنی مکار و فریب کار اور کذاب کا معنی بہت
... دروغ گو مذکور ہے اور تیس دجال و کذاب والی حدیث کے مطابق چونکہ مسیلمہ
... کی طرح مسیلمۂ پنجاب غلام احمد قادیانی بھی ایک دجال و کذاب ہے۔ اس لیے
... ساری زندگی اور ساری تصانیف کذب و مکر، جھوٹ فریب اور ہیر پھیر و قلابازیوں
... بھرپور ہے اور مرزا غلام احمد اور اس کے لاہوری و قادیانی پیروکار ختم نبوت کے انکار
... رسالت کے ارتکاب اور تحریف قرآن کے باعث علماء عرب و عجم کے فتویٰ شرعی
... مطابق دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہیں اور جو شخص ان کو ادنیٰ مسلمان سمجھے یا ان

کے کفر میں شک کرے وہ بھی ویسا ہی کافر اور مرتد ہے اور اس کے ساتھ رشتہ ناطہ دوستانہ میل ملاپ سب ناجائز۔ مکمل بائیکاٹ۔

چند مثالیں: مرزا قادیانی کے مکر و جہالت' دجل و کذب کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔ مرزا غلام احمد لکھتا ہے کہ "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا" (دافع البلاء۔ ص ۱۱)

"صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا" (حقیقۃ الوحی ص ۱۵۰)

حالانکہ سچے خدا نے اپنے سچے محمد ﷺ پر نبوت و رسالت ختم فرمادی ہے۔ مرزا کہتا ہے:

ع ...... منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد" میں ہی محمد و احمد مجتبیٰ ہوں" (درثمین ص ۲۲۸)

حالانکہ اس گستاخ کا نام محمد و احمد نہیں بلکہ صرف غلام احمد ہے۔ غلام ہو کر خود آقائی کا دعویٰ کرنا' نوکر ہو کر گھر کا مالک بن بیٹھنا اور چپڑاسی ہو کر بادشاہی کا مدعی ہونا کس قدر جھوٹ' بغاوت اور غداری ہے اور مرزا قادیانی کی یہ جرأت کس قدر حماقت و شقاوت ہے۔

☆ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شانِ اقدس میں نازل شدہ آیاتِ قرآنی کے متعلق غلام احمد قادیانی لکھتا ہے "ایک یہ وحی اللہ ہے

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ

(پارہ ۲۶، سورہ الفتح، آیت ۲۸)

اس میں صاف طور پر اس عاجز (غلام احمد) کو رسول کہہ کر پکارا گیا ہے۔

پھر اس کے بعد یہ وحی اللہ ہے

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ

(پارہ ۲۶، سورہ الفتح، آیت ۲۹)

اس وحی الٰہی میں میرا (غلام احمد کا) نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۴) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

[illegible] دھ کر دجل و کذب چوری و فریب کاری قرآن پاک میں تصرف و تحریف اور محمد [illegible] اللہ سے عداوت و بغاوت اور کیا ہوگی کہ آپ کی شان میں نازل شدہ صریح آیات [illegible] ایک ناپاک شخص بعینہٖ اپنی طرف وحی الٰہی بیان کرے۔ ایک نام کا منی آرڈر کوئی [illegible] شخص وصول کرنے پر اگر مجرم اور مکار ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ کی آیت' نام اور [illegible] اپنی طرف نسبت کرنے والا غلام احمد کیوں مجرم و مکار اور باغی و غدار نہیں۔

[illegible] اور پاکستان میں وزیر اعظم اور صدر و وزیر اعلیٰ اور گورنر ڈی سی اور ایس پی کے مقابلہ میں [illegible] دوسرا جعلی صدر اور وزیر اعظم' گورنر اور وزیر اعلیٰ' ڈی سی اور ایس پی ناقابل برداشت [illegible] ہے تو ایک امت میں سب سے سچے اور سب سے بڑے رسول و نبی ﷺ کے مقابلہ [illegible] کوئی دوسرا جعلی و بناوٹی رسول و نبی کس طرح برداشت ہو سکتا ہے؟

[illegible] اگر پاکستان کی منظور شدہ رائج الوقت کرنسی و سکہ کے مقابلہ میں کوئی جعلی کرنسی و سکہ [illegible] ناقابل معافی جرم ہے تو قیامت تک ہر زمان و مکان کے لئے رسالت محمدی ﷺ کے رائج [illegible] کھرے سکہ کے مقابلہ میں قادیانی نبوت کا جعلی و کھوٹا سکہ کیوں ناقابل معافی جرم نہیں؟

[illegible] اگر حکومت پاکستان ہر شہری کی جان' مکان اور آبرو کے تحفظ کی ذمہ دار ہے تو نبوت [illegible] عظیم محل اور ناموس رسالت کے تحفظ کی حکومت کیوں ذمہ دار نہیں جبکہ پاکستان کا [illegible] نام اور ارباب حکومت کا اقتدار سب کلمہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا مرہونِ منت ہے۔

پاکستان کا مطلب کیا؟

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

[illegible] کذاب کی کہانی' اپنی زبانی: مسیلمۂ پنجاب' دجال قادیان' غلام احمد قادیانی نے [illegible] ۲۷ جولائی ۱۹۰۰ء بذریعہ اشتہار فاتح مرزائیت حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ صاحب [illegible] اللہ علیہ کو عربی میں تفسیر نویسی کے مقابلہ کا چیلنج کیا۔ جس میں لکھا کہ ...... "اگر

ثابت ہو گیا کہ پیر مہر علی شاہ تفسیر اور عربی نویسی میں تائید یافتہ لوگوں کی طرح ہیں اور مجھ سے یہ کام نہ ہو سکا۔ تو میں اپنے تئیں مخذول اور مردود سمجھ لوں گا۔ مقام بحث لاہور ہو گا۔ اگر میں حاضر نہ ہوا تو اس صورت میں بھی کاذب (جھوٹا) سمجھا جاؤں گا۔" (ملخصاً)

سرکار گولڑوی نے مرزا کے اس چیلنج کو قبول فرما کر لاہور میں ۲۵ اگست تاریخ مقرر فرما کر مرزا کو اطلاع دے دی بلکہ اس کا اعلان عام فرما دیا اور پھر مقررہ تاریخ پر لاہور تشریف بھی لے آئے مگر مرزا خود چیلنج کے باوجود مقابلہ پر نہ آیا اور اپنے ہی اعلان و اقرار کے مطابق مخذول و مردود اور کاذب و جھوٹا قرار پایا۔ نیز

بعض قادیانیوں نے حضرت گولڑوی سے کہا کہ "آپ مرزا صاحب سے کسی اپاہج و اندھے کی صحت یابی کے لیے مباہلہ کیوں نہیں کر لیتے"۔ آپ نے جواب دیا "مرزا سے کہہ دیں کہ اگر مردے بھی زندہ کرنے ہوں تو آ جائیں" (کسی طرح آئے تو سہی) نیز آپ نے تفسیر نویسی کے چیلنج پر فرمایا کہ (خود لکھنا تو درکنار) "امت محمدیہ میں اس وقت بھی ایسے خادم دین موجود ہیں کہ اگر قلم پر توجہ ڈالیں تو وہ خود بخود کاغذ پر تفسیر قرآن لکھ جائے" (سوانح حیات مہر منیر ص ۲۱۰، مہر جہاں تاب ص ۴۱، ۴۳)

علماء و مشائخ اہل سنت و جماعت کی خدمات

جس طرح ہر دور میں دیگر دینی، ملی، قومی، ملکی مسائل میں علماء و مشائخ اہل سنت نے اہم تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ الحمد للہ اسی طرح تحفظ ختم نبوت و رد مرزائیت میں بھی ان کا مثالی کردار ہے اور یہ شرف علماء و مشائخ اہل سنت ہی کو حاصل ہے کہ انہوں نے مرزا غلام احمد کی موت تک اس کا تعاقب کیا اور حقیقتاً مرزائیت کے تابوت میں آخری میخ لگائی۔ (فجزاھم اللہ تعالی خیر الجزاء)

مجدد و ملت: اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب مستطاب "حسام الحرمین" میں علماء عرب و عجم کی تصدیق سے نہایت مہتم

[illegible] شائع فرمایا کہ "غلام احمد قادیانی دجال و مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے۔ جو اس [illegible] باتوں میں سے کسی بات پر راضی ہو یا اسے اچھا جانے وہ اسی کی طرح کافر اور [illegible] گمراہ ہے اور یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں"۔ علاوہ ازیں منکرین ختم نبوت کے رد میں [illegible] الله عدوه بابائه ختم النبوة" اور "السُّوْءُ وَالْعِقَابِ عَلَى الْمَسِيْحِ [illegible]" وغیرہ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۵) کتب تصنیف فرمائیں۔

(فجزاھم اللہ تعالی خیر الجزاء)

[illegible] ملت: مولانا حافظ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغ و [illegible] پیشگوئی سے فی الواقع مرزائیت کا جنازہ نکل گیا۔ ماہ مئی ۱۹۰۸ء میں مرزا غلام [illegible] قادیانی مع اپنے گروپ کے لاہور آیا۔ احمدیہ بلڈنگ کے سفید میدان میں روزانہ [illegible] مرزائیت میں تقریریں ہوتی تھیں۔ مرزا کا خیال تھا کہ تبلیغی دورہ سیالکوٹ تک کیا [illegible] گا۔ دوسری طرف کچھ فاصلہ پر دو سڑکوں کے مغربی تقاطع پر پیر صاحب کا [illegible] خیمہ لگا ہوا تھا اور حضرت صاحب کی سرپرستی میں علماء اہل سنت مرزائیت کے [illegible] ادھیڑتے چلے جاتے تھے۔ ۲۲ مئی کو شاہی مسجد میں دوران وعظ حضرت صاحب [illegible] فرمایا "اگر مرزا کو سیالکوٹ جانے کی طاقت ہے تو وہاں جا کر دکھلائے۔ میں کہتا [illegible] کہ وہ وہاں کبھی نہیں جا سکتا۔ سب لوگ گواہ رہو کہ مرزا بہت جلد ذلت اور عذاب [illegible] موت مارا جائے گا اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ مرزا کو لاہور سے نکال کر جاؤں گا [illegible] یہ محمدیوں کے ایمان کا ڈاکو ہے۔"

[illegible] ۲۵ مئی شب کو نہایت جوش سے کھڑے ہو کر فرمایا کہ "ہم کئی روز سے مرزا کے [illegible] میں آئے ہوئے ہیں۔ پانچ ہزار روپے کا انعام بھی مقرر کیا ہوا ہے کہ جس طرح [illegible] وہ ہم سے مناظرہ کرے یا مباہلہ کرے لیکن وہ مقابلہ میں نہیں آتا۔ آج میں اعلان [illegible] ہوں کہ آپ صاحبان سب دیکھ لیں گے کہ ۲۴ گھنٹے میں کیا ہوتا ہے؟" آپ اتنے

الفاظ کہہ کر بیٹھ گئے۔ ادھر اسی رات مرزا ہیضہ سے بیمار ہو گیا اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو دوپہر تک مر گیا۔ مرزا کی تاریخ وفات لَقَدْ دَخَلَ فِیْ قَعْرِ جَهَنَّمَ (۱۳۲۶ھ) ہے۔"

(انکاویہ علی الغاویہ ص ۳۸۶)

علامہ ابوالحسنات: مولانا محمد احمد صاحب قادری علیہ الرحمۃ نے ۱۹۵۳ء میں ختم نبوت کی عظیم تحریک کی قیادت فرمائی۔ آپ مجلس عمل کے صدر منتخب ہوئے۔ اس سلسلہ میں پیرانہ سالی کے باوجود دو سال جیل میں رہے اور آپ کے لخت جگر مولانا خلیل احمد قادری اور فدائے ختم نبوت مولانا عبدالستار خان نیازی ناظم اعلیٰ جمعیت علمائے پاکستان کو اسی سلسلہ میں پھانسی کی سزا سنائی گئی لیکن بعد میں بتقدیر خدا وندی یہ سزا منسوخ ہو گئی۔

مولانا شاہ احمد نورانی: صدر جمعیت علمائے پاکستان نے اندرون ملک اور بیرون ملک ختم نبوت ورد مرزائیت کے سلسلہ میں عظیم خدمات سرانجام دیں۔ ۶۰۰ مرزائیوں کو مشرف بہ اسلام فرمایا۔ قومی اسمبلی میں سب سے پہلے ختم نبوت کی حمایت و مرزائیت کی مخالفت میں آواز بلند فرمائی۔ آپ ہی کی شروع کردہ جدوجہد کے نتیجہ میں آئین پاکستان میں "مسلمان کی تعریف" شامل ہوئی۔ آپ نے مرزائیت کی تردید میں "حیات مسیح علیہ السلام" اور انگریزی زبان میں ختم نبوت کے موضوع پر ایک ضخیم کتاب تصنیف فرمائی۔ آپ کے والد ماجد عالمی مبلغ اسلام مولانا شاہ عبدالعلیم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی عربی میں کتاب "المراۃ" انگریزی میں THE MINROR اور اردو میں "مرزائی حقیقت کا اظہار" تصنیف فرمائی۔ انڈونیشی زبان میں "مرزائی حقیقت کا اظہار" کا ترجمہ ہوا جس کے نتیجہ میں ملائشیا میں مرزائیوں کا داخلہ ممنوع ہو گیا۔ (فالحمد للہ رب العالمین)

یادگار واقعہ:

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے دوران مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانے

لیے آپ نے قومی اسمبلی کے اندر اور ملک میں بھی زبردست جدوجہد کی اور تبلیغی فرمائے۔ پھر اس سلسلہ میں ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں قرارداد پیش کرنے ... بھی آپ ہی کو حاصل ہوا اور قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ "مرزا غلام ... پیروکار خواہ انہیں لاہوری قادیانی یا کسی نام سے پکارا جاتا ہو مسلمان نہیں ہیں" ... قرارداد پیش کرنے سے قبل لاہوری مرزائیوں نے آپ کو پچاس لاکھ روپے کی پیش کش ... قرارداد میں ہمارا ذکر نہ لایا جائے۔ مولانا نورانی نے فرمایا "آپ کی پیش کش ... جوتے کی نوک پر ہے۔ قرارداد سے کوئی لفظ حذف نہیں ہوگا۔" مولانا محمد عمر ... وی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب "مقیاس نبوت" صفحات ۱۴۵۸ اور پروفیسر محمد الیاس ... نے بھی "قادیانی مذہب" صفحات ۹۴۶ لکھ کر اتمام حجت فرمائی۔

سرورِ عالم نورِ مجسم شفیع معظم رہبر اعظم
جن کی رحمت عالم عالم ان کی رحمت زندہ باد
ختم نبوت زندہ باد مرزائیت مردہ باد
تحت ہے انکا تاج ہے انکا دونوں جہاں میں رائج ہے انکا
مشرق و مغرب انکی حکومت انکی حکومت زندہ باد
ختم نبوت زندہ باد مرزائیت مردہ باد
ان کی عظمت ان کی کرامت ان کی امانت ان کی صداقت
ان کی لطافت ان کی عدالت ان کی عدالت زندہ باد
ختم نبوت زندہ باد مرزائیت مردہ باد
رب ہے معطی یہ ہیں قاسم اس کے حکم سے سب کے حاکم
ان کی رسالت قائم دائم ان کی رسالت زندہ باد
ختم نبوت زندہ باد مرزائیت مردہ باد

وہ ہی اول وہ ہی آخر وہ ہی باطن وہ ہی ظاہر
لولاک لما کی ان سے نسبت ان کی نسبت زندہ باد
ختم نبوت زندہ باد مرزائیت مردہ باد
آپ نے کھولا باب نبوت آپ ہیں خاتم دور رسالت
آپ کے ہی سر تاج رفعت آپ کی رفعت زندہ باد
ختم نبوت زندہ باد مرزائیت مردہ باد
ہے جو بشر کی جائے نفرت مسلمانوں سے جس کو کدورت
جس نے اٹھائی ہر جا ذلت اس کی جہالت مردہ باد
ختم نبوت زندہ باد مرزائیت مردہ باد
مرزائیت کا ہے جو بانی دور غلامی کی ہے نشانی
انگریز کا پودا انگریزی لعنت انگریز کی لعنت مردہ باد
ختم نبوت زندہ باد مرزائیت مردہ باد
لوگو دین محمد رحمت دین سراپا خیرو برکت
دیں کے مجدد اعلیٰحضرت اعلیٰحضرت زندہ باد
ختم نبوت زندہ باد مرزائیت مردہ باد
”رضائے مصطفیٰ“ کی شہرت ترجمان اہل سنت
اہل حق کو اس سے الفت اس سے الفت زندہ باد
مہر علی شاہ صداقت بوالحسنات ہیں حسن اطاعت
پیر جماعت ماہ فراست ان کی فراست زندہ باد
ختم نبوت زندہ باد مرزائیت مردہ باد
کلمہ طیب پڑھنے والو دین نبی پہ مرنے والو
آؤ مل کر نعرہ لگاؤ ختم نبوت زندہ باد
ختم نبوت زندہ باد مرزائیت مردہ باد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شاہ بطحا کی مدح سرائی' اہلسنت کے حصے میں آئی
بگڑی آقا نے سب کی بنائی' اپنی قسمت جگائے ہوئے ہیں

شانِ محمدی ﷺ
اور
عیسائی چیلنج کا بیان

سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی
سارے اونچوں سے اونچا سمجھئے جسے
ہے اُس اونچے سے اونچا ہمارا نبی
(ﷺ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ

پاکستان عظیم مملکت خداداد ہے مگر افسوس کہ قیام پاکستان کو عرصہ دراز گزرنے کے باوجود تاحال نہ پاکستان کو صحیح معنی میں (اسم بامسمّٰی) پاکستان بنایا جاسکا اور نہ ہی نظریہ پاکستان اور قرار داد پاکستان و قرار داد مقاصد کو عملی جامہ پہنایا جاسکا جس کی وجہ سے اس وقت پاکستان بکثرت گوناگوں مسائل کے باعث "مسائلستان" بن چکا ہے اور دیگر مسائل کے علاوہ سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ اسلام و شان الوہیت، شان رسالت، ختم نبوت، مقام سنت، حضرات صحابہ و اہل بیت علیہم الرضوان کے خلاف کوئی کچھ کہے، شائع کرے، کھلم کھلا بے حیائی و فحاشی پھیلا کر اسلام و پاکستان کا تقدس مجروح کرے اور پاکستان کا دامن ناپاک کرنے کی کوشش کرے اس کے متعلق کوئی موثر و مستقل قانون نہیں۔ عملاً کوئی عبرتناک تعزیری کارروائی نہیں اور گستاخ و دریدہ دہن افراد اور غلیظ و گستاخانہ لٹریچر کے استیصال و سدِ باب کے لیے کوئی حکومتی بندوبست نہیں۔

فَاِلَی اللّٰہِ الْمُشْتَکٰی وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

نوبت بانجار سید کہ پہلے تو نجدی، مودودی، دیوبندی، وہابی مکتب فکر عرصہ دراز سے اپنے گستاخانہ لٹریچر اور کفریہ عبارات کی اشاعت سے فضا کو مسموم بنا رہا تھا۔ عشق رسالت سے محروم جاہل و سادہ لوح عوام کو ورغلا رہا تھا اور "تبلیغی جماعت" کے ذریعے عوام کا "مذہبی اغوا" کر رہا تھا مگر جب اہل سنت کے بارہا احتجاج کے باوجود اس صورت حال کی کوئی روک تھام نہ ہو سکی تو کھلم کھلا منکرین اسلام کا بھی حوصلہ بڑھا اور مسیحی مشن و عیسائی مشنری نے اپنی دیگر کارروائیوں کے علاوہ دیوبندی وہابی مکتب فکر کو مسلمان ظاہر کر کے ان کے گستاخانہ عقائد و کفریہ عبارات کے ذریعے مسلمانوں کو پھانسنے، عشق رسالت سے محروم کرنے اور عیسائیت کو فروغ دینے کا پروگرام بنایا۔ اس سلسلہ میں

سیالکوٹ کے پادری ولیم مسیح نے ایک چھوٹے سائز کا اشتہار شائع کیا جس کا دیوبندی وہابی مکتب فکر کی طرف سے کوئی نوٹس نہ لیا گیا۔ چنانچہ اہل اسلام کو اس سازش سے خبردار کرنے اور دیوبندی وہابی مکتب فکر کو احساس دلانے کے لیے ماشاء اللہ اہل سنت کے کثیر الاشاعت بین الاقوامی ترجمان ماہنامہ "رضائے مصطفےٰ" گوجرانوالہ میں ماہ جمادی الاخریٰ ۱۴۰۵ھ مطابق مارچ ۱۹۸۵ء کی اشاعت میں عیسائی پادری ولیم مسیح کا اشتہار بمصداق۔

ع ...... نقل کفر، کفر نباشد۔ بدیں انداز شائع کیا گیا۔

عیسائی بنام وہابی دیوبندی: پادری ولیم مسیح سیالکوٹی نے ایک اشتہار شائع کیا ہے جس میں بعنوان **"مسلمانو! جواب دو"** دیوبندی وہابی مکتب فکر کے علماء کو ان الفاظ چیلنج کیا ہے کہ "تمہارے علماء مولوی اسماعیل دہلوی اور مولوی اشرف علی تھانوی اپنی تصانیف میں لکھتے ہیں۔

- "محمد صاحب مر کر مٹی میں ملنے والے ہیں"۔ (کتاب تقویۃ الایمان صفحہ ۵۲)
- "محمد کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔" (تقویۃ الایمان صفحہ ۵۰)
- "محمد جیسا علم زید، بکر بچوں اور پاگلوں کو بلکہ تمام جانوروں کو حاصل ہے۔"
  (حفظ الایمان صفحہ ۸ اشرف علی تھانوی)
- مسلمانو۔ جب تمہارے نبی مر کر مٹی میں مل گئے۔ جب تمہارے نبی کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ جب تمہارے نبی کا علم بچوں اور پاگلوں جیسا ہے۔
- تو ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں کہ ہمارے عیسیٰ مسیح کا کلمہ پڑھو کیونکہ تمہارے مسلمانوں کے قرآن (سورہ المائدہ) سے ثابت ہے کہ
- ہمارے نبی حضرت عیسیٰ مسیح آسمانوں پر زندہ موجود ہیں
- اور ہمارے نبی حضرت عیسیٰ مسیح اندھوں کو بینائی بخشتے، کوڑھوں کو تندرستی بخشتے، مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ (سورہ المائدہ، آیت ۱۱۰)

﴿﴾ اور ہمارے نبی عیسیٰ مسیح نے اپنی ماں کی گود میں اپنے نبی ہونے اور کتاب ملنے کا بتایا اور اپنی ماں کی پاک دامنی کا اعلان فرمایا۔

﴿﴾ اور ہمارے نبی عیسیٰ مسیح ہر پوشیدہ بات کا علم رکھتے تھے۔ اس لیے آؤ اے مسلمانو ہمارے نبی عیسیٰ مسیح کا کلمہ پڑھو جو زندہ و با اختیار اور علم والے ہیں ورنہ مردہ بے اختیار بے علم نبی پر تمہارا ایمان رکھنا بے سود ہے اور تم کافر ہی رہو گے۔"

(منجانب: ولیم مسیح سیالکوٹ بلفظہٖ)

خاموشی: "رضائے مصطفےٰ" میں "عیسائی بنام وہابی دیوبندی" کی اشاعت عام کے باوجود پورا مہینہ (اور اس کے بعد اب تک) دیوبندی وہابی مکتب فکر میں قبرستان کی سی خاموشی طاری رہی اور مسلمانانِ عالم و سوادِ اعظم اہل سنت کو بات بات پر کافر و مشرک بنانے والے اور خود کو اسلام و توحید و ختم نبوت کا محافظ ظاہر کرنے والے نہ عیسائی پادری کے چیلنج و دعوتِ کفر کا کوئی جواب دے سکے، نہ عیسائی کے بالمقابل اسلام کا تحفظ کر سکے، نہ شانِ مسیحائی کے سامنے شانِ مصطفائی بیان کر سکے اور نہ ہی کفریہ عبارات سے خلاصی حاصل کر کے خود کو کفر سے بچا سکے۔ الحمدللہ عشق نبوی و شانِ محمدی کے مظاہرہ کی سعادت بریلوی اہل سنت کے حصہ میں آئی۔ شاہ بطحا کی مدح سرائی اہلسنت کے حصہ میں آئی

چنانچہ اسلام و پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف پھیلائی جانے والی غلط فہمی دور کرنے اور بھولے بھالے مسلمانوں کا ایمان بچانے کے لیے "رضائے مصطفےٰ" میں بفضلہٖ تعالیٰ حسب ذیل جواب شائع کیا گیا۔

سنی بنام عیسائی: "رضائے مصطفےٰ" کے گذشتہ شمارہ میں "عیسائی بنام وہابی دیوبندی" کی اشاعت کے باوجود چونکہ عیسائی سوالات و چیلنج کا کسی طرف سے بھی دیوبندی وہابی مکتب فکر کا کوئی جواب دیکھنے سننے میں نہیں آیا اور فی الحقیقت وہ جواب

...بھی نہیں سکتے جب تک کہ اپنے عقائد باطلہ و عبارات کفریہ سے توبہ کر کے سیدھی ...رح راہِ راست پر نہ آئیں اس لیے سنی بریلوی کا جواب درج ذیل ہے۔

ولیم مسیح نے "مسلمانو! جواب دو" کا جو عنوان جمایا ہے وہ صحیح نہیں۔ اس لیے کہ ...س نے "اسماعیل دہلوی اور اشرف علی تھانوی" کی جو توہین آمیز عبارات نقل کی ہیں یہ نہ ...سلمانوں کے عقائد ہیں۔ نہ کوئی مسلمان ان کا تصور کر سکتا ہے بلکہ مسلمان تو مسلمان کوئی ...ں وفادار و مخلص حامی اپنے پیشوا کے متعلق، کوئی غلام اپنی آقا کے متعلق اور امتی اپنے پیغمبر ...متعلق ایسی توہین و تنقیص آمیز باتوں کا تصور نہیں کر سکتا۔ یہ حلق سے اوپر اوپر کلمہ و قرآن ...ھنے والے نام نہاد مسلمانوں کی گستاخانہ عبارات ہیں جن کی اس قسم کی گستاخیاں ان سے ...ت زیادہ ہیں اور عرب و عجم میں اپنے نبی کے مخلص و وفادار غلام اہل اسلام شروع سے ان ...ائد باطلہ کا رد و انکار فرماتے آئے ہیں۔ (جزاھم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء)

...یاۃ النبی: ولیم مسیح کی نقل کردہ عبارت ﴿﴾ "مر کر مٹی میں ملنے والے ہیں۔" (...) مسلمانوں کا عقیدہ نہیں بلکہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ ...ہ وسلم بحیات حقیقی زندہ ہیں جس کی خود کلمہ اسلام واضح دلیل ہے۔ لا الٰہ الا اللہ نہیں ...وئی معبود سوائے اللہ کے محمد رسول اللہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اسی ...رح مؤذن پنجگانہ اذان میں کہتا ہے۔ اشھد ان محمدا رسول اللہ میں گواہی ...دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ ایک عام آدمی اور سمجھدار بچہ بھی جانتا ہے کہ لفظ "ہیں" زندہ ہونے کی دلیل ہے اور زندہ ہی کے لیے "ہیں" استعمال ہوتا ہے جبکہ ...ردوں کے لیے "تھے" کہا جاتا ہے۔ لہٰذا "رسول ہیں" کا لفظ خود بتا رہا ہے کہ جن کی ...رسالت کا کلمہ پڑھا جاتا ہے اور پنجگانہ اذان میں "رسول ہیں" کی شہادت دی جاتی ہے وہ بفضلہٖ تعالیٰ اب بھی زندہ ہیں جیسا کہ مسلمانوں کے پیشوا عاشق مصطفےٰ امام احمد ...رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ:

؎ تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشم عالم سے چھپ جانے والے (ﷺ)

رضائے محمد (ﷺ): بقول ولیم مسیح مسلمانوں کا عقیدہ یہ نہیں کہ معاذ اللہ ''محمد کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا بلکہ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ محمد مصطفےٰ جو چاہتے ہیں ان کا رب اپنے فضل سے وہی فرما دیتا ہے یہاں تک کہ مسلمانوں کے قبلہ (کعبہ) کا تقرر بھی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے کا ہی عملی و مجسم نمونہ ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں خود رب تعالیٰ نے فرمایا ہے فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ○

(پارہ ۲، سورہ البقرہ، آیت ۱۴۴)

نیز فرمایا: وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ○

(پارہ ۳۰، سورہ الضحیٰ، آیت ۵)

(اے حبیب) ''بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔''

اس لیے امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم　خدا چاہتا ہے رضائے محمد
بہم عہد باندھے وصل ابد کا　رضائے خدا اور رضائے محمد (ﷺ)

علوم مصطفےٰ: بقول ولیم مسیح مسلمانوں کا عقیدہ یہ نہیں کہ معاذ اللہ ''محمد جیسا علم زید بکر بچوں پاگلوں بلکہ تمام جانوروں کو حاصل ہے'' بلکہ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام اولیاء کا علم انبیاء کے سامنے ایسا ہے جیسا سات سمندروں میں سے ایک قطرہ اور تمام انبیاء کا علم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے سامنے ایسا ہے جیسا سات سمندروں میں سے ایک قطرہ ہے۔ (تفسیر روح البیان جلد ۱ صفحہ ۲۰۳)

اس لیے امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے:

؎ سر عرش پر ہے تری گزر دل فرش پر ہے تری نظر
ملکوت ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

اور مزید کہا:

؎ اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

ولیم مسیح کو دیکھنا چاہیے کہ اپنے پیارے نبی کے متعلق مسلمانوں کے کتنے پیارے عقائد ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شان کتنی نرالی ہے جس پر ولیم مسیح جیسا کوئی شخص طعن و اعتراض نہیں کر سکتا بلکہ بشرط انصاف اسلام قبول کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

شانِ مسیحائی: جہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان کے متعلق ولیم مسیح کا بیان ہے اہل اسلام اس کا بھی انکار نہیں کرتے اور محبوبانِ خدا میں سے کسی کی بھی توہین و تنقیص سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں مگر مسلمانوں کا یہ اعتقاد ہے کہ محبوبانِ خدا کو جو بھی فضائل و کمالات عطا ہوتے ہیں وہ سب حبیب خدا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی طفیل عطا ہوتے ہیں اور پھر مجموعی طور پر وہ سب کمالات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس میں جمع فرمائے گئے ہیں نیز ان سب سے بڑھ کر آپ کو وہ خصائص دیے گئے ہیں جن میں کوئی بھی آپ کا مثیل و شریک نہیں۔ ''قصیدہ بردہ'' شریف میں لکھا ہے۔

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ بِهِمْ
مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٖ

اور فارسی زبان میں ہے:

حسن یوسف دمِ عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

وہ کنواری پاک مریم وَنَفَخْتُ فِیْهِ کا دم ہے
ہے عجب نشان اعظم مگر آمنہ کا جایا وہی سب سے افضل آیا

نیز فرمایا:

جس کے قدموں کا دھوون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی (ﷺ)

شانِ مصطفائی: بہر حال شانِ مسیحائی کے متعلق ولیم مسیح نے جو کچھ لکھا ہے ویسے ہی بلکہ اس سے بڑھ کر شانِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہم مختصراً مسلمانوں کے عقائد بیان کر چکے ہیں اور ان کا مزید ایمان افروز جامع بیان مفسر قرآن مولانا مفتی احمد یار خاں گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے ملاحظہ ہو فرماتے ہیں۔

''مسلمانوں کو لازم ہے کہ عظمتِ رسول اللہ کے گیت گایا کریں۔ اپنے بچوں کو اس کی تعلیم دیں اور واعظین وعلماء کو چاہیے کہ مسلمانوں کو یہ باتیں سکھائیں۔ یہ یقین کرو کہ حضور علیہ السلام کی عزت کے ظاہر کرنے میں اسلام کی عزت کا اظہار ہے کیونکہ مکان کی عزت مکان والے کی عزت سے اور کام کی وقعت کام والے کی وقعت سے ظاہر ہوتی ہے۔

مشترکہ اجلاس: مثال کے طور پر یہ سمجھو کہ ایک جلسے میں ہندو، عیسائی، یہودی اور مسلمان جمع ہوں۔ ہندو اٹھ کر کہے کہ میرا رام چندر وہ قوت والا ہے کہ اس نے سیتا سے شادی کرنے کے لیے ایک بھاری کمان کو دو ٹکڑے کر دیا۔ عیسائی اٹھ کر کہے کہ میرے

...ے بانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وہ شان تھی کہ انہوں نے مردوں کو زندہ کر کے ...سوالیا۔ یہودی اٹھ کر کہے کہ میرے بانی مذہب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وہ ...کی کہ انہوں نے پتھر پر عصا مار کر پانی کے چشمے نکال دیئے مگر آپ اُٹھ کر وہ باتیں ...ر مولوی اسماعیل دہلوی نے ''تقویۃ الایمان'' اور مولوی خلیل احمد دیوبندی نے ...قاطع'' میں لکھی ہیں کہ میرے نبی تو بندہ مجبور تھے۔ ان کو دیوار کے پیچھے کا بھی ...تھا۔ وہ تو ذرہ ناچیز سے بھی کم تھے۔ ان کا علم شیطان اور ملک الموت سے بھی کم ...(ملخصاً) تو بتاؤ تم نے اسلام کی تعظیم کی یا توہین۔ وہ لوگ سن کر یہی کہیں گے ایسے ...ہمارا دور ہی سے سلام ہے کہ جس کے پیشوا کی مجبوری یا بے بسی کا یہ عالم ہو۔

شانِ اسلام: ہاں اس موقعہ پر کوئی مجھ فقیر کی طرح کا نیاز مند سنی حاضر ہو تو وہ تڑپ کر ...کہ ارے ہندو اگر رام چندر نے ایک بھاری کمان کو توڑا تو ذرا میرے مصطفےٰ کی ...قدرت کو تو دیکھ کہ انہوں نے انگلی پاک کے اشارے سے پورے چاند کو توڑ کر دو ...کر دیا۔ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

سورج اُلٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے مردک دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

...عیسائی! اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بے جان مردوں میں جان ڈالی تو میرے ...کی خداداد قوت دیکھ کہ جنہوں نے سوکھی لکڑیوں اور جنگل کے درختوں اور کنکروں ...کلمہ پڑھوالیا۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا:

ہے لبِ عیسیٰ سے جاں بخشی نرالی ہاتھ میں
سنگریزے پاتے ہیں شیریں مقالی ہاتھ میں

...یہودی! اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پتھر میں سے پانی نکالا تو میرے مصطفےٰ ﷺ کی

بھی شان دیکھ جنھوں نے انگلیوں سے پانی کے چشمے نکال دیے۔ امام احمد رضا بریلوی نے فرمایا

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

غرضیکہ: اسلام کی شوکت دکھانے کے لیے بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شوکت دکھانا ازبس ضروری ہے۔" ("سلطنت مصطفےٰ" از حضرت مفتی احمد یار خاں صاحب گجراتی)

بہر حال: ولیم مسیح کا مسلمانوں کو خطاب کرنا سراسر غیر معقول وبنی بر عقائد دیانہ وہابیہ ہے۔ پیغمبر اسلام کی شان مختاری وہ ہے جو ہم نے بیان کی ہے لہذا عیسائی مذہب کی دعوت دینے کی بجائے ولیم مسیح کو خود دعوتِ اسلام قبول کرنی چاہیے۔ وہابی عقائد مسلمانوں پر حجت نہیں۔

(ماہنامہ "رضائے مصطفےٰ" گوجرانوالہ۔ رجب المرجب ۱۴۰۵ھ مطابق اپریل ۱۹۸۵ء)

نکتہ جلیلہ: سیدنا عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے جن معجزات وکمالات کا بیان ہوا ہے۔ بے شک اہل اسلام کا ان پر ایمان ہے لیکن اس شان مسیحائی کا بطور نیابت وکرامت آپ کے کسی امتی عیسائی وحواری سے ظہور نہیں ہوا اور کسی ماتحت وامتی پر اس کی کسی جھلک وپرتو کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ گویا شان مسیحائی کا ظہور آپ کی ذات تک محدود تھا۔ آپ کے شرف صحبت ونسبت سے کوئی اور "مسیحا" نہ بن سکا مگر شانِ مصطفائی کا یہ کمال ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تو آپ۔ آپ کے غلاموں، خادموں اور امت کے ولیوں میں بھی شانِ مصطفائی کی طفیل بطور کرامت شانِ مسیحائی کی جھلک وپرتو نظر آتا ہے اور یہ مسئلہ مسلمہ ہے کہ جس چیز کا نبی سے بطور معجزہ صدور ہو سکتا ہے اس چیز کا ولی سے بطور کرامت ظہور ہو سکتا ہے نیز ولی کی کرامت درحقیقت (بالواسطہ) اس کے نبی کا ہی معجزہ ہے اس لیے کہ نبی کی غلامی وپیروی سے ولی کو یہ کمال حاصل ہوا ہے لہذا

... ولی کو یہ کمال حاصل ہے تو نبی بدرجہ اولیٰ اس کمال سے متصف ہے۔

... ونقل کے اس معیار کے مطابق چونکہ امت محمدیہ کے اولیاء میں بطور کرامت ... کمالات کا ظہور ہو چکا ہے اس لیے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ... اولیٰ ان معجزات وکمالات کے حصول میں کسی ذی عقل کو کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ اسی ... جاتا ہے کہ:

عیسیٰ کے معجزوں نے مردے جلا دیے ہیں
محمد کے معجزوں نے مسیحا بنا دیے ہیں

... شعر:

چاہیں تو اشارے سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں عالم کی
یہ حال ہے خدمت گاروں کا سردار کا عالم کیا ہوگا

...وں کی شان: امت محمدی میں اگرچہ کلی وجزوی طور پر بکثرت اولیاء کرام علیہم ... ان کو ایسی کرامات وکمالات حاصل ہیں مگر چار حضرات کے لیے بالخصوص ان ... ات وکمالات کی تصریح کی گئی ہے۔ اس لیے (اہل ولایت ومعرفت میں) ان کا ... "برزہ" رکھا گیا ہے۔ چنانچہ علامہ نور الدین علی بن یوسف اور علامہ محمد بن یحییٰ حنبلی ... اللہ علیہما نے نقل کیا ہے کہ "مشائخ عراق وگذشتہ صدی کے مشائخ عظام نے چار ... اولیاء کا نام "برزہ" رکھا ہے۔ اس لیے کہ بفضلہ تعالیٰ وہ مادرزاد اندھوں اور ... کو تندرست کرتے اور مردوں کو زندہ فرماتے تھے یعنی شیخ عبد القادر جیلانی، شیخ ... بن ہیتی، شیخ بقا بن بطو اور شیخ ابو سعد قیلوی رضی اللہ عنہم

(بہجۃ الاسرار صفحہ ۶۳، ۱۵۳، قلائد الجواہر صفحہ ۳۷)

بالخصوص: شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے متعلق تو مشائخ "برزہ" میں سے خود شیخ ابو سعد

قیلوی نے تصریح فرمائی ہے کہ ”آپ باذن اللہ اندھوں کو بینا‘ کوڑھی کو تندرست اور مُردوں کو زندہ فرماتے ہیں۔“ (بہجۃ الاسرار صفحہ ۶۳)

اس سلسلہ میں عملی ومثالی طور پر مختصراً ایک واقعہ ملاحظہ ہو۔

غوث اعظم بنام پادری: ایک پادری نے چیلنج کیا کہ ہمارے نبی عیسٰی مسلمانوں کے پیغمبر سے افضل ہیں اس لیے کہ انہوں نے مردے زندہ فرمائے۔ غوث اعظم جیلانی نے فرمایا ”میں نبی نہیں بلکہ اپنے نبی کا ایک غلام ہوں۔ اگر میں مردہ زندہ کردوں تو کیا تو میرے نبی پر ایمان لے آئے گا“ جب اس نے ہاں کہا تو غوث اعظم نے ایک پرانی قبر کے مردہ کو زندہ فرما دیا اور عیسائی پادری ہمارے نبی ﷺ کے غلام کی شان اور غوث اعظم کی کرامت دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔“ (تفریح الخاطر فی مناقب شیخ عبدالقادر صفحہ ۱۶)

اسلام زندہ باد شانِ رسالت پائندہ باد

==========

عالمی تحریک تحفظ ناموس رسالت کے اہم کردار عاشق احمد مختار فخر نوجوانان اسلام غازی محمد عامر چیمہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کے حالات وواقعات پر مشتمل کتاب مسمّٰی بہ

حیات محمد عامر چیمہ شہید رحمۃ اللہ علیہ

از: الحاج صاحبزادہ ابوالرضا محمد داؤد رضوی

اس خوبصورت کتاب میں سرکار مدینہ ﷺ کی غازی محمد عامر چیمہ پر خصوصی نگاہ عنایت‘ محمد عامر چیمہ کی حضور پاک ﷺ سے بے پناہ عقیدت ومحبت‘ انگوٹھے چومنا اور اسم محمد ﷺ کی تعظیم کی خاطر تیس ہزار ماہانہ نوکری کو ٹھکرانا‘ نماز جنازہ وختم چہلم کے روح پرور مناظر اور بدعقیدہ لوگوں کی ناکامی ورسوائی‘ مزار شہید پر معمولات اہلسنت اور محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کا سارو کی میں فیضان عام ودیگر اہم واقعات صفحات ۴۸ ہدیہ مع ڈاک خرچ ۲۵ روپے۔ ناشر: مکتبہ رضائے مصطفٰے گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللّٰہ
وعلٰی آلك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللّٰہ

ہر زمانے کی ضرورت ہے نظام مصطفٰے
سب فسانے ہیں حقیقت ہے نظام مصطفٰے
غیر فطری اشتراکیت پنپ سکتی نہیں
عین حق ہے عین فطرت ہے نظام مصطفٰے

نظام مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریک وبرکات کا بیان

جاگ اُٹھے ہیں اہل سنت گونج اُٹھا یہ نعرہ ہے
دور ہو اے دشمن ملت پاکستان ہمارا ہے
اہلسنت دے رہے ہیں ہر طرف کامل پیام
دین و دنیا میں ہے کافی کملی والے کا نظام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نعرۂ نظام مصطفےٰ (ﷺ) کا پس منظر: ۱۹۷۰ء پاکستان میں نظریاتی کشمکش کا ایک اندوہناک باب ہے۔ اس سال اسلام کے بالمقابل سوشلزم جیسے باطل و ملحدانہ دینی نظام کا نعرہ لگا کر بھٹو، بھاشانی اور مجیب الرحمٰن نے گھیراؤ جلاؤ کا وہ تخریبی بیج بویا کہ جس کے نتیجہ میں بالآخر مملکت خداداد پاکستان کے دو ٹکڑے ہو گئے۔

۲۲ مارچ ۱۹۷۰ء: میں ملک کے دونوں حصوں کو سوشلسٹوں کیمونسٹوں نے ''کسان کانفرنس'' کے نام سے ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور (فیصل آباد) میں نہایت ملحدانہ مظاہرہ کیا اور ''ماریں گے مر جائیں گے، سوشلزم لائیں گے'' کا برملا نعرہ بلند کیا۔ اس سلسلہ میں مشرقی پاکستان کے کیمونسٹ لیڈر عبدالحمید بھاشانی کو بطور مہمان خصوصی مدعو کیا گیا اور سوشلزم و کیمونزم کی یادگار کے طور پر ٹوبہ کو ''لینن گراڈ'' قرار دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

دار السلام سنی کانفرنس: علمائے اہلسنت و جماعت نے اپنے تاریخی کردار و فرض کی ادائیگی کیلئے بھٹو، بھاشانی اور مجیب کی ان خلاف اسلام تخریبی حرکات، بالخصوص کسان کانفرنس ٹوبہ کا بطور خاص نوٹس لیا اور جمعیت علماء پاکستان کے مختلف دھڑوں کو مجتمع کر کے سواد اعظم کی صفوں کو منظم کیا۔ ٹوبہ کو ''لینن گراڈ'' کی بجائے دار السلام کا نام دیا اور کارل مارکس، لینن اور ماؤزے تنگ کے لادینی و باطل نظام سوشلزم کے مقابلہ میں نظام مصطفےٰ (علیہ التحیۃ والثناء) کا ایمان افروز و ولولہ انگیز نعرہ لگا کر یہ واضح کر دیا کہ اس پاک سرزمین میں پیارے مصطفےٰ (علیہ التحیۃ والثناء) کے پیارے نظام کا پرچم بلند ہو گا اور کسی ملحدانہ باطل نظام کو یہاں پنپنے نہیں دیا جائے گا۔

تحریک پاکستان: کے دوران کانگرس و کانگرسی علماء کے مقابلہ میں ''آل انڈیا بنارس

کانفرنس'' کی طرح علماء اہلسنت نے ''کسان کانفرنس'' کے مقابلہ میں عین اسی مقام میں ۱۳، ۱۴ جون ۱۹۷۰ء کو دار السلام ٹوبہ میں ''آل پاکستان سنی کانفرنس'' کا انعقاد کر کے ملت اسلامیہ کی صحیح رہنمائی فرمائی، قوم میں ایک نئی روح پھونکی اور ''نظام مصطفےٰ'' کے نفاذ و ''مقام مصطفےٰ'' کے تحفظ پر مبنی منشور شائع کر کے دسمبر ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں حصہ لینے کا تاریخی اعلان کیا۔

آل پاکستان سنی کانفرنس میں تقریباً تین لاکھ سنی عوام اور تین ہزار علماء و مشائخ نے شرکت کر کے چار چاند لگا دیئے۔ بھاشانی کے مقابلہ میں مدینہ منورہ سے جانشین قطب مدینہ مولانا مفتی محمد فضل الرحمٰن صاحب مدنی قادری رضوی کو بطور مہمان خصوصی مدعو کیا گیا۔ جن کے عربی میں ولولہ انگیز تاریخی خطاب کا مولانا شاہ احمد نورانی صدر جمعیت علماء پاکستان نے اردو ترجمہ سنایا اور جوانان اہلسنت نے ''کسان کانفرنس'' کے نعرہ ملعونہ ''ماریں گے مر جائیں گے، سوشلزم لائیں گے'' کے جواب میں یہ نعرہ بلند کیا کہ

''سینے پہ گولی کھائیں گے، نظام مصطفےٰ لائیں گے''

نعرہ کا پیش منظر: یہ تو تھا ''نظام مصطفےٰ'' کے نعرۂ مبارک کا پس منظر۔ اب سنئے! اس کا پیش منظر، علمبردار نظام مصطفےٰ صدر جمعیت علماء پاکستان مولانا شاہ احمد نورانی نے اپنے خداداد اور فطری مناسبت سے ''نظام مصطفےٰ'' کے نعرہ کو بطور خاص اپنایا اور اس کثرت اور التزام سے اس کا پرچار کیا کہ ''نظام مصطفےٰ'' کا نعرہ ایک مستقل تحریک بن گیا جو ایک عرصہ تک پہلے تو سواد اعظم اہلسنت کے حلقہ و جمعیت علماء پاکستان کے دائرہ میں جاری رہی۔ پھر جب بھٹو حکومت نے مارچ ۱۹۷۷ء میں انتخابات کا اعلان کیا تو مولانا شاہ احمد نورانی کے زیر اثر ''پاکستان قومی اتحاد'' نے بھی ''نظام مصطفےٰ'' کو اپنا لیا اور چودہ مارچ ۱۹۷۷ء کو اسی نعرہ پر مبنی ملک گیر تحریک چلائی گئی اور ہر پارٹی کے چھوٹے بڑے لیڈروں

نے ''نظام مصطفےٰ'' کے حق میں اتنے بیانات جاری کئے کہ پاکستان کا گوشہ گوشہ ''نظام مصطفےٰ'' کے نعرہ سے گونج اٹھا اور پاکستان کی پوری سیاست صحافت اور آبادی اس سے متاثر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اعتراف حقیقت: تحریک استقلال کے سربراہ اور ''پاکستان قومی اتحاد'' کے مرکزی لیڈر ریٹائرڈ ائیر مارشل اصغر خاں نے اپنے ایک خصوصی انٹرویو میں کہا کہ ''نظام مصطفےٰ کا نعرہ انتخابی مہم کے آغاز کے وقت صرف جمعیت علماء پاکستان کا نعرہ تھا لیکن بعد میں ''اپنے میں سب کچھ سمو لینے والا'' یہ نعرہ قومی اتحاد کی انتخابی مہم کا روح رواں بن گیا''۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۳ ستمبر ۱۹۷۷ء)

(دروغ برگردن راوی) سابق وفاقی وزیر و پیپلز پارٹی کے معروف رہنما مسٹر عبد الحفیظ پیرزادہ نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ ''جون ۱۹۷۷ء میں مسٹر بھٹو نے جب اس پر زور دیا کہ مارچ کے انتخابات کے بعد قومی اتحاد نے اپنی مہم (تحریک) کی بنیاد ''نظام مصطفےٰ'' کو بنایا تھا۔ (لہٰذا اس کی ترویج کے بارے میں بات کریں) تو (مذاکراتی ٹیم میں) قومی اتحاد کے رہنماؤں (مفتی محمود، پروفیسر غفور احمد، نوابزادہ نصر اللہ خاں) نے کہا کہ ''نظام مصطفےٰ'' تو جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی کا مسئلہ ہے''۔

(روزنامہ امروز، مساوات، آفاق یکم ستمبر ۱۹۷۷ء)

بہر حال ''نظام مصطفےٰ'' علماء اہلسنّت کا نعرہ، جمعیت علماء پاکستان کا منشور اور مولانا شاہ احمد نورانی کی تحریک ہے، جو ان کی قیادت میں پورے ملک میں مقبول و محبوب ہے۔

وجہ تسمیہ: ''نظام مصطفےٰ'' کے نعرہ مبارکہ کے پس منظر و پیش منظر کے بعد اب سنئے اس کی ''وجہ تسمیہ'' اگرچہ نظام اسلام، نظام شریعت، نظام مصطفےٰ حقیقت میں ایک ہی چیز ہے لیکن بالخصوص ''نظام مصطفےٰ'' نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ کسی اور لفظ و اصطلاح کا پیش کرنے

...لی لیڈر کوئی شخص ہو سکتا ہے کہ اسلام و شریعت کے نام پر کسی اپنے مخصوص و خود ساختہ ...نظریہ'' ہی کو اسلام و شریعت قرار دے کر مغالطہ دے لیکن ''نظام مصطفےٰ'' میں کسی ...کے سربراہ و کسی لیڈر کے ذاتی ''فکر و نظریہ'' کا مغالطہ نہیں ہو سکے گا بلکہ ''نظام ...'' کا تعلق حقیقتاً حضور پُر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی ذات بابرکات و ...بے کس پناہ سے ہوگا، جس میں کسی ذاتی فکر و ماڈرن نظریہ کی آمیزش نہیں ہوگی۔ نیز ...''نظام مصطفےٰ'' میں پیارے مصطفےٰ ﷺ کا پیارا نام بھی موجود ہے۔ لہٰذا اس پیارے ...اقتضا ہے کہ جو بھی خلوص قلب سے یہ نعرہ لگائے اس کے دل میں پیارے مصطفےٰ ...کا پیار اور آپ کی محبت و تعظیم ہو۔ اس لئے کہ آپ ﷺ کی محبت و تعظیم جان ایمان ...آپ ﷺ کا وسیلہ جلیلہ بارگاہ ذوالجلال میں قرب کا ذریعہ ہے اور اس کے بغیر کوئی ...کوئی حکومت اور اسلام و شریعت کا کوئی دعویٰ قابل قبول نہیں۔ اس لئے کہا گیا ہے کہ:

بارگاہِ خدا تک وہ پہنچے گا کب
ہاتھ میں جس کے دامن تمہارا نہیں (ﷺ)

...ظام مصطفےٰ: وہ مقدس ترین اور عظیم ترین نظام مبارک ہے جو حضور پُر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ...نے اپنے رب کریم کے حکم و منشاء کے مطابق مہد سے لے کر لحد تک اور گھر سے لے ...تک جزوی کلی اور انفرادی و اجتماعی طور پر نہایت جامعیت و کامیابی کے ساتھ عملی ...میں پیش فرمایا اور پھر آپ ﷺ کی نیابت میں آپ ﷺ کے خلفاء راشدین رضوان ...اجمعین نے آپ ﷺ کی قائم کردہ بنیاد پر اسے دنیا کے گوشے گوشے تک پھیلایا اور ...نظام قیامت تک کیلئے ایک بہترین مثالی نظام و نشان منزل اور مشعل راہ قرار پایا اور ...مفکرین تک نے اسے شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔

نظام مصطفےٰ: دنیا کے دیگر ہر نظام، دستور، منشور اور ازم سے اس لئے ارفع و اعلیٰ اور برتر

وبالا ہے کہ یہ ہر ایک کے مقابلہ میں ہر لحاظ سے جامع و مکمل ہے اور اس نظام کی یہ خصوصیت ہے کہ یہ حقوق اللہ' حقوق العباد' دنیا و آخرت' موت و حیات' ظاہر و باطن' عقائد و عبادات' اخلاق و معاملات' تہذیب و تمدن' سیاست و معاشرت' معیشت و مملکت سب کو وسیع ہے اور مسلمان تو مسلمان' انسان تو انسان' جانوروں تک کے حقوق و ضروریات کا ضامن' کفیل اور محافظ ہے اور خونخوار و سنگدل سرمایہ داری اور اندھی بہری خوفناک اشتراکیت کے برعکس طبقاتی کشمکش اور باہم بدی زیادتی' فساد و عناد کی بجائے امیر غریب' مالک مزدور' حاکم و محکوم' مرد و عورت سب کو اخوت و خیر خواہی' امن و سلامتی' عدل و انصاف' پاکیزہ کردار اور باہمی احترام کا پیغام دیتا ہے اور ایک اور نیک بنا کر سب کو ایک لڑی میں پرو دیتا ہے اور معاشرتی و قلبی کدورتوں کا صفایا کر دیتا ہے۔

نظام مصطفےٰ: حضرت محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے خلق عظیم کو بقول شاعر اس طرح بیان کرتا ہے اور ان اخلاق حسنہ سے فیضیاب ہونے کی ترغیب دلاتا ہے کہ:

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا' ضعیفوں کا ماویٰ یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ
خطاکار سے درگزر کرنے والا
بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کو زیر و زبر کرنے والا قبائل کو شیر و شکر کرنے والا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا
مس خام کو جس نے کندن بنایا کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا

عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا

نظام مصطفےٰ: زمانہ رسالت سے پہلے کے غیر مہذب' ظالم' جاہل' حرام خور و بدکردار افراد پر اس کیا اثر اثرات وان کی کایا پلٹ کو بقول شاعر اس رنگ میں ظاہر کرتا ہے کہ:

[illegible] ہر شریعت کا ان کو پڑھایا حقیقت کا گر ان کو اک اک بتایا
[illegible] کے بگڑے ہوؤں کو بنایا بہت دن کے سوتے ہوؤں کو جگایا
پتہ اصل مقصود کا پا گیا جب
نشاں گنج و دولت کا ہاتھ آ گیا جب
[illegible] سے دل ان کا گرما گیا جب سماں ان پہ توحید کا چھا گیا جب
[illegible] ان کو سوداگری کے سوجھائے اصول ان کو فرماں دہی کے بتائے
سکھائے معیشت کے آداب ان کو
پڑھائے تمدن کے سب باب ان کو
[illegible] ں کو محنت کی رغبت دلائی کہ بازو سے اپنے کرو تم کمائی
[illegible] کر لو اس سے اپنی پرائی نہ کرنی پڑے تم کو در در گدائی
امیروں کو تنبیہ کی اس طرح پر
کہ ہیں تم میں جو اغنیاء و تونگر
[illegible] اپنے طبقے میں ہوں سب سے بہتر۔ بنی نوع کے ہوں مددگار و یاور
[illegible] پھیر دل ان کے مکر و ریا سے بھرا ان کے سینہ کو صدق و صفا سے
بچایا انہیں کذب سے افترا سے
کیا سرخرو خلق سے اور خدا سے

خلیفہ تھے اُمت کے ایسے نگہباں   ہو گلہ کا جیسے نگہبان چوپاں
سمجھتے تھے ذمی و مسلم کو یکساں   نہ تھا عبد و حر میں تفاوت نمایاں

کنیز اور بانو تھیں آپس میں ایسی
زمانہ میں ماں جائی بہنیں ہوں جیسی

رہ حق میں تھی دوڑ اور بھاگ ان کی   فقط حق پہ تھی جس سے تھی لاگ ان کی
بھڑکتی نہ تھی خود بخود آگ ان کی   شریعت کے قبضے میں تھی باگ ان کی

جہاں کر دیا نرم نرما گئے وہ
جہاں کر دیا گرم گرما گئے وہ

سب اسلام کے حکم بردار بندے   سب اسلامیوں کے مددگار بندے
خدا اور نبی کے وفادار بندے   یتیموں کے رانڈوں کے غمخوار بندے

رہ کفر و باطل سے بیزار سارے
نشے میں مئے حق کے سرشار سارے

ہوا غلغلہ نیکیوں کا بدوں میں   پڑی کھلبلی کفر کی سرحدوں میں
ہوئی آتش افسردہ آتشکدوں میں   لگی خاک سی اُڑنے سب معبدوں میں

ہوا کعبہ آباد سب گھر اُجڑ کر
جمے ایکجا سارے دنگل بچھڑ کر

سبحان اللہ "نظام مصطفےٰ" کی تعلیمات و برکات کیسی پیاری اور نورانی ہیں اور اس کے تشکیل کردہ معاشرہ کا منظر کتنا جانفزا او دلربا ہے۔ افسوس ان نام نہاد لیڈروں پر جو مسلمان کہلانے کے باوجود "نظام مصطفےٰ" کی بجائے سوشلزم وغیرہ باطل ازموں کے چکر میں گرفتار ہیں اور ایسے ہی بے وفاؤں اور صاحب خلق عظیم پیغمبر اعظم اور آپ ﷺ کے نظام مصطفےٰ کے بالمقابل اغیار کی قصیدہ خوانی کرنے والوں کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ:

بس نہ چھوڑو دامن احمد بنو مت بیوفا یارو
ہے دامان محمد ہی جہاں کا آسرا یارو
مجھے حیرت ہے روٹی کیلئے حیران پھرتے ہو
کیا کافی نہیں تم کو محمد کا خدا یارو
بجز اسلام کے انصاف ہرگز مل نہیں سکتا
ہے قانون محمد میں ہر اک دکھ کی دوا یارو (ﷺ)

بے مثال خودکار دائمی نظام: نظام مصطفےٰ ﷺ کی ایک بہت بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ کسی ملک حکومت، علاقہ زمانہ انتخاب و انقلاب کا محتاج نہیں۔ اگر کوئی ملک قوم و سلامت "نظام مصطفےٰ" کو اپنا لے تو یہ اس کی اپنی خوش نصیبی و خوشحالی کی علامت ہے "نظام مصطفےٰ" کو کسی کی کوئی ضرورت و احتیاج نہیں کیونکہ اس کی بنیاد ارکان خمسہ پر نظام ہے اور ارکان خمسہ کا ہر عمل ہر زمانہ و علاقہ میں ہمیشہ کیلئے جاری و ساری ہے۔ فرمان نبوی (علیہ التحیۃ والثناء) ہے کہ "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔

۱۔ توحید و رسالت کی شہادت   ۲۔ پنجگانہ نماز کا قیام
۳۔ زکوٰۃ کی ادائیگی   ۴۔ حج
۵۔ اور روزۂ رمضان"۔ (بخاری شریف و مسلم شریف)

اس ارشاد و فرمان کے مطابق اسلام و نظام مصطفےٰ بجائے خود ایک مستقل نظام ہے، جس کے "نظام الاوقات" کے تحت مسجدوں، کلموں، اذانوں، نمازوں، خطبوں، زکوٰۃ و حج، روزہ و تراویح، اعتکاف و عید اور قربانی کا اہتمام و انتظام مادی وسائل و کسی اقتدار کے سہارے کے دائمی طور پر خود بخود قائم و نافذ ہے۔ کیوں نہ ہو؟ ایک طرف قدرت کی تائید غیبی ہے اور دوسری طرف رحمۃ للعالمین (ﷺ) کی نگہبانی ہے۔

ملا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

حج و زکوٰۃ' زہد و جہاد و صلوٰۃ و صوم ...... ہنگر چہ دلفریب نظام محمد است (ﷺ)

حکومتی خاکہ: "نظام مصطفےٰ" میں حکومت کا قرآنی خاکہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ جن لوگوں کو خدا تعالیٰ زمین میں تصرف وحکمرانی کا موقع عطا فرمائے۔

"اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ

وہ نماز قائم کریں' زکوٰۃ ادا کریں اور (شرعاً) ہر نیک کام کا حکم کریں اور برے کام سے منع کریں"۔ (پارہ ۱۷، ع ۱۳)

ویسے تو ہر مسلمان مرد و عورت کیلئے نماز' زکوٰۃ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی تاکید ہے مگر جن لوگوں کیلئے بطور حکمران نماز' زکوٰۃ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا حکم ہے' وہ صرف ذاتی وانفرادی طور پر ان امور کی ادائیگی سے سبکدوش نہیں ہو سکتے بلکہ ان پر بطور حکمران لازم ہے کہ وہ اپنے ذاتی عمل کے علاوہ پورے ملک میں پنجگانہ نماز اور زکوٰۃ کا حکم جاری کریں' اسلامی احکام و فرائض و اعمال صالحہ کو قانوناً فروغ دیں اور ہر طرح کی برائی' بداخلاقی' بے پردگی و بے حیائی' حرامخوری وحرامکاری' فوٹو بازی و ویڈیو بازی اور ظلم و ستم کو حکماً ممنوع قرار دیں اور تعزیرات اسلامی کا نفاذ کر کے ایک ایسا مثالی معاشرہ تشکیل دیں' جس کا نقشہ اوپر دکھایا گیا ہے۔

....

نوٹ: مذکورہ اشتہار ۱۹۷۷ء میں تحریک نظام مصطفےٰ (ﷺ) کے دوران تحریر کیا گیا' جس کی بہت زیادہ اشاعت ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

============

باب نمبر۲

مسائل نماز

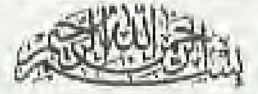

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ○

"بے شک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو"

(پارہ ۲، رکوع ۱۲، سورہ البقرہ)

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ

"ان (کچے) نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں"۔

(پارہ ۳۰، رکوع ۳۲، سورۃ الماعون)

نماز و طہارت کے ضروری مسائل کا بیان

"اپنی سات برس کی اولاد کو نماز شروع کراؤ

اور دس برس پر انہیں مار کر نماز پڑھاؤ" (حدیث پاک)

۔ بوڑھا ہو یا جوان ہو سب پر نماز فرض ہے

بچے کو دس سال کے مار کے لاؤ نماز میں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ○ الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ خَاشِعُوۡنَ ○

''بے شک مراد کو پہنچے وہ ایمان والے جو اپنی نمازوں میں عاجزی کرتے ہیں''

(پ ۱۸ ' رکوع ۱ ' سورہ المومنون ' آیت ۲،۱)

نیز فرمایا: اِلَّا الۡمُصَلِّیۡنَ ○ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَلٰی صَلَاتِہِمۡ دَآئِمُوۡنَ ○

(پارہ ۲۹، رکوع ۷، سورہ المعارج، آیت ۲۳،۲۲)

''مگر نمازی جو اپنی نماز کے ہمیشہ پابند ہیں......''

وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ عَلٰی صَلَاتِہِمۡ یُحَافِظُوۡنَ ○

''اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔''

(پ ۲۹ ' رکوع ۷ ' سورہ المعارج آیت ۳۴)

معلوم ہوا: کہ دنیا و آخرت کی اصل فلاح و کامیابی اور بھلائی کے لیے پنجگانہ نماز ضروری ہے اور صحیح و کامل نماز وہ ہے جو خشوع و خلوص اور عاجزی و توجہ سے ادا کی جائے اور جس کی ہمیشہ پابندی کی جائے اور اس کے اوقات پنجگانہ اور ارکان و مسائل کی حفاظت کی جائے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی جاننا چاہیے کہ جس طرح فلاح و کامیابی کے لیے پنجگانہ نماز ضروری ہے اسی طرح نماز کے لیے طہارت اور پاکیزگی بھی ضروری ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت ہے۔''

(امام احمد عن جابر رضی اللہ عنہ)

مگر افسوس کہ عام بے نماز متکبر اور غافل لوگ اس حقیقت سے ناواقف و جاہل ہیں۔ کئی تو نماز ہی سے بے نصیب ہیں اور بعض نمازی مرد اور عورتیں بھی نماز و طہارت کی

ادائیگی نہ ہونے کے باعث نماز کی برکات و صحیح ادائیگی سے محروم ہیں۔ اس لیے نماز و طہارت کے ضروری مسائل کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے تاکہ ناپاک پاک ہو جائیں اور نمازی نماز درست کر کے جنت کی کنجی کی صحیح حفاظت کریں۔ وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡۤ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

نوٹ: حدیث نبوی کے مطابق کنجی کے لفظ سے نماز کی اہمیت کا اندازہ فرمائیں اس لیے کہ جب کنجی کے بغیر آدمی کے لیے اپنے مکان' دکان اور کار وغیرہ کا داخلہ دشوار ہوتا ہے تو جنت کی کنجی نماز کے بغیر جنت میں داخلہ کیسے ہوگا اور بے نماز جنت سے محروم رہ کر جہنم کی سزا کیسے برداشت کریں گے۔ ع...... ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

نوٹ: نماز اور طہارت کے ضروری تعلق سے معلوم ہوا کہ نماز ہی انسان کا ظاہر و باطن پاک بناتی ہے اور چونکہ نماز سے محروم صحیح طہارت سے بھی محروم ہوتا ہے اس لیے بے نماز ناپاک شخص کی زندگی انسان و مسلمان کی زندگی نہیں بلکہ حیوانوں اور جانوروں جیسی ناپاک زندگی ہے۔ جیسا کہ عام بے نماز مرد' عورتیں استنجا نہیں کرتے اور مغرب زدہ فیشن ایبل مرد کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہیں اور عورتیں ناخن پالش لگاتی اور لبوں پر سرخی کی تہ جماتی ہیں جس کے باعث اصل جسم پر پانی نہ پہنچنے کی بناء پر غسل اترتا ہے نہ وضو ہوتا ہے اور نہ نماز ہوتی ہے اور وہ اسی طرح پلید کی پلید رہتی ہیں بلکہ ایسی ''میک اپ'' زدہ عورتیں اور لڑکیاں عموماً ویسے ہی نماز اور طہارت کی قائل اور عامل نہیں ہوتیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

استنجاء کا بیان: جب پیشاب یا پاخانہ کے لیے جائے تو داخل ہوتے وقت پہلے بایاں قدم داخل کرے اور باہر نکلتے وقت پہلے دایاں قدم باہر نکالے پاخانہ یا پیشاب یا طہارت کرتے وقت نہ قبلہ کی طرف منہ ہو نہ پیٹھ اور یہ حکم عام ہے۔ چاہے مکان کے اندر ہو یا میدان میں بلکہ اگر بھول کر قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر کے بیٹھ گیا تو یاد آتے

ہی فوراً رخ بدل دے اور جن مساجد و مکانات میں بیت الخلاء اور استنجا خانہ کا رخ ایسا ہو کہ قبلہ کی طرف منہ یا پشت ہوتی ہو تو ان کا رخ فوراً تبدیل کیا جائے۔ یہ مسئلہ بہت اہم ہے اور عام لوگ اس سے غافل ہیں۔ بچے کو پیشاب، پاخانہ کرانے والا اگر بچے کا منہ یا پشت قبلہ کی طرف کرے تو بھی گنہ گار ہوگا۔ اسی طرح مرد کو سونا پہننا چونکہ حرام ہے لہٰذا اگر چھوٹے بچوں کو کوئی سونے کی انگوٹھی وغیرہ پہنائے تو وہ گنہگار ہوگا۔ چونکہ بچہ تو غیر مکلف ہے اور بے سمجھ ہے۔ ننگے سر پیشاب یا پاخانہ کو جانا یا ایسی چیز ہاتھ میں لے جانا جس پر کچھ لکھا ہو یا ایسی انگوٹھی اس وقت پہنے رکھنا اور یونہی اس موقع پر گفتگو کرنا ممنوع و مکروہ ہے۔ آگے یا پیچھے سے جب نجاست نکلے تو ڈھیلوں سے استنجاء کرنا سنت ہے۔ اگر صرف پانی سے طہارت کر لی تو بھی جائز ہے مگر مستحب یہ کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے طہارت کرے۔

☆ کاغذ سے استنجا منع ہے اگرچہ اس پر کچھ لکھا نہ ہو یا ابوجہل ایسے کافر کا نام لکھا ہو۔

☆ داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنا مکروہ ہے۔ اگر کسی کا بایاں ہاتھ بیکار ہو تو پھر جائز ہے۔

☆ زمزم شریف کے پانی سے استنجاء مکروہ اور ڈھیلا نہ لیا ہو تو ناجائز ہے۔

خبردار: استنجاء کی حالت میں پورا پردہ ہو نہ کوئی دیکھے نہ پیشاب کی چھینٹیں اڑ کر پڑیں۔ پلیدی سے اجتناب اور طہارت کا پورا اہتمام ہو۔

☆ بڑوں کی طرح بچوں کا پیشاب بھی ناپاک ہے اور اس سے احتیاط ضروری ہے۔ اسی طرح شیر خوار بچے نے دودھ قے کیا اگر وہ منہ بھر ہے، نجس ہے۔

دُعا: بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ پڑھے اور باہر نکل کر غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی مَایُؤْذِیْنِی وَاَمْسَكَ عَلَیَّ مَایَنْفَعُنِیْ کہے۔ (ترمذی ۱/۳، مشکوٰۃ ص ۴۲)

غسل کا بیان: مادہ اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر نکلا غسل واجب ہو گیا۔ سوتے سے اٹھا اور بدن یا کپڑے پر تری پائی اور اس تری کے منی یا مذی ہونے کا یقین احتمال ہو تو غسل واجب ہے اگرچہ خواب یاد نہ ہو۔ مجامعت سے غسل واجب ہے انزال ہو یا نہ ہو۔ ان تین اسباب سے جن پر غسل فرض ہو ان کو جنبی اور ان اسباب کو جنابت کہا جاتا ہے۔ ان تین کے علاوہ عورت کے حیض سے فارغ ہونے اور بچہ کی پیدائش کے بعد نفاس کے ختم ہونے پر بھی غسل واجب ہے۔

طریقہ غسل: غسل کے تین فرض ہیں۔ (۱) کلی کرنا اس طرح کے ہونٹ سے لے کر زبان کی جڑ اور حلق کے کنارے تک منہ کے ہر پرزے گوشے تک پانی پہنچ جائے۔ یہاں تک کہ دانتوں کی جڑوں اور کھڑکیوں میں کوئی ایسی چیز جمی ہو جو پانی پہنچنے سے رکے تو اس کا چھڑانا بھی ضروری ہے۔ اگر چھڑانے میں ضرر اور حرج نہ ہو۔

(۲) ناک میں پانی ڈالنا یعنی دونوں نتھنوں میں جہاں تک نرم جگہ ہے پانی سونگھ کر اوپر چڑھ جائے کہ بال برابر جگہ بھی دھلنے سے رہ نہ جائے۔ ناک کے اندر رینٹھ سوکھ گئی ہے تو اس کا چھڑانا اور ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔

(۳) تمام بدن یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوے تک جسم کے ہر پرزے ہر رونگٹے پر پانی بہ جانا۔ غرضیکہ بال برابر بھی کوئی جگہ خشک نہ رہے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ ناف میں بھی انگلی ڈال کر دھوئیں اگر پانی بہنے میں شک ہو اور مع ان فرائض کے پورا مسنون طریقہ یہ ہے کہ وہ غسل کی نیت کر کے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر استنجے کی جگہ دھوئے۔ خواہ نجاست ہو یا نہ ہو پھر بدن پر جہاں کہیں نجاست ہو اس کو دور کرے پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑے۔ پھر تین مرتبہ داہنے کندھے پر پانی بہائے پھر بائیں کندھے پر تین بار اور تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور ملے اور پھر سر پر پھر تمام

بدن پر تین بار پانی بہائے۔ خیال رہے کہ نہانے میں قبلہ رُخ نہ ہو اور نہ قبلہ کی طرف پیٹھ ہو اور کسی قسم کا کلام نہ کرے نہ کوئی دعا پڑھے فارغ ہو کر پڑھ سکتا ہے"۔

انتباہ: سر کے بال گندھے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہانا فرض ہے اور بال گندھے ہوں تو عورت کا سر پر پانی بہا کر بالوں کی جڑیں تر کر لینا ضروری ہے۔ کھولنا ضروری نہیں اور اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے۔

☆ کانوں اور ناک وغیرہ کے زیور کا حکم یہ ہے کہ سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا ضروری ہے اور اگر تنگ ہے تو حرکت دینا ضروری ہے ورنہ نہیں۔

☆ کسی زخم پر پٹی وغیرہ بندھی ہو کہ کھولنے میں ضرر یا حرج ہو یا کسی جگہ مرض یا درد کے سبب پانی بہنا ضرر کرے گا تو اس پورے عضو کا مسح کریں اور نہ ہو سکے تو پٹی پر مسح کافی ہے اور پٹی موضع حاجت سے زیادہ نہ رکھی جائے ورنہ مسح کافی نہ ہوگا۔

(مگر عذر صحیح ہو اور گنجائش سے غلط فائدہ نہ اٹھایا جائے)

☆ جس کا وضو نہ ہو یا نہانے کی ضرورت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو اور وہ دستیاب نہ ہو یا ایسی بیماری ہو کہ وضو یا غسل سے اس کے زیادہ ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو تو اس صورت میں پاک مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھے۔ نماز ترک نہ کرے، اس سے اکثر مسلمان غافل ہیں۔

بے نمازو کیا غضب کرتے ہو تم
حق تعالیٰ سے نہیں ڈرتے ہو تم

احکام: جس پر نہانا فرض ہو اس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآن مجید چھونا (اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد یا چولی چھوئے) یا بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا اس کا چھونا یا ایسی انگوٹھی چھونا یا پہننا جیسے مقطعات کی انگوٹھی حرام ہے۔

قرآن کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اس کے بھی چھونے اور پڑھنے میں قرآن مجید ہی کا سا حکم ہے۔

درود شریف اور دعاؤں وغیرہ کے پڑھنے میں انھیں حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا کلی کر کے پڑھیں۔

ان سب کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔

رات کو غسل واجب ہوا مگر صبح فجر کے وقت نہانا چاہتا ہے تو استنجاء اور وضو کر کے یا وضو اور کلی کر کے سو سکتا ہے۔ اسی طرح اگر اس حالت میں ضرورت ہو تو وضو کر کے یا ہاتھ منہ دھو اور کلی کر کے کھا پی سکتا ہے۔ سبحان اللہ کیسا کامل دین اور آسان شریعت ہے۔

وضو کا بیان: وضو میں چار فرض ہیں۔

(۱) منہ دھونا اور لمبائی میں شروع پیشانی سے (یعنی جہاں سے بال جمنے کی انتہا ہو) ٹھوڑی تک اور چوڑائی میں ایک کان سے دوسرے کان تک منہ ہے۔ اس حد کے اندر ہر حصہ پر پانی بہانا فرض ہے۔

(۲) ہاتھ دھونا۔ اس حکم میں کہنیاں بھی داخل ہیں۔ اگر کہنیوں سے ناخن تک کوئی ذرہ برابر بھی دھلنے سے رہ جائے گی وضو نہ ہوگا۔ (اس لیے ناخن پالش کی حالت میں وضو نہ ہوگا۔ اس لیے کہ پالش کی رکاوٹ سے اصل جسم و ناخن تک پانی نہیں پہنچ سکتا)

گہنے چھلے انگوٹھیاں چوڑیاں وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہ بہے تو اتار کر دھونا فرض ہے اور اگر ہلانے سے پانی بہہ سکتا ہے تو حرکت دینا ضروری ہے اور ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی نیچے پانی بہہ جائے گا تو کچھ ضروری نہیں۔

(۳) سر کا مسح۔ چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔ مسح کرنے کے لیے ہاتھ تر ہونا چاہیے۔ خواہ تری اعضاء کے دھونے کے بعد رہ گئی ہو یا نئے پانی سے ہاتھ تر کر لیا ہو

☆ سر پر بال نہ ہوں تو جلد کی چوتھائی اور بال ہوں تو خاص سر پر بالوں کی چوتھائی کا مسح فرض ہے۔

☆ عمامہ ٹوپی دوپٹے پر مسح کافی نہیں۔

(۴) پاؤں دھونا۔ پاؤں کو گٹوں سمیت ایک دفعہ دھونا فرض ہے۔

☆ چھلے اور پاؤں کے گہنوں کا وہی حکم ہے جو دھونے کے بیان میں گزرا

☆ بعض لوگ کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے پاؤں کے انگوٹھوں میں اس قدر کس کر دھاگہ باندھ دیتے ہیں کہ پانی بہنا تو درکنار اس طرح نہ دھاگے کے نیچے تر ہوتا ہے نہ وضو ہوتا ہے۔

☆ مچھلی کا سنا (چھنا) اعضائے وضو پر چپکا رہ گیا وضو نہ ہوگا کہ پانی اس کے نیچے نہ بہے گا اور یہی وجہ ناخن پالش کی حالت میں وضو نہ ہونے کی ہے۔

طریقہ وضو: اب مع فرائض سنت و مستحب سمیت وضو کا مختصر طریقہ ملاحظہ ہو۔

وہ حکم الٰہی بجالانے کی نیت کرے اور بسم اللہ شریف پڑھے اور ہاتھوں کو گٹوں تک تین بار دھوئے۔ کم سے کم تین مرتبہ داہنے بائیں اور اوپر نیچے کے دانتوں میں مسواک کرے اور ہر مرتبہ مسواک کو دھوئے پھر تین چلو پانی سے منہ بھر کر تین کلیاں کرے اور روزہ دار نہ ہو تو غرغرہ کرے پھر تین بار ناک میں پانی چڑھائے اور روزہ دار نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچائے اور یہ دونوں کام داہنے ہاتھ سے کرے پھر بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے پھر دونوں ہاتھ سے تین بار منہ دھوئے منہ دھوتے وقت انگلیوں سے داڑھی کا خلال کرے بشرطیکہ احرام نہ باندھے ہو پھر تین تین بار دونوں ہاتھ پورے دھوئے پھر پورے سر کان اور گردن کا مسح کرے پھر دونوں پاؤں بائیں ہاتھ سے دھوئے اور ہاتھ اور پاؤں دھونے میں انگلیوں سے شروع کرے اور جو اعضاء دھونے کے ہیں ان کو تین تین

بار دھوئے۔ داہنی جانب سے ابتداء کرے اور اعضاء کو اس طرح دھوئے کہ پہلے والا عضو سوکھنے نہ پائے۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا ان کے درمیان خلال کرے ہو سکے تو وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا سا پی لے کہ شفاء امراض ہے اور آسمان کی طرف منہ کر کے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اور کلمہ شہادت اور سورت اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا پڑھے پھر دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھے تو بہت ثواب ہے۔ قبلہ کی طرف تھوک یا کلی کرنا وضو میں دنیاوی بات کرنا مکروہ ہے۔

(۵) ہر عضو دھو کر اس پر ہاتھ پھیر دینا چاہیے کہ بوندیں بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں اور مسجد میں قطروں کا نچوڑنا مکروہ تحریمی ہے۔

نماز سجدہ تلاوت نماز جنازہ اور قرآن مجید چھونے کے لیے وضو فرض ہے۔

وضو غسل میں پانی ضرورت و اندازہ سے استعمال کریں بلاوجہ فضول خرچی نہ کریں۔

پاخانہ پیشاب وغیرہ مرد یا عورت کے آگے پیچھے سے نکلیں وضو جاتا رہے گا۔

مرد یا عورت کے پیچھے سے ہوا خارج ہوئی وضو جاتا رہا

خون یا پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہہ گیا تو وضو جاتا رہا اور اگر بہنے کے قابل نہ تھا تو وضو نہ ٹوٹا۔

سو جانے سے وضو جاتا رہتا ہے۔

نماز کا بیان: نماز میں چھ شرائط ہیں (طہارت، ستر عورت، استقبال قبلہ، وقت، نیت، تکبیر تحریمہ) سات فرائض ہیں۔ (تکبیر تحریمہ، قیام، قرأت، رکوع، سجود، قعدہ اخیرہ، خروج بصنعہ) واجب اور ۹ سنتیں ۱۵ مستحبات ہیں۔ تکبیر تحریمہ حقیقۃً شرائط نماز سے ہے مگر اتصال نماز سے بہت زیادہ اتصال کی وجہ سے فرائض نماز میں بھی اس کا شمار ہوا۔ اب ان امور پر مشتمل سنی حنفی نماز کا طریقہ ملاحظہ ہو۔

طریقہ نماز: (قیام) باوضو قبلہ رو دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ کرکے کھڑا ہو۔ دونوں ہاتھ یہاں تک اٹھائے کہ کان کی لو سے چھو جائیں۔ ہتھیلیاں قبلہ رو ہوں اور نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے یوں کہ دہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھوٹی انگلی کلائی کے اغل بغل ہو اور ثنا پڑھے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھے پھر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہے پھر الحمد شریف پڑھے اور ختم پر آمین آہستہ کہے۔ اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھے یا ایک آیت کہ تین (چھوٹی آیات) کے برابر ہو۔ (رکوع) اب اللہ اکبر کہتا ہوں رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے اس طرح پکڑے کہ انگلیاں خوب پھیلی ہوں اور سر پیٹھ کے برابر ہو اونچا نیچا نہ ہو اور کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ کہے۔ (قومہ) پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور اکیلا ہو تو اس کے بعد اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہے۔ (سجدہ) پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہوا سجدہ میں جائے۔ یوں کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ اور پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے' پیشانی اور ناک کی ہڈی جمائے (زمین پر کوئی ایسی نرم چیز نہ ہو کہ اس پر پیشانی اور ناک کی ہڈی جم نہ سکے) اور بازوؤں کو پہلوؤں اور پیٹ کو رانوں' اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو خوب جمے ہوں اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کو ہوں اور کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے۔ (جلسہ) پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بایاں قدم

... پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس ... دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں۔ (سجدہ) پھر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرے سجدہ کو ... پہلے کی طرح سجدہ کرے۔ پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل ... جائے۔ (دوسری رکعت) اب صرف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر ... شروع کر دے پھر اسی طرح رکوع اور سجدے کر کے (قعدہ) داہنا قدم کھڑا کر ... قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور التحیات وتشہد پڑھے اور جب کلمہ لَا کے قریب ... اپنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھوٹی انگلی اور اس کے پاس ... سے ملا دے اور لفظ لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر اس کو جنبش نہ دے اور کلمہ اِلَّا پر ... اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کرے۔ (تیسری اور چوتھی) اگر دو سے زیادہ ... ہیں تو اٹھ کھڑا ہو اور دوسری رکعت کی طرح ادا کرے مگر فرضوں کی آخری ... یا چوتھی) رکعت میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا ضروری نہیں۔ (قعدہ اخیرہ) ... قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا۔ اس میں التحیات وتشہد کے بعد نماز والا ... اور پھر دعا پڑھے۔ (سلام) پھر داہنے شانے کی طرف منہ کر کے ... عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہے۔ پھر بائیں طرف سلام پھیرے اور فرض نماز کے ... بعد دعا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ پڑھے۔

... نماز خشوع وتوجہ کے ساتھ پڑھی جائے۔ جلد بازی میں وضو صحیح طرح نہ کرنا' ... کر جانا اور اپنی نماز میں رکوع وسجدہ اطمینان سے نہ کرنا' رکوع کے بعد پورا ... دو سجدوں کے درمیان پوری طرح نہ بیٹھنا اور دیگر مسائل وافعال کا خیال ... محرومی وخرابی کا باعث ہے۔

مقتدی کو امام کے پیچھے قرأت اور سورہ فاتحہ وغیرہ پڑھنا منع ہے۔

نماز فرض' وتر' عیدین وسنت فجر میں قیام کرنا (کھڑے ہو کر رکعت ادا کرنا)

فرض ہے۔ بلا عذر صحیح بیٹھ کر پڑھے گا تو نماز نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ اگر عصا یا دیوار کی
لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو بھی کھڑا ہو کر پڑھے۔ بلکہ اگر کھڑا ہو کر صرف اللہ اکبر کہہ سکتا
تو اتنا کہہ لے پھر بیٹھ کر پڑھے۔ بعض عورتوں اور حیلہ بہانہ کرنے والوں کو اس کا
رکھنا چاہیے۔ کھڑے ہو کر نفل پڑھنا بیٹھ کر پڑھنے سے دوگنا ثواب ہے۔

عورتیں: جو نماز پڑھتی ہو اس کی نیت کر کے کپڑے کے اندر صرف مونڈھوں تک ہاتھ اٹھائیں اور اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ نیچے لا کر سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھیں۔ رکوع میں اتنا جھکیں کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پھر انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھیں اور ٹانگیں جھکی ہوئی رکھیں۔ سجدہ سمٹ کر کریں کہ بازو پسلیوں سے، پیٹ ران سے، ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملی رہیں۔ سجدہ کے بعد دونوں پاؤں داہنی جانب نکال کر بائیں سرین پر بیٹھیں۔ باقی نماز اسی طرح پڑھیں جیسا کہ ذکر ہوا نیز قمیص کی آستین پوری ہو۔ دوپٹہ اور کرتہ اتنا موٹا ضرور ہو کہ جسم کی رنگت اور بالوں کی چمک نظر نہ آئے شلوار ٹخنوں سے نیچے ہو۔ سبحان اللہ نماز میں بھی پردہ کا کتنا اہتمام ہے۔

نوٹ: نماز اور طہارت کے یہ مختصر و ضروری مسائل خلیفۂ اعلیٰحضرت صدر شریعت مولانا حکیم محمد امجد علی صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق تصنیف ''بہار شریعت'' سے منقول ہیں۔ زیادہ تفصیل و معلومات کے لیے ''بہار شریعت'' حصہ دوم سوم کا بالخصوص اور باقی حصص کا بالعموم مطالعہ کرنا چاہیے یہ واقعی بہار شریعت ہے۔

حرف آخر: مسلمان کے لیے نماز بہت ہی اہم و مہتم بالشان اسلام فرض ہے۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے علاوہ اپنے بال بچوں کو بھی دیندار و پنجگانہ نمازی بنائے بحکم حدیث و فقہ جب اولاد سات برس کی ہو انہیں نماز شروع کرادیں اور اگر دس برس کے بچے بچیاں اور بیوی نماز نہ پڑھیں تو انہیں مار کر نماز پڑھائیں اور نماز کے مسائل اچھی طرح یاد کریں اور کرائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ

''اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو''۔

(پارہ ۲۶، رکوع ۹، سورہ الفتح)

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

''اے حبیب! ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کردیا''۔ (پارہ ۳۰، رکوع ۱۹)

- ''درود شریف محبت، تعظیم کا شعبہ ہے''۔ (القول البدیع)
- ''صلوٰۃ وسلام بوقت اذان بھی اس آیت کے تحت ہے''۔

(سیرت حلبیہ جلد ۱، ص ۴۹۳)

بوقت اذان صلوٰۃ وسلام

اور

انگوٹھے چومنے کا بیان

کلموں میں، نمازوں میں، خطبوں میں، اذاں میں
ہے نام الٰہی سے ملا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سوال: اذان سے پہلے یا بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے خلاف زبانی مخالفت کے ... بہت پمفلٹ بازی واشتہار بازی ہورہی ہے۔ اسے بدعت ونا جائز' اذان میں ا... دین میں مداخلت اور اذانِ بلالی کے مخالف قرار دیا جارہا ہے اس کے متعلق صورتحال وشرعی حیثیت سے مدلل طور پر مطمئن کیا جائے نیز اذان میں انگوٹھے چ... کے مسئلہ پر روشنی ڈالی جائے۔

الجواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّ... عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا○ (پارہ ۲۲، سورہ الاحزاب، آیت ۵۶)

"بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو"۔

قرآن پاک کی اس مشہور ومعروف آیت مبارکہ میں حضور ﷺ کی تعظیم شان اور آپ پر صلوٰۃ وسلام کے متعلق بہت جامع بیان ہے اور مانعین صلوٰۃ وسلام ا... کے خلاف جو بھی اعتراضات کرتے ہیں ان سب کا اس میں جواب ہے کیونکہ آیت کر... میں صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا مطلق حکم ہے کہ

☆ جہاں چاہو پڑھو

☆ جب چاہو پڑھو اور جن الفاظ وصیغوں کے ساتھ چاہو اسے ادا کرو اس پر ک... پابندی نہیں' جب تک کسی معقول دلیل سے کسی پہلو کو نا جائز ثابت نہ کیا جائے ... مانعین کے امام ابن قیم تلمیذ ابن تیمیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ا... آیت کی تفسیر میں نقل کیا ہے۔

اَثۡنُوۡا عَلَیۡہِ فِیۡ صَلٰوتِکُمۡ وَ مَسَاجِدِکُمۡ وَ فِیۡ کُلِّ مَوۡطِنٍ

یعنی "اے ایمان والو! اپنے نبی کی ثناء کرو (درود وسلام پڑھو) اپنی نمازوں میں ...وں میں اور ہر موقع وجگہ میں"۔ (جلاء الافہام ص ۲۹۰)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے بلفظ "مستحبہ" فرمایا "آنحضرت ﷺ ... اوقات میں درود وسلام مستحب ومستحسن ہے"۔

(مدارج النبوت ج ۱، ص ۳۲۴)

فقہ اسلامی کی مشہور ومعتبر کتاب (درمختار وردالمحتار، ج ۱، ص ۳۸۲) میں فرمایا:

وَ مُسۡتَحَبَّۃٌ فِیۡ کُلِّ اَوۡقَاتِ الۡاِمۡکَانِ حَیۡثُ لَا مَانِعَ

یعنی ان تمام ممکن وجائز اوقات میں درود شریف مستحب ہے جہاں کوئی ... نہیں۔ علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ نے نقل فرمایا کہ "درود شریف ہر وقت و ... میں مستحب ہے"۔ (سعادۃ الکونین ص ۱۹۵)

اگر کوئی قرآن کریم وان سب تصریحات کے برعکس کہیں صلوٰۃ وسلام سے ... ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ ایسی ہی تصریحات سے ممانعت ثابت کرے ورنہ ... والوں پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ درود شریف میں خیر وبرکت اور بہتری ہی بہتری ... درود کی فضیلت وثواب پڑھنے والے کو حاصل ہے۔

... خطاب: حضور ﷺ پر درود وسلام کا حکم خداوندی اس بات کی بھی دلیل ہے کہ ... اللہ ﷺ بظاہر دنیا سے پردہ فرمانے کے باوجود حیات حقیقی زندہ ہیں آپ کو درود ... پہنچتا ہے جسے آپ سنتے اور وصول فرماتے ہیں' اگر ایسا نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ آپ پر ... سلام کا حکم نہ فرماتا یا آپ کے پردہ فرمانے کی صورت میں اس کی ممانعت کردی ... مگر یہ حکم خداوندی مطلق اور دائمی ہے اور اس سے آپ کی حیات وسماعت ثابت

ہے۔ لہٰذا بصیغہ خطاب بھی صلوٰۃ وسلام عرض کرنا جائز وثابت ہے اور تفسیر روح المعانی میں سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کی تفسیر ہی یہ فرمائی ہے کہ

قُوْلُوْا السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ نَحْوُہٗ

یعنی بصیغہ خطاب وحاضر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ

یا اس کی مثل اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ' یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ وغیرہ پڑھو۔

پھر فرمایا "ھٰذَا مَاعَلَیْہِ اَکْثَرُ الْعُلَمَاءِ الْاَجِلَّۃِ"

اکثر اجل علماء کی یہی تفسیر ومسلک ہے خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان خداوندی کے موافق اپنی امت کو عین نماز وتشہد میں سلام کی تعلیم ہی بصیغہ خطاب، حاضر فرمائی ہے۔ جسے ہر نمازی مسلمان پڑھتا ہے

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ" (سلام ہو آپ پر اے نبی پاک)

اگر اس میں شرک وبدعت کا کوئی شائبہ ہوتا تو قرآن وحدیث میں اور عین حالت نماز میں ہرگز یہ تعلیم نہ دی جاتی اور جب نماز جیسی خاص عبادت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نداء کے ساتھ سلام شرک وبدعت نہیں تو بیرون نماز نداء کے ساتھ صلوٰۃ وسلام کی ممانعت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بعض لوگ نماز والے درود کی تو بہت فضیلت وتاکید بیان کرتے ہیں مگر نماز کے سلام بصیغہ خطاب (اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ) کا ذکر زبان پر نہیں لاتے۔ یہ ناانصافی نہیں تو اور کیا ہے؟

لفظ صلوٰۃ: جس طرح تمام اوقات میں درود پڑھنا اور نداء وخطاب کرنا جائز وثابت ہے اسی طرح نماز کے علاوہ کسی بھی لفظ کے ساتھ درود شریف پڑھنے کی پابندی نہیں۔ علامہ فاسی علیہ الرحمۃ نے شرح دلائل الخیرات ص ۲۶ میں فرمایا:

"جس طرح بھی درود پڑھے لفظ صلوٰۃ کے ذکر کے بعد وہ درود ہے"

اور امام سخاوی نے فرمایا:

"جمہور کے نزدیک جس لفظ سے بھی صلوٰۃ (درود) کا مفہوم ومراد ادا ہو جائز ہے"

(القول البدیع ص ۶۴)

الحمد للہ آیت مبارکہ کی روشنی میں تصریحات مذکورہ سے واضح ہو گیا کہ درود شریف پڑھنے میں وقت اور الفاظ وجگہ کی کوئی پابندی نہیں۔ درود شریف جب پڑھا جائے جہاں پڑھا جائے اور جن الفاظ سے پڑھا جائے سب جائز ہے۔

رفعت وکثرت: قرآن پاک نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی بلندی کا اعلان فرمایا ہے:

(وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ) (پارہ ۳۰، سورہ الم نشرح، آیت ۴)

اور حدیث میں کثرت درود کا ارشاد فرمایا ہے۔

"اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً" (مشکوۃ شریف)

لہٰذا درود شریف جس قدر اور جتنے مقام پر پڑھا جائیگا اتنی ہی کثرت اور بلندی ذکر کی اس لیے بحکم قرآن وحدیث اہل سنت وجماعت کے ہاں ہر ہر موقع پر درود کی کثرت ہوتی ہے اور یہی اہلسنت' اہل محبت کی علامت ہے جیسا کہ امام سخاوی نے القول البدیع ص ۳۳ میں نقل کیا ہے۔

صلوٰۃ بوقت اذان: پیشتر ازیں قرآن کریم، تفسیر وحدیث اور علماء کی تصریحات کی روشنی میں بلا ممانعت ہر جگہ، ہر وقت وہر حالت، بصیغہ خطاب وغیرہ ہر طرح درود شریف کے ثبوت سے اگرچہ اذان سے پہلے اور اذان کے بعد بھی صلوٰۃ وسلام پڑھنا ثابت ہو گیا مگر اب ہم خاص اس مسئلہ میں آٹھ سو سال سے زائد اہل اسلام وآئمہ کرام وارکان دین کا "اجماع" پیش کرتے ہیں اس لیے کہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے

"بے شک اللہ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا" (مشکوۃ ص ۳۰)

☆ جس کام کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔

(کتاب ہمعات ص ۱۲۹ از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)

☆ برکت تمہارے اکابر (بزرگوں) کے ساتھ ہے۔ (کشف الغمہ ص ۱۱۹ امام شعرانی)

صلاح الدین ایوبی: تاریخ اسلام کے سرمایہ افتخار عاشق مصطفےٰ ﷺ فاتح بیت المقدس مجاہد اسلام عادل و دیندار سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۸۹ھ) نے چھٹی صدی ہجری میں اپنے دورِ حکومت میں بوقت اذان اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنے کا حکم جاری کیا اور اس کے باوجود کہ سلطان موصوف بذاتِ خود جلیل القدر عالم و فاضل تھے اتنے سو سال کے عرصہ میں متفقہ و مسلمہ آئمہ دین و بزرگان عظام نے سلطان موصوف و صلوٰۃ وسلام کے خلاف فتویٰ جاری کرنے کی بجائے اس کی تائید و تصویب فرمائی اور اسے اپنی دعاؤں سے نوازا۔ ملاحظہ ہو۔

امام سخاوی: امام محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ھ پانچ سو سال پہلے) نویں صدی ہجری کے جلیل القدر امام و بزرگ اور حافظ ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری رحمۃ اللہ علیہما جیسے شیخ کے قابل فخر شاگرد ہیں جو اپنی مشہور کتاب "اَلْقَوْلُ الْبَدِیْعُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْحَبِیْبِ الشَّفِیْعِ ﷺ" میں فرماتے ہیں کہ "موذن حضرات فجر اور جمعہ کی اذان سے پہلے اور (تنگی وقت کے باعث مغرب کی نماز کے علاوہ)

باقی اذانوں کے بعد جو

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

پڑھتے ہیں اس کی ابتداء سلطان ناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب (ایوبی) کے دور میں ان کے حکم سے ہوئی۔ ان سے پہلے لوگ اپنے خلفاء پر "السلام علی الامام الظاہر" وغیرہ کہہ کر سلام کہتے تھے جبکہ سلطان صلاح الدین نے اپنے عہد میں اس بدعت کو باطل کر

کے اس کی جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام کا حکم جاری کیا' اسے اس کی جزائے خیر عطا ہو اور اس کے مستحب ہونے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

وَافْعَلُوا الْخَیْرَ اور نیک کام کرو۔ (پ ۱۷ ع ۱۷' سورہ الحج، آیت ۷۷)

اور معلوم و ظاہر ہے کہ صلوٰۃ وسلام اجل خیر و عبادت ہے اور اس کی ترغیب پر احادیث وارد ہیں۔ پس حق بات یہ ہے کہ اذان سے پہلے یا بعد صلوٰۃ وسلام بدعت حسنہ (یعنی اچھی نئی بات) ہے جس کے کرنے والے کو اس کی اچھی نیت کے باعث اجر و ثواب ہوگا۔ (القول البدیع ص ۱۹۲)

امام شعرانی: امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۷۳ھ) چار سو سال پہلے وہ شیخ شریعت و طریقت عارف باللہ اور محقق مذاہب اربعہ بزرگ ہیں جو امام جلال الدین سیوطی' شیخ ذکریا انصاری' شیخ محمد شاذلی اور شیخ علی الخواص رضی اللہ عنہم جیسے اکابر کے شاگرد ہیں۔ آپ نے بھی امام سخاوی کی طرح سلطان ایوبی کا واقعہ لکھتے ہوئے فرمایا سلطان عادل صلاح الدین نے روافض کے اپنے خلفاء پر سلام کی بدعت کو مٹا دیا اور اس کی بجائے موذنوں کو اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنے کا حکم دیا شہروں اور دیہاتوں میں اس کا حکم نافذ فرمایا۔ اللہ انہیں جزائے خیر دے۔

(کشف الغمہ ص ۸۷ باب الاذان)

امام ابن حجر: امام احمد بن محمد ہیتمی مکی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۷۴ھ چار سو سال پہلے) شارح مشکوٰۃ محدث کبیر ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ اور جلیل القدر امام اور بزرگ ہیں۔ آپ نے بھی امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کے موافق مضمون نقل کرنے کے بعد فرمایا:

''وَنِعْمَ مَا فَعَلَ فَجَزَاهُ اللّٰہُ خَیْرًا یعنی سلطان صلاح الدین نے اذان کے ساتھ صلوٰۃ وسلام کا طریقہ جاری فرما کر بہت اچھا کیا' اللہ اسے جزائے خیر

عطا فرمائے'' مزید فرمایا کہ ''صلوٰۃ بوقت اذان کی اصل سنت اور کیفیت ''بدعت'' ہے۔ یعنی جس (نئے نیک کام کی شریعت و سنت میں اصل موجود ہو وہ اپنی نئی صورت و موجودہ کیفیت میں اپنی اصل سے تعلق کے باعث بدعت حسنہ' کار خیر اور باعث ثواب ہوگا۔ جیسا کہ سلطان ایوبی کے متعلق بیان ہوا)

☆ مزید فرمایا کہ ''اذان سے پہلے جو سنت اعتقاد کر کے درود پڑھے اسے روکا اور منع کیا جائے'' یعنی با اعتقاد سنت اذان سے پہلے درود ممنوع ہے اور اگر اس صورت کو سنت اعتقاد نہ کرے بلکہ مطلقاً بہ نیت خیر' کار خیر کے طور پر پڑھے جیسا کہ اہل سنت پڑھتے ہیں تو منع نہیں (فتاویٰ کبریٰ جلد ا ص ۱۳۱ وغیرہ)

(سُبْحَانَ اللّٰہ' مسئلہ کی کیسی نفیس تحقیق و بہر پہلو تفصیل فرما دی ہے۔ ماشاء اللّٰہ)

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری نے بھی اپنے زمانہ میں صلوٰۃ بوقت اذان کا ذکر فرمایا ہے اور اپنے استاذ محترم امام ابن حجر مکی کے موافق اس کی اصل سنت اور کیفیت بدعت لکھی ہے (جس کی تفصیل مذکور ہوئی) (مرقاۃ ص ۳۲۳ ج ۱)

اسی طرح علامہ حصکفی نے ''درمختار'' میں علامہ شامی نے ردالمختار'' میں علامہ عمر بن نجیم نے ''نہر الفائق'' میں امام سیوطی نے صلوٰۃ وسلام بوقت اذان کا ذکر فرمایا اور اسے بری بدعت کہنے کی بجائے بدعت حسنہ قرار دیا۔ بفضلہٖ تعالیٰ اس تحقیق و تفصیل کی روشنی میں اذان سے پہلے اور بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا جواز و استحباب ثابت ہو گیا جو عملاً اور ابتداً آٹھ سو سال سے زائد عرصہ سے مختلف مقامات پر جاری چلا آ رہا ہے۔ چونکہ اس طرح پڑھنا واجب و سنت نہیں اس لیے ہمیشہ ہر جگہ اس کا التزام نہیں کیا گیا لیکن چونکہ یہ درود شریف ہے اس لیے اس کیفیت سے پڑھنا ناجائز بھی نہیں بلکہ جائز و مستحب ہے لہٰذا اس کو بدعت و ناجائز اور اذان میں اضافہ و مداخلت فی الدین وغیرہ قرار دینا بجائے خود ناجائز و غلط ہے۔ کیا مانعین میں سلطان ایوبی اور دیگر آئمہ اور علماء کا کسی لحاظ سے بھی کوئی ہم پایہ

...وجود ہے؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر ''چھوٹا منہ'' بڑی بات کہاں کی عقلمندی ہے۔ اگر کوئی ...ان نہ پڑھے تو اس کی مرضی لیکن اس کی مخالفت تو سراسر زیادتی و محرومی ہے۔

...ان بلالی: پھر اگر بوقت اذان صلوٰۃ وسلام اذانِ بلالی کے خلاف ہے تو کیا لاؤڈ ...یں لازماً اذان کہنا اذانِ بلالی کے خلاف نہیں؟ سپیکر میں اذان کی ''بدعت'' کو ...یں بند کیا جاتا۔ کیا صرف درود شریف ہی سے بیر ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ ...ان سے قبل پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَحْمِدُکَ وَاَسْتَعِیْنُکَ عَلٰی قُرَیْشٍ الخ

(کتاب ابوداؤد شریف ج ا ص ۴)

اگر اذان سے پہلے یہ کلمات بدعت و اضافہ نہیں تو صلوٰۃ وسلام کے لیے یہ ...ی'' کیوں ہے؟ اور پھر مانعین اذانِ بلالی کی موافقت کے لیے اذان سے قبل یہ دعا ...پھر اذان کیوں نہیں پڑھتے؟

حدیث مشہور میں ہے کہ حالت مرض میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بعد اذان ...ہو کر عرض کیا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ الخ

(سیرت حلبیہ ج ا ص ۲۸۷)

اور یہ بھی اذان کے ساتھ سلام پڑھنے کی اصل اور موافقت ہے۔

...گوٹھے چومنے کا بیان: مفسر قرآن الامام العالم والشیخ الکامل علامہ اسماعیل حقی ...اللہ علیہ (متوفی ۱۱۳۷ھ ۲۷۶ سال پہلے) نے آیہ مبارک

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

...تفسیر میں نقل فرمایا کہ ''درود وسلام کے مقامات میں سے ہے کہ اذان کے وقت ...ور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اقدس سن کر درود پڑھے۔ امام قہستانی نے شرح کبیر میں

''کنز العباد'' سے نقل کیا ہے'' مستحب ہے کہ اذان میں پہلی مرتبہ نام اقدس سن کر (انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائے اور) صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه پڑھے

اور دوسری مرتبہ سن کر قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه کہے پھر

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ پڑھے۔

اس کا عامل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں جنت میں داخل ہوگا۔ محیط میں روایت ہے کہ مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان شروع فرمائی اور جب اَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه پڑھا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائے اور قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه پڑھا۔ جب اذان ختم ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' اے ابوبکر! جس نے میرے شوق میں تجھ جیسا عمل کیا خدا تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دے گا''۔

امام ابو طالب مکی نے بھی امام بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہما سے ''قوت القلوب'' میں یہی روایت نقل فرمائی'' اس مضمون کے بعد مفسر قرآن علیہ الرضوان نے ایک سوال کا جواب بھی تحریر فرمایا۔ سنیے:

اعتراض: انگوٹھے چومنا اور آنکھوں پر لگانا مکروہ ہے کیونکہ اس مسئلہ میں کوئی صحیح حدیث وارد نہیں ہوئی۔

جواب: ''علماء کرام نے اعمال میں ضعیف حدیث کو بھی مقبول رکھا ہے۔ حدیث کے مرفوع نہ ہونے سے اس کا عمل چھوڑنا لازم نہیں۔ امام قہستانی کا اس کو مستحب فرمانا درست ہے اور ہمارے لیے امام ابو طالب مکی کا قول کافی ہے کیونکہ شیخ شہاب الدین سہروردی نے ان کے علم و حفظ اور قوت حال کی شہادت دی ہے اور انہوں نے ''قوت القلوب'' میں جو کچھ لکھا ہے اس کو قبول فرمایا ہے۔'' (تفسیر روح البیان جلد ۷ پارہ ۲۲ ص ۲۲۸)

اکبر: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے لے کر کیسے کیسے جلیل القدر آئمہ' فقہا' …ء بزرگان دین اور مفسرین نے انگوٹھے چومنے کو مقبول و مستحب فرمایا ہے اور …و بدعت کہنے کا رد کیا۔ آج علم و فضل' زہد و تقویٰ' خوف خدا اور عشق مصطفےٰ …علیہ وسلم میں ایسے اکابرین امت کا ہم پایہ کون ہے جو اسے منع کرے اور ان کے …ں جس کا ''فتویٰ'' قابل قبول ہو؟ کوئی نہیں' ہرگز نہیں اب یہ کسی کی اپنی مرضی …ان اکابر بزرگان دین کا دامن پکڑے یا آج کے کسی ''مولوی'' کے پیچھے چلے۔ …و دیانت شرط ہے۔ اور محبت و تعظیم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضروری ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام ''قصص الانبیاء وغیرہ میں روایت ہے کہ حضرت …السلام کو جنت میں دیدار محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا اشتیاق ہوا تو اللہ تعالیٰ نے …… …انگوٹھوں میں آئینہ کی طرح جمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا۔ پس آدم علیہ السلام نے اپنے …ٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائے اور یہ اولاد آدم کیلئے اصل قرار پائی پھر جب جبریل …لام نے نبی علیہ السلام کو یہ واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا'' جو اذان میں میرا نام سن …ٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے کبھی نابینا نہ ہونے پائے۔''

(روح البیان حوالہ مذکورہ)

تفسیر ''روح البیان'' کے اس بیان کی تلخیص تفسیر جلالین (مطبوعہ اصح المطابع …) کے حاشیہ پر نقل کر کے محشی نے فرمایا'' ہم نے یہ تفصیل اس لیے لکھی کہ بعض …علم کی بناء پر اس مسئلہ میں تنازعہ کرتے ہیں''۔ (تفسیر جلالین ص ۳۵۷)

اور واقعی جو شخص ایسے شواہد اور ایسے جلیل القدر بزرگوں کے مقابلہ میں اس …تنازعہ کرتا اور اسے بدعت و بے ثبوت کہتا ہے اس کی علمی کمزوری و ہٹ دھرمی …شبہ نہیں۔ مولیٰ تعالیٰ عشق و ہدایت نصیب فرمائے۔

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ:

شارح مشکوٰۃ اور دسویں صدی کے مجدد ہیں آپ نے اس سلسلہ کی روایات کے صحیح نہ ہونے کے جواب میں فرمایا ''جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک اس کا مرفوع ہونا ثابت ہے تو یہ اس پر عمل کے لیے کافی ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت لازم پکڑلو''۔

(موضوعات کبیر ص ۶۳)

مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

جس وقت اذان سنتے انگوٹھے چوم کر
قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه پڑھتے تھے۔

(جواہر مجددیہ مکتوبات)

اعلیٰ حضرت:

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ''منیر العین'' اور ''نہج السلامہ'' اس موضوع پر قابل دید ہیں۔

===============

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

(پارہ ۲۲، رکوع ۴، سورہ الاحزاب)

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو''۔

بعد نماز بلند آواز سے درود شریف پڑھنے کا بیان

نبیوں کے سرور و امام تم پہ درود اور سلام
پڑھتے ہیں مل کے ہم تمام تم پہ درود اور سلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ذکر اللہ تعالیٰ نے بلند فرمایا ہے بلکہ آپ کا ذکر اللہ ہی کا ذکر ہے جیسا کہ آیہ کریمہ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی ایک تفسیر میں منقول ہے:

"جَعَلْتُكَ ذِكْرًا مِنْ ذِكْرِيْ فَمَنْ ذَكَرَكَ ذَكَرَنِيْ"

میں نے تجھے اپنے ذکر میں سے ذکر بنایا' پس تیری یاد میری یاد ہے' جس نے تیرا ذکر کیا اُس نے میرا ذکر کیا۔ (شفا شریف ج ۱ ص ۱۲)

نیز آپ کا ایک نام مبارک "ذکر اللہ" بھی ہے۔ (دلائل خیرات ص ۳۵)

بہر حال حضور کا ذکر اللہ ہی کا ذکر ہے اور آپ پر درود و سلام پڑھنا نہایت اہم ذکر اور بہترین وظیفہ ہے اور اس کا پڑھنا نہایت سعادت و برکت و ثواب کا باعث ہے' اور جن مجالس میں درود شریف پڑھا جاتا ہے وہ بڑی مبارک مجالس ہیں۔ نیز نماز کے بعد مل کر بلند آواز سے درود شریف پڑھنا بھی شرعاً جائز ہے اور احادیث مبارکہ سے نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا ثابت ہے۔ صحیح مسلم و بخاری میں "ذکر بعد نماز" کے زیر عنوان مذکور ہے۔

"اِنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهٗ"

یعنی حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ میں فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر ہوتا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "جب میں اس ذکر کو سنتا تھا تو معلوم کر لیتا تھا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو گئے ہیں"۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے بچپن کی وجہ سے چونکہ گھر میں ہوتے تھے اس لیے ذکر پاک کی آواز اپنے گھر میں سن لیتے تھے اور معلوم کر لیتے تھے کہ اب نماز ختم ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر

[illegible] کر پڑھنا جائز و ثابت ہے۔ چنانچہ علامہ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح [illegible] اس حدیث کے تحت نقل فرمایا ہے۔

فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى جَوَازِ الْجَهْرِ بِالذِّكْرِ عَقَبَ الصَّلٰوةِ

یعنی اس حدیث میں دلیل ہے کہ نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا جائز ہے۔

[illegible] نے بھی شرح صحیح مسلم میں اسی حدیث کے تحت بعض سلف سے نماز کے بعد بلند [illegible] ذکر کرنا مستحب نقل فرمایا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ [illegible] ﷺ نے فرمایا "یہاں تک اللہ کا ذکر کرو کہ کافر تمہیں ریاکار قرار دیں" (طبرانی)

حضرت ابو مسلم خولانی و ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے "اللہ کو یاد کرو [illegible] کہ جاہل لوگ تمہیں مجنون سمجھیں" (بیہقی و حلیۃ الاولیاء) یہ دونوں حدیثیں [illegible] بالجہر پر دلالت کرتی ہیں۔ (نتیجۃ الفکر)

حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کا [illegible] کے بعد بلند آواز سے فرماتے

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى [illegible] قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ [illegible] وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ [illegible] الْكَافِرُوْنَ" (مسلم، مشکوٰۃ ص ۸۸، کتاب الصلوٰۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ پہلی فصل)

[illegible] حنفی کی مشہور کتاب "رد المحتار شرح درمختار" میں حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ [illegible] فرمایا:

اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ سَلَفًا وَّ خَلَفًا عَلَى اسْتِحْبَابِ ذِكْرِ الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسَاجِدِ وَ غَيْرِهَا

"یعنی علماء سلف و خلف کا اجماع ہے کہ مساجد میں جماعت کا مل کر ذکر کرنا

مستحب ہے مگر سویا ہوا ہو یا پہلے سے نماز یا قرآن پڑھ رہا ہو تو اسے تشویش میں نہ ڈالیں

(رد المحتار ص ۴۸۷ ج ۱)

تفسیر روح البیان جلد نمبر ۳ صفحہ ۳۰۶ تا ۳۵۲ سباحۃ الفکر بحوالہ مرقات شرح مشکوٰۃ اور خزینۃ الاسرار صفحہ ۵ پر مذکور ہے "اگر ریاکاری نہ ہو تو بلند آواز سے ذکر کرنا بلکہ مستحب ہے تاکہ نیند اور غفلت دور ہو طبیعت میں سرور زیادہ ہو دین کی عظمت ظاہر ہو۔ محلوں، دوکانوں، مکانوں، درختوں اور حیوانوں تک برکت کا نزول ہو سننے والوں، پڑھنے والوں کی طرح ذکر کی تعلیم و رغبت ہو اور ذکر سننے والی ہر خشک و تر چیز قیامت کے دن پڑھنے والے کی گواہ ہو۔"

"مساجد میں حلقہ بنا کر باجماعت ذکر جہر کرنا اور قصیدہ و شجرہ پڑھنا سادات صوفیاء کرام کا معمول ان کے آباؤ اجداد سے منقول اور شرعاً جائز و مطلوب ہے"

(فتاویٰ خیریہ)

فائدہ: مذکورہ دلائل کے علاوہ ذکر جہر کے جواز میں امام جلال الدین سیوطی نے "نتیجۃ الفکر فی الجہر بالذکر" شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے

"توصیل المرید الی المراد بہ بیان احکام الاحزاب و الاوراد" اور مولانا عبدالحی لکھنوی نے "سباحۃ الفکر فی الجہر بالذکر" کے نام سے مستقل رسائل تصنیف فرمائے ہیں جن میں ذکر جہر کے ثبوت میں بکثرت احادیث و دلائل منقول ہیں جن سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ ذکر جہر فی نفسہ اجماعات حقیقی جائز اور بعض لحاظ سے مستحب ہے لہٰذا اس کے خلاف اگر کوئی قول پیش کیا جائے تو ریاکاری یا حد سے تجاوز و چیخ کر پڑھنے پر مبنی ہوگا جسے جہر مفرط، جہر فاحش یا جہر مضر کہا جاتا ہے یا کسی قاری نمازی و نائم کو تشویش میں ڈالنے پر محمول کیا جائے گا۔

(جیسا کہ پہلے مذکور ہوا) کیونکہ مطلق ذکر جہر بالیقین جائز و ثابت ہے۔

... آواز سے درود پڑھنا: علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور و معروف ... "نزہۃ المجالس" میں نقل فرماتے ہیں "کہ جب قاری آیۂ کریمہ

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ (پارہ ۲۲، سورہ الاحزاب، آیت ۵۶)

... سامعین بلند آواز سے درود شریف پڑھیں۔ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ ... مجھ پر بلند آواز سے درود پڑھا ہر پتھر، ڈھیلا خشک اور تر چیز اس کی گواہ بن جاتی ... بعض صالحین کا بیان ہے کہ میرا ایک ہمسایہ بہت گنہگار تھا۔ میں نے اس کو توبہ کے ... لیکن وہ باز نہ آیا۔ جب وہ فوت ہوا تو میں نے جنت میں دیکھا اور پوچھا کہ تو نے ... پایا؟ اس نے کہا: میں ایک محدث کے پاس گیا اور اس سے سنا کہ جو بلند آواز ... صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ ... نے اور دیگر حاضرین نے بلند آواز سے درود شریف پڑھا اور اللہ تعالیٰ نے ہم ... دیا۔ "المورد العذب" میں منقول ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا "جس نے دنیا ... بلند آواز سے درود شریف پڑھا فرشتے آسمانوں میں اس کے لیے رحمت کی دعا ... ہیں"۔ امام نووی نے "کتاب الاذکار" میں خطیب بغدادی وغیرہ علماء و محدثین ... فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بلند آواز سے درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

(نزہۃ المجالس جلد ثانی باب فضل الصلوٰۃ علیہ ﷺ)

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "درود شریف پڑھنے والے مساجد وغیرہا میں بلند ... جو درود و سلام پڑھتے ہیں یہ حق واضح ہے اس پر نہ کوئی غبار ہے اور نہ کوئی ... وارد ہوتا ہے۔ جو اس پر اعتراض کرے وہ اعتزالی اثر اور شیطانی وسوسہ میں مبتلا

ہے اُسے اللہ کے حضور توبہ و استغفار کرنا اور اپنے اس غلط نظریہ سے باز آنا چاہیے کہ
اس میں جتلا رہنا بسا اوقات آدمی کو بڑے فساد میں جتلا کر دیتا ہے۔''

(فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۶۳)

آپ کا درود و سلام خود سننا: ابن قیم (جو مخالفین اہلسنت کے امام ہیں) اپنی کتاب ''جلاء الافہام'' میں طبرانی و ترغیب و ابن ماجہ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو تحقیق یہ یوم مشہود ہے جس میں (فرشتے) حاضر ہوتے ہیں۔ نہیں کوئی بندہ جو مجھ پر درود پڑھے مگر مجھے اس کی آواز پہنچ جاتی ہے چاہے وہ (مشرق و مغرب) کہیں بھی ہو۔ ہم (صحابہ) نے عرض کیا:

کیا وفات کے بعد بھی؟ فرمایا: میری وفات کے بعد بھی۔ بے شک اللہ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کھانا حرام فرما دیا۔ (جلاء الافہام ص ۷۳)

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ اس ارشاد کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

''فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ''

یعنی اللہ کا نبی بعد وفات بھی زندہ ہوتا ہے اور اس کو رزق دیا جاتا ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۱۲۱، کتاب الصلوٰۃ باب الجمعۃ، تیسری فصل)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا:

جو لوگ بظاہر حضور سے غائب ہیں (دوسرے ملکوں اور شہروں میں رہتے ہیں) اور جو حضور کے بعد آئیں (پیدا ہوں گے) آپ کے نزدیک اُن کے درود کا کیا حال ہے؟ پس آپ نے فرمایا:

''اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُھُمْ''

یعنی اہل محبت کا درود (چاہے وہ نزدیک ہو یا دور) میں (بلا واسطہ) خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا بھی ہوں اور غیر اہل محبت کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

(دلائل الخیرات ص ۵۶ مع شرح مطالع المسرات ص ۵۰)

''مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُّسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ''

جو مسلمان مجھے سلام عرض کرتا ہے اللہ تعالیٰ میری روح کو عالم استغراق سے اس کی طرف متوجہ فرما دیتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں''۔ یہ جواب زائر روضہ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ کل مکان و زمان (قریب و بعید) کو شامل ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۸۶، باب الصلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فضلھا دوسری فصل، شرح شفا علی قاری ج ۳ ص ۳۹۹)

اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ

(غیب و دور کی) جو چیز تم نہیں دیکھتے وہ میں دیکھتا ہوں اور (غیب و دور) کی جو تم نہیں سنتے میں سنتا ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۵۷)

علاوہ ازیں ارشاد ہے ''مجھ پر پیر اور جمعہ کو (بالخصوص) درود پڑھو وفات کے بعد اَسْمَعُ مِنْکُمْ بِلَا وَاسِطَۃٍ میں تمہارا درود بلا واسطہ سنوں گا''۔

(انیس الجلیس' امام سیوطی ص ۲۳۵)

ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ''اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری وفات کے بعد مجھے مشرق و مغرب کے امتیوں کا درود سنائے گا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ کل دنیا قبر میں میرے سامنے کر دے گا اور میں جمیع خلق خدا کی آواز سنوں گا اور اسے ملاحظہ فرماؤں گا''۔

(درۃ الناصحین علامہ عثمان خلوی ص ۳۲۵)

علامہ یوسف نبہانی و شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے نقل فرماتے ہیں ''اے انسان جب تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرے اور درود عرض کرے تو نہایت حیا و ادب و تعظیم کی

حالت اختیار کرے۔ اس لیے کہ تحقیق حضور ﷺ تجھے دیکھتے ہیں اور تیرا کلام سنتے ہیں
کیونکہ آپ صفات خداوندی سے متصف ہیں اور صفات الٰہی میں سے ایک یہ بھی ہے
اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ
جو میرا ذکر کرے میں اس کے پاس ہوں"۔
(سعادۃ الدارین ص ۳۵۴ مدارج النبوۃ ص ۶۲۱)

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان اسی صیغۂ خطاب وصلوۃ وسلام کے ساتھ دربار رسالت میں تحیت پیش کرتے تھے" (نسیم الریاض شفاج ۳ ص ۴۵۴)

"السیرۃ الحلبیہ" میں روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس پتھر اور درخت پر گذر فرماتے وہ حضور کی خدمت میں عرض کرتا الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ
(سیرت حلبیہ ص ۲۱۴)

یہی روایت السلام علیک یارسول اللہ کے الفاظ کے ساتھ مشکوۃ شریف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں۔

علامہ شہاب احمد خفاجی نے شرح شفا شریف میں روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے دس مرتبہ مجھے سلام عرض کیا یعنی
السلام علیک یارسول اللہ
کہا گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا" ۔ (نسیم الریاض ج ۳ ص ۴۹۳)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی مشہور کتاب "انتباہ فی سلاسل اولیاء" میں فرماتے ہیں "جب صبح کی نماز پڑھے تو سلام پھیرنے کے بعد "اوراد فتحیہ" پڑھے جو چودہ سو اولیاء کرام کے متبرک کلام کا مجموعہ ہے اس مجموعہ میں ۷ اصیغوں کے ساتھ درود شریف مذکور ہے۔

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ
الصلوۃ والسلام علیک یاحبیب اللہ
الصلوۃ والسلام علیک یا خلیل اللہ
الصلوۃ والسلام علیک یانبی اللہ

جو شخص یہ اوراد حضوری و پابندی کے ساتھ پڑھے گا وہ چودہ سو اولیائے کرام کی ... پائے گا" (انتباہ ص ۳۴)

ابن قیم نے (جلاء الافہام) میں درود پڑھنے کے مقامات میں پینتیسواں ۳۵ ... اس کے بعد درود شریف پڑھنا لکھا ہے۔

اَلْمَوْطِنُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ مِنْ مَوَاطِنِ الصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَقْبَ الصَّلٰوۃِ"

اور اس کے تحت حضرت شبلی رضی اللہ عنہ کا واقعہ نقل کیا ہے کہ وہ ہر نماز کے بعد "لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ" آخر سورہ توبہ تک تلاوت فرما کر تین مرتبہ صلی اللہ ... یارسول اللہ پڑھتے تھے۔ اس کے سبب انہیں بارگاہ رسالت میں ایسا قرب ... کہ حضور ﷺ نے خواب میں ان کے لیے قیام فرمایا اور ان کے ساتھ معانقہ فرمایا ... دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا" ابن قیم نے اس کو بطور سند ذکر کرکے پنجگانہ ... کے بعد صلی اللہ علیک یارسول اللہ پڑھنا ثابت کیا ہے
(جلاء الافہام ص ۲۰۵)

تفسیر "روح البیان" میں درود شریف
الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ
الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ
... صیغوں کے ساتھ ذکر فرمایا اور لکھا ہے کہ یہ درود شریف علماء میں مشہور ہے اور

اس کے بہت سے خواص وفوائد ہیں"۔ (تفسیر روح البیان ج ۲ ص ۲۳۵)

ان مختصر حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ درود شریف

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

صلی اللہ علیک وسلم یارسول اللہ

پڑھنا بارگاہ رسالت میں لفظ یا کے ساتھ بصیغہ خطاب صلوۃ وسلام عرض کرنا شرعا جائز وثابت ہے اور عہد رسالت سے لے کر آج تک اہل اسلام وعلماء واولیاء کرام میں رائج ومعمول ہے اور نماز کے بعد اس کا پڑھنا بہت سی برکات وبارگاہ رسالت میں قبولیت وقرب کا باعث ہے۔ مدینہ منورہ میں پانچوں نمازوں کے بعد بارگاہ رسالت میں اس طرح درود شریف پیش کیا جاتا ہے۔ اور خود نماز میں ہر نمازی اپنے اپنے مقام پر بصیغہ نداء وخطاب بارگاہ رسالت میں

السلام علیک ایھاالنبی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

عرض کرتا ہے' یعنی اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت وبرکات نازل ہوں" ... نماز میں نداء وخطاب کے ساتھ جب سلام عرض کرنا واجب ہے تو نماز کے علاوہ یہ طریقہ شرک وبدعت کیسے ہوسکتا ہے؟

مولوی حسین احمد "مدنی" سابق صدر دیوبند نے اپنے رسالہ "شہاب ثاقب" کے ص ۶۵ پر لکھا ہے کہ ہمارے (دیوبند کے) بزرگان دین اس صورت

(الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ)

پر جملہ صور درود شریف کو اگرچہ بصیغہ خطاب ونداہی کیوں نہ ہوں مستحب ومستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں"

(اس امر کے باوجود معلوم نہیں دیوبند کے متعلقین اس درود شریف کے بارے میں کیوں اختلاف کرتے ہیں اور اس کے ورد سے محروم کیوں رہتے ہیں)

...الاذان: ۵۶۷ھ میں فاتح بیت المقدس مجاہد اسلام امیر عادل سلطان ...ایوبی رحمتہ اللہ علیہ نے موذنوں کو حکم فرمایا کہ اذان کے بعد

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

...اور تمام دیہات اور شہروں میں یہ حکم جاری کیا۔ (فجزاہ اللہ خیرا)

... امام شعرانی ص ۷۸' القول البدیع امام سخاوی ص ۱۹۲' رد المحتار علامہ شامی ...ت حلبیہ ص ۲۹۱' سعادۃ الدارین علامہ نبہانی ص ۱۷۳)

امام سخاوی' علامہ شامی' علامہ عمر صاحب نہر الفائق اور علامہ نبہانی ...فرماتے ہیں:

والصَّوَابُ اَنَّهٗ بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ يُؤْجَرُ فَاعِلُهٗ بِحُسْنِ نِيَّتِهٖ"

حق یہ ہے کہ صلوۃ عند الاذان بدعت حسنہ (اچھی چیز) ہے اور اس کا ...ت کے باعث مستحق ثواب ہے۔ معلوم ہوا کہ علماء اعلام وفقہاء اسلام ...کے مطابق اذان کے ساتھ صلوۃ وسلام ماشاء اللہ ۸۲۸ سال سے مسلمانان ...اہل سنت وجماعت میں جاری ہے اور اس کو "نئی چیز" کہنے والے خود ...بدعتی کی پیداوار ہیں۔

...شریف کی مجالس: دیلمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ...نے فرمایا "مجھ پر درود پڑھ کر اپنی مجالس کو زینت دو۔ تحقیق مجھ پر درود پڑھنا ...کے دن تمہارے لئے نور ہوگا" نیز فرمایا "جس قوم نے اپنی مجلس میں نہ اللہ کا ذکر ...اپنے نبی پر درود پڑھا' قیامت کے دن اگرچہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں ...مجلس میں ذکر ودرود نہ پڑھنے کی وجہ سے اس ثواب کی کمی کے باعث) انہیں ...ہوگی"۔ (حصن حصین ص ۲۴۴)

بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا "جس مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جاتا ہے اس مجلس سے ایک ایسی پاکیزہ خوشبو اٹھتی ہے جو آسمان تک پہنچ جاتی ہے۔ پس فرشتے کہتے ہیں یہ وہ مجلس ہے جس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا گیا۔ (دلائل الخیرات ص ۲۵)

ان احادیث مبارکہ سے درود شریف کی مجالس کی اہمیت اور ان کا معطر و مبارک ہونا ظاہر ہے۔ الحمد للہ اہلسنت و جماعت کی محافل و مجالس و اجلاس میں درود شریف کی عام کثرت ہوتی ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو درود پاک کی محافل قائم کرتے ان میں شریک ہوتے اور سب مل کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق سلام سے اپنی مجالس کو زینت دیتے ہیں۔

نوٹ: عام طور پر یہ مشہور ہے کہ کسی نمازی کے پاس بلند آواز سے نہیں پڑھنا چاہیے۔ بعض لوگ جو عموماً نماز باجماعت کے بعد آتے ہیں یا ایسے لوگوں کی حمایت کرتے ہیں جو دل میں کچھ بدعقیدگی وغیرہ رکھتے ہیں اس مسئلہ کی آڑ لے کر مساجد میں نماز کے بعد جو درود پڑھا جاتا ہے اس کو روکنا چاہتے ہیں، حالانکہ چاہیے یہ کہ وہ لوگ خود وقت پر آ کر شریعت کے مطابق نماز باجماعت ادا کریں اور اس کے بعد مسلمانوں کے ساتھ مل کر بارگاہ رسالت میں صلوٰۃ و سلام پیش کریں، مگر اس کے برعکس وہ ایک تو جماعت ترک کرتے ہیں کیونکہ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جب لوگ سنت کے مطابق نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد کلمہ شریف اور درود شریف پڑھیں یا قرآن پاک کا ورد کریں یا کوئی دینی جلسہ منعقد ہو یا بقر عید کے ایام میں بعد نماز تکبیریں پڑھی جائیں یا نماز کے بعد طواف شروع ہو تو ایک دو تارک الجماعت آ کر کہیں کہ ہم نے نماز پڑھنی ہے۔

لہٰذا تم یہ ذکر وغیرہ کا سلسلہ بند کر دو بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب نماز کا وقت ہو اور لوگ نماز میں مشغول ہوں یا کسی جگہ پہلے سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو اس وقت کوئی شخص بعد میں آ کر اس کے پاس بلند آواز سے نہ پڑھے۔ بہر حال کسی تارک جماعت کی خاطر جماعت کے بعد ایک معقول و باقاعدہ طریقہ سے ذکر خیر کو نہ روکا جائے ایسے شخص کو تنبیہ کی جائے کہ وقت پر جماعت میں شریک ہو اور ذکر کی مجلس میں شامل ہو کر سعادت سے بہرہ ور ہو اور اگر کبھی جماعت سے رہ جائے تو دور جا کر زیادہ توجہ کے ساتھ نماز پڑھ لے۔ لیکن ذکر پاک کو روکنے کا وبال ہرگز نہ لے کیونکہ نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور اس وقت سے آج تک مسلمانوں میں جائز و معمول ہے۔

(واللہ ورسولہ اعلم)

دوسروں کی زبان سے "گلو پھاڑنے سے منع کیا ہے اور مطلق آیات و احادیث (ذکر جہر کے) جواز پر دال ہیں"۔

(ذکر جہر و ذکر خفی) دونوں میں فضیلت ہے من وجہ کسی وجہ سے جہر افضل کسی وجہ سے خفی افضل ہے" (فتاوی رشیدیہ دیوبندیہ ص ۲۱۳-۲۱۴)

ذکر اور دعا میں جہر اللہ تعالیٰ کو سنانے کے لیے نہیں بلکہ ذکر کو نفس میں ثابت و راسخ کرنے، وسواس کو دور کرنے اور دوسرے اشغال سے روکنے کے لیے ہے۔"

(فتح البیان، صدیق حسن خان جلد ۶ ص ۵۳)

"حلقہ باندھ کر ذکر کی یہ کیفیت مخصوصہ قرآن اور حدیث سے (صراحتہ) ثابت ہے مگر جبکہ جہر مفرط (حد سے زیادہ) نہ ہو اور ریاء سے پاک ہو اور نمازیوں کو

پریشانی نہ ہو تو اس کو منع نہیں کرنا چاہیے مطلقاً حرمت کی نسبت امام ابوحنیفہ کی…
درست نہیں اور شامی نے ردالمحتار جلد اول میں نقل فرمایا ہے کہ سب اہل علم متقد…
متاخرین کا اس پر اجماع ہے کہ ذکر کرنا خواہ مساجد میں ہو پسندیدہ ہے"

(ماہنامہ تعلیم القرآن مولوی غلام خاں راولپنڈی جولائی ۱۹۶۷…

بلند آواز سے کلمہ پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ تلفظ درست ہو ریا کا شائبہ نہ ہو…
نماز پڑھنے والے یا سونے والے تلاوت کرنے والے کو تشویش نہ ہوتی ہو۔

(ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی فروری ۱۹۶۷ء)

ضروری حوالہ اور لطیفہ: بعد نماز و بوقت اذان صلوٰۃ وسلام کے منکرین او…
بدعت و بناوٹی درود کہنے والوں کے امام مولوی حسین علی واں بھچروی نے آیت…
سلام کا ترجمہ بدیں الفاظ میں تحریر کیا ہے کہ

''اللہ تعالیٰ اور ملائکہ رسول پر آفرین کر رہے ہیں'
کہ یا رسول واہ وا۔۔۔۔۔ اے مومنو تم بھی آفرین آفرین کرو''۔

(بلغۃ الحیران ص ۲۶۶۔۲۶۷)

کتاب ''تحفہ وہابیہ ص ۱'' مرتبہ اسماعیل غزنوی میں بدیں الفاظ سلام پڑھا ہے۔

"سَلَامٌ عَلٰی نَجْدٍ وَمَنْ حَلَّ بِالنَّجْدِ"

دیوبندیو وہابیو کیا یہ آفرین واہ وا اور نجدی سلام بے ثبوت نہیں؟

==========

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللہ
وعلیٰ آلك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللہ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز حنفی کا بیان

از افادات:

شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد احسان الحق صاحب رضوی رحمۃ اللہ علیہ

حسب فرمائش

مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی حفظہ اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اذان: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خواب میں ایک شخص (فرشتے) کے پا[س] ناقوس دیکھ کر فرمایا ''اگر بیچو تو میں خرید تا ہوں تا کہ ہم اسے بجا کر لوگوں کو نماز کے لیے [بلایا] کریں''۔ فرشتے نے کہا ''بہتر یہ ہے کہ تم بدیں الفاظ اذان دیا کرو'' (جیسا کہ احناف [میں] بلا ترجیع اذان مشہور ہے) جب انہوں نے اس خواب کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آ[پ] نے فرمایا ''بلال کو سناؤ کہ وہ اذان دے فَاِنَّهٗ اَنْدٰى صَوْتًا مِّنْكَ کیونکہ وہ تم سے [بلند] آواز ہے۔'' (سنن بیہقی صفحہ ۹۰ جلد ا۔ ابوداؤد صفحی ۷۱ جلد ا)

پھر آپ نے فجر کی اذان میں دوبار اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہنے کا بھی حکم دیا۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۶۳)

اقامت: بروایت حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرشتے نے عَلَّمَهُ الْاِقَامَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ اذان کے برابر اقامت کے کلمے بھی سکھائے اور دوبار قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ پڑھنے [کا] اضافہ کیا۔ (جامع المسانید صفحہ ۳۰۰)

اس طرح اذان کے ۱۵ اور اقامت کے ۱۷ کلمے ہوئے۔ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اقامت کے ۱۷ کلمے سکھائے۔

(ابوداؤد صفحہ ۷۳۔ ابن ماجہ صفحہ ۵۲۔ ترمذی صفحہ ۲۰۔ مشکوٰۃ صفحہ ۶۳۔ طحاوی صفحہ ۸۱،۸۰۔ بیہقی صفحہ ۴۱۲،۴۱۱)

ایک شخص نے اقامت مختصر پڑھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اِشْفَعْهَا لَا اُمَّ لَكَ

تیری ماں مرے اذان کی طرح اقامت کے بھی دو دو کلمے پڑھ۔

(عمدۃ القاری صفحہ ۱۰۴ جلد ۵)

[ج]س روایت میں حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے ۱۹ کلمات بالترجیع مروی ہیں [وہ تع]ارض واضطراب کے ساقط ہے۔

اسی طرح جس روایت میں تَخْفِضُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَكَ آیا [ہے و]ہ ضعیف ہے۔ اس میں حارث بن عبید ابوقدامہ راوی ہے جس کو امام احمد نے [مضطرب] الحدیث اور ابن معین نے ضعیف کہا ہے۔ امام نسائی نے بھی فرمایا کہ وہ قوی [نہیں ا]ور حنفی نماز و اذان و اقامت اعلیٰ تحقیق پر مبنی ہے۔

اقامت: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [نماز] کے لیے اقامت کہی جائے کھڑے نہ ہو (بیٹھے رہو) یہاں تک کہ مجھے [حجرہ سے] نکلتے دیکھ لو۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۶۷)

اسی لیے فقہا احناف کے نزدیک شروع اقامت کے وقت کھڑے نہیں ہونا [چاہیے بلکہ] اس وقت کوئی آئے تو وہ بھی بیٹھ جائے اور جب مکبر حی علی الصلوٰۃ۔ حی [علی] الفلاح کہے اس وقت سب کھڑے ہوں کیونکہ بمطابق حدیث حضور صلی اللہ علیہ [وسلم اسی] وقت تشریف لاتے ہوں گے۔ ملخصاً۔ (اشعۃ اللمعات صفحہ ۳۲۱ جلد ا)

[سنت] فجر: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ'' [نماز فجر] پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں'' (مشکوٰۃ صفحہ ۹۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اگر صبح کی سنتیں فوت ہو جاتیں قَضَاهُمَا [بَعْدَ] اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ تو آپ طلوع آفتاب کے بعد قضا کرتے۔ مدینہ منورہ کے [فقیہ] قاسم بن محمد بھی اسی پر عمل فرماتے۔ (موطا امام مالک مع تنویر الحوالک صفحہ ۱۲۹ جلد ا)

البتہ اگر کسی نے لاعلمی کی بنا پر سنتیں پہلے پڑھنی شروع کر دیں تو اسے ان کو [چھوڑ]نے اور دوبارہ پڑھنے پر مجبور نہ کیا جائے گا کیونکہ ان رکعتوں کا اگرچہ وقت نہیں مگر

جب شروع کر لی گئیں تو ان کا مکمل کرنا لازم ہو گیا۔ قرآن مجید میں ہے

لَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ اپنے عمل باطل نہ کرو۔ (پارہ ۲۶ ع ۸، سورہ محمد آیت ۳۳)

حدیث شریف میں ہے "اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ" یعنی جو نماز فرض نہ ہو اگر شروع کر لی جائے تو اس کا پورا کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۳)

اسی بنا پر ایک غیر متصل السند حدیث میں ہے کہ ایک دفعہ رسول اکرم ﷺ نے ایک شخص کو نماز فرض کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے سنت فجر پڑھتے دیکھا تو آپ نے اسے نہ اس کے توڑنے کا حکم دیا نہ دوبارہ پڑھنے کا بلکہ خاموشی اختیار فرمائی۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۹۵)

کیونکہ اس وقت اگرچہ نماز پڑھنا ممنوع تھا لیکن جب شروع کر کے پڑھ لی گئی تو اب ہو گئی یہ ہے بحکم حدیث حنفی نماز کی تحقیق۔

اسفار فجر: حضرت رافع ابن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ یعنی نماز فجر کا اسفار کرو (روشنی میں ادا کرو) کیونکہ اس میں بڑا اجر ہے۔" (یہ حدیث ابوداؤد۔ دارمی اور ترمذی نے روایت کی ہے اور امام ترمذی نے اس کو حسن صحیح کہا ہے) دیلمی کی ایک روایت میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص فجر کی نماز روشنی میں پڑھتا ہے اللہ اس کی قبر اور قلب کو منور کرتا ہے اور نماز قبول فرماتا ہے۔" علاوہ ازیں غلس و اندھیرے میں فجر پڑھنا جماعت کی قلت و لوگوں کی مشقت کا باعث مکروہ ہے اور حنفی نماز روشنی میں پڑھنا زیادہ ثواب و کثرت جماعت اور سہولت کے باعث ہر طرح بہتر و مبارک ہے۔ ملخصاً (اشعۃ اللمعات)

ابراد ظہر: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "ایک مرتبہ دوران

اذان کہنے لگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ٹھنڈا کرو (گرمی کی شدت کم اور وقت ٹھنڈا ہونے دو)

تھوڑی دیر بعد مؤذن نے پھر ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا ٹھنڈا ہونے دو۔

تھوڑی دیر بعد مؤذن نے پھر ارادہ کیا تو تیسری بار بھی آپ نے فرمایا ٹھنڈا ہونے دو۔

یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا۔

پھر آپ نے فرمایا گرمی کی شدت دوزخ کے جوش سے ہوتی ہے۔

(بخاری باب الاذان صفحہ ۸۷)

(معلوم ہوا کہ گرمیوں میں نماز ظہر کو ٹھنڈے وقت میں پڑھنا مستحب ہے جیسا احناف کا مسلک و عمل ہے اور نماز جمعہ کا بھی یہی حکم ہے)

تاخیر عصر: حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ عصر کی نماز میں تاخیر فرماتے تھے جب تک سورج سفید و روشن رہتا۔ (زرد ہونا شروع نہ ہوتا) (ابوداؤد شریف)

معلوم ہوا کہ نماز عصر بوقت عصر تاخیر کر کے پڑھنا مستحب ہے مگر اتنی تاخیر نہ ہو کہ سورج زرد ہونے لگے کیونکہ اتنی تاخیر مکروہ ہے۔

نماز با عمامہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "با عمامہ نماز کا ثواب پچیس گنا اور با عمامہ جمعہ کا ثواب ستر گنا زیادہ ہے۔

(ابن عساکر۔ جامع صغیر صفحہ ۲۸، جلد ۲)

نیز فرمایا عَلَيْكُمْ بِالْعَمَائِمِ "عمامہ باندھنا لازم کرو۔"

(مشکوٰۃ شریف، جامع صغیر صفحہ ۱۶۴، مجمع الزوائد صفحہ ۱۲۰، جلد ۵)

ننگے سر نماز بدعت: مولوی عبداللہ خطیب جامع مسجد ''اہلحدیث'' ڈیرہ غازی خان کا فتویٰ ہے کہ ''بدن پر قیمتی کپڑے موجود ہیں۔ ہاتھ میں گھڑی بندھی ہے لیکن سر سے ٹوپی یا پگڑی اتار کر نماز ادا کرنا من گھڑت مسئلہ ہے بلکہ بدعت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابی نے سر پر ٹوپی یا پگڑی اتار کر نماز ادا کی ہو کسی صحیح حدیث میں ہرگز نہیں''۔ (رسالہ ضرب الفاس کا جواب صفحہ ۱۶-۱۷)

''**صحیفہ اہلحدیث**'': کراچی یکم محرم ۱۳۷۱ھ صفحہ ۲۹ پر یہ فتویٰ مذکور ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (پارہ ۸ سورہ الاعراف، آیت ۳۱)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ ٹوپی یا عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنی اولیٰ، افضل ہے کیونکہ ٹوپی اور عمامہ باعث زیب و زینت ہے اور نمازی کو اچھی ہیئت میں کھڑا ہونا چاہیے۔''

کانوں تک ہاتھ اٹھانا: حضرت وائل صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا يَرْفَعُ اِبْهَامَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ کہ آپ نے ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں کی لو تک اٹھائے۔ (ابوداؤد شریف صفحہ ۱۰۵، صفحہ ۱۰۸)

بعض حدیثوں میں مونڈھوں تک اور بعض میں کانوں کے بالائی حصے تک ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے۔ اس حدیث پر عمل کرنے سے سب میں تطبیق ہو جاتی ہے کیونکہ جب انگوٹھے کانوں کی لو تک اٹھیں گے تو ہاتھوں کا نچلا حصہ مونڈھوں تک بھی پہنچ جائے گا اور اس طرح دونوں صورتوں پر عمل کے باعث یہ فعل جامع و کامل ہوگا اور صرف مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانا ناقص رہے گا۔

(فتح القدیر صفحہ ۲۴۵، جلد ۱۔ نووی شرح مسلم صفحہ ۱۶۸، جلد ۱) ملخصاً

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابن حجر۔۔۔۔ عورت بوقت نماز اپنے دونوں

اپنا سینے کے برابر کرے۔'' (مجمع الزوائد صفحہ ۱۸۲، جلد ۱)

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز میں اپنی داہنی ہتھیلی کو اپنی بائیں کے سرے پر رکھا اور فرمایا اَلسُّنَّةُ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ تَحْتَ السُّرَّةِ سنت ہے کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھے جائیں۔ (ابوداؤد صفحہ ۱۱۰، جلد ۱۔ الدرایہ صفحہ ۶۹)

درایہ اور بیہقی میں اس حدیث کی سند ضعیف بتائی گئی ہے مگر بیہقی کے قول سے ''الجوہر النقی'' میں اس کی تصحیح ثابت کی گئی ہے۔ (الجوہر مع السنن صفحہ ۳۱، جلد ۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ تین چیزیں اخلاق نبوت سے ہیں۔

(۱) روزہ کھولنے میں تعجیل۔

(۲) سحری کھانے میں تاخیر۔

(۳) وَضْعُ الْيَدِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر ناف کے نیچے باندھنا۔

(الجوہر صفحہ ۳۲، جلد ۲)

اس حدیث سے پہلی حدیث نے تقویت پائی اور اس کا ضعف جاتا رہا۔

حضرت وائل رضی اللہ عنہ صحابی نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا؟ وضع یمینه علی شماله فی الصلوة تحت السرة کہ آپ نے نماز میں اپنا داہنا ہاتھ دوسرے ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا تھا۔ (رواہ ابن ابی شیبہ۔ التعلیق الممجد صفحہ ۳۸۲)

امام محدث ترمذی نے حنفی نہ ہونے کے باوجود ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کو جائز کہا اور متعدد اہل علم صحابہ کرام و تابعین عظام کا معمول بتایا۔ (ترمذی صفحہ ۳۴، جلد ۱)

عورت کا مسئلہ دوسرا ہے۔

قرأت خلف الامام: منفرد و امام دونوں پر واجب ہے کہ نماز میں سورۃ فاتحہ

پڑھیں مگر مقتدی کو امام کے پیچھے کسی سورۃ کے پڑھنے کی اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا "جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو"۔ (پارہ نمبر ۹ ع ۱۴ سورہ الاعراف، آیت ۲۰۴)

حدیث: کچھ لوگوں نے امام کے پیچھے قرآن پڑھا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ صحابی نے یہ آیت پڑھی اور فرمایا اَمَا اِنْ لَكُمْ اَنْ تَعْقِلُوْا کیا ابھی تک تم نے اس آیت کے معنی نہ سمجھے۔ اَنْصِتُوْا كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ۔ خاموش رہو جس طرح تمہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔ (ابن کثیر صفحہ ۲۸۰ جلد ۲)

محدث نسائی نے اس آیت کی تفسیر میں ایک حدیث بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ذکر فرمائی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا جب امام قرأت شروع کرے تو تم خاموش رہو۔ (صفحہ ۱۴۶ جلد ۱)

امام مسلم نے اسی کی تصحیح فرمائی۔ (مسلم شریف صفحہ ۱۷۴ جلد ۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً و مرفوعاً مروی ہے کہ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ جو کوئی رکعت بے سورۃ فاتحہ کے پڑھے اس کی نماز نہ ہوئی مگر جب امام کے پیچھے ہو۔ (تو پھر فاتحہ نہ پڑھے) (ترمذی صفحہ ۴۲ جلد ۱۔ طحاوی صفحہ ۱۲۸ جلد ۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی راوی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا "مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کا پڑھنا اس کا پڑھنا ہے"۔ (مسند الامام الاعظم صفحہ ۶۱۔ جامع المسانید صفحہ ۳۰۸، ۳۱۰)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے کہ اچانک رسول اکرم ﷺ تشریف لائے آپ کے لیے مصلیٰ امامت خالی کر دیا گیا۔ اخذ رسول اللہ ﷺ فِي الْقِرَاءَةِ مِنْ حَيْثُ انْتَهٰى اَبُوْبَكْرٍ تو جہاں تک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید پڑھا تھا

[illegible] آپ نے پڑھنا شروع فرمایا۔
(طحاوی صفحہ ۲۳۶ جلد ۱) ابن ماجہ صفحہ ۸۸۔ مسند صفحہ ۲۳۱ جلد ۱)

اگر جماعت کے ہر فرد پر فاتحہ پڑھنا لازم ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] رضی اللہ عنہ کے فاتحہ پڑھنے کو اپنے لیے کافی نہ سمجھتے۔ پھر یہ نماز آنحضرت ﷺ [illegible] طاہرہ کی آخری نمازوں میں سے ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ اگر پہلے کبھی سورۃ [illegible] ہر فرد پر لازم تھا تو اب لازم نہیں رہا منسوخ ہو گیا ہے کیونکہ آپ کے صرف [illegible] پر عمل کیا جاتا ہے۔ (بخاری صفحہ ۹۶ جلد ۱)

[illegible] حدیث لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ کی تشریح [illegible] بخاری کے استاذ امام احمد بن حنبل اور استاذ الاساتذہ سفیان عیینہ نے فرمایا اِذَا [illegible] وَحْدَهٗ لِمَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ یعنی جو شخص امام کے بغیر تنہا نماز پڑھے وہ فاتحہ ضرور [illegible] اس کی نماز بے فاتحہ کے نہیں ہوتی۔
(ترمذی صفحہ ۴۲ جلد ۱۔ ابوداؤد صفحہ ۱۱۹ جلد ۱)

معلوم ہوا کہ حنفی نماز قرآن و حدیث سے مؤید ہے۔

[illegible] آہستہ: ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور ہارون علیہ السلام نے [illegible] اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا تم دونوں کی دعا قبول ہوئی۔
(پارہ ۱۱ ع ۱۴ سورہ یونس، آیت ۸۹)

پتہ چلا کہ آمین دعا ہے۔ بخاری میں بھی اسے دعا کہا گیا ہے۔
(صفحہ ۱۰۷ جلد ۱)

اور اللہ تعالیٰ نے دعا میں اخفاء کو پسند فرمایا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔
اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ۔
(پ ۸ ع ۱۴ سورہ الاعراف، آیت ۵۵)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام "ولا الضالین"

"فَقُوْلُوْا اٰمِیْن فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ"

تو تم آمین کہو کیونکہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہوگا اس کے

گناہ بخش دیے جائیں گے۔ (بخاری صفحہ ۱۰۸ جلد ا۔ نسائی صفحہ ۱۴۷ جلد ا)

اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے۔

فاتحہ پڑھنا امام کے ذمے ہے مقتدی کے ذمے نہیں۔

آمین آہستہ کہی جائے تاکہ فرشتوں کی آمین کے موافق ہو کیونکہ فرشتوں

آمین ہم نہیں سنتے تو آپس میں بھی ایک دوسرے کی نہ سنیں۔

دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا امام کے "وَلَا الضَّآلِّیْنَ" کہتے ہی تم آ

کہو کیونکہ اِنَّ الْاِمَامَ یَقُوْلُ اٰمِیْن اس وقت امام بھی آمین کہتا ہے۔

(نسائی صفحہ ۱۴۷ جلد ا)

معلوم ہوا کہ امام بلند آواز سے آمین نہیں کہتا ورنہ بتانے کی ضرورت نہ

سن کر ہی مقتدی معلوم کر لیتے۔

سیدنا عمر اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما نماز میں بلند آواز کے ساتھ نہ بسم ا

پڑھتے نہ آمین کہتے۔ (الجواہر صفحہ ۴۸ جلد ۲۔ عمدۃ القاری شرح بخاری صفحہ ۵۲ جلد ۶)

حضرت علقمہ بن وائل اپنے باپ سے روایت فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ

نے "ولا الضالین" پڑھ کر "آمین" کہا

"وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهٗ"

اور آمین کے ساتھ اپنی آواز مبارک پست فرمائی۔

(ترمذی صفحہ ۳۴ جلد ا۔ بیہقی صفحہ ۵۷ جلد ا)

حضرت ابراہیم نخعی راوی ہیں کہ

اَرْبَعٌ یُّخْفِیْهِنَّ الْاِمَامُ التَّعَوُّذُ وَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَاٰمِیْن چار چیزیں امام آہستہ کہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ

بِسْمِ اللّٰهِ

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ

آمین۔ (عمدۃ القاری صفحہ ۵۲ جلد ۶۔ جامع المسانید صفحہ ۳۲۲ جلد ا)

کتب حدیث میں امین بالجہر کی حدیثیں بھی موجود ہیں مگر انہیں احادیث اخفاء

قرآن مجید سے تائید حاصل نہیں لہذا وہ مرجوح ہیں یا مؤول یا منسوخ۔

... پہلے رکوع میں اور سجدہ میں جاتے وقت یونہی رکوع سے اور سجدہ سے سر

... رفع یدین جائز تھا۔ (نسائی صفحہ ۱۶۵ جلد ا)

پھر اسے منسوخ فرما دیا گیا اور صرف تکبیر تحریمہ کے وقت مشروع رکھا گیا۔

... ابن زبیر نے ایک شخص کو رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت دیکھا کہ وہ

... کرتا ہے۔ آپ نے اسے ایسا کرنے سے روکا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ

... پہلے یہاں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے "ثم ترکہ" پھر آپ نے اس جگہ ہاتھوں کا

... دیا۔ (عمدۃ القاری صفحہ ۲۷۳ جلد ۵)

پھر لوگوں کو نماز میں بار بار رفع یدین کرتے دیکھ کر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا

... اَرَاكُمْ رَافِعِیْ اَیْدِیْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمْسٍ اُسْكُنُوْا فِی الصَّلٰوةِ

... میں تمہیں بار بار رفع یدین کرتے دیکھتا ہوں گویا سرکش گھوڑوں کی دمیں

... نماز میں سکون سے رہو۔"

(مسلم صفحہ ۱۸۱ جلد ا۔ ابوداؤد صفحہ ۱۴۳ جلد ا)

حضرت ابن مسعود نے فرمایا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر دکھا
فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا مَرَّۃً وَّاحِدَۃً پھر انہوں نے نماز پڑھی اور
"تحریمہ" کے سوا ہاتھ نہ اٹھائے۔

(نسائی صفحہ ۱۶۱ جلد ا۔ ابوداؤد صفحہ ۱۰۹ جلد ا۔ ترمذی صفحہ ۳۵ جلد

اَلرُّخْصَۃُ فِیْ تَرْکِ ذٰلِکَ کے زیر عنوان محدث نسائی نے یہ حدیث
تا کہ معلوم ہو جائے کہ "رَفْعُ یَدَیْنِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ" والی حدیثیں منسوخ ہو چکی
حضرت ابن عمر نے نماز کی پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے۔
"ثُمَّ لَمْ یَرْفَعْھُمَا فِیْمَا سِوٰی ذٰلِکَ پھر کسی جگہ ہاتھ نہ اٹھائے (موطا امام محمد صفحہ ۹۳
مسئلہ رفع یدین میں بھی حنفی مذہب جامع و کامل ہے اس لیے کہ احناف
یدین و ترک رفع یدین دونوں قسم کی احادیث و روایات کے قائل ہیں اور ترک
یدین آخری عمل ہونے کے باعث اس کے عامل ہیں۔ جبکہ غیر مقلدین اہل
کہلانے کے باوجود ترک رفع یدین کی احادیث کے تارک و منکر ہیں۔

جلسہ استراحت: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یَنْھَضُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی
صُدُوْرِ قَدَمَیْہِ یعنی نبی اکرم ﷺ نماز میں دوسرے سجدہ سے سر مبارک اٹھا کر
قدموں کے کناروں پر سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے۔ (ترمذی صفحہ ۳۸ جلد ا)
یعنی پہلی اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد جلسہ استراحت نہ کرتے تھے
پہلے بیٹھ جائیں پھر کھڑے ہوں کیونکہ اس جلسہ کا ذکر جن حدیثوں میں آیا ہے وہ
کی سب کمزوری اور بڑھاپے کی حالت پر محمول ہیں۔ (بخاری صفحہ ۱۱۳ جلد ا)

انگلیوں کے پیٹ: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جب سجدہ کروں
پاؤں کی انگلیوں کے اطراف بھی زمین پر رکھوں۔ (بخاری صفحہ ۱۱۲)

حضرت ابوحمید الساعدی نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ جب سجدہ فرماتے
استقبل باطراف اصابع رجلیہ القبلۃ
پاؤں کی انگلیوں کے کناروں کو بھی قبلہ رخ کر لیتے۔ (بخاری صفحہ ۱۲۲)
معلوم ہوا کہ سجدہ میں دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پیٹ زمین پر جمانا
جو لوگ سجدہ میں پاؤں اٹھائے رکھتے ہیں یا صرف انگلیوں کے کنارے
تے ہیں۔ انگلیوں کے پیٹ زمین پر جما کر انہیں قبلہ رخ نہیں کرتے وہ
یں اور اپنی نمازیں صحیح و مکمل کریں اور ذرا سی غفلت کے باعث اپنی نمازیں
اور خراب نہ کریں۔

سواری میں نماز: حضور اقدس ﷺ سفر میں سواری پر نماز نفل پڑھتے تھے لیکن جب
کا ارادہ فرماتے "نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ" تو سواری سے اتر کر زمین
تے اور قبلہ رخ ہو کر فرض پڑھتے۔ (بخاری صفحہ ۱۳۸ جلد ا)
ابتداء میں وتر نفلوں کی مانند تھے تو نفلوں کی طرح سواری پر پڑھے جاتے
میں انہیں فرضوں کی طرح واجب و مؤکد کر دیا گیا۔ بنا بریں حضرت ابن عمر
لَھُمَا عَنْ دَابَّتِہٖ" فرض بھی اور وتر بھی سواری سے اتر کر قبلہ رخ ہو کر پڑھا
تھے۔ (مسند الامام الاعظم صفحہ ۸۶) چلتی سواری و گاڑی میں اس کا خیال رکھیں۔

اختصار کے باوجود ہم نے حدیث نبوی کی روشنی میں نماز حنفی کے بعض اہم
مسائل کو مدلل طور پر بیان کر دیا ہے جس سے ہر انصاف پسند سمجھ سکتا ہے کہ نماز
صرف احادیث سے ثابت ہے بلکہ افضل و اعلیٰ تحقیق اور احتیاط پر مبنی ہے اور غیر
وہابیہ کا آئے دن اشتہار بازی و پمفلٹ بازی کے ذریعہ یہ پراپیگنڈا سراسر
اور غلط ہے کہ معاذ اللہ حنفی نماز خود ساختہ و احادیث کے خلاف ہے اور اسی طرح

مذہب امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے دیگر مسائل بھی محقق و مدلل ہیں اور غیر مقلدین کا حنفی کے خلاف غوغا آرائی محض ان کی جہالت اور فقہ و فکر سے محرومی ہے۔ نماز کے دیگر مسائل کی پوری تفصیل و تحقیق کے لیے احناف اہل سنت اور غیر مقلدین کے درج ذیل کتب کا مطالعہ بہت مفید و معلومات افزا ہوگا۔

- حنفی نماز مدلل فقہ الفقیہ و دلائل المسائل

  از مولانا مفتی محمد شریف محدث کوٹلوی

- جاء الحق حصہ اول و دوم

  مولانا مفتی احمد یار خاں صاحب گجراتی

- مقیاس الصلوٰۃ

  از مولانا محمد عمر صاحب اچھروی رحمۃ اللہ علیہ

- امام الانبیاء (ﷺ) کی نماز

  از: مولانا ابو سعید محمد سرور قادری گوندلوی

مذکورہ کتب کا ہدیہ وغیرہ معلوم کرنے کے لیے مکتبہ ''رضائے مصطفےٰ'' گوجرانوالہ سے رابطہ قائم کریں۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

نوٹ: ''براہین صادق'' میں سارا مواد مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب کا تحریر و ترتیب فرمودہ ہے۔ صرف مذکورہ بالا مضمون ''حدیث نبوی میں نماز حنفی کا بیان'' فیض یافتہ محدث اعظم پاکستان مولانا حافظ محمد احسان الحق رحمۃ اللہ علیہ کا تحریر فرمودہ ہے جو آپ نے مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب کی فرمائش پر تحریر فرمایا۔ اس لئے اس مضمون کو بھی اس کی افادیت کے پیش نظر ''براہین صادق'' میں شائع کیا گیا ہے۔

==============

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللہ
وعلی آلك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللہ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

''بے شک تمہیں رسول اللہ ﷺ کی پیروی بہتر ہے''

(پارہ ۲۱، رکوع ۱۹، سورہ الاحزاب، آیت ۲۱)

صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ

''اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا''۔

(بخاری شریف جزء اول، ص ۱۱۷)

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ناجائز ہونے کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنت مصطفوی وضابطہ شرعی کے مطابق اگر تمام نمازیوں تک امام کی آواز نہ پہنچ[ے]
امام کے ساتھ نماز میں شامل مقتدیوں میں سے ضرورت وحاجت کے مطابق ا[یک یا]
متعدد مبلغ ومکبر امام کی آواز پر تکبیرات کہہ کر دوسرے مقتدیوں تک آواز پہنچا[تے ہیں]
ان تکبیرات سے مقصود اپنی نماز کی تکبیرات وادائگی ہو اور اعلان سے دوسروں ا[ور]
پہنچانا۔ اگر مکبرین نے اس کی بجائے محض اعلان کا قصد کیا تو نہ صرف ان کی نماز [ہی]
فاسد ہوگی بلکہ ان کی آواز پر نماز شروع کرنے والوں کی نماز بھی نہیں ہوگی۔ یا[د]
امام کی آواز تمام نمازیوں تک نہ پہنچنے کی صورت میں تکبیر تحریمہ وتکبیرات رکوع و[سجود]
سننے کے باعث چونکہ پچھلی صفوں کی نماز میں خلل وحرج واقع ہوتا ہے اس لئے امام
پیچھے جو مکبر کھڑے ہوں گے وہ صرف تکبیرات اور تحمید وسلام ہی بلند آواز سے کہیں
امام کے ساتھ ساتھ قرأت نہیں پڑھیں گے کیونکہ قرأت سنانا نہ مقتدی کیلئے ضروری
اور نہ ہی قرأت کے نہ سننے سے کسی مقتدی کیلئے حرج اور ارکانِ نماز کی ادائگی میں
واقع ہوتا ہے قرأت کے متعلق صرف اتنا ہے کہ آواز پہنچے تو کان لگا کر سنو ورنہ خا[موش]
کھڑے رہو۔ الغرض نماز میں بوقتِ حاجت مکبر کا مقام شرعاً مقرر ومتعین اور ایک [مسلمہ]
شدہ سنت وضابطہ شرعی ہے، جس پر عہد رسالت سے ہمیشہ تمام اُمت کا عمل چلا آیا ہے۔

لہٰذا شرعاً مکبر کے مقرر ومتعین مقام سنت مصطفوی وضابطۂ شرعی اور تمام ا[مت]
کے معمول ومتوارث عمل کو ختم کر کے اس کی بجائے "بطورِ فیشن" دیکھا دیکھی اپنی خوا[ہش]
رائے اور عوام کے دباؤ سے نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال بنظر تحقیق وانصاف صراحۃً بد[عت]
وممنوع اور ناجائز ومفسد نماز ہے اور اس پر حسب ذیل دلائل شرعی واحکام دینی شاہد ہیں۔

[...]ل:

[وَلَا] تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا

(پ ۱۵ ارکوع ۱۲، سورہ بنی اسرائیل، آیت ۱۱۰)

[...] "اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے
[بیچ] میں راستہ چاہو" (کنز الایمان)

[...]یت: وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً وَّدُونَ الْجَهْرِ
[مِنَ الْقَوْلِ بِ]الْغُدُوِّ وَالْآصَالِ (پ ۹، رکوع ۱۴، سورہ الاعراف، آیت ۲۰۵)

[...] اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو۔ زاری اور ڈر سے اور صبح وشام صلوٰۃ الجہر
[...] وعشاء) میں درمیانہ آواز سے پڑھو"۔

(تفسیر مظہری وابن عباس رضی اللہ عنہما)

[...] کہ نماز میں قرأت کیلئے حاجت کے مطابق جہر متوسط ودرمیانہ آواز کی
[...] مقرر ہے۔ لہٰذا جب امام کو خود اپنی آواز اس سے زیادہ بلند کرنا بحکم قرآن
[...] پسندیدہ ہے تو خارجی طور پر لاؤڈ اسپیکر کے تکلف سے نماز پڑھنے کا سوال ہی
[...] کیونکہ امام کے زیادہ سے زیادہ جہر سے لاؤڈ اسپیکر کا کم از کم جہر بھی بہت
[...] ہے۔ جس سے قرأت کی مقررہ شرعی مقدار وحد کی خلاف ورزی لازم آتی
[...] نماز تراویح وغیرہ میں قرآن سننے کے "شوق" کے بہانے لاؤڈ اسپیکر استعمال
[...] نماز کی حالت میں حکم قرآن کی خلاف ورزی وقرأت کی مقدار وحد سے
[...] کسی مسلمان و "عاشق قرآن" کو زیبا ہے؟

[حدیث] شریف: إِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مُتَقَدِّمًا عَلَيْهِمْ لِيُبَلِّغَهُمْ

اَفْعَالِیْ جِبْرِیْلَ ۔ یعنی جب (منجانب اللہ تعلیم اوقات کیلئے) حضرت جبر... السلام نے نماز پڑھائی تو حضور ﷺ ان کے پیچھے اور صحابہ کے آگے نماز میں ... تھے اور انہیں جبریل علیہ السلام کے افعال نماز کی تبلیغ فرماتے (اور پیچھے والو... آواز پہنچاتے) تھے"۔ (مرقات ج ۱، ص ۳۹۶، بحوالہ نسائی)

دوسری حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّ... وَاَبُوْبَكْرٍ يُسْمِعُ التَّكْبِيْرَ "یعنی مرض کی حالت میں رسول اللہ ﷺ لوگوں ... پڑھا رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُن کی تکبیر سناتے تھے"۔

(مسلم شریف ج ۱، ص ۱۷۹)

معلوم ہوا: کہ پہلی حدیث کے مطابق حضرت جبریل علیہ السلام اما... حضور ﷺ مبلغ (مکبر) تھے اور دوسری حدیث میں خود حضور ﷺ امام اور حضرت ا... صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے مکبر تھے۔ لہٰذا نماز میں مکبر کا قیام صرف خلیفہ راشد صدیق... رضی اللہ عنہ کی سنت ہی نہیں بلکہ خود حضور ﷺ کی بھی سنت ہے اور اسے آپ کی سنت... تقریری ہونے کا شرف حاصل ہے جو سر عنوان آیت وحدیث اور عَلَيْكُمْ بِسُنَّ... سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ کے مطابق بہت زیادہ لائق اہتمام وقابل توجہ ہے ا... پر عمل کی بجائے نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال سراسر بدعت واحداث ہے کیونکہ... کے استعمال سے یہ عظیم الشان سنت ومنصب شریف مرفوع وختم ہو کر رہ جاتا ہے۔

منصب شریف: علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "تحقیق نماز میں مبلغ ومکبر کا ... ایک شریف وبزرگ منصب ہے جس پر (نہ صرف افضل البشر بعد الانبیاء والمرسلین ا... صدیق رضی اللہ عنہ بلکہ خود حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم) کھڑے ہوئے پس ... کے ساتھ مکبرین کی منکرات سے اجتناب ضروری ہے"۔ (مجموعہ رسائل، ص ...)

...کبر اعظم ومبلغ کے جس منصب کی اتنی اہمیت اور عظمت وشرافت ہے کہ اس پر کوئی ...اور جاہل آدمی کھڑا نہیں ہونا چاہئے۔ آج لوگوں نے سرے سے اس منصب ہی ...دیا ہے اور اس کی جگہ سراسر غیر مکلف ولا یعقل اور جماد محض "لاؤڈ اسپیکر" کو ...داخل کر دیا ہے۔ فالی اللّٰہ المشتکی

...ور نماز: ہم شروع میں بیان کر چکے ہیں کہ مکبر امام کے ساتھ نماز میں شامل ...میں سے ہوگا اس لئے کہ جو نماز میں داخل نہ ہو اس کی آواز پر نماز کی ادائیگی ...کی پیروی نہیں ہوتی۔ جلیل القدر فقہاء کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ تلقین من ...اور اقتداء بمن لم یدخل فی الصلوٰۃ مفسد صلوٰۃ ہے جیسا کہ شامی ج ۱، ص ۳۵۰ ...ابن عابدین ص ۱۴۱، بہار شریعت ج ۳، ص ۷۷ اور فتاویٰ رضویہ ج ۳ وغیرہا میں ...ہے۔ لہٰذا لاؤڈ اسپیکر جیسا بے شعور وجماد محض آلہ جو نہ صرف نماز سے خارج ہے ...اقتداء کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا۔ اس کی آواز پر بدرجہ اولیٰ نماز نہیں ہوگی۔

...آخر: ان مختصر دلائل کی تائید میں چند فتاویٰ بھی پیش کئے جا رہے ہیں۔ جن کی ...اصحاب فتاویٰ کے نام سے ظاہر ہے اہلسنت وجماعت کے فتاویٰ دوسری جانب ہیں ...بندی وہابی فرقہ پر اتمام حجت کیلئے دیوبندی وہابی علماء کے فتاویٰ مختصراً درج ذیل ہیں

...لوی اشرف علی تھانوی: "تبلیغ صوت سامعین بعید تک شرعاً غیر ضروری ہے ...بعیدین کو دوسرے غیر مخدوش ذریعہ (مکبرین) سے تبلیغ ممکن ہے۔ لہٰذا اس ...) کا ترک اور منع لازم ہوگا"۔

...لوی شبیر احمد عثمانی: "نماز میں اس (لاؤڈ اسپیکر) سے احتراز کیا جائے"۔

...لوی حسین احمد "مدنی": "نماز کو لاؤڈ اسپیکر سے پاک کیجئے اس میں خارج نماز

آواز وغیرہ امور خارج ہیں''۔ (مجموعہ فتاویٰ عدم جواز)

ابوالکلام آزاد: ''امام کی قرأت اور تکبیرات انتقال کے استماع کیلئے مکبر الصـ... (لاؤڈ اسپیکر) کا استعمال صحیح نہ ہوگا''۔

مولوی محمد دہلوی ''اہلحدیث'': (نماز میں) ''مکبرین مقرر کرو آلہ مکبر الصوت نہ لگا...

مولوی عبدالتواب ملتانی: ''اہلحدیث''۔ ''نماز میں اس آلہ (لاؤڈ اسپیکر) ... استعمال جائز نہیں ہے لیکن خطبہ میں کوئی حرج نہیں''۔ (القول الاظہر فی اتقلن من الجہ...)

اعلیٰ حضرت: امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی ... اپنے ترجمہ قرآن ''کنز الایمان'' میں فرماتے ہیں ''اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑ... نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو'' اس کی تفسیر میں حاشیہ پر آپ ... نائب معتمد صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''یعنی متوسط آواز سے پڑھو جس سے مقتدی بآسانی سن لیں''۔

(کنز الایمان مع خزائن العرفان پارہ ۱۵)

سرکار اعلیٰ حضرت کے ترجمہ مبارکہ اور صدر الافاضل علیہما الرحمۃ کی تفسیر ... صراحۃً واضح ہوگیا کہ آپ کے نزدیک نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال بحکم قرآن ممنوع ہے کیونکہ نماز میں امام کو متوسط و درمیانہ آواز سے پڑھنے کا حکم ہے اور اسپیکر کا مقصد ہی آواز کو زیادہ بلند کرنا ہے اور اس کی آواز امام کی متوسط آواز سے بدرجہا بلند ہوتی ہے حالانکہ یہ بحکم قرآن و ترجمہ ہذا کے بالکل خلاف ہے۔

☆ ''وجوب سجدہ کیلئے قاری جنس مکلف سے ہونا عِنْدَ الْاَکْثَرِ وَھُوَ الصَّحِیْحُ اور مذہب اصح پر عاقل بلکہ ایک مذہب مصحح پر بالفعل اہل ہوش سے بھی ہونا درکار ہے''۔

...ا صدا سماع معاد ہے اور فونو (گراموفون) کی تو وضع ہی اعادہ سماع ... لہذا ان سے ایجاب سجدہ نہیں''۔

(الکشف شافیا مصنفہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ص ۳۰۔۳۵)

...ا کہ نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ممنوع و ناروا ہے کیونکہ نماز میں قرأت ... قرأت کیلئے قاری (و امام) کا مکلف و عاقل و اہل ہوش سے ہونا اور اس ... اس کی (یا نماز میں شامل مکبرین کی) اپنی اصلی قدرتی آواز کا سنا جانا ... ہے اور ظاہر ہے کہ لاؤڈ اسپیکر نہ مکلف و عاقل اور اہل ہوش سے ہے اور نہ اس کی ... اصلی حالت پر امام کی خالص آواز ہے۔ لہذا نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال اور ... پر اقتدا کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

...**اعلیٰ حضرت** (ترجمان اعلیٰ حضرت): ''نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال جائز ... اور دور کے مقتدی جن تک امام کی آواز پہنچ ہی نہیں سکتی اور وہ لاؤڈ اسپیکر ہی کی ... کر رہے ہیں۔ اُن کی وہ نماز نہ ہوگی''۔ (شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ... رضا قادری نوری غفرلہ (رحمۃ اللہ علیہ) بریلی شریف

...**الافاضل** رحمۃ اللہ علیہ: مُبَسْمِلاً وَّ حَامِداً وَّ مُصَلِّیاً وَّ مُسَلِّماً۔ امام کی قرأت ... لاؤڈ اسپیکر کا استعمال درست نہیں واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم''

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اس آلہ (لاؤڈ اسپیکر) کے استعمال میں امام کیلئے شغل بھی ہے اور تکبیر مکبرین ... بھی بظاہر موقوف نظر آتی ہے اس لئے اس کو نماز میں استعمال نہ کیا جائے''۔

... کے تلمیذ رشید مولانا مفتی احمد یار خاں مرحوم نے فرمایا ''سنت یہ ہے کہ نماز میں ... کئے جائیں۔ اسپیکر میں اس سنت کو بند کر کے آلہ استعمال ہوتا ہے جو رافع

سنت بدعت سیئہ ہے"۔ (فتاویٰ نعیمیہ ص ۱۵۸)

محدث کچھوچھہ شریف رحمۃ اللہ علیہ: "کَذَالِکَ الْجَوَابُ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ" (فقیر ابوالحامد سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی)

صدر الشریعۃ رحمۃ اللہ علیہ: "خطبہ کی حالت میں آلہ مکبر الصوت (لاؤڈ اسپیکر) لگانے میں کوئی حرج نہیں مگر نماز کی حالت میں امام کا اس آلہ کو استعمال کرنا درست نہیں اس آلہ کے ذریعہ سے جن لوگوں نے تکبیرات کی آواز سن کر رکوع و سجود کیا اُن کی نماز نہیں ہوتیں"۔ (فتاویٰ امجدیہ ج ۲، ص ۹۹۶، از صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ صاحب "بہار شریعت")

شہزادۂ امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ: "اگر مقتدی آلہ مکبر الصوت (لاؤڈ اسپیکر) کی آواز پر تحریمہ کی بنا اور نماز ادا کریں گے تو نماز فاسد اور واجب الاعادہ ہوگی۔ التلقن من الغیر علی لامحالہ (عنایہ) تکبیرات امام کی تبلیغ کیلئے مکبرین مقرر کئے جائیں جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین سے ثابت ہے"۔ (صاحبزادہ) سید محمد حسین رضی اللہ عنہ (خلف الرشید امیر ملت مولانا پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

ملک العلماء رحمۃ اللہ علیہ: "نماز میں مقتدیوں کو امام کی تکبیرات و مکبروں کی تکبیرات پر رکوع و سجود و نقل و حرکت کرنا چاہیئے نہ کہ لاؤڈ سپیکر کی آواز پر۔ جس نے صرف لاؤڈ سپیکر کی آواز پر رکوع و سجود کیا نہ امام کی آواز پر نہ مکبروں کی آواز پر۔ اُس کی نماز درست نہ ہوگی کہ لاؤڈ سپیکر نمازی نہیں تو تلقین خارج صلوٰۃ سے ہوئی"۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین رضوی بہاری صاحب "صحیح البخاری")

محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ: "اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃُ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ نماز پڑھاتے وقت امام کو لاؤڈ سپیکر کا استعمال شدید ممنوع ہے۔ آئمہ مساجد کو اس سے احتراز لازم ہے

[illegible] اعلم وارا کین مسجد کمیٹی اور مقتدیوں پر ضروری ہے کہ جس جگہ امامت کیلئے یہ آلہ [illegible] ہو اس کو بند کرائیں۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اپنی نمازیں صحیح طور پر ادا کریں [illegible] جس چیز سے نماز میں قباحت و کراہت یا فساد و بطلان لازم آئے اُس چیز سے [illegible] "۔ (الفقیر ابوالفضل محمد سردار احمد غفرلہ خادم اہلسنت و جماعت لائلپور)

[illegible] اعظم پاکستان: (رحمۃ اللہ علیہ) "لاؤڈ سپیکر پر نماز کی اقتداء ناجائز ہے بلکہ جن [illegible] امام کی تکبیرات کی آواز نہیں پہنچتی اور وہ لاؤڈ سپیکر کی آواز سن کر رکوع و سجود [illegible] اُن کی نماز فاسد اور کالعدم ہوگی" (فقیر قادری ابوالبرکات سید احمد غفرلہ [illegible] انجمن حزب الاحناف لاہور)

[illegible] ابوالحقائق (رحمۃ اللہ علیہ) "میں اور میرے مشائخ طریقت نماز میں لاؤڈ سپیکر کے [illegible] ناجائز نہیں سمجھتے کیونکہ صورۃ مستفسرہ (لاؤڈ سپیکر و نماز) میں اقتداء بما لا یدخل فی الصلوٰۃ لازم آتی ہے جو کہ مفسد صلوٰۃ ہے"۔
(علامہ ابوالحقائق مولانا) محمد عبدالغفور ہزاروی عفی (رحمۃ اللہ علیہ)

[illegible] امروہوی استاذ علامہ کاظمی: "نماز میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال خلاف سنت و [illegible] ہے"۔ (فقیر محمد خلیل کاظمی (محدث امروہوی) رحمۃ اللہ علیہما)

[illegible] احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ: "لاؤڈ سپیکر پر نماز پڑھانی منع ہے کیونکہ اس میں ضرورت [illegible] اونچی آواز نکلتی ہے جو کہ نماز میں ممنوع ہے"۔
(حاشیہ قرآن ص ۳۶۷)

[illegible] اسلام مولانا محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ: "نماز میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال خلاف [illegible] ہے"۔ (۱۲ رمضان ۱۳۸۴ھ)

علامہ غلام رسول: سابق شیخ الحدیث مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ فیصل آباد
مقتدی امام کی اصل آواز سنیں اُن کی اقتداء صحیح ہے اور جو صرف لاؤڈ اسپیکر کی آ
اقتداء کریں وہ امام کی اقتداء نہیں لہذا ایسے مقتدیوں کی نماز نہ ہوئی اس لیے نماز
لاؤڈ سپیکر کا استعمال جائز نہیں''۔

مفتی محمد امین صاحب کا تاکیدی فتویٰ: ''نماز پڑھاتے وقت لاؤڈ
استعمال مکروہ و ناپسند ہے ہرگز نہ چاہیئے۔ (ایسی) بلند آواز منع ہے آئمہ مساجد کو اس
احتراز چاہیئے۔ متولی وارا کین مسجد کو چاہیئے اس کو بند کرائیں۔ نماز کیلئے اس کو ہرگز
جائے۔ مسلمانوں کی نمازیں خطرہ میں نہ ڈالی جائیں۔ ہمارے اکابر علماء نے اس
لگانے کو پسند نہیں کیا۔ لاؤڈ سپیکر کا استعمال نماز میں ہرگز نہ کیا جائے''۔ (مفتی ابو
محمد مختار احمد جامعہ رضویہ فیصل آباد۔ الجواب صحیح الفقیر ابو سعید محمد امین غفرلہ (فیصل آ

فرمانِ رسالت:

''خیر و برکت تمہارے اکابر کے ساتھ (ان کی موافقت میں) ہے''
(کشف الغمہ ص ۱۹)

مقاصد حسنہ، کی روشنی میں اکابر کا فتاوٰی پڑھیں اور نمازوں کی حفاظت کریں۔

وما علینا الا البلاغ المبین

===========

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

نفل نمازوں کے مسائل و فضائل کا بیان

ٹھکانہ گور ہے تیرا عبادت کچھ تو کر راقب
کہاوت ہے کہ خالی ہاتھ گھر جانا نہیں اچھا
نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نماز تہجد: یہ نماز نفلی نمازوں میں بہت منتہم بالشان بڑے اجر و ثواب اور بہت فیوض و برکات کا باعث ہے۔ ویسے بھی سونے کے بعد اٹھ کر یہ نماز پڑھنا چونکہ آرام اور نیند کی قربانی کی وجہ سے بڑی محنت و مشقت کا موجب اور نفس پر بہت بھاری ہے۔ اسلئے اجر و برکت بھی زیادہ اور دعا کی خاص قبولیت کا بھی ذریعہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس نماز کے متعلق بالخصوص فرمایا

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ۔ (پ ۱۵ ارکوع ۹)

''اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے۔''

تفسیر: نماز تہجد بعد عشاء (تھوڑا بہت) سونے کے بعد جو پڑھی اس کو کہتے ہیں۔ نماز تہجد کی حدیث میں بہت فضیلتیں آئی ہیں۔ نماز تہجد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھی۔ جمہور کا یہی قول ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کیلئے یہ نماز سنت ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

مسئلہ: رات میں بعد نماز عشاء جو نوافل پڑھے جائیں ان کو صلوٰۃ اللیل کہتے ہیں اور رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں اور صلوٰۃ اللیل ہی کی ایک (خاص) قسم نماز تہجد ہے۔ کم از کم تہجد کی دو رکعتیں ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے آٹھ تک ثابت ہیں۔ (بہار شریعت)

لہٰذا: وقت کی گنجائش اور اپنی ہمت و صحت کے لحاظ سے دو چار چھ آٹھ جتنی رکعت ہو سکیں پڑھ سکتا ہے اور مذکورہ حوالہ کے لحاظ سے آٹھ بہتر افضل اور زیادہ ثواب کا باعث ہیں۔

مزید براں: بعض حضرات تہجد کے بارہ نوافل بھی پڑھتے ہیں۔ جیسا کہ تفسیر نور العرفان' میں ذکر فرمایا اور زیادہ حصول ثواب و برکت کیلئے سورت قل ھو اللہ احد بھی پہلی رکعت میں بارہ مرتبہ پڑھ کر شروع کرتے ہیں اور بعد والی ہر رکعت میں قل ھو اللہ احد ایک

…کم کرتے جاتے ہیں تاکہ دوسری رکعت پہلی سے بڑی نہ ہو۔ سبحان اللہ۔ …گزار اور عبادت گزار حضرات کس کس طریقے سے عبادت کرتے اور بارگاہ الٰہی …حاصل کرتے ہیں۔ نماز تہجد کی مناسبت سے ایک بزرگ نے کیا خوب فرمایا ہے:

ہے نور کی تجلی گہری اندھیریوں میں
بکتا ہے رات ہی کو سودا تیری گلی میں
کس چیز کی کمی ہے مولیٰ تیری گلی میں
دنیا تیری گلی میں عقبیٰ تیری گلی میں
تخت سکندری پر وہ تھوکتے نہیں ہیں
بستر لگا ہوا ہے جن کا تیری گلی میں

…حاجت: حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا صحابی حضور …اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ''اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے …(بینائی) دے''۔ فرمایا ''اگر تو چاہے تو دعا کروں اور چاہے تو صبر کر اور یہ تیرے …ہے''۔ انہوں نے عرض کیا ''حضور دعا فرما دیں''۔ اس پر آپ نے انہیں حکم …وضو کرو اور اچھا وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَ اَتَوَسَّلُ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ
مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّیْ
فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِیْ۔ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ۔

راوی حدیث حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں'' خدا کی قسم! ہم وہاں …بھی نہ پائے تھے کہ وہ نابینا صحابی حضور کے حکم کے مطابق نماز و دعا پڑھ کر واپس …اس طرح دیکھ رہے تھے کہ گویا کبھی اندھے تھے ہی نہیں''۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نابینا …نماز مذکور کی جو دعا خود سکھائی اس کا ترجمہ یہ ہے'' اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا

ہوں اور توسل (وسیلہ پیش) کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد کے وسیلہ سے جو نبی الرحمۃ ہیں، یا محمد میں آپ کے وسیلہ سے اپنی اس حاجت کے بارہ میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تا کہ میری حاجت پوری ہو۔ اے اللہ ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما''۔ (ابن ماجہ شریف وغیرہ ص ۱۰۰)

فائدہ جلیلہ: کتاب ابن ماجہ صحاح ستہ میں شامل حدیث شریف کی مشہور کتاب ہے جس میں ''صلوٰۃ الحاجۃ'' کے عنوان سے مذکورہ نماز اور دعا نقل کی گئی ہے جبکہ ابن ماجہ کے حاشیہ پر مذکور ہے کہ یہ حدیث ترمذی شریف ونسائی شریف میں بھی مذکور ہے اور یہ دونوں کتب بھی صحاح ستہ میں شامل ہیں۔ علاوہ ازیں بیہقی اور طبرانی کا حوالہ بھی دیا گیا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو حرف ندا و یا کے ساتھ پکارنا اور اللہ کے حضور آپ کا وسیلہ پیش کرنا خود رسول اللہ ﷺ کی تعلیم ہے اور صحابہ کرام ومحدثین وبزرگان دین کا مسلک ہے اور اسے شرک وبدعت قرار دینا بے دینی ومنافقت ہے۔ نیز ابن ماجہ اور ''الحصن الحصین'' محدث ابن جوزی میں ''صلوٰۃ الحاجت'' کے عنوان سے اس حدیث دعا کے بیان سے معلوم ہوا کہ ہمیشہ کیلئے ہر حاجت مند مسلمان کا اس دعا کو پڑھنا حضور علیہ السلام کا وسیلہ پیش کرنا اور آپ کو پکارنا بلا شک وشبہ جائز اور حاجت روائی کا باعث ہے
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا:

نعرہ کیجئے یا رسول اللہ کا
مفلسو سامان دولت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے (ﷺ)

... مذکورہ دعا حاجت روائی کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کے زندہ نبی ہونے اور امت کی فریاد سننے کا مدلل اور بین ثبوت ہے جیسا کہ ''التحیات'' میں
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ پڑھنا۔

اشراق: حضور ﷺ نے فرمایا ''جو شخص فجر کی نماز با جماعت پڑھ کر ذکر الٰہی کرتا رہا یہاں تک کہ آفتاب بلند ہوگیا پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اسے پورے حج وعمرہ کا ثواب ملے گا''۔
(ترمذی شریف)

چاشت: نماز چاشت کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے دو رکعت چاشت کی پڑھیں غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو چار پڑھے عابدین میں لکھا جائے گا اور جو چھ پڑھے اس دن اس کی کفایت کی گئی اور جو آٹھ پڑھے اللہ تعالیٰ اسے قانتین میں لکھے گا اور جو بارہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک محل بنادے گا اور کوئی دن یا رات نہیں جس میں اللہ تعالیٰ بندوں پر احسان و صدقہ نہ کرے اور اس بندہ سے بڑھ کر کسی پر احسان نہ کیا جسے اپنا ذکر الہام کیا''۔
(طبرانی شریف)

چاشت کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال (یعنی نصف النہار شرعی) تک ہے۔ زوال اور پنجگانہ نمازوں کے اوقات جاننے کیلئے مکتبہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ سے ''نقشہ دائمی اوقات'' طلب کریں۔

اوابین: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص نماز مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھے ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کہے تو بارہ برس کی عبادت کے برابر ہوجائیں گی''۔
(ابن ماجہ شریف)

صلوٰۃ التسبیح: اس چار رکعت نماز میں بے انتہا ثواب ہے اگر ہو سکے تو ہر روز ایک بار پڑھے
روزانہ نہ پڑھ سکے تو ہر جمعہ کو ایک بار' یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینہ میں ایک بار یہ بھی نہ
ہو سکے تو سال میں ایک بار' اور یہ بھی نہ ہو سکے تو پوری زندگی میں ایک بار' اور اس
کی ترکیب وہ ہے ''جو سنن ترمذی شریف'' میں بروایت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ
مذکور ہے کہ اللہ اکبر کہہ کر

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ
پڑھے پھر پندرہ بار پڑھے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور الحمد اور کوئی سورت پڑھ کر رکوع سے قبل
دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھ کر
دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر دس
بار یہی تسبیح پڑھے۔ پھر سجدہ کو جائے اور سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ کر دس بار یہی تسبیح
پڑھے پھر سجدہ سے سر اٹھا کر بیٹھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر دوسرے سجدہ کو جائے اور
اس میں حسب معمول سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے اور اس
طرح رکعت پوری کرے۔ باقی تین رکعت بھی اسی طرح ادا کرے۔ ہر رکعت میں
۷۵ اور چاروں رکعت میں تین سو تسبیحات ہوئیں''۔

نوٹ: نماز تسبیح صرف رمضان شریف میں ہی نہیں بلکہ سارا سال پڑھی جاسکتی ہے مگر
نوافل با جماعت پڑھے جائیں' نہ عورتوں کا صف کے آگے یا درمیان میں کھڑے ہو کر
جماعت کرانا صحیح ہے نہ خارج از نماز لقمہ دینا درست ہے اپنی اپنی پڑھنی چاہیے اور پانچ
وقت فرض نماز کی پوری پابندی کرنی چاہیے۔

نماز استخارہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

... امور میں استخارہ کی تعلیم فرماتے جیسے قرآن کی سورت تعلیم فرماتے تھے فرمایا ''جب
... امر کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل پڑھے پھر اپنی حاجت ذہن میں رکھ کر دعا کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ
وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَ
تَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ
تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّىْ فِىْ دِيْنِىْ وَ مَعَاشِىْ وَ عَاقِبَةِ
اَمْرِىْ وَ عَاجِلِ اَمْرِىْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِىْ وَيَسِّرْهُ لِىْ ثُمَّ
بَارِكْ لِىْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّىْ فِىْ
دِيْنِىْ وَمَعَاشِىْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِىْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِىْ وَاٰجِلِهٖ
فَاصْرِفْهُ عَنِّىْ وَاصْرِفْنِىْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِىَ الْخَيْرَ حَيْثُ
كَانَ ثُمَّ رَضِّنِىْ بِهٖ۔

... ہے کہ سات بار استخارہ کرے'' حدیث میں ہے ''اے انس! جب تو کسی کام کا
... کرے تو اپنے رب سے اس میں سات بار استخارہ کر پھر نظر کر تیرے دل میں کیا
... بے شک اسی میں خیر ہے اور بعض مشائخ سے منقول ہے کہ دعائے مذکور پڑھ
... باطہارت قبلہ رو سو رہے اگر خواب میں سپیدی یا سبزی دیکھے تو وہ کام بہتر ہے اور
... سرخی دیکھے تو برا ہے اس سے بچے''۔ (رد المحتار)

... المسجد: جو شخص مسجد میں آئے اس کیلئے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے بلکہ بہتر یہ
... پڑھے چونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
''جو شخص مسجد میں داخل ہو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے۔ ایسے وقت مسجد
... جس میں نفل نماز مکروہ ہے مثلاً بعد طلوع فجر یا بعد نماز عصر وہ تحیۃ المسجد نہ پڑھے

بلکہ تسبیح وتہلیل اور درود شریف میں مشغول ہو حق مسجد ادا ہو جائے گا"۔ (ردالمحتار)

☆ ہر روز ایک بار تحیۃ المسجد کافی ہے ہر بار ضرورت نہیں اور اگر کوئی ہر بار پڑھے بہتر ہے جو شخص بے وضو مسجد میں گیا اور کوئی وجہ ہے کہ تحیۃ المسجد نہیں پڑھ سکتا تو چار بار سُبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کہہ لے"۔ (درمختار)

تحیۃ الوضوء: وضو کے بعد اعضاء خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا" مستحب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے"۔

☆ غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز مستحب ہے وضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے تو قائم مقام تحیۃ الوضوء کے ہو جائیں گے۔ (ردالمحتار)

نماز توبہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں" جب بندہ سے گناہ کا ارتکاب ہو جائے پھر وضو کر کے نماز پڑھے اور استغفار کرے تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا"

سجدۂ شکر: مثلاً اولاد پیدا ہوئی یا مال حاصل کیا' یا گمشدہ چیز مل گئی یا مریض نے شفا پائی یا مسافر واپس آیا۔ غرض کسی نعمت پر سجدۂ شکر کرنا مستحب ہے۔ اس کا طریقہ وہی ہے جو سجدۂ تلاوت کا ہے کہ ہاتھ اُٹھائے بغیر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے اور تسبیح پڑھ کر سجدہ سے سر اُٹھائے' اس میں تشہد و سلام نہیں۔ اور اگر یہ شکر کے دو نفل "دوگانہ شکر" پڑھے تو بہت بہتر اور زیادہ ثواب کا باعث ہے۔

=======

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللہ
وعلیٰ آلك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللہ

"اور جو رسول کے خلاف کرے بعد اس کے کہ حق کا راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے"۔

(پارہ ۵، رکوع ۱۴، سورہ النساء، آیت ۱۱۵)

بیس تراویح کا لاجواب بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سنت نبوی وخلافت راشدہ: نبی پاک صاحب لولاک نبی غیب دان ورسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشہور حدیث میں فرمایا فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ۔

پس تحقیق میرے بعد تم میں سے جو زندہ رہا۔ وہ بکثرت اختلافات دیکھے گا پس ا... موقع پر میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا"۔ الحدیث (مشکوۃ ص ...)

سنت نبوی اور صحابہ: نبی غیب دان وعالم ما کان وما یکون (گذشتہ و آ... جاننے والے) صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تحقیق بنی اسرائیل ۷۲ فرقوں میں بٹ ... اور میری امت میں ۷۳ فرقے ہوں گے اور سوائے ایک کے سب جہنم میں ہوں گے صحابہ نے عرض کیا "وہ ایک نجات پانے والا کون ہوگا؟" فرمایا "جو میری سنت ا... میرے صحابہ کی جماعت کا پیروکار ہوگا۔ دوسری روایت میں ہے کہ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَ... اَلْجَمَاعَةُ یعنی ۷۳ میں سے ۷۲ جہنم میں ہوں گے اور ایک جنت میں اور وہ جما... ہے"۔ (مشکوۃ شریف صفحہ ۳۰ بحوالہ احمد۔ ابوداؤد ترمذی شریف)

سواد اعظم: جیسے ۷۳ فرقوں کی حدیث میں "الجماعت" کے جنتی وناجی ہونے کا ... ہے اسی طرح دیگر متعدد احادیث مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَةِ۔

بڑی جماعت اور عام اہل اسلام کا دینی طریقہ لازم پکڑنا"۔ (مشکوۃ ص ۳۰)

"بے شک اللہ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔ اللہ کا د... رحمت جماعت پر ہے اور جو جماعت سے الگ ہوا وہ جہنم میں ڈالا گیا"۔ سواد اعظم ... پیروی کرو۔ پس تحقیق جو الگ ہوا وہ جہنم میں ڈالا گیا"۔ (مشکوۃ ص: ۳۰)

امام احمد نے کتاب السنت میں' امام محمد نے موطا میں' ابن قیم نے کتاب ... و اعلام الموقعین میں' شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ہمعات (ص ۲۹) میں دیگر ... نے اپنی تصانیف میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ... صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَا رَآهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ یعنی دینی ... میں مسلمان جس عمل وفعل کو اچھا وبہتر سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا وبہتر ہے"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ۔

یعنی مومن زمین پر اللہ کے گواہ ہیں"۔

(اور کسی چیز کی اچھائی برائی کے متعلق ان کی گواہی اللہ کے ہاں مقبول ہے)

(مشکوۃ ص ۱۳۵)

... اکابر: عارف باللہ امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا کہ ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اَلْبَرَكَةُ مَعَ اَكَابِرِكُمْ۔ یعنی تمہارے ... بڑے بزرگوں) کی معیت وپیروی میں برکت ہے۔

نیز ارشاد ہے:

"لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يُوَقِّرِ الْكَبِيْرَ۔

... وں کی عزت وتوقیر نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں"۔

(کشف الغمہ صفحہ ۱۹۔ جلد ا)

جامع صغیر میں امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... فرمایا "اَلْبَرَكَةُ مَعَ اَكَابِرِكُمْ اَهْلَ الْعِلْمِ یعنی تمہارے اہل علم بزرگوں کی معیت و ... میں برکت ہے"۔ (جامع صغیر ص ۱۰۰ حاشیہ ص ۲)

حضرت عبداللہ رازی نے حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہما سے بھی نقل فرما

اِیَّاکُمْ وَ مُخَالَفَةَ الْاَکَابِر۔ اپنے اکابر بزرگانِ دین کی مخالفت سے بچو اور

میں ان کے اذن و مشورہ سے عمل کرو"۔ (تفسیر روح المعانی ص ۲۳۰ ج:۸)

چار اصول: مذکورہ دس احادیث مبارکہ میں

☆ سنت نبوی و خلافت راشدہ کی پیروی

☆ سنت نبوی و جماعت صحابہ کی پیروی

☆ دینی امور میں سوادِ اعظم اور مسلمانوں کی اکثریت کی اہمیت و پیروی

☆ بالخصوص اکابر علماء امت و بزرگان دین کی معیت و پیروی۔

کے جو چار اصول بیان فرمائے گئے ہیں یہ ایسی مستقل وکارآمد بنیادی چیز ہے۔

روشنی میں دیگر اختلافی مسائل کا بالعموم اور مسئلہ تراویح کا بالخصوص صحیح طور پر سمجھنا

آسان ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ انصاف و خلوص کار فرما ہو۔ خاص کر "اہلحد

کہلانے والے حضرات کیلئے یہ چاروں اصول بہت ہی قابل توجہ ہیں کیونکہ یہ

اور صرف احادیث کثیرہ کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں۔ اگر ایک مسئلہ تراویح

اپنی کسی پسند کی روایت کے تحت من مانی کر کے اتنی احادیث صریحہ واہم اصول کو

کر دیا جائے تو پھر "اہلحدیث" کہلانے کی کیا ضرورت ہے؟ جبکہ اہلحدیث کہلا

مقصد ہی عامل حدیث ظاہر کیا جاتا ہے۔ پھر اس قدر تارک حدیث اہلحدیث کہلا

کیونکر مستحق ہو سکتا ہے؟ بہر حال مذکورہ دس احادیث مبارکہ و چار اصول اور

انصاف واخلاص پیش کرنے کے بعد اب چاروں اصولوں کے تحت نمبروار بیس ر

کی حقیقت واصلیت اور تفصیل و دلائل ملاحظہ فرمائیں۔

اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

...بوی: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیس رکعت تراویح

...جماعت ادا فرماتے تھے۔ وَکَانَ یَتَرَوَّحُ فِیْهَا بَیْنَ کُلِّ اَرْبَعِ رَکَعَاتٍ سَاعَةً

...چار رکعت کے بعد ایک ساعت استراحت فرماتے تھے پھر اٹھ کر باقی

...پڑھتے تھے۔ (کشف الغمہ ج ۱ ص ۱۱۶)

...اویح: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت سے بیس تراویح کے عدد مسنون

...(یتروح" کے لفظ سے تراویح کا معنی و مطلب بھی واضح ہو گیا کہ اس طویل

...ہر چار رکعت کے بعد استراحت کے لئے جو چار مرتبہ ترویحہ ہوتا ہے تراویح اس

...ہے۔ اور تراویح کا یہ نام و لفظ بجائے خود بیس تراویح کا ثبوت ہے۔ اس لئے کہ

...کیلئے کم از کم تین کا عدد ہوتا ہے۔ لہٰذا آٹھ رکعت چونکہ ایک یا دو "ترویحہ" پر

...ہے۔ اس لئے آٹھ رکعت کے ایک دو ترویحہ کو تراویح نہیں کہہ سکتے۔ لفظ تراویح

...پر ہی صحیح طور پر صادق ہے کیونکہ اس میں چار مرتبہ "ترویحہ" ہوتا ہے اور صیغہ

...(اویح) تین یا تین سے زائد پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ لہٰذا ازروئے علم و انصاف بیس

...کے منکرین کو یا تو بیس تراویح کا قائل و عامل بننا چاہیئے یا پھر اپنی آٹھ رکعت کیلئے

...(ویح) کا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ (فافہم و تدبر)

...تراویح کی ہر چہار رکعت کے بعد جو وتر ترویحہ و وقفہ ہوتا ہے۔ اہل مکہ اس

...میں کسی اور وظیفہ پڑھنے کی بجائے کعبہ معظمہ کا طواف کر لیتے تھے اور چونکہ مدینہ

...میں طواف کی صورت میسر نہیں تھی۔ اس لئے اہل مدینہ اہل مکہ کے عمل طواف کے

...اہل ہر ترویحہ کے وقفہ میں چار رکعت نفل پڑھ لیتے تھے اور اس طرح بیس تراویح

...چار ترویحوں میں سولہ (۱۶) نوافل پڑھ کر وہ ۳۶ رکعت ادا فرماتے تھے۔

...امام سیوطی، فتاوی عزیزی ص ۱۲۱ جلد ۱، رسالہ اہلحدیث لاہور ۸۱ ۔ ۷ ۔ ۱۷)

اہل مکہ مدینہ: کا عمل بھی مذکورہ تحقیق سے واضح ہو گیا کہ وہ بھی شروع سے
یہ کہ بیس تراویح سنت کے عامل تھے بلکہ بیس تراویح کے ساتھ مکہ میں ہر ترو
دوران طواف کرتے تھے اور مدینہ میں چار نوافل ادا کرتے تھے اور اس طرح
سنت کے ساتھ مزید نیکی وعبادت میں سرگرم تھے مگر منکرین بیس تراویح عجیب
کہ تراویح میں طواف و نوافل جیسی زائد عبادات تو درکنار متفقہ عمل حرمین کے
اصل بیس تراویح ہی کا انکار و خلاف کر کے ''چار سو بیس'' کر رہے ہیں اور موجو
میں سعودی حکومت سے مالی مفاد حاصل کرنے کیلئے ویسے تو سعودی حکومت و
کی قصیدہ خوانی کرتے ہیں مگر آج بھی متفقہ طور پر حرمین میں بیس تراویح کے
خلاف سنت کہہ کر فتویٰ بازی کر رہے ہیں۔

بیس رکعت کی توثیق: امام ربانی علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے کشف ال
میں نبی کریم ﷺ کے بیس رکعت تراویح ادا فرمانے کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
جو روایت نقل فرمائی ہے

یہی روایت جلیل القدر محدث علامہ ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے ''فی
التراویح'' (نبی کریم ﷺ کی نماز تراویح) کے عنوان سے درج فرمائی ہے۔
(کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ ص ۵۰۸)

امام جلال الدین نے ''المصابیح'' میں امام ابن حجر عسقلانی کے حوالہ
رافعی (رحمۃ اللہ علیہم) کا قول بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیس رکعت ادا فرمانے
متعلق نقل کیا ہے''۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ امام شعرانی 'امام ابن جوزی'
رافعی جیسے اکابر ائمہ محدثین کا بغیر جرح و اعتراض اس روایت کو نقل کرنا اگرچہ
بہت مہتم بالشان ہے مگر اس حدیث کے ساتھ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (علیہما الرحمۃ) نے جو نفیس تقریر فرمائی ہے
انصاف کی خصوصی توجہ کی مستحق ہے۔ فرماتے ہیں ''امام بیہقی نے ابوبکر ابن
سے حدیث ابن عباس کی تضعیف کی ہے۔ حالانکہ ان کا ضعف ایسا نہیں
روایت کو مطلق چھوڑ دیا جائے۔ ہاں اگر بسلسلہ تراویح ایسی ہی صراحت کے
حدیث اس کی معارض ہوتی تو پھر البتہ ساقط ہوتی۔ مگر جس حدیث عائشہ
روایت ابی سلمہ کو حدیث ابن عباس کا معارض ہونے کا وہم کیا جاتا ہے وہ تہجد
نے کے باعث حقیقت میں اس کی معارض نہیں۔ لہٰذا روایت ابن عباس
سے سالم ہے''۔ پھر فرمایا ''ایسا کیوں نہ ہو جبکہ بفعل صحابہ اس کو تائید
جیسا کہ امام بیہقی نے سنن میں بسند صحیح سائب بن یزید سے اور امام مالک
میں یزید بن رومان سے روایت کی کہ صحابہ کرام زمانہ حضرت عمر میں بیس
اور تین وتر پڑھتے تھے ..... لہٰذا بیس تراویح پر صحابہ کا اجماع ہو گیا اور ان
کے بعد بیس رکعت ضروری ہو گئی۔ جس کے باعث فقہاء کرام نے بھی بیس
تاکید شدید فرمائی۔ ملخصاً۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۱۲۰)

حضور ﷺ سے بیس تراویح کے ثبوت پر مشتمل حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما پر
اعتراض و شبہ پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت محدث دہلوی جیسی شخصیت نے
اجماع صحابہ اور دیگر روایات صحیحہ و دلائل قویہ کے ساتھ محققانہ محدثانہ
نقلاً اس کا ضعف رفع فرما دیا اور ہر طرح بیس تراویح کا مسنون و
ہونا واضح فرما دیا۔ بہر حال یہ ہے پہلا اصول ارشاد نبوی کے مطابق
سنتی اور ما انا علیہ کی پیروی (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

صحابہ اکابر: جہاں تک سنت خلفاء و ما انا علیہ و اصحابی اور اکابر کی پیروی کا تعلق

ہے ''فتاویٰ عزیزی'' کے حوالہ سے صحیح سند کے ساتھ اس کا بھی اوپر ذکر ہو گیا
دوسرے خلیفہ برحق حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں بیس تراویح پر
راشدین (حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی) اور صحابہ کا عمل و اجماع ہو گیا تھا
بیس تراویح پر عمل کرنے سے سنۃ الخلفاء اور مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ کے
اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ کے ارشادات کی بھی پیروی ہو گئی کیونکہ خلفاء و صحابہ اکابر
اکابر اور سب امت کے بزرگوں سے بڑھ کر بزرگانِ دین ہیں۔ (رضی اللہ عنہم)

ترمذی کی شہادت: صحاح ستہ میں سے ترمذی شریف میں بیس تراویح کے
جو تصریح کی گئی ہے' کوئی مخالف صحاح ستہ کی کسی کتاب میں آٹھ رکعت کے متعلق
تصریح نہیں دکھا سکتا۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''حضرت علی' حضرت
دیگر صحابہ کرام سے بیس تراویح مروی ہیں۔ اکثر علماء امت کا یہی مسلک ہے
امام سفیان ثوری' امام ابن مالک اور امام شافعی کا قول ہے۔ امام شافعی نے فرمایا
نے مکہ مکرمہ میں لوگوں کو بیس تراویح پڑھتے پایا''۔ (ترمذی شریف ج ا ص ۹۹)

سبحان اللہ: خلفاء راشدین' صحابہ کرام' ائمہ' علماء اور خود امّ القریٰ' مکۃ المکرمہ
کے ہاں بیس تراویح کا چرچا ہے اور آٹھ رکعت کا کہیں دور تک نام و نشان نہیں۔
تمام جلیل القدر اکابر امت کو آٹھ اور گیارہ کی روایات کا علم نہیں تھا۔ کیا وہ بیس کی
روایت کو سنت سمجھ بیٹھے تھے؟

''اہلحدیث'' کی تائید: ''بیس تراویح یا اس سے زیادہ رکعتوں کے ثبوت
روایتیں ملتی ہیں...... بالکلیہ ان سب کا انکار کرنا علمی راہ نہیں ہے''۔

مولوی وحید الزمان غیر مقلد نے لکھا ہے کہ ''پہلے وہ لوگ گیارہ رکعتیں
تھے پھر بیس پڑھنے لگے۔ بیس رکعتیں سنت ہیں خلفاء راشدین کی اور آنحضرت

''تَمَسَّکُوْا بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ''

(ترجمہ موطا امام مالک' ص ۱۸)

غیر مقلد کا خلجان: ''یہ بات بڑا خلجان پیدا کرتی ہے کہ شروع سے بیس رکعت
...ہیں...... صحابہ اور تابعین کے دور میں اس پر عمل جاری رہا ہے اور کسی نے بھی
...معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ضرور کوئی حکمت ہے''۔

(ہفت روزہ اہلحدیث لاہور ۱۰ جولائی ۱۹۸۱ء)

اتباع سنت خلفاء و اجماع صحابہ کے بغیر اس کا کوئی علاج نہیں۔

...اور جامع تطبیق: دور فاروقی کے شروع میں گیارہ رکعت کے متعلق جو متنازعہ
...کی جاتی ہے اس سلسلہ میں مولوی وحید الزمان نے بھی بالآخر بیس پر ہی عمل و
...اس سے سنت خلفاء راشدین تسلیم کر کے گیارہ اور بیس کی روایت میں جو تطبیق
...ہے اس کے علاوہ غیر مقلدین کے مسلک محدثین کے ترجمان ہفت روزہ
...'' نے علامہ باجی کے حوالہ سے ایک اور تطبیق نقل کی ہے کہ ''حدیث عائشہ کے
...گیارہ رکعت آپ کا عام معمول تھا اور حدیث ابن عباس کے مطابق بیس رکعت
...کا عمل تھا۔ لہذا گیارہ کی روایت سے بیس رکعت کے انکار پر دلالت نہیں''۔

(اہلحدیث لاہور ۱۷ جولائی ۱۹۸۱ء) بحوالہ تحفۃ الاخیار' علامہ عبدالحی لکھنوی۔

...فقیر کہتا ہے کہ گیارہ اور بیس رکعت کے سلسلہ میں قیل و قال اور نشیب و فراز
...علامہ باجی کے متعلق ''اہلحدیث'' کا یہ انکشاف ایک جامع و بہتر تطبیق کا
...جب گیارہ اور بیس رکعت دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں
...کا عمل بعض اوقات ہوا۔ اگرچہ اس روایت میں بعض کے نزدیک کچھ ضعف
...نے دیگر قرائن سے اس ضعف کو اٹھا دیا ہے اور اگرچہ گیارہ رکعت جمہور کے

تمیم داری کو بیس تراویح اور تین وتر پڑھانے کا حکم دیا تھا اور اس میں قوت ہے۔

(مسک الختام شرح بلوغ المرام)

مولوی غلام رسول قلعوی: تیرھویں صدی کے آخر میں جب غیر مقلد مولوی حسین بٹالوی نے آٹھ رکعت تراویح ایجاد کی اور بیس رکعت کو خلاف سنت و بدعت [illegible] دیا تو خود "اہلحدیث" مکتب فکر کے مولوی غلام رسول قلعوی شاگرد مولوی نذیر حسین [illegible] نے اس کا رد کرتے ہوئے لکھا کہ "ہماری دلیل بیس رکعت تراویح کی پیغمبر خدا [illegible] حدیثیں ہیں۔ جن پر فضائل اعمال میں عمل سب علماء کے نزدیک متفق علیہ ہے۔

دوسرا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت سے لے کر اس وقت [illegible] سب لوگ بیس تراویح ہی پڑھتے چلے آئے ہیں۔ سوائے اس حد سے نکلنے والے [illegible] (بٹالوی) کے جو بیس رکعت کو بدعت اور خلاف سنت کہتا ہے"۔

(ترجمہ رسالہ فارسی، بحوالہ صلوٰۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم)

حرف آخر: الحمد للہ ہم نے دس احادیث کے چار اصول کی روشنی میں بیس تراویح [illegible] مدلل ثبوت کے علاوہ خود منکرین بیس غیر مقلدین کے اکابر کے حوالہ جات سے مسئلہ [illegible] طرح مکمل کر دیا ہے۔ اس کے باوجود اگر چند لوگ خود کو صحیح اور باقی سب اُمت کی [illegible] عمل کو غلط قرار دیں تو خدا کو کیا جواب دیں گے؟

===========

باب نمبر ۳

اصلاح معاشرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کل من علیها فان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللہ
وعلیٰ آلك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللہ

نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

قرآن وحدیث کی روشنی میں
باطنی عیوب وروحانی امراض
کی اصلاح کا بیان

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آنکھ' کان اور دل: وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْــــُٔوْلًا ۝

"اور جس بات کا تجھے علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ' بے شک کان' آنکھ اور دل سب سے سوال ہونا ہے۔" (پ ۱۵ ارکوع ۴' سورہ بنی اسرائیل آیت ۳۶)

اصلاح: کان' آنکھ اور دل کے اعمال کے متعلق کل قیامت کو احکم الحاکمین کی عدالت میں حساب وسوال ہوگا اس لیے دل کو برے عقائد اور برے ارادہ سے۔ کان کو کسی کی غیبت اور برائی جھوٹی و بے حیائی کی بات' لغو گفتگو' گپ شپ اور گانے بجانے کی آواز سے اور آنکھ کو بے حیائی و برائی کے مناظر' فلم و تماشہ' سینما وٹیلیویژن اور غیر محارم و کسی چیز کو بری نظر کے ساتھ دیکھنے سے محفوظ اور پاک رکھنا ضروری ہے اور کسی دعویٰ اور کسی الزام سے پہلے اپنے کان' دل اور آنکھ سے علم و تحقیق حاصل کرنا لازم ہے۔ بغیر علم اور تحقیق' بلا سوچے سمجھے بدگمانی وخیالی اور سنی سنائی باتوں پر کوئی دعویٰ کرنا' الزام لگانا' جھوٹی شہادت دینا' قسم کھانا' کسی مسلمان کے پیچھے پڑنا' اس کی جان' مال' آبرو کو نقصان پہنچانا اور اس سے بغض وعناد رکھنا ناجائز اور قیامت میں عذاب ومواخذہ کا باعث ہے۔ والعیاذ باللہ

زبان وبیان: اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝

"جب (انسان سے) لیتے ہیں دو لینے والے۔ ایک دائیں بیٹھا اور ایک بائیں۔ کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔" (پ ۲۶ رکوع ۱۶' سورہ ق' آیت ۱۷، ۱۸)

اصلاح: ہر انسان کے پاس دائیں بائیں دو لکھنے والے فرشتے ہیں۔ دایاں نیکیاں لکھتا اور بایاں گناہ۔ اس لیے جھوٹ' غیبت' گانا' گالی' بدزبانی' زبان درازی' ٹھٹھا مذاق اور واہیات وخرافات سے زبان کو پاک رکھنا چاہیے اور بات کرتے وقت اس امر کو ملحوظ رکھنا چاہیے کہ ہماری ہر بات لکھی جارہی ہے اس لیے کوئی ظلم وگناہ کی بات نہ ہو جو ہمارے لیے عذاب ومواخذہ کا باعث ہو۔

بالخصوص پیشاب' پاخانہ وہمبستری کے مخصوص وقت فرشتے علیحدہ ہوجاتے ہیں۔ اس لیے ایسے مواقع میں بات کرنی منع ہے۔ تاکہ اس کے لکھنے والے فرشتوں کو قریب آنے کی تکلیف نہ ہو۔ حدیث میں فرمایا "برہنہ ہونے سے بچو۔ تحقیق تمہارے پاس وہ فرشتے ہیں جو قضائے حاجت وہم بستری کے بغیر جدا نہیں ہوتے۔ پس ان سے حیا کرو۔"

دل کی سیاہی: كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

"بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھادیا ہے ان کی کمائیوں نے۔"
(پ ۳۰ رکوع ۸' سورہ المطففین' آیت ۱۴)

حدیث میں فرمایا جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے۔ ایک سیاہ نقطہ اس کے دل پر لگ جاتا ہے۔ اگر توبہ کرلی تو مٹ جاتا ہے۔ ورنہ جوں جوں گناہ کرتا جائے گا وہ نقطہ پھیلتا اور پھیلتا رہے گا۔ یہاں تک کہ دل اتنا سخت وسیاہ ہوجائے گا کہ نہ اسے حق و باطل کی تمیز رہے گا۔ (نہ کسی نصیحت کا اس پر اثر ہوگا)

اصلاح: ناجائز کمائی' حرام کاروبار' بدعملی وگنہ گاری سے دل سیاہ ہوجاتا ہے اور اس پر زنگ چڑھ جاتا ہے۔ اس لیے دل کو زنگ آلود وسیاہ کرنے والی کمائی وبدعملی سے پرہیز کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا

ہے۔ اگر اس میں اصلاح ہے تو سارے جسم کی اصلاح ہوگی اور اگر اس [illegible]
ہے تو سارا جسم فاسد ہوگا۔" اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ " سن لو وہ دل ہے
(برے عقیدوں' ناپاک ارادوں اور حرام وخبیث چیزوں سے اس کی حفاظت [illegible]
اور اس کی سلامتی و پاکیزگی کی فکر کرو)

دل کی صفائی: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس طرح لوہے کو پانی [illegible]
زنگ لگ جاتا ہے اسی طرح (غفلت اور گناہ سے) دلوں پر بھی زنگ لگ جاتا [illegible]
عرض کیا گیا۔ یارسول اللہ دلوں کا زنگ اتارنے کے لیے کون سی چیز ہے؟ فرمایا موت [illegible]
کثرت سے یاد کرنا اور قرآن کی تلاوت کرنا''۔

☆ ہر چیز کی صفائی کے لیے کوئی چیز ہے اور دلوں کی صفائی کے لیے اللہ کا ذکر [illegible]
اور اللہ کے ذکر سے زیادہ اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی اور کوئی چیز نہیں [illegible]
الحدیث (مشکوٰۃ شریف' باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ، تیسری فصل)

نفاق اور ایمان: ''گانا (بجانا) اور کھیل کود دل میں اس طرح منافقت اگاتا [illegible]
جس طرح پانی سبزہ اگاتا ہے اور اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں [illegible]
جان ہے کہ قرآن اور ذکر دلوں میں اس طرح ایمان اگاتے ہیں جس طرح پانی [illegible]
اُگاتا ہے۔'' (دیلمی' کتاب الزواجر)

اصلاح: دل کی صفائی وایمان کی حفاظت کے لیے تلاوت قرآن وذکر الٰہی کا سلسلہ
جاری رہنا چاہیے اور موت کو زیادہ یاد کرنا چاہیے اور دنیا کی عیاشی ورنگینی' [illegible]
بجانے کھیل کود اور نفس وشیطان کی مکاریوں سے دامن بچانے کی پوری کوشش [illegible]
چاہیے۔ واللہ الھادی والموافق

ریاء و نمائش: ''مجھے اپنی اُمت پر شرک اور شہوت خفیہ کا خطرہ ہے۔ عرض کیا گیا۔
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کے بعد آپ کی امت مشرک ہو جائے گی۔ فرمایا ہاں لیکن وہ
[illegible] سورج' پتھر اور بت کی پوجا نہیں کریں گے۔ بلکہ (ان کا شرک یہ ہوگا کہ اللہ کی رضا
[illegible]) لوگوں کو دکھانے کے لیے عمل کریں گے اور شہوت خفیہ یہ ہے کہ ایک شخص صبح
[illegible] ہوگا پھر اس کے لیے شہوت ظاہر ہوگی اور وہ روزہ چھوڑ کر شہوت میں مبتلا ہوگا۔
([illegible] بیہقی' فی شعب الایمان وغیرھا' مشکوٰۃ کتاب الرقاق باب الریاء والسمعۃ، تیسری فصل)

اصلاح: رضائے الٰہی محبت نبوی اور خلوص نیت عمل کی بنیاد ہونی چاہیے۔ ریاء ونمائش
[illegible] حرام وشدید کبیرہ گناہ ہے کہ اسے شرک اصغر قرار دیا گیا ہے۔ ریا کی طرح شہوت
[illegible] بھی ایمان وعمل کی حفاظت ضروری ہے۔

علامات منافق: ''جس میں یہ چار باتیں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے اور جس
[illegible] ان میں سے کوئی ایک پائی جائے۔ اس میں نفاق کی ایک عادت ہے۔ جو امانت
[illegible] خیانت کرے' بات کرے تو جھوٹ بولے وعدہ کرے تو پورا نہ کرے' جھگڑتے
[illegible] بدزبانی کرے۔ (بخاری ومسلم)

[illegible] الوجہین: ''دو مونہہ والا شخص قیامت کے دن (منافقانہ روش' چغل خوری و
[illegible] پن کے باعث) بدترین آدمی پاؤ گے جو ایک طرف ایک موںہہ کے ساتھ اور
[illegible] طرف دوسرے موںہہ کے ساتھ آتا ہے''۔
(متفق علیہ' مشکوٰۃ کتاب الآداب باب حفظ اللسان پہلی فصل)

☆ ''جو شخص دنیا میں دو موںہہ والا ہوگا۔ قیامت کے دن اس کی آگ کی زبان ہو
گی۔'' (دارمی' مشکوٰۃ کتاب الآداب باب حفظ اللسان، دوسری فصل)

گناہ کی اصل: ''تمام گناہوں کی اصل (جڑ اور بنیاد) دنیا کی محبت ہے اور تمام فتنوں کی اصل پیداوار کا عشر اور مال کی زکوٰۃ نہ دینا ہے'' (مشکوٰۃ شریف 'منبہات)

فم اور فرج: ''جانتے ہو لوگوں کو جنت میں زیادہ داخل کرنے والی کون سی چیز ہے؟ خوف خدا اور حسن اخلاق۔ جانتے ہو لوگوں کو دوزخ میں زیادہ داخل کرنے والی کون سی چیز ہے۔ منہ اور شرمگاہ (یعنی حلال و حرام کا امتیاز کیے بغیر منہ کا چسکہ اور بغیر نکاح شرمگاہ کی بے احتیاطی اور جنسی لذت و شہوت رانی لوگوں کو کثرت سے جہنم میں لے جائے گی) استغفر اللہ

(ترمذی شریف' مشکوٰۃ کتاب الآداب باب حفظ اللسان، دوسری فصل)

تبدیلی نسب: ''جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کا دعویٰ کرے۔ حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ شخص اس کا باپ نہیں ہے ایسے شخص پر جنت حرام ہے۔''

☆ ''ایسا شخص جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا' حالانکہ اس کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے سونگھی جائے گی''

☆ ''ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ' ملائکہ اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ بروز قیامت اللہ نہ اس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل'' (بخاری و مسلم وغیرہ) معلوم ہوا کہ اپنی ولدیت یا نسب کو تبدیل کرنا اور اپنے باپ دادا کے خلاف سید قریشی' پٹھان' شیخ وغیرہ کہلوانا اور دوسروں کی طرف منسوب ہونا سخت کبیرہ گناہ ہے۔

نصیحت بغیر عمل: ''شب معراج ایک قوم پر میرا گزر ہوا جس کے ہونٹ آگ کی قینچی سے کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے کہا۔ اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا یہ آپ کی امت کے وہ لوگ (خطیب' واعظ' مقرر' عالم' لیڈر' حاکم وغیرہم) ہیں

[illegible] بیان پر خود عمل نہیں کرتے۔''

(ترمذی' مشکوٰۃ' کتاب الآداب باب البیان والشعر' دوسری فصل)

[illegible]: (دنیاوی امور' بیماری' غریبی' پریشان حالی میں) ''اپنے سے ادنیٰ شخص کو [illegible] سے اعلیٰ کو نہ دیکھو تاکہ (تم میں جذبہ شکر پیدا ہو اور) تم اپنے پر اللہ کی نعمتوں [illegible]۔'' (مسلم' مشکوٰۃ کتاب الرقاق باب فضل الفقراء' پہلی فصل)

''جس میں دو خصلتیں پائی جائیں وہ اللہ کے ہاں شاکر و صابر لکھا جائے گا۔ [illegible] معاملہ میں اپنے سے اعلیٰ کو دیکھے اور نیکی میں اس کی پیروی کرے اور دنیا کے [illegible] میں اپنے سے ادنیٰ کو دیکھے اور اللہ نے اس پر اسے جو فضیلت بخشی ہے اس پر اللہ [illegible] جائے۔'' (ترمذی شریف' مشکوٰۃ کتاب الرقاق باب فضل الفقراء' دوسری فصل)

[illegible] شہوت: (غیر محرم کی طرف) ''نظر کرنا ابلیس کے تیروں میں سے زہر کا بجھا ہوا [illegible] ہے'' (جو شدید ہلاکت کا باعث ہے)

''جو اجنبی عورت کے محاسن کو شہوت سے دیکھے قیامت کے دن اس کی [illegible] میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔'' (مشکوٰۃ شریف' طبرانی' ہدایہ)

[illegible] خوف: ''جس نے اپنے بھائی کی طرف خوفناک نظر سے دیکھا۔ قیامت کے دن [illegible] خوف میں مبتلا فرمائے گا۔'' (بیہقی' مشکوٰۃ شریف)

[illegible] نغمہ: ''جو گانے والی کا گانا سننے کے لیے بیٹھا۔ قیامت کے دن اس کے کانوں [illegible] سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔''

''جو گانے کی آواز کی طرف متوجہ ہوا وہ جنت میں رُوحانیین کی آواز سے محروم ہو گا۔'' (ابن عساکر' حکیم ترمذی)

جھوٹ: ''جب بندہ جھوٹ بولتا ہے اس سے ایسی بدبو ظاہر ہوتی ہے جس کے فرشتہ ایک میل اس سے دور ہو جاتا ہے۔''

(ترمذی' مشکوٰۃ' کتاب الآداب باب حفظ اللسان' دوسری فصل)

غیبت: ''شب معراج ایک قوم پر گزر ہوا جس کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اپنے وسینہ کو نوچ رہے تھے۔ میں نے کہا اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی غیبت و بے آبروئی کرتے تھے۔

(ابوداؤد' مشکوٰۃ کتاب الآداب' باب ما نہی عنہ من التھاجر' دوسری فصل)

بہتان: ''جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ عرض کیا گیا۔ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ زیادہ جاننے والے ہیں۔ فرمایا تیرا اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرنا جو اسے ناپسند غیبت ہے۔ عرض کیا گیا اگر وہ بات واقعی اس میں ہو؟ فرمایا اگر وہ بات واقعی اس میں (جو تو اس کی پس پشت کہہ رہا ہے) تو پھر تو نے اس کی غیبت کی ہے اور اگر وہ بات میں نہیں ہے تو پھر تو نے اس پر بہتان لگایا ہے۔'' (جو غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے)

(مسلم شریف' مشکوٰۃ کتاب الآداب' باب حفظ اللسان' پہلی فصل)

گالی اور قتل: ''مسلمان کو گالی دینا فسق (گناہ و سرکشی) اور اس کا قتل کرنا کفر ہے''

(بخاری و مسلم' مشکوٰۃ کتاب الآداب' باب حفظ اللسان' پہلی فصل)

والدین کو بدزبانی: ''آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں سے عرض کیا گیا۔ یارسول اللہ ﷺ کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے۔ فرمایا۔ ہاں آدمی کسی کے باپ کو گالی دے اور وہ اس کے باپ کو گالی دے۔ یہ اس کی ماں کو گالی دے اور وہ اس کی ماں کو گالی دے'' (اس طرح والدین کو گالی دلانے کا سبب بنتا

کو گالی دیتا ہے) والعیاذ باللہ تعالیٰ

(مسلم' بخاری' مشکوٰۃ کتاب الآداب باب البر والصلۃ' پہلی فصل)

عصبیت: ''جو شخص عصبیت کی طرف بلائے (یعنی بغیر اوصاف و دیانت اپنی قوم اور علاقہ کا تعصب کرے) وہ ہم میں سے نہیں جو عصبیت کے لیے جھگڑا کرے سے نہیں۔ جو عصبیت پر مرجائے وہ ہم میں سے نہیں۔''

(ابوداؤد شریف' مشکوٰۃ کتاب الآداب باب المفاخرۃ والعصبیۃ' دوسری فصل)

کبر و غرور: ''جس کے دل میں ذرہ برابر کبر ہو وہ جنت میں داخل نہ ہوگا کبر (غرور کے باعث) حق کے سامنے سرکشی کرنا اور لوگوں کو اپنے سے حقیر جاننا ہے۔''

(مسلم' مشکوٰۃ کتاب الآداب باب الغضب والکبر)

''بے شک اللہ نے میری طرف وحی فرمائی کہ تواضع کرو حتی کہ کوئی کسی پر فخر نہ اور کوئی کسی پر بغی وزیادتی نہ کرے۔''

(مسلم شریف' مشکوٰۃ کتاب الآداب باب المفاخرۃ والعصبیۃ' پہلی فصل)

''خبردار حسد سے بچو۔ بے شک حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔''

(ابوداؤد' مشکوٰۃ کتاب الآداب باب ما ینھی عنہ من التھاجر' دوسری فصل)

''حسد کرنے والا' چغل خور' کاہن' نہ وہ میرے ہیں' نہ میں ان کا ہوں۔''

(طبرانی' ابوداؤد)

''مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے (کہ اپنی دُنیاوی وذاتی رنجش کے لیے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے۔ جس نے تین دن سے زیادہ

(ناراضگی کے باعث) اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑ دیا گویا اس نے بھائی کو قتل کیا۔

(ابوداؤد' مشکوٰۃ' کتاب الآداب باب ما ینھی عنہ من التھاجر)

لعن طعن: ''مومن (مومن پر) نہ طعنہ بازی کرتا ہے' نہ لعنت کرتا ہے۔ نہ بے حیائی کا بول بولتا ہے۔ نہ بے مقصد بات کرتا ہے۔''

(بیہقی' مشکوٰۃ' کتاب الآداب باب حفظ اللسان' دوسری فصل)

حرص و ہوس: ''ابن آدم کا جسم بوڑھا ہوتا ہے اور دو چیزیں جوان ہوتی ہیں۔ ہوس اور عمر کی حرص۔'' (یعنی دنیا کی محبت اور لمبی اُمید)

(بخاری و مسلم' مشکوٰۃ کتاب الرقاق باب الامل والحرص' پہلی فصل)

ٹھٹھا بازی: تحقیق جو شخص لوگوں کو ہنسانے کے لیے باتیں بنائے وہ زمین و آسمان کی مسافت کی بہ نسبت زیادہ مسافت سے (جہنم میں) پھینکا جائے گا۔ زبان کا پھسلنا پاؤں کے پھسلنے سے زیادہ سخت ہے۔''

(بیہقی' مشکوٰۃ' کتاب الآداب باب حفظ اللسان' دوسری فصل)

زیادہ ہنسی: ''زیادہ نہ ہنسو۔ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔''

(مشکوٰۃ شریف' کتاب الآداب باب حفظ اللسان' تیسری فصل)

☆ ''جس کا ہنسنا زیادہ ہوگا اس کا دل مر جائے گا۔ چہرہ کی نورانیت جاتی رہے گی۔ شیطان اس سے راضی ہوگا۔ رحمان ناراض ہوگا۔ روز قیامت حساب کتاب سخت ہوگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ سے محروم ہوگا۔ ملائکہ کی اس پر لعنت ہوگی۔ آسمان و زمین والوں کی دشمنی ہوگی۔ بھلائی کی چیزیں بھول جائے گا۔ قیامت کے دن رسواء ہوگا۔''

❖ ''جب بندہ زمین پر ہنستا ہے تو زمین ندا کرتی ہے کہ آج میرے اوپر تو ہنس رہا ہے اور کل میرے اندر (قبر میں) تو روتا ہوگا۔'' (منبہات ابن حجر)

غیظ و غضب: ''بے شک غصہ شیطان سے ہے اور شیطان کی پیدائش آگ سے ہے اور آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اسے چاہیے کہ وضو کر لے۔'' (ابوداؤد' مشکوٰۃ کتاب الآداب باب الغضب والکبر' دوسری فصل)

☆ ''جسے غصہ آئے اگر وہ کھڑا ہے تو چاہیے کہ بیٹھ جائے۔ پس اگر غصہ اتر جائے تو بہتر ورنہ اسے چاہیے کہ لیٹ جائے۔

(احمد' ترمذی' مشکوٰۃ کتاب الآداب باب الغضب والکبر' دوسری فصل)

☆ ''جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھے۔ اس کا غصہ اتر جائے گا۔'' (ابوداؤد' طبرانی' ترمذی)

ظلم و ستم: ''جانتے ہو مفلس کون ہے؟ عرض کیا گیا جس کے پاس درہم اور سامان نہ ہو۔ فرمایا میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز' روزہ لے کر آئے گا لیکن اس کا حال یہ ہوگی کہ کسی کو گالی دی ہے' کسی کو بہتان لگایا ہے' کسی کا مال کھایا ہے' کسی کا خون بہایا ہے' کسی کو مارا پیٹا ہے' پس اس ظالم کی نیکیاں ان مظلوموں پر تقسیم ہوں گی۔ اگر نیکیاں ان میں تقسیم ہونے سے پہلے ختم ہو گئیں تو ظالم کے ظلم کی مقدار مظلوموں کے گناہ اس پر ڈالے جائیں گے اور اسے جہنم میں ڈالا جائے گا۔'' (جو ظالم و عیاش ہو اور نماز روزہ وغیرہ اعمال حسنہ سے بھی محروم ہو اس کا کیا حال ہوگا)

(مسلم' مشکوٰۃ کتاب الآداب باب الظلم' پہلی فصل)

☆ ''جو ظالم کو ظالم جانتے ہوئے اس کے ساتھ نکلا' وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔''

(بیہقی' مشکوٰۃ' کتاب الآداب باب الظلم' تیسری فصل)

بخل: ''بخیل (کنجوس آدمی) خدا سے دُور' جنت سے دُور' لوگوں سے دُور اور دوزخ سے نزدیک ہے۔'' (مشکوٰۃ باب الانفاق وکراھیۃ الامساک' دوسری فصل)

☆ ''حق تعالیٰ نے اپنی عزت وعظمت کی قسم ارشاد فرمائی کہ وہ بخیل کو جنت میں نہ جانے دے گا۔''

☆ ''کیا میں تمھیں سب سے زیادہ بخیل نہ بتاؤں۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ! وہ کون ہے؟ فرمایا جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے وہ سب سے زیادہ بخیل ہے۔'' (صلی اللہ علیہ وسلم)

(کتاب الزواجر' کیمیائے سعادت' ترمذی' احمد' مشکوٰۃ' کتاب الصلوٰۃ' باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلہا' تیسری فصل)

طمع:

''طمع سے اللہ کی پناہ مانگو''

☆ ''جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے اس سے ناامید ہو جاؤ (اس کا لالچ نہ کرو) اور طمع سے بچو۔ پس تحقیق طمع حاضر محتاجی ہے۔'' (طبرانی' حاکم)

قطع رحم:

''جنت میں داخل نہ ہوگا جو قطع رحم کرے''

(عزیزوں' رشتہ داروں کے حقوق کی پامالی اور ان کے ساتھ بدسلوکی کرے)

(بخاری' مسلم' مشکوٰۃ کتاب الآداب باب البر والصلۃ' پہلی فصل)

مکر وضرر:

''جس نے مومن کو نقصان پہنچایا یا اس کے ساتھ مکر کیا وہ ملعون ہے۔''

(ترمذی شریف' مشکوٰۃ کتاب الآداب' باب ما نہی عنہ من التھاجر' دوسری فصل)

========

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''اے محبوب! اُن کے مال میں سے زکوٰۃ تحصیل کرو جس سے تم اُنھیں ستھرا اور پاکیزہ کر دو اور اُن کے حق میں دعائے خیر کرو' بے شک تمہاری دُعا اُن کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے''۔ (پارہ ۱۱' رکوع ۲' سورہ التوبہ' آیت ۱۰۳)

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى ○

''اور وہ (نبی) کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے''۔ (پارہ ۲۷' رکوع ۵' سورہ النجم' آیت ۳)

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری دعاؤں کا بیان

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جب سو کر اٹھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ وَعَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَاَذِنَ لِیْ بِذِكْرِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

''سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں (نیند کی مجازی) موت کے بعد زندہ فرمایا اور (ایک دن حقیقی موت کے بعد) اس کی طرف جانا ہے''۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے (نیند کے بعد) میری روح مجھے لوٹا دی اور میرے جسم کو راحت پہنچائی اور مجھے اپنے ذکر کی توفیق دی۔ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی حقیقی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے''۔

فائدہ: جو مسلمان بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے اس کے گناہ بخشے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کی مثل ہوں۔ (عمل الیوم واللیلۃ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ)

جب استنجا کے لیے جائے:

سر ڈھانپ لے۔ بیت الخلاء و مقام استنجا میں پہلے بایاں پاؤں رکھے اور اس جگہ داخل ہونے اور کپڑا اٹھانے سے پہلے پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

(بخاری، مسلم، مشکوۃ کتاب الطہارۃ باب آداب الخلاء، پہلی فصل)

''اللہ کے نام سے شروع اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ مذکر و مونث جنوں۔ بری باتوں اور برے کاموں سے''۔

جب استنجا سے فارغ ہو کر نکلے پہلے دایاں پاؤں نکالے اور کہے۔

غُفْرَانَكَ (تیری بخشش چاہتا ہوں)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذَاقَنِیْ لَذَّتَهٗ وَاَبْقٰی فِیْ قُوَّتَهٗ وَدَفَعَ عَنِّیْ اَذَاهُ۔

''سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے کھانے کی لذت نصیب فرمائی اور اس کی قوت مجھ میں باقی رکھی اور اس کی تکلیف مجھ سے دور فرمائی''۔

جب وضو کرے:

چاہیے کہ بِسْمِ اللّٰه شریف پڑھے

(مشکوۃ کتاب الطہارۃ باب سنن الوضوء دوسری فصل)

پھر کہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔

''اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرا گھر وسیع کر دے اور میرے رزق میں برکت فرما دے۔'' وضو کرنے کے بعد آسمان کی طرف دیکھے اور پڑھے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (تین مرتبہ)۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔

''اے اللہ مجھے بہت توبہ کرنے والوں اور ستھروں میں شامل فرما۔'' جو شخص وضو کر کے پڑھے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ۔

''پاک ہے تیری ذات اے اللہ میں تیری حمد کرتا ہوں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور اپنے گناہوں سے تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں۔'' اس کی یہ دعا صحیفہ میں بند کر کے اس پر مہر لگا دی جائے گی جو قیامت تک نہ ٹوٹے گی''۔ (معجم طبرانی اوسط)

جب گھر سے نکلے:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.

''اللہ کے نام سے شروع۔ اللہ پر میرا بھروسہ ہے اللہ کے بغیر کوئی طاقت اور قوت نہیں۔'' (ابوداؤد، ترمذی، مشکوۃ باب الدعوات فی الاوقات، دوسری فصل)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ.

(مشکوۃ باب الدعوات فی الاوقات، دوسری فصل)

''اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں' اس سے کہ میں خود گمراہ ہوں یا گمراہ کیا جاؤں' یا خود پھسلوں یا مجھے پھسلایا جائے یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے' یا خود نادانی کروں یا کوئی نادانی سے پیش آئے''۔

جب مسجد میں داخل ہو:

پہلے دایاں پاؤں اندر رکھے اور کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ.

''اللہ کے نام سے شروع۔ رسول اللہ کو سلام عرض کرتا ہوں۔

اللَّهُمَّ افْتَحْ لَنَا أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لَنَا أَبْوَابَ رِزْقِكَ.

''اے اللہ ہمارے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور اپنے رزق کے دروازے آسان فرمادے۔''

جب مسجد سے نکلے پہلے بایاں پاؤں باہر رکھے اور کہے'

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ.

اللہ کے نام سے شروع۔ رسول اللہ کو سلام عرض کرتا ہوں۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ.

''اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے''۔

جب گھر میں داخل ہو:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا.

(ابوداؤد، مشکوۃ باب الدعوات فی الاوقات، دوسری فصل)

''اے اللہ میں تجھ سے گھر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی خیر مانگتا ہوں۔ اللہ کے نام سے داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ باہر نکلے اور اپنے رب پر ہم نے توکل کیا۔'' پھر گھر والوں کو سلام کرے۔

یاد رکھو: جو شخص گھر میں داخل ہوتے اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے' شیطان کہتا ہے نہ میں تمہارے گھر میں رات گزار سکتا ہوں نہ تمہارے کھانے میں شریک ہو سکتا ہوں۔ (الحدیث)

گھر کے مشاغل:

جب رات کا اندھیرا چھائے اپنے بچوں کو باہر نکلنے سے روکو۔ اس لیے کہ اس وقت شیاطین بہت پھیلتے ہیں اور جب رات کا کچھ حصہ گذر جائے تو بِسْمِ اللّٰه پڑھ کر دروازہ بند کردو اور بِسْمِ اللّٰه پڑھ کر چراغ بجھادو اور بِسْمِ اللّٰه پڑھ کر مشکیزہ کا منہ باندھ دو اور بِسْمِ اللّٰه پڑھ کر برتن کا منہ بند کردو۔ چاہے ان پر کوئی چیز رکھ دو۔

جب بازار میں داخل ہو:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ.

(ترمذی، ابن ماجہ، مشکوۃ باب الدعوات فی الاوقات دوسری فصل)

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ.

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کا ملک ہے اسی کی تعریف ہے۔ وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں اس کے ہاتھ میں ہے اور وہی ہر شے پر قادر ہے۔

جو یہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک لاکھ نیکی لکھے گا۔ ایک لاکھ گناہ معاف فرمائے گا اور اس کا ایک لاکھ درجہ بلند فرمائے گا اور اس کے لیے جنت میں محل بنائے گا۔

جب کھانا کھائے:

جوتا اتار کر بیٹھے، ننگے سر نہ کھائے، اول آخر ہاتھ دھوئے۔ پہلی مرتبہ ہاتھ نہ پونچھے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر پونچھ لے۔ انگریزی فیشن کے مطابق کھڑے ہو کر اور میز کرسی پر کھانا ہرگز نہ کھائے۔ نمکین چیز سے شروع کرے اور نمکین پر ختم کرے۔ اگر دستر خوان پر میٹھی چیز ہو تو اسے درمیان میں کھائے۔ کھانے کے دوران دیوار یا کسی چیز کا سہارا نہ لے اور بائیں ہاتھ کو زمین پر ٹیک دے کر نہ کھائے۔ جہاں تک ہو سکے چمچ کے استعمال سے بھی پرہیز کرے تاکہ کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے اور برتن صاف کرنے کا اجر اور سنت پر عمل کا ثواب ضائع نہ ہو۔ بیٹھتے وقت بایاں پاؤں بچھا دے اور دایاں کھڑا رکھے یا سرین پر بیٹھے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھے اور جب کھانا شروع کرے تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے بعد یہ پڑھے۔

اے اللہ ہمارے لیے اس کھانے میں برکت فرما اور اس سے بہتر عطا فرما۔"

اور دودھ ہو تو یوں کہے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

"اے اللہ ہمارے لیے اس میں برکت فرما اور ہمیں اس سے زیادہ عطا فرما۔"

اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ پڑھ لے۔ کھانے کے بعد یوں دعا کرے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

"سب تعریفیں اللہ کے لیے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمانوں میں سے بنایا۔"

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا

"سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے کھلایا پلایا اور حلق سے اس کا داخل ہونا آسان فرمایا اور اس کے باہر نکلنے کا راستہ بنایا۔"

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنِىْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّىْ وَلَا قُوَّةٍ.

"سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور بغیر میری قوت و طاقت کے مجھے یہ رزق دیا"۔

فائدہ: بے شک اللہ اس بندے سے خوش ہوتا ہے جو کھائے اس پر خدا کی حمد بجا لائے اور پانی پیئے تو اس پر الحمد کہے۔ "اگر کوئی دعوت دے اور کھانا کھلائے تو اس کے لیے یوں کہے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ فَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ.

"اے اللہ انہیں جو تو نے رزق دیا ہے اس میں ان کے لیے برکت فرما اور ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔"

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۔

''اے اللہ جس نے مجھے کھلایا ہے تو اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا ہے تو اسے پلا''۔

جب لباس پہنے:

مرد و عورت ایسا لباس پہنے جس سے وہ سب اعضاء پوری طرح چھپ جائیں جو چھپانے کے لائق ہیں اور عموماً پردہ میں رہتے ہیں۔ ایسا باریک کپڑا جس سے جسم اور بال نظر آئیں اور ایسا تنگ لباس جس سے اعضاء کی ہیئت نمایاں ہو ہرگز استعمال نہ کریں۔ زنانہ مردانہ انگریزی لباس اور سوٹ بوٹ بالکل نہ پہنیں۔ بغیر ''کف'' اور کالر کے سیدھا سادہ لمبا کرتہ ہو، مرد کی شلوار ٹخنے سے اوپر اور عورت کی ٹخنے سے نیچے ہو، آستینیں پوری ہوں اور مرد کا کوئی کپڑا ریشمی نہ ہو، جب کپڑے پہنے تو یہ پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ۔

''سب تعریفیں اللہ کے لیے جس نے مجھے وہ لباس پہنایا جس سے میں اپنی شرم کی چیزیں چھپاؤں اور اپنی زندگی میں زینت حاصل کروں۔''

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ

''سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور بغیر میری قوت و طاقت کے مجھے عطا فرمایا''۔

فائدہ: جو مسلمان کپڑے پہن کر یہ دعا پڑھے اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ ''وَاللّٰهُ لَطِیْفٌ بِالْعِبَادِ''۔

جب جوتا پہنے:

جوتا پہننے میں پہلے دایاں پاؤں داخل کرے اور اتارتے وقت پہلے بایاں پاؤں نکالے پھر دایاں۔ علماء کرام نے کپڑا پہننے اتارنے کو بھی اسی پر قیاس فرمایا ہے۔

جب مجلس سے اٹھے:

جسے یہ محبوب ہو کہ وہ پورے پیمانہ کے ساتھ ثواب حاصل کرے وہ مجلس کے اختتام پر یوں پڑھے:

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ۔ (ترمذی، مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات، دوسری فصل)

''پاک ہے تو اے اللہ اور تیری حمد کرتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں''۔

فائدہ: جس مجلس کے اختتام پر یہ دعا پڑھے اس میں جو نیک بات ہوگی یہ دعا قیامت کے دن اس کی حفاظت کے لیے سپر بن جائے گی اور اگر مجلس میں کوئی نامناسب بات ہوئی تو اس کا کفارہ ہو جائے گی۔

جب کسی کو رخصت کرے:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِكَ۔

''میں تیرا دین تیری امانت اور تیرے عمل کا انجام اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔''

(ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات، دوسری فصل)

جب سواری پر قدم رکھے:

بِسْمِ اللّٰهِ کہے اور جب اس پر بیٹھ جائے یوں کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ○ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔

''سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے اس کو

مطیع فرما دیا ورنہ ہمارا اس پر قابو نہیں تھا اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔"

(مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات دوسری فصل)

جب دریا میں سوار ہو:

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

"اللہ کے نام پر ہے اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا بے شک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔"

جس شہر میں پہنچنا ہو:

جب اس کو دیکھے یوں کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ اَهْلِهَا وَ شَرِّ مَا فِيْهَا۔

"اے اللہ ہم تجھ سے اس شہر اور اہل شہر اور جو کچھ شہر میں ہے اس کی بہتری کا سوال کرتے ہیں اور اس شہر اور اہل شہر اور جو کچھ شہر میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔"

جب شہر میں داخل ہو:

یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا۔

"اے اللہ ہمارے لیے اس شہر میں برکت فرما اے اللہ ہمیں اس کا پھل عطا فرما اور ہمیں شہر والوں کے لیے محبوب بنا دے اور شہر کے صالحین کو ہمارا محبوب بنا

جب سفر سے واپس لوٹے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات، دوسری فصل)

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وحدہ لاشریک ہے اسی کی حقیقی بادشاہی ہے اور اسی کی حمد ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ گھر کو لوٹنے والے رب کی جناب میں توبہ کرنے والے عبادت پر قائم ہونے والے سجدہ کرنے والے روزہ رکھنے والے اپنے رب کی حمد کرنے والے۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تنہا کفار کے لشکروں کو شکست دی"۔

جب نکاح کرے:

نکاح کو سنت اور عبادت جانے اپنے ایمان اور اخلاق کی حفاظت کا ذریعہ سمجھے۔ فیشن ایبل کی بجائے دین دار رشتہ کی تلاش کرے۔ ہندووانہ رواج وفضول قسم کی رسوم سے اجتناب کرے گانے بجانے اور آتش بازی کی شدید نحوست وگناہ سے تقریب نکاح کو ملوث نہ کرے اور نکاح کے بعد خلوت میں جائے تو بیوی کی پیشانی پکڑ کر کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَ خَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ۔

"اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں خیر کا اس کی ذات سے اور اس سے جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس سے جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے"۔

جب جماع کا ارادہ ہو تو پہلے یہ کہے

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اے اللہ ہمیں شیطان سے محفوظ فرما اور ہمیں تو جو (اولاد) عطا فرمائے شیطان کو اس سے دور فرما''

(بخاری، مسلم مشکوۃ باب الدعوات فی الاوقات، دوسری فصل)

اور جب انزال ہو اس وقت دل میں کہے۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ نَصِيْبًا۔

''اے اللہ مجھے جو تو عطا فرمائے شیطان کا اس میں حصہ نہ ہو''۔

جب بچہ پیدا ہو:

اس کے کان میں اذان کہے اور اسے گود میں رکھ کر اپنے منہ میں کھجور چبا کر یا شہد وغیرہ بچہ کو چٹائے اور اس کے لیے برکت کی دعا کرے اور ساتویں دن اس کا نام رکھے۔ بال اتروا کر ان کے برابر چاندی وزن کر کے صدقہ کرے اور لڑکی کی طرف سے ایک اور لڑکے کی طرف سے دو جانور عقیقہ کرے۔

جب بچہ بولنے لگے:

اسے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یاد کرانے کے بعد یہ آیت پڑھائے

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا

(پ ۱۵ رکوع ۱۲) نیز اسے یہ دعا بھی سکھائے۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔

''پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کے کلمات کاملہ کے ساتھ اس کے غضب سے اور عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور ان کے پاس آنے سے''۔

فائدہ: جو بچہ یہ دعا نہ پڑھ سکے اس کا تعویذ لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دے اور جب لڑکا لڑکی سات برس کے ہوں انہیں نماز شروع کرائے۔ دس برس کے ہوں اور نماز نہ پڑھیں تو مار کر پڑھائے۔ نو برس کی عمر میں ان کے بستر الگ الگ کر دے اور سترہ برس کی عمر میں شادی کرنے کی کوشش کرے۔

جب چھینک آئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ کہے۔

سننے والا جواب دے يَرْحَمُكَ اللّٰهُ (اللہ تجھ پر رحم فرمائے)

جسے چھینک آئی پھر وہ کہے۔

يَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ ''اللہ میری اور آپ کی مغفرت فرمائے''۔

فائدہ: جو ہر چھینک پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ کہے گا جب تک اور اسے کبھی داڑھ اور کان کے درد سے محفوظ رہے گا''۔

جب سونے لگے:

بہتر ہے کہ باوضو ہو۔ دائیں کروٹ لیٹے منہ قبلہ کی طرف اور دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھے اور کہے

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى

''اے اللہ تیرے نام پر موت آئے اور تیرے نام پر میں زندہ ہوں''۔

(بخاری، مسلم، مشکوۃ باب مایقول عند الصباح والمساء والمنام، پہلی فصل)

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ

(ابوداؤد، مشکوۃ باب مایقول عند الصباح والمساء والمنام، دوسری فصل)

''اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے۔''

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَاٰوَانَا فَکَمْ مِّمَّنْ لَّا کَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ.

(مسلم، مشکوۃ باب مایقول عند الصباح والمساء والمنام، پہلی فصل)

''سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہماری کفایت فرمائی اور ہمیں ٹھکانا دیا۔ کئی بندے ہیں جن کے لیے نہ کفایت ہے اور نہ ٹھکانا''۔

جب خواب دیکھے:

اگر وہ اچھا ہو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھے اور اپنے دوستوں سے بیان کرے اور اگر برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین مرتبہ تھوکے اور تین مرتبہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے پھر اسے کوئی نقصان نہیں۔

نوٹ:

یہ دعائیں مشکوۃ شریف، حصن حصین، عمل الیوم واللیلہ اور خزینۃ الاسرار سے منقول ہیں انہیں یاد کر کے کسی عالم کو ضرور سنا لیں اور اول و آخر درود شریف بھی پڑھ لیں۔ جس کام پر کوئی دعا منقول نہ ہو وہاں بسم اللہ اور الحمد للہ کہہ لے۔

دُعا ہے کہ الٰہی قوم کو چشم بصیرت دے
الٰہی رحم کر ان پر، انہیں نور ہدایت دے

===========

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ○

(پارہ ۲۷، رکوع ۵، سورہ النجم، آیت ۳)

''اور وہ (نبی) کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے''۔ (ترجمہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

(پارہ ۲۸، رکوع ۴، سورہ الحشر، آیت ۷)

''اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو''۔

ہے در ہمہ اقوال و افعال اے فتیٰ
قبلۂ خود ساز خلق مصطفےٰ

احادیث نبویہ کی روشنی میں اسلامی معاشرہ کا بیان

ہے رسول اللہ پہ صدقے جان میری
یہ فانی زندگی قربان میری
ہے میرے پیشوا ہیں رسول خدا
میں ہوں ان کی سنت پہ دل سے فدا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بناء اسلام: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اسلام کی بناء پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی شہادت دینا کہ تحقیق اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

نماز قائم کرنا۔ زکوۃ دینا۔ حج کرنا۔ ماہ رمضان کے روزے رکھنا''۔

(بخاری شریف و مسلم شریف' مشکوۃ کتاب الایمان' پہلی فصل)

جان ایمان: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی مومن نہ ہوگا جب تک اسے میرے ساتھ اپنی جان' اپنے مال' اپنی اولاد' اپنے والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبت نہ ہو''۔

(بخاری و مسلم و دلائل الخیرات' مشکوۃ کتاب الایمان' پہلی فصل)

نماز: ''تحقیق بندے کے اعمال میں سے قیامت کے دن سب سے پہلے پنجگانہ نماز کا حساب ہوگا۔ پس اگر نماز درست ہوئی تو کامیاب و بامراد ہوا اور اگر نماز درست نہ ہوئی تو ناکام و نامراد ہوا''۔ نماز دین کا ستون ہے جس نے پنجگانہ نماز قائم کی اس نے دین قائم رکھا اور جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے دین کو گرا دیا۔ (ابوداؤد' منیۃ المصلی)

جماعت: ''اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے بے شک میں نے قصد کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم دوں۔ پس اس کے لیے اذان ہو۔ پھر کسی کو فرماؤں

کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے اور خود جا کر ان لوگوں کے گھروں کو ان پر جلا دوں جو نماز با جماعت میں حاضر نہیں ہوتے۔

(بخاری و مسلم' مشکوۃ کتاب الصلوۃ باب الجماعۃ وفضلھا' پہلی فصل)

عمامہ: ''عمامہ کے ساتھ ایک نماز پچیس نماز اور ایک جمعہ ستر جمعوں کے برابر ہے''۔

(ابن عساکر' دیلمی)

امام مسجد: ''اگر تم چاہتے ہو کہ تمھاری نمازیں قبول ہوں' تو تمہارے امام (عقیدہ و عمل کے لحاظ سے) تم میں سے بہتر و برگزیدہ ہونے چاہئیں اس لیے کہ امام تمہارے اور رب کے درمیان تمہارے نمائندہ و ترجمان ہوتے ہیں۔'' (مسند حاکم و دارقطنی)

پسندیدہ مقام: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب جگہوں سے زیادہ پسندیدہ مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ ناپسندیدہ بازار ہیں۔

(مسلم و ترغیب' مشکوۃ کتاب الصلوۃ باب المساجد و مواضع الصلوۃ' پہلی فصل)

مرد کے گھر میں نماز پڑھنے پر ایک نماز کا ثواب' محلہ کی مسجد میں پچیس نماز کا ثواب' جامع مسجد میں پانچ سو نماز کا ثواب' مسجد اقصیٰ میں پچاس ہزار نماز کا ثواب' میری مسجد (نبوی) میں پچاس ہزار نماز کا ثواب' مسجد حرام (مکہ) میں ایک لاکھ نماز کا ثواب ملتا ہے۔'' (ابن ماجہ)

زنانہ مساجد: ''عورتوں کی بہترین مسجدیں ان کے گھروں کے اندرونی حصے ہیں''

☆ ''عورت اپنے گھر کے اندرونی حصہ میں رحمت خداوندی کے بہت قریب ہوتی ہے''

☆ ''عورت کا گھر کے اندھیر حصہ میں نماز پڑھنا اللہ کو بہت پیارا ہے''۔ (طبرانی)

☆ ''عورت کا اپنے گھر کے اندرونی حصہ میں نماز پڑھنا برآمدے میں نماز

پڑھنے سے برآمدے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے اور صحن میں نماز پڑھنا اپنے محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنے سے اور محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔" (حالانکہ مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار کے برابر ہے)

(الترغیب طبرانی)

اولاد کی تاکید: "جب تمہاری اولاد (بیٹے بیٹیاں) سات سال کی ہو۔ انہیں نماز کا حکم کرو اور جب دس برس کی ہو تو اسے مار کر نماز پڑھاؤ اور ان کے بستر الگ الگ کر دو۔"

(ابوداؤد شریف)

☆ "سات سال کی اولاد کو نماز شروع کراؤ۔ نو سال کی عمر میں بستر الگ کر دو اور سترہ سال کی عمر میں ان کا نکاح کر دو۔" (الحصن الحصین)

جمعۃ المبارک: "ہم (دنیا میں آنے کے لحاظ سے) پچھلے ہیں اور قیامت کے دن پہلے۔ سوا اس کے کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہمیں ان کے بعد پھر یہ جمعہ کا دن ان پر فرض ہوا اور ان کا اس میں اختلاف ہو گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دن بتا دیا اور لوگ اس میں ہمارے تابع ہو گئے۔ یہودیوں نے جمعہ کا دوسرا دن (ہفتہ) مقرر کر لیا اور عیسائیوں نے (اتوار کا) تیسرا دن"۔

(بخاری و مسلم، مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب الجمعۃ، پہلی فصل)

زکوٰۃ: "قیامت کے دن تونگروں کے لیے محتاجوں کے ہاتھوں سے خرابی ہے۔ محتاج عرض کریں گے اے ہمارے رب تو نے ان تونگروں پر ہمارے جو حقوق (زکوٰۃ وغیرہ) فرض کیے تھے انہوں نے ظلماً وہ ہمیں نہ دیئے اللہ عزوجل فرمائے گا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں آج تمہیں قرب عطا کروں گا اور تونگروں کو دور رکھوں گا"۔ (طبرانی)

عشر: "جس زمین کو آسمان یا چشموں نے سیراب کیا یا نہر کے پانی سے اسے سیراب کرتے ہوں اس (کی ہر پیداوار) میں عشر یعنی دسواں حصہ (خدا کی راہ میں صدقہ کرنا) اور جس زمین کے سیراب کرنے کے لیے جانور پر پانی لاد کر لاتے ہوں اس میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ"

☆ "ہر اس شے میں جسے زمین نے نکالا عشر یا نصف عشر ہے" (بخاری، ابن نجار)

حج کعبہ: "جسے حج کرنے سے نہ حاجت ظاہرہ مانع ہوئی نہ ظالم بادشاہ نہ کوئی ایسی مرض اور رکاوٹ بنے۔ پھر بھی بغیر حج کیے مر گیا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر مرے"۔ (داری و ترمذی، مشکوٰۃ کتاب المناسک، تیسری فصل)

☆ "ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ میرے باپ پر حج فرض ہے اور وہ بہت بوڑھے ہیں، سواری پر نہیں بیٹھ سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کروں" فرمایا ہاں (ایسی صورت میں حج بدل ہے)

(بخاری و مسلم، مشکوٰۃ کتاب المناسک، پہلی فصل)

زیارت روضہ: "جس نے حج کیا پھر (دنیائے ظاہر سے) میرے پردہ فرمانے کے بعد میری قبر کی زیارت کی وہ اس کی طرح ہے جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

(بیہقی، مشکوٰۃ باب حرم المدینہ، تیسری فصل)

☆ "جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوئی۔" (بیہقی)

☆ "مالدار ہونے کے باوجود میرے جس امتی نے میری زیارت نہ کی۔ اس کا عذر ہرگز نہیں سنا جائے گا"۔ (ابن النجار)

روزہ رمضان: ''جس نے رخصت شرعی و بیماری کے بغیر رمضان کا ایک روزہ چھوڑا۔ اگر اس کے عوض ساری عمر روزے رکھے تو بھی اس کی تلافی نہیں ہوگی''۔

(ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، بخاری، مشکوٰۃ کتاب الصوم باب تنزیہ الصوم، دوسری فصل)

''جس روزہ دار نے برا قول و فعل نہ چھوڑا اللہ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی حاجت نہیں''۔ (بخاری، ترمذی، مشکوٰۃ کتاب الصوم، باب تنزیہ الصوم، پہلی فصل)

چاروں کی پابندی: ''اللہ عزوجل نے اسلام میں چار چیزیں فرض کی ہیں جو ان سے تین ادا کرے وہ اسے کچھ کام نہ دیں گی، جب تک پوری چاروں بجا نہ لائے نماز، زکوٰۃ، روزہ رمضان، حج بیت اللہ''۔ (مسند احمد)

جہاد: ''جو شخص مر گیا۔ در آں حالیکہ نہ اس نے جہاد کیا اور نہ اس کے دل میں جہاد کا جذبہ پیدا ہوا تو اس کی موت منافقت کے شعبہ پر ہوگی''۔

(مسلم، مشکوٰۃ کتاب الجہاد، پہلی فصل)

''ایک شخص نے عرض کیا'' کوئی مال غنیمت کے لیے جہاد کرتا ہے کوئی شہرت کے لیے اور کوئی اپنی برتری ظاہر کرنے کے لیے۔ پس مجاہد فی سبیل اللہ کون ہے؟ فرمایا ''جس نے اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لیے جہاد کیا وہ مجاہد فی سبیل اللہ ہے''۔

(بخاری و مسلم، مشکوٰۃ کتاب الجہاد، پہلی فصل)

زنانہ جہاد: ''ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا عورتوں پر بھی جہاد ہے۔ فرمایا: ہاں ان کا جہاد حج و عمرہ ہے جس میں لڑائی نہیں ہے''۔ (ابن ماجہ، مشکوٰۃ کتاب المناسک، تیسری فصل)

''میں نے آپ سے جہاد میں شامل ہونے کی اجازت مانگی تو فرمایا تمہارا (عورات کا) جہاد حج ہے''۔

(بخاری، مسلم، ابن ماجہ، مشکوٰۃ کتاب المناسک، پہلی فصل)

''ہرگز کوئی مرد کسی غیر عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے اور ہرگز کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔'' (اگرچہ سفر حج ہو۔ محرم وہ جس سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو) (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ کتاب المناسک، پہلی فصل)

افضل عمل: ''وقت پر نماز کی ادائیگی سب سے افضل ہے پھر والدین کے ساتھ حسن سلوک افضل ہے۔ پھر جہاد فی سبیل اللہ افضل ہے''۔ (بخاری شریف)

افضل جہاد: ''ظالم سلطان کے پاس کلمہ حق کہنا افضل جہاد ہے''۔

(ابوداؤد، ترمذی، مشکوٰۃ کتاب الامارۃ والقضاء، دوسری فصل)

سو شہید کا ثواب: ''جب (بدعت و جہالت کی کثرت کے باعث) امت میں فساد برپا ہو (اور سنت پر عمل کرنا مشکل اور دشوار ہو) جو شخص اس وقت میری سنت پر عمل کرے۔ اس کے لیے سو شہید کا ثواب ہے''۔

(بیہقی کتاب الزہد، مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، دوسری فصل)

☆ ''جسے میری سنت سے محبت ہے اسے مجھ سے محبت ہے اور جسے مجھ سے محبت ہے وہ میرے ساتھ جنت میں ہے''۔

(بیہقی، ترمذی، مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، دوسری فصل)

علم تبلیغ: ''میری طرف سے تبلیغ کرو اگرچہ ایک آیت ہو''۔

(بخاری شریف، مشکوٰۃ کتاب العلم، پہلی فصل)

☆ ''جو شخص تم میں سے (کوئی خلاف شرع) برائی دیکھے تو ہاتھ (اور قوت) سے اسے روکے اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے اسے برا سمجھے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔''
(مسلم شریف)

نکاح: ''جس نے میری سنت سے روگردانی کی وہ مجھ سے نہیں ہے اور بے شک میری سنت میں سے نکاح ہے۔ پس جسے مجھ سے محبت ہے وہ میری سنت پر عمل کرے۔'' (احیاء العلوم)

☆ ''عورت سے نکاح ہوتا ہے۔ اس کی دولت کے باعث اور برادری کے باعث اور خوبصورتی کے باعث اور دینداری کے باعث۔ پس تو دیندار (صحیح العقیدہ نیکوکار) عورت کے ساتھ کامیاب ہو۔''
(بخاری و مسلم، مشکوٰۃ کتاب النکاح، پہلی فصل)

☆ ''تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو۔ جب نماز کا وقت آجائے۔ جب جنازہ تیار ہو جائے اور جب لڑکی کا رشتہ مل جائے۔''

☆ جسے نکاح میسر نہ آئے پس وہ روزے رکھے تاکہ نفس کے شر سے بچے۔
(مشکوٰۃ، کتاب النکاح)

حسن اخلاق: ''تم میں سب سے اچھے اخلاق والا مجھے زیادہ پیارا ہے''۔

☆ ''مومن کی میزان میں سب سے وزنی چیز اس کا حسن اخلاق ہے''۔ (بخاری و ترمذی)

رزق حلال: ''جس جسم نے حرام کمائی سے پرورش پائی۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ اس کے لائق دوزخ ہے۔''
(بیہقی، مشکوٰۃ کتاب البیوع باب الکسب وطلب الحلال، دوسری فصل)

داڑھی بڑھانے کا حکم: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسلمانو) مشرکوں کا خلاف کرو (وہ داڑھیاں منڈاتے کترتے ہیں) تم داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو''۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما حج یا عمرہ میں جب خط بنواتے تو اپنی داڑھی کو مٹھی میں پکڑ لیتے اور جو بال مٹھی بھر داڑھی سے زائد ہوتے انہیں کاٹ دیتے (تاکہ معلوم ہو کہ بحکم نبوی کم از کم ایک مشت داڑھی واجب ہے اور اس سے کم کرنا ناجائز و گناہ اور فرمان رسالت کے خلاف ہے)
(بخاری شریف جلد ۶، صفحہ ۳۹)

انگریزی بالوں کی ممانعت: ''نبی ﷺ نے ایک بچے کو دیکھا کہ اس کے سر پر بعض حصہ میں بال ہیں اور بعض میں نہیں ہیں۔ پس آپ نے انہیں اس سے منع کیا اور فرمایا۔ یا پورے سر کے بال اتار دو یا (کانوں تک) پورے سر کے بال رکھو۔'' (مسلم شریف)

سیدھی مانگ: ''رسول اللہ ﷺ کے سر اقدس پر آدھے بال ایک طرف آدھے دوسری طرف اور بیچ میں سیدھی مانگ ہوتی تھی''۔ (ابوداؤد، مرقاۃ)

خضاب: ''بالوں کی سپیدی کو (مہندی یا زردی سے) تبدیل کرو اور سیاہ خضاب کے قریب بھی نہ جاؤ۔'' (مسند احمد)

☆ ایک شخص نے سیاہ خضاب کیا ہوا تھا کہ اس کا نکاح ہو گیا۔ جب اس کا خضاب اترا تو لوگوں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ہاں دعویٰ دائر کیا کہ ہم نے اسے جوان سمجھا تھا۔ لیکن اس نے خضاب لگا کر ہمیں مغالطہ دیا۔ پس آپ نے اسے سزا دی اور فرمایا تو نے لوگوں کو مغالطہ دیا ہے۔ (احیاء العلوم جلد ۲ کتاب النکاح)

مہندی اور نیل پالش: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے روایت

کیا کہ ''عورتیں ہاتھوں پر مہندی لگائیں اور مردوں سے مشابہت نہ کریں''۔
(کشف الغمہ جلد ۲ صفحہ ۲۷۷)

معلوم ہوا کہ جس طرح عورت کا مہندی سے خالی ہاتھ مرد کی مشابہت کے باعث منع ہے۔ اس طرح مرد کا مہندی لگانا عورت کی مشابہت کے باعث منع ہے۔ لا عورت کا مہندی کی بجائے نیل پالش لگانا بھی درست نہیں اس لیے کہ مہندی کے برعکس نیل پالش روغن کی طرح ناخن پر جم جاتا ہے' جس سے وضو اور غسل میں ناخن پر پانی نہیں بہتا۔ لہٰذا نہ غسل صحیح ہوتا ہے نہ وضو اور نہ نماز۔

حیاء کا تقاضا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عورت کے لیے کون سی چیز بہتر ہے''...... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی ''عورتوں کے لیے بہتر یہ ہے کہ نہ وہ غیر مردوں کو دیکھیں اور نہ غیر مرد انہیں دیکھیں'' پس آپ نے (خوش ہو کر) فرمایا ''فاطمہ میری لخت جگر ہے۔'' (دار قطنی)

☆ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بے پردہ عورتوں کے وارثوں کو فرمایا کہ تمہیں حیا نہیں۔ کیا تمہیں غیرت نہیں کہ تمہاری عورتیں باہر نکلتی ہیں مردوں کے درمیان۔ وہ مردوں کو دیکھتی ہیں اور مرد انہیں دیکھتے ہیں۔'' (الزواجر لابن حجر)

عورت کو چھپاؤ: ''عورت (غیر مردوں سے) چھپانے اور پردہ کرنے کی چیز ہے۔ جب وہ گھر سے باہر نکلتی ہے شیطان اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے تا کہ کسی طرح اسے اور اس کے ذریعے کسی دوسرے کو بہکائے اور ملوث و گمراہ کرے''۔
(ترمذی شریف' مشکوٰۃ کتاب النکاح' باب النظر الی المخطوبۃ و بیان العورات' دوسری فصل)

''عورت شیطان کی صورت میں آتی ہے شیطان کی صورت میں جاتی ہے۔''
(مسلم شریف' مشکوٰۃ کتاب النکاح' باب النظر الی المخطوبۃ و بیان العورات' پہلی فصل)

☆ ''عورتیں پردہ کی چیز ہیں۔ انہیں گھروں میں قید رکھو۔'' (کتاب الزواجر)

☆ ''عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو وہ تمہارے ہاتھ میں قیدی ہیں۔'' (ان کو گھروں میں ان سے اچھا سلوک کرو اور باہر نکلنے سکولوں کالجوں بازاروں دفتروں (بازاروں) میلوں تماشوں میں جانے سے روکو اور گھروں میں قید رکھو۔ اس لیے کہ ان کے (باہر) آنے جانے میں سخت خطرہ و شیطانی حملہ کا اندیشہ ہے) (احیاء العلوم شریف)

ملعون نہ بنو: ''دوزخیوں کا ایک گروہ وہ عورتیں ہیں جو (باریک و تنگ لباس کے باعث) کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی۔ خود برائی کی طرف مائل ہوں گی اور (دوسروں) مردوں کو مائل کریں گی۔ ان کے سر (گنبد و پہاڑ نما بالوں کے باعث) بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح ہوں گے۔ ایسی عورتوں پر لعنت کرو۔ تحقیق وہ ملعون ہیں جو نہ جنت میں داخل ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو سونگھ سکیں گی۔ حالانکہ اس کی خوشبو بہت دور تک پہنچ جائے گی۔'' (مشکوٰۃ' الزواجر)

پیچھے رکھو: ''شراب گناہ کا مجموعہ ہے اور عورتیں شیطان کا جال ہیں (ان کی کم عقلی' بے پردگی اور تصویر و آواز و فیشن کے ذریعہ شیطان مردوں کو پھسلاتا برے خیالات میں مبتلا کرتا اور اپنے جال میں پھانستا ہے) دنیا کی محبت ہر گناہ کی اصل ہے۔ عورتوں کو (مردوں کے آگے اور ان کے دوش بدوش چلانے کے بجائے ان کے) پیچھے رکھو۔ جیسے اللہ نے انہیں (ذکر' حکم' جماعت' شہادت اور فضل و مرتبہ میں) پیچھے رکھا ہے۔'' (مشکوٰۃ شریف)

لکھنا نہ سکھاؤ: ''عورتوں کو بالا خانوں پر نہ ٹھہراؤ (تا کہ بے پردگی و تانک جھانک نہ ہو) انہیں لکھنا نہ سکھاؤ (تا کہ مردوں کے ساتھ ان کا رابطہ و خط و کتابت کا ذریعہ نہ ہو) انہیں چرخہ کاتنا سکھاؤ (تا کہ امور خانہ داری میں مہارت ہو) اور سورہ نور پڑھاؤ۔'' (تا کہ وہ پردہ و حیا کے احکام سمجھیں اور نورانی زندگی گزاریں) (بیہقی' تفسیر مظہری وغیرہما)

"حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں عام حکم فرما دیا تھا
عورتوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور بالا خانوں پر نہ ٹھہراؤ" (روض الاخیار للشیخ محمد قاسم ابن یعقوب)

تلوار نہ بناؤ: "حضرت لقمان کا ایک لڑکی پر گزر ہوا جو کچھ لکھ رہی تھی آپ نے اسے لکھتے دیکھ کر فرمایا یہ تلوار کسی کے لیے صیقل ہو رہی ہے۔ تا کہ اس کے ساتھ ... کیا جائے" (یعنی لکھنا سیکھ کر عورت برہنہ تلوار کی طرح خطرناک ہو جاتی ہے اور ... اوقات اپنی "عصمت" اور شرم وحیاء والدین کی شرافت اور خاندان کی عزت کو ... کر رکھ دیتی ہیں۔ جیسا کہ آج کل اس کا عام مشاہدہ ہے) والعیاذ باللہ تعالیٰ

(اخرج الحکیم الترمذی)

خوشنما لباس نہ پہنو: "عورتیں اگر (کسی خاص ضرورت وحاجت شرعی) سے ... نکلیں تو انہیں چاہیے کہ سادہ و میلا لباس پہنیں" (تا کہ ان کی طرف کسی کی آنکھ نہ ... جیسا کہ شوخ و تنگ لباس میک اپ باریک کپڑوں اور نیلے کالے فیشنی برقعوں کی طرف نگاہیں اٹھتی ہیں) (ابوداؤد)

قبر سے حیاء کرو: "ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد جب حضرت عمر میرے گھر میں دفن ہوئے تو میں آپ سے حیاء کے باعث اپنے اوپر کپڑے لپیٹ کر (پردہ کے پورے اہتمام سے) مزارات پر حاضر ہوتی، اس لیے کہ پہلے تو میرے آقا اور میرے والد کا معاملہ تھا لیکن اب حضرت عمر سے حیاء دامنگیر تھی"۔

(مشکوٰۃ، کتاب الجنائز باب زیارت القبور تیسری فصل)

نابینا سے پردہ کرو: ام المومنین ام سلمہ فرماتی ہیں "میں اور میمونہ (رضی اللہ عنہما)

رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھیں کہ ابن ام مکتوم صحابی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ پس آپ ﷺ نے ہم دونوں کو فرمایا ان سے پردہ کرو"۔ میں نے کہا "کیا وہ نابینا نہیں جو ہمیں نہیں دیکھتے"۔ فرمایا "کیا تم دونوں بھی نابینا ہو اور انہیں نہیں دیکھتی ہو"

(یعنی جس طرح مرد کو عورت کا دیکھنا منع ہے اسی طرح عورت کا غیر مرد کو دیکھنا بھی منع ہے اگرچہ وہ نابینا ہو)

(ابوداؤد، ترمذی، احمد، مشکوٰۃ کتاب النکاح باب النظر الی المخطوبۃ وبیان العورات دوسری فصل)

خوشبو نہ پھیلاؤ: (غیر محرم کو بنظر شہوت دیکھنے والی) ہر آنکھ زانیہ ہے اور تحقیق عورت جب خوشبو لگا کر مردوں کے پاس سے گزرے تو وہ ایسی اور ایسی یعنی زانیہ ہے"۔

☆ "جو عورت خوشبو لگا کر مسجد کو جائے اس کی نماز قبول نہ ہوگی جب تک غسل نہ کرے"۔ (مشکوٰۃ)

دائیں کا لحاظ رکھو: "تم میں سے ہر شخص دائیں ہاتھ سے کھائے دائیں ہاتھ سے پیئے دائیں ہاتھ سے چیز لے اور دائیں سے چیز دے۔ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا لینا دینا شیطان کا کام ہے۔" (ابن ماجہ)

رحمت سے محروم نہ ہو: "رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو۔" (بخاری ومسلم)

☆ "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی ﷺ گھر میں جس چیز پر تصویر دیکھتے اس کو مٹا دیتے۔" (بخاری شریف)

ریشم وسونا نہ پہنو:

"ریشم اور سونا میری امت کے مردوں پر حرام ہے"۔

☆ ''اگر تم جنت کا زیور اور ریشم چاہتے ہو تو انہیں دنیا میں نہ پہنو''۔ (ابوداؤد نسائی)

لوہا پیتل سے بچو: ایک شخص دربار رسالت میں پیتل کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہو

فرمایا ''کیا بات ہے تم سے بت کی بو آتی ہے''۔

چنانچہ انہوں نے اسے پھینک دیا اور لوہے کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوئے

فرمایا ''کیا بات ہے تم دوزخیوں کا زیور پہنے ہوئے ہو''۔

انہوں نے پھینک کر عرض کی۔ ''یارسول اللہ! کس چیز کی انگوٹھی بنواؤں''۔

فرمایا ''صرف چاندی کی انگوٹھی بنواؤ جو ساڑھے چار ماشہ سے کم کی ہو''۔

(ترمذی شریف)

نوٹ: لوہا، پیتل، تانبا، جست وغیرہ دھاتوں کی انگوٹھی مرد عورت دونوں کو ناجائز ہے نیز ان دھاتوں کی چوڑیاں کانٹے اور گھڑی کا چین اور زنجیر بھی منع ہے۔

==========

اُف توبہ! پتھر پھٹ گئے، پہاڑ اپنی جگہ سے سرک گئے لیکن قوم کی بداعمالی میں کوئی فرق نہیں

جب زلزلہ آیا

تحریر: الحاج صاحبزادہ ابوالرضا محمد داؤد رضوی

اس کتاب میں ۳ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ بمطابق ۸۔ اکتوبر ۲۰۰۵ء کو مظفر آباد اور بالاکوٹ وغیرہ میں ہولناک زلزلہ کی تباہی کے عبرت آموز واقعات و حالات، قرآن و حدیث کی روشنی میں زلزلہ کی حقیقت، زلزلہ کے متعلق ایک مجذوب کی پیشگوئی، متاثرین زلزلہ کیلئے اہلسنّت و جماعت (حنفی بریلوی) تنظیموں کی خدمات، بالاکوٹ میں مولوی اسماعیل دہلوی اور اس کے پیر مولوی سید احمد کی قبروں کے معاملات کے بارے میں گیا ہے۔ صفحات ۴۸، ہدیہ مع ڈاک خرچ ۲۰ روپے۔

ناشر: مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ

''تم فرماؤ! میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں جو اُن میں کھلی ہیں اور چھپی اور گناہ اور ناحق زیادتی''۔

(پارہ ۸، رکوع ۱۱، سورہ الاعراف)

سود و جوا، شراب، قتل و زنا، فساد
کیا رنگ لا رہا ہے ہمارا معاشرہ

موجودہ چند جرائم کے ہولناک انجام کا بیان

جب سر محشر وہ پوچھیں گے بلا کر سامنے
کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

قتل: وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَہَنَّمُ خَالِدًا فِیْہَا وَغَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ لَعَنَہٗ وَاَعَدَّلَہٗ عَذَابًا عَظِیْمًا ○

اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لیے تیار رکھا ہے بڑا عذاب"۔ (پ ۵ ر کوع ۱۰ سورہ النساء آیت ۹۳)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (حقوق العباد میں) "سب سے پہلے خون کا حساب ہوگا" (بخاری و مسلم)

☆ "اگر بالفرض آسمان والے اور زمین والے ایک مسلمان کے قتل میں شامل ہوں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں ڈال دے" (ترمذی شریف)

☆ جس شخص نے مسلمان کے قتل میں ایک لفظ کہہ کر بھی اعانت کی۔ اللہ کے پاس پیش ہونے کی حالت میں اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان رحمت سے نا امید لکھا ہوگا"۔ (ابن ماجہ، طبرانی)

☆ "دنیا کی تباہی ایک مسلمان کے قتل سے کمتر چیز ہے"۔ (ابن ماجہ، ترمذی، نسائی)

☆ "مسلمان کو گالی دینا فسق و گناہ اور قتل کرنا کفر ہے"۔ (بخاری، مسلم)

یاد رہے: کہ اسلامی حکومت میں اسلامی قانون کے تحت قتل کی سزا قتل ہے۔ قاتل مرد ہو یا عورت۔ ایسے شخص کے لیے حکومت کو معافی دینے یا عمر قید یا چند سال کی سزا دینے کا کوئی اختیار نہیں۔ ایسا اقدام اغیار کی نقالی باطل قانون کی پیروی اور قاتلوں کی حوصلہ افزائی ہے۔

خودکشی: وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّہْلُکَۃِ

"اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو"۔ (پ ۲ ر کوع ۸ سورہ البقرۃ آیت ۱۹۵)

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا ○ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْہِ نَارًا ؕ وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا ○

"اور اپنی جانیں قتل نہ کرو۔ بے شک اللہ تم پر مہربان ہے اور جو زیادتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اسے آگ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ کو آسان ہے"۔

(پ ۵ ر کوع ۲ سورہ النساء آیت ۲۹، ۳۰)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے اپنے کو پہاڑ سے گرا کر خودکشی کی وہ دوزخ میں مدتوں خود کو گراتا رہے گا۔ جس نے زہر پی کر خودکشی کی وہ دوزخ میں مدتوں دوزخ کی سزا میں مبتلا رہے گا۔ جس نے ہتھیار مار کر خودکشی کی وہ دوزخ میں مدتوں خود وہ ہتھیار استعمال کرتا رہے گا"۔

"جس نے جس چیز کے ساتھ خودکشی کی قیامت کو اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا"۔ (بخاری و مسلم)

"ایک شخص کے جسم پر زخم تھا جسے برداشت نہ کرتے ہوئے اس نے خودکشی کر لی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے میرا حکم پہنچنے سے پہلے خودکشی کر لی میں نے اس پر جنت حرام فرما دی" (مسلم، بخاری)

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائینگے

یاد رہے: کہ بھوک ہڑتال بھی خلاف شریعت و کفار کی پیروی اور خودکشی ہی کی ایک صورت ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً ؕ وَ سَآءَ سَبِیْلًا ○

"اور بدکاری کے پاس بھی نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ"

(پ ۱۵ ر کوع ۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کے نزدیک شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ غیر عورت سے بدکاری کرنا ہے۔ عورت مسلمان ہو یا کافر باندی ہو یا آزاد''

(لباب الحدیث سیوطی' الزواجر ابن حجر مکی)

''زانیوں کے چہروں پر آگ کے شعلے بھڑکتے ہوں گے۔'' (طبرانی)

''زانیوں کی شرمگاہوں میں آگ سلگتی ہوگی اور ان سے ایسی بدبو نکلے گی کہ اہل محشر اور اہل جہنم کو پریشان کردے گی۔'' (ابن ابی الدنیا' زواجر)

یاد رہے کہ اسلامی حکومت میں اسلامی قانون کے تحت شادی شدہ زانی مرد و عورت کو سنگسار کرنے یعنی پتھر مار مار کر ہلاک کردینے کا حکم ہے اور غیر شادی شدہ زانی مرد و عورت کو سو کوڑے مارنے کا حکم ہے اور زانیوں' بدکاروں سے رعایت کرنا' زنا بالرضا کو قابل مواخذہ نہ سمجھنا' زانی کو کچھ عرصہ کے لیے قید کردینا' اغوا و فرار و زنا میں عورت کو مواخذہ نہ کرنا۔ اغیار کی نقالی' باطل قوانین کی پیروی اور زانیوں کی حوصلہ افزائی ہے۔

ہم جنسی: فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ ○

''پس جب ہمارا حکم آیا۔ ہم نے (قوم لوط کی) اس بستی کے اوپر کو اس کے نیچا کردیا (تختہ الٹ دیا) اور اس پر لگاتار پتھر برسائے''۔

(پ ۱۲' رکوع ۷' سورہ ھود' آیت ۸۲)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خطرہ قوم لوط کے عمل کا ہے'' (ترمذی' ابن ماجہ)

☆ تین مرتبہ فرمایا ''جس نے قوم لوط کا عمل کیا وہ ملعون ہے'' (طبرانی' حاکم)

☆ ''جس نے مرد کے ساتھ بدفعلی کی یا عورت کے ساتھ اس کے پیچھے کے مقام

میں بدفعلی کی۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا'' (ترمذی' نسائی)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ''بغیر توبہ مرنے والا لوطی قبر میں خنزیر بن جائے گا۔'' (لباب الحدیث' الزواجر)

یاد رہے کہ اسلامی حکومت میں اسلامی قانون کے تحت اس فعل کی یہ سزا بیان کی گئی ہے کہ ایسا کرنے والوں کے اوپر دیوار گرادیں یا اس کو اوندھا کر کے گرائیں اور اس پر پتھر برسائیں یا قید میں رکھیں یہاں تک کہ مرجائے۔ چند بار ایسا کیا ہو تو حاکم اسلام اسے قتل کروا دے (کتب فقہ) یاد رہے کہ مرد کی مرد کے ساتھ بدفعلی کی طرح اس کی جانور کے ساتھ بدفعلی اور عورت کی عورت کے ساتھ بدفعلی بھی کبیرہ گناہ ہے۔

(کمافی الاحادیث) (والعیاذ باللہ)

گانا بجانا: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ

''اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکا دیں۔ بے سمجھے اور اسے ہنسی بنا دیں۔ ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔''

(پ ۲۱' رکوع ۱۰' سورہ لقمان' آیت ۶)

اس آیت کے تحت مفسرین نے فرمایا کہ ''لهو الحديث'' سے مراد'' گانا ہے'' اور یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جو عورتوں کا گانا سنوا کر لوگوں کو ایمان لانے سے روکتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''باجے اور گانا سننے سے دل میں اس طرح نفاق اگتا ہے جس طرح پانی سبزہ اگاتا ہے اسی طرح گانا بجانا دل میں منافقت اگاتا ہے''۔ (ابن ابی الدنیا' زواجر) بزرگان دین نے فرمایا ''گانا زنا کا منتر ہے''۔ (اشعۃ اللمعات)

اعضاء کا زنا: ''آنکھوں کا زنا (بنظر شہوت) دیکھنا ہے۔ کانوں کا زنا (شہوت کے

ساتھ باتیں اور گانا) سننا ہے۔ زبان کا زنا (شہوت سے) کلام کرنا ہے۔ ہاتھ کا زنا (بری نیت سے) پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا (برائی کی طرف) چلنا ہے اور دل کا زنا (بدکاری کی) خواہش رکھنا اور تمنا کرنا ہے۔" (مسلم شریف)

معلوم ہوا: کہ جس طرح شرمگاہ بڑے گناہ کی مرتکب ہوتی ہے اسی طرح باقی اعضاء بھی اپنی اپنی حیثیت کے چھوٹے چھوٹے زنا کا ارتکاب کرتے ہیں۔ گویا زنا کا سبب بھی زنا کا مرتکب ہوتا ہے۔ چونکہ ان اعضاء ہی کے ذریعے زنا' لواطت اور دیگر غیر اخلاقی حرکات تک نوبت پہنچتی ہے اس لیے اللہ کی ناراضگی اور آخرت کے عذاب سے بچنے کے لیے ان اعضاء کو زنا کے اثرات واسباب سے بچانا۔ گانے' بجانے' ریڈیو ریکارڈنگ کے شہوت انگیز نغمات اور سینما وٹیلیویژن تصاویر' فحش لٹریچر اور غیر محارم کے شہوت انگیز مناظر سے' آنکھ اور کان کی حفاظت کرنا اور بے پردگی' عیاشی' ناچ گانے کی مجالس وتقریبات میں جانے سے اپنے آپ کو روکنا بہت ضروری ہے۔

تہمت: جس طرح بدکاری وزنا کبیرہ گناہ ہے اسی طرح بغیر ثبوت وتحقیق کسی پر زنا کی تہمت لگانا بھی سخت جرم وکبیرہ گناہ ہے۔ قرآن پاک میں ہے" جولوگ پارسا عورتوں کو تہمت لگائیں۔ پھر چار گواہ نہ لائیں۔ ان کو اسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو۔ وہ لوگ فاسق ہیں"۔ (پارہ ۱۸' رکوع ۷' سورہ النور' آیت ۴)

تاخیر نکاح: اسلام نے زنا' لواطت (مردوں کی باہمی غلط کاری) مساحقت (عورتوں کی باہم غلط کاری) جیسی حیا سوز' غیر اخلاقی حرکات میں جتنی سختی کی ہے۔ نکاح میں اتنی ہی آسانی فرمادی ہے کہ دو گواہ ہوں' حسب حیثیت مہر ہو' مرد وعورت کا ایجاب وقبول ہو' بس نکاح ہو گیا مگر نام نہاد دور ترقی میں اسلام سے بیگانگی کے باعث مختلف رسوم وفیشن' جہیز اور بارات کے تکلفات' کھانے پینے کے اخراجات' برادری کی پابندی اور سکولوں

کالجوں کی نام نہاد تعلیم کے حصول نے نکاح کو اتنا مشکل بنا دیا ہے کہ عموماً اس میں تاخیر ہو جاتی ہے اور بعض کے نکاح کی نوبت ہی نہیں آتی۔

انتباہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سلسلہ میں والدین کو تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ" تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو' جب نماز آجائے' جنازہ حاضر ہو جائے' اور لڑکی کا رشتہ مل جائے۔" (ترمذی)

" اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں نماز پڑھاؤ۔ نو برس کی عمر میں بستر الگ کر دو اور سترہ برس کی عمر میں نکاح کر دو" (الحسن الحصین)

" جس کی اولاد ہو اس کا اچھا نام رکھے۔ اسے آداب سکھائے اور جب بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے۔ جس نے اپنی بالغ اولاد کا نکاح نہ کیا اور وہ گناہ میں مبتلا ہوئے تو باپ بھی ان کے ساتھ گنہگار ہے"۔

(بیہقی' مشکوٰۃ' کتاب النکاح باب الولی فی النکاح' تیسری فصل)

نوجوانوں کو ارشاد فرمایا:

" اے جوانوں کے گروہ جسے (حق مہر اور بیوی کے نان نفقہ کی) استطاعت ہو۔ وہ نکاح کرے۔ اس کے سبب آنکھ اور شرمگاہ برائی سے محفوظ ہوتی ہے اور جسے نکاح کی استطاعت نہ ہو وہ روزے رکھے۔ روزہ شہوت کو دباتا ہے"۔

(مشکوٰۃ' کتاب النکاح' پہلی فصل)

" اے نوجوانو۔ بدکاری سے بچو۔ جس نے اپنی جوانی کو برائی سے بچایا وہ جنت میں داخل ہوا۔" (بیہقی)

نکاح ثانی: تاخیر نکاح کی طرح عورت کے نکاح ثانی کے متعلق بھی بڑی غفلت و کوتاہی پائی جاتی ہے۔ بلکہ بعض جاہل مرد وعورت معاذ اللہ اسے ذلت وعار کا موجب

سمجھتے ہیں اور بسا اوقات بعد میں اس کا نتیجہ حرامکاری و بربادی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اس لیے اس مسئلہ میں جھوٹی شرم کی آڑ نہیں لینی چاہیے اور خدانخواستہ کوئی عورت، کوئی عزیزہ نوجوانی میں بیوہ ہو جائے یا اسے طلاق مل جائے تو ایسی بیوہ و مطلقہ اور اس کے وارثوں کو چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے مناسب رشتہ کی کوشش کر کے دوسرے نکاح کا جلد اہتمام کریں اور نکاح ثانی کو معیوب سمجھنے کی باطل رسم کو توڑیں اور قانون شرعی کو اجاگر کریں۔

قرآن مجید میں ہے۔

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ

''تم میں سے جو بے نکاح ہوں ان کا نکاح کرو''۔

(پ ۱۸، رکوع ۱۰، سورہ النور، آیت ۳۲)

معیار نکاح: ''عورت چار چیزوں پر نکاح میں لائی جاتی ہے۔ مالداری پر (جیسا کہ یہود میں ہے) برادری پر (جیسا کہ مشرکین میں ہے) خوبصورتی پر (جیسا کہ انگریزوں میں ہے) اور دینداری پر (جیسا کہ مسلمانوں کا اصول ہے) پس اے مسلمان! تو دیندار عورت کے نکاح میں کامیاب ہو۔'' (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ کتاب النکاح، پہلی فصل)

ملاوٹ: ''بیچنے کے لیے جو دودھ ہو اس میں پانی نہ ملاؤ۔'' (بیہقی)

☆ ''جس نے عیب (ملاوٹ) والی چیز کی فروخت کی اور اس عیب کو ظاہر نہ کیا وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں ہے۔ یا فرمایا فرشتے ہمیشہ اس پر لعنت کرتے ہیں۔''

ذخیرہ اندوزی: ''باہر سے غلہ لانے والا مرزوق ہے اور احتکار کرنے (غلہ روکنے) والا ملعون ہے۔'' (ابن ماجہ، مشکوٰۃ باب الاحتکار، دوسری فصل)

☆ ''جس نے چالیس روز غلہ روکا (کہ جب زیادہ مہنگا ہو فروخت کرے) پھر وہ سب خیرات کر دیا تو بھی کفارہ ادا نہ ہوا''

(رزین، مشکوٰۃ باب الاحتکار، تیسری فصل)

☆ ''غلہ روکنے والا برا بندہ ہے کہ اللہ نرخ سستا کرے تو غمگین ہوتا ہے اور گراں کرے تو خوش ہوتا ہے''۔ (بیہقی و طبرانی، مشکوٰۃ باب الاحتکار، تیسری فصل)

شراب و جوا: اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ○

''شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کی وجہ سے تمہارے اندر بغض اور عداوت ڈال دے اور تم کو اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے۔ تو کیا تم ہو باز آنے والے''۔ (پ ۷، رکوع ۲، سورہ المائدہ، آیت ۹۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جتنی چیزوں سے آدمی کھیلتا ہے سب باطل ہیں۔ مگر تیر اندازی، گھوڑے کی تادیب اور بیوی سے ملاعبت (ترمذی، ابوداؤد)

☆ ''جس نے نردشیر کھیلا گویا سؤر کے گوشت اور خون میں اپنا ہاتھ ڈال دیا۔''

(مسلم، ابوداؤد)

☆ ''اصحاب شاہ شطرنج کھیلنے والے جہنم میں ہیں''۔ (دیلمی)

☆ شراب سے بچو بے شک یہ تمام برائیوں کی ماں ہے'' (الزواجر)

☆ ''شراب سے بچو بے شک یہ برائی کی کنجی ہے۔'' (حاکم)

☆ ''جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ لائے وہ تھوڑی بھی حرام ہے''۔

(ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، مشکوٰۃ کتاب الحدود، باب بیان الاخمر، دوسری فصل)

☆ ''دس شخصوں پر لعنت ہے۔ شراب بنانے والا' بنوانے والا' پینے والا' پلا...
والا' اٹھانے والا' منگوانے والا' بیچنے والا' خریدنے والا' اس کے دام کھانے والا
جس کے لیے خریدی گئی''۔

(ترمذی' ابن ماجہ' مشکوٰۃ کتاب البیوع' باب الکسب وطلب الحلال' دوسری فصل)

☆ ''بے شک جو چیز اللہ نے تم پر حرام کی ہے اس میں تمہاری شفا نہیں ہے۔''
(بیہقی' ابن حبان)

یاد رہے کہ اسلامی حکومت میں اسلامی قانون کے تحت شراب پینے والے پر حد قائم کی جائے گی اور اس کو اسی کوڑے مارے جائیں گے۔ (کتب فقہ)

معلوم ہوا:

کہ شراب و جوا شدید حرام و کبیرہ گناہ اور شیطانی عمل ہے اور اسلامی حکومت پر اس کی روک تھام ضروری ہے۔ جوئے بازوں' شراب خوروں سے رعایت ''جائز و ناجائز'' شراب کی خود ساختہ قانونی تقسیم' بیماری' مہمان نوازی' کاروبار اور تفریح کے نام پر ہسپتالوں' ہوٹلوں' کلبوں میں اس کے استعمال کی اجازت اغیار کی نقالی' باطل قانون کی پیروی اور عیاشی کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہے۔ جس کے باعث دن بدن جرائم کی بھرمار ہے۔

جادو: وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ

''اور سلیمان نے کفر نہ کیا۔ ہاں شیطان کافر ہوئے جو لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں''
(پ ۱' رکوع ۱۲' سورہ البقرۃ' آیت ۱۰۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سات مہلک چیزوں سے بچو ''شرک' جادو' ناحق قتل' سود' مال یتیم' جہاد سے فرار

اور اس خواتین پر تہمت''
(بخاری و مسلم وغیرہما' مشکوٰۃ کتاب الایمان' باب الکبائر وعلامات النفاق' پہلی فصل)

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا کہ ''ہر جادوگر اور جادوگرنی کو قتل کر دو۔ پس تین جادوگر قتل کیے گئے۔'' (الزواجر)

چوری اور رہزنی: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○

''چوری کرنے والے مرد اور عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔ ان کے فعل کی سزا۔ اللہ کی طرف سے سزا۔ اور اللہ غالب حکمت والا ہے''۔
(پ ۶' رکوع ۱۰' سورہ المائدہ' آیت ۳۸)

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ۭ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○

''جو لوگ اللہ و رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ قتل کر ڈالے جائیں یا انہیں سولی دی جائے یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ دیے جائیں یا جلا وطن کر دیے جائیں۔ یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔''
(پ ۶' رکوع ۹' سورہ المائدہ' آیت ۳۳)

معلوم ہوا:

چوری اور رہزنی شدید جرم اور کبیرہ گناہ ہے اور چوری کرنے والے مرد و عورت اور ڈاکو پر اللہ تعالیٰ ناراض ہے اور دنیا و آخرت میں ان کے لیے سخت سزا ہے اور

حکومت پر لازم ہے کہ وہ انہیں حکم قرآنی وقانون اسلامی کے مطابق پوری سزا دے۔ قانونِ اسلامی کے مطابق مجرموں کو صحیح سزا دینے کی بجائے انہیں کچھ عرصہ کے لیے جیل میں "سرکاری مہمان" بنالینا اغیار کی نقالی' باطل قانون کی پیروی اور چوروں اور ڈاکوؤں کی حوصلہ افزائی ہے جو کثرت جرائم کا باعث ہے۔

ظالم حاکم وقاضی: وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ○

"جو لوگ خدا کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔"

(قرآن مجید' آیت ۴۵: سورہ المائدہ)

☆ "عادل وظالم حکام کو پلصراط پر روکا جائے گا۔ پھر جس حاکم نے فیصلہ میں ظلم کیا ہو گا اور رشوت لی ہو گی۔ صرف ایک فریق کی بات توجہ سے سنی ہو گی۔ وہ جہنم کی اتنی گہرائی میں ڈالا جائے گا جس کی مسافت ستر سال ہے۔"

(ابو یعلی)

سفارش: "جو کسی کے لیے سفارش کرے اور وہ اس کے لیے کچھ ہدیہ دے اور یہ قبول کرلے وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازہ پر آ گیا"۔

(ابوداؤد' مشکوٰۃ کتاب الامارۃ والقضاء باب رزق الولاۃ وھدایاہم' تیسری فصل)

جھوٹی شہادت: "اللہ کے ساتھ شریک کرنا' ماں باپ کی نافرمانی کرنا' کسی کو ناحق قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا کبیرہ گناہ ہیں۔"

☆ "جھوٹے گواہ کے قدم ہٹنے بھی نہ پائیں گے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم واجب کر دے گا۔"

☆ "جو گواہی کے لیے بلایا گیا اور اس نے (صحیح) گواہی چھپائی وہ بھی ایسا ہی ہے جیسا جھوٹی گواہی دینے والا۔" (طبرانی)

وکالت:

"آج کل کچہریوں میں گواہی دینے کی جو صورت ہے وہ اہل معاملہ پر مخفی نہیں۔ وکیل مدعی جھوٹ بولنے پر زور دیتے ہیں اور وکیل مدعا علیہ جھوٹا بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پیشہ ور وکیل جان بوجھ کر جھوٹ کو سچ کرنا چاہتے ہیں بلکہ گواہوں کو جھوٹ بولنے کی تعلیم وتلقین کرتے ہیں۔ ایسی گواہی ووکالت سے خدا بچائے۔" (بہار شریعت ملخصا)

سود اور رشوت:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○

"اے ایمان والو سود نہ کھاؤ دونا دون اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تا کہ تم فلاح پاؤ"

(پ ۴' رکوع ۵' سورہ آل عمران' آیت ۱۳۰)

☆ "اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ لوگوں کا کچھ مال جان بوجھ کر ناجائز طور پر کھانے کے لیے (بطریق رشوت) مال حاکموں کے پاس پہنچاؤ۔ (پ ۲' رکوع ۸' سورہ البقرۃ' آیت ۱۸۸)

☆ "حرام غذا کھانے والا جسم جنت میں داخل نہ ہو گا"۔

(بیہقی' مشکوٰۃ کتاب البیوع باب الکسب وطلب الحلال' دوسری فصل)

☆ "سود لینے والے' سود دینے والے' سود کی تحریر لکھنے والے اور گواہی دینے والے پر لعنت ہے اور یہ سب برابر ہیں"۔ (مسلم' مشکوٰۃ باب الربوٰ' پہلی فصل)

☆ "رشوت لینے والے اور رشوت دلانے والے پر لعنت ہے"۔

(مشکوٰۃ کتاب الامارۃ والقضاء باب رزق الولاۃ وھدایاہم' دوسری فصل)

☆ "رشوت لینے دینے والے دونوں جہنمی ہیں"۔ (طبرانی)

وراثت:

''جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں اور عنقریب داخل ہوں گے آگ میں۔'' (پ ۴' رکوع ۱۲' سورہ النساء' آیت ۱۰)

معلوم ہوا کہ یتیموں کا مال ہضم کر جانا سخت عذاب کا باعث ہے۔ یتیموں میں سے بالخصوص یتیم لڑکیوں پر بہت ظلم ہوتا ہے۔ عام طور پر بھائی اپنی یتیم بہنوں کو جہیز وغیرہ پر ٹال دیتے ہیں اور والدین کی وراثت میں لڑکی کا جو شرعی حصہ مقرر ہے وہ باقاعدگی سے ادا نہیں کرتے اور سب کچھ خود ہی ہضم کر جاتے ہیں۔

اسی طرح بیوہ نکاح ثانی کرے تو اس کا حق مار لیتے ہیں حالانکہ خاوند کی وراثت میں بیوہ کا جو شرعی حصہ مقرر ہے وہ بہرحال اس کی حقدار ہے۔ اگرچہ وہ نکاح کر لے۔ الغرض یتیموں' یتیم بچیوں اور بیوہ عورتوں پر ظلم کر کے ان کا حق مارنے والوں کو اس آیت سے سبق لینا چاہیے اور سب کو اپنے گناہوں سے جلد توبہ کرنی چاہیے تاکہ موت' قبر' آخرت اور جہنم کے عذاب سے چھٹکارا ہو۔

(وما علینا الا البلاغ)

==========

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بت پرستی دین احمد میں کبھی آئی نہیں
اس لئے تصویر جاناں ہم نے کھنچوائی نہیں

فوٹو بازی' رب نہیں راضی ..... فوٹو بازی نے مت کیوں ماری؟

فوٹو بازی و تصویر سازی کے شدید حرام و گناہ ہونے کا بیان

مسلمانو! دلائل شریعہ بغور پڑھو اور کسی مولوی' مفتی' پیر اور لیڈر کے فوٹو بازی کے گناہ کو دلیل نہ بناؤ' مسئلہ شرعی بغور پڑھو اور اس پر عمل کرو۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

جاننا چاہیئے: کہ اس پُرفتن دور میں ایک ہلاکت خیز فتنہ تصویر سازی وفوٹو بازی بھی ہے جس نے ہمہ گیر وبا کی صورت اختیار کرلی ہے اور (الا ماشاء اللہ) علماء ومشائخ کی لاپرواہی وعدم مزاحمت بلکہ خود علانیہ اس گناہ میں ملوث ہونے نے اس فتنہ کو بھی ''فتنہ عظیمہ'' بنادیا ہے۔ مجموعی طور پر علماء ومشائخ کی اس چشم پوشی وذاتی گناہ نے معاذ اللہ وجہ جواز کی حیثیت اختیار کرکے نوبت یہاں تک پہنچادی ہے کہ حج وزیارت جیسے مقدس سفر کیلئے بھی حج درخواستوں پر نہ صرف مردوں بلکہ عورتوں کی تصاویر کو بھی لازم قرار دے دیا گیا۔ (ولا حول ولا قوۃ الا باللہ)

گناہِ کبیرہ: افسوس لوگوں کا ''احساس زیاں اور احساس گناہ'' ختم ہوگیا ہے ورنہ تصویر وفوٹو گناہ کبیرہ ہے۔ کوئی معمولی بات نہیں، ماہرین کتاب وسنت حضرت ملا علی قاری کے استاذ امام ابن حجر مکی نے حضرت امام نووی شارح ''صحیح مسلم'' سے نقل کیا ہے کہ ''جاندار کی صورت کی تصویر حرام وکبیرہ گناہوں میں سے ہے کیونکہ اس کیلئے شدید وعید آئی ہے۔'' (کتاب الزواجر صفحہ ۳۰، جلد ۲)

آہ! ایسا شدید گناہ اب ایسا معمولی سمجھ لیا گیا ہے کہ عوام کالانعام وعوامی، سیاسی مجالس تو در کنار خواص (علماء ومشائخ) کی مجالس اور مساجد ومیلاد وسیرت وغیرہ کی خالص دینی مذہبی محافل میں بھی اس گناہ کبیرہ کا بے تکلفی سے ارتکاب کیا جاتا ہے اور صرف تصویر ہی نہیں بلکہ ''ویڈیو کیسٹ'' کی صورت میں باقاعدہ فلم بنائی اور فلمائی جاتی ہے اور اسے نہ صرف ''وجہ جواز'' بلکہ تبلیغ وتقدس کا درجہ دیا جاتا ہے حالانکہ تصویر کی نسبت فلم میں زیادہ تصاویر محفوظ ہونے کی وجہ سے اس کے مجموعہ تصاویر ہونے کے باعث اس کا گناہ در گناہ ہونا بدرجہا بڑھ کر ہے جبکہ اس گناہ کبیرہ کو تبلیغ وتقدس کا درجہ اور بدی کو نیکی قرار دینا ظلم در ظلم ہے۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

سو شہید: یقیناً دورِ حاضر وموجودہ ماحول میں فتنہ تصویر سے بچنا اور اس کے خلاف تبلیغ کرنا اس حدیث مبارکہ پر عمل کرنا ہے، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''امت کے فساد (بگاڑ اور بے عملی) کے وقت جس نے میری سنت پر تمسک وعمل کیا۔ اس کیلئے سو شہید کا ثواب ہے''۔ (مشکوۃ شریف ص ۳۰)

تمہید ہذا کے بعد تصویر کی حرمت پر بعض نصوص صریحہ ودلائل شرعیہ ملاحظہ فرمائیں۔

قرآن مجید: ''بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے''۔

(پارہ ۲۲، رکوع ۴، سورہ الاحزاب، آیت ۵۷)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''یہ لوگ مصور ہیں جو تصویریں بناتے ہیں''۔

(کتاب الزواجر ص ۲۸، جلد ۲)

قرآن مجید کی اس تفسیر سے مصوروں اور فوٹو گرافروں کیلئے کس قدر عذاب اور لعنت ہے۔ جیسا کہ اس کی تائید میں حدیث شریف میں بھی مصوروں پر لعنت فرمائی گئی ہے اس لئے یہ کام اللہ اور رسول کو ایذا دینا اور سخت ناراض کرنا ہے۔ کاش فوٹو گرافر وفوٹو باز اپنا انجام سوچیں، کچھ خوف خدا کریں اور وقتی نفسانی لذت کے لئے اس قدر عذاب ولعنت کے مستحق نہ بنیں۔

دوسری آیت: ''وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں فحاشی کی اشاعت ہو ان کیلئے دنیا وآخرت میں دردناک عذاب ہے''۔ (پارہ ۱۸، رکوع ۸، سورہ النور آیت ۱۹)

اس آیت مبارکہ میں بظاہر اگرچہ بے حیائی وفحاشی پھیلانے والوں کے انجام کا ذکر ہے مگر درحقیقت فوٹو باز وفوٹو گرافر بھی اس کی زد میں آتے ہیں اس لئے کہ اس وقت بے حیائی وفحاشی پھیلانے میں تصویر سازی اور کیمرہ بازی کا بہت زیادہ عمل دخل

ہے کیونکہ بے حیائی و فحاشی اور نظر کی آوارگی و بدکاری کا دارومدار عورت کی نمائش و بے پردگی اور میک اپ زدہ حیا باختہ عورتوں کی دعوت نظارہ پر ہے اور عورت کی نمائش و بے پردگی کا بہت بڑا ذریعہ تصویر سازی و فوٹو بازی ہے اور اسی کی بنیاد پر فلم و سینما' وی سی آر' ٹیلیویژن' فوٹو سٹوڈیو' میوزک سنٹروں اور عورتوں کی نمائش و تصاویر پر مشتمل اخبارات، رسائل کا سارا کاروبار چل رہا ہے۔ لہٰذا مذکورہ آیت کے تحت فوٹو گرافر و فوٹو باز نہ صرف فوٹو بازی کے گناہ کبیرہ کے مرتکب ہیں بلکہ بے حیائی و فحاشی کی اشاعت کے بھی مجرم ہیں اور دنیا و آخرت میں دردناک عذاب کے مستحق ہیں۔ (والعیاذ باللہ)

المصور: (تیسری آیت) تصویر کا معنی صورت و شکل بنانا اور مصور کا معنی تصویر بنانے والا ہے اور قرآن مجید میں ارشاد ہے: ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِیُٔ الْمُصَوِّرُ "وہی اللہ خالق (پیدا کرنے والا) باری (عدم سے وجود میں لانے والا) اور مصور (تصویر صورت بنانے والا)"۔ (پارہ ۲۸، رکوع ۶' سورہ الحشر، آیت ۲۴)

اس آیت کریمہ کے مطابق خالق و باری کی طرح مصور بھی صرف اللہ کی ذات ہے لہٰذا شرعاً اور کوئی مصور نہیں ہو سکتا اور جو کوئی مصور بننے کی کوشش کرے' اس پر لعنت ہے کیونکہ بحکم حدیث "سود لینے' سود دینے' اس کا گواہ بننے' سودی تحریر لکھنے والے اور مصورین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے"۔

(کتاب الزواجر ص ۵۶، جلد ۲، مشکوٰۃ شریف ص ۲۴۱ بحوالہ بخاری)

نیز فرمایا "وَصَوَّرَکُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ" اللہ نے تمہاری صورتیں بنائیں اور حسین صورتیں بنائیں۔ (پارہ ۲۸، سورہ التغابن، آیت ۳، رکوع ۱۵)

مذکورہ آیت و حدیث سے معلوم ہوا کہ مصور ہونا خدا تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے کسی اور کا مصور بننا اور تصویر بنانا سخت حرام و گناہ ہے۔ تصویر کا دارومدار صورت بنانے پر ہے۔

صورت چونکہ قدرت کا حسین شاہکار ہے اس لئے اس میں کسی اور کی نہ مشارکت ہو سکتی ہے اور نہ اس کی اجازت ہے۔ فوٹو گرافر و فوٹو پر چونکہ لعنت ہے اس لئے جس گھر میں دلچسپی کے ساتھ یہ لعنت ہوگی وہ گھر ملائکہ رحمت کی جلوہ گری اور خیر و برکت سے محروم ہوگا جیسا کہ آگے حدیث آرہی ہے۔ سود خوری کی طرح فوٹو بازی بھی شدید جرم و گناہ اور قابل لعنت چیز ہے اور رسول اللہ ﷺ نے دونوں چیزوں پر یکساں لعنت فرمائی ہے۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

حکمت ربانی: کسی اور کو مصوری کی اجازت نہ دینے میں بحکم حدیث ایک یہ حکمت بھی کار فرما ہے کہ خدا تعالیٰ تو "مصور" بھی ہے اور تصویر و صورت بنا کر جان بھی ڈالتا ہے۔ لہٰذا جو جان نہیں ڈال سکتا' نہ وہ مصور ہو سکتا ہے...... نہ تصویر و صورت بنا سکتا ہے اور اگر وہ یہ سرکشی کرے گا تو قیامت کو اس کا سخت محاسبہ ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تحقیق ان تصویر والوں کو قیامت کے دن عذاب ہوگا اور ان سے فرمایا جائے گا کہ ان کو زندہ کرو جو تم نے بنایا ہے"۔ نیز فرمایا "جس گھر میں تصویر ہو اس میں ملائکہ رحمت داخل نہیں ہوں گے"۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۸۵)

چوتھی آیت: فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ "پس بچو بتوں کی گندگی سے"

(پارہ ۱۷، رکوع ۱۱، سورہ الحج، آیت ۳۰)

اس آیت میں بتوں کو گندگی قرار دیا گیا ہے اور اس سے بچنے کا حکم فرمایا گیا ہے اور تصویر و فوٹو بھی چونکہ بت ہی کی طرح صورت بے جان اور "صُمٌّ بُکْمٌ" ہوتی ہے۔ لہٰذا بتوں کی گندگی کی طرح تصویروں کی معنوی پلیدی سے بھی بچنا ضروری ہے۔ الفاظ کے لحاظ سے اگرچہ "بت پرستی" کے محاورہ کے پس منظر اور بناوٹ وغیرہ کے لحاظ سے بت ایک الگ "تشخص" رکھتا ہے لیکن معنوی لحاظ و قابل نفرت اور صورت بے جان ہونے کی گہری مناسبت و مشابہت اور حرام ہونے کی پلیدی کے باعث بس۔

ع...... نام ہی کا فرق ہے تصویر ہے دونوں کی ایک

لہٰذا بتوں کی طرح تصویروں سے بچنا بھی ضروری ہے۔ ہدایہ شریف میں فرمایا کہ ''اگر کسی نے تصویر والا کپڑا پہن کر نماز پڑھی تو مکروہ ہے کیونکہ یہ ''حامل صنم'' کے مشابہ ہے'' اور فتح القدیر شرح ہدایہ میں ہے ''اگر تصویر اتنی چھوٹی ہو کہ دیکھنے میں اعضاء کی تفصیل معلوم نہ ہو تو وہ حکم وثن میں نہیں اور اگر تصویر نمایاں ہو تو وہ حکم وثن میں ہے''۔ ملخصا

مسلمانو! لفظی آڑ لے کر فوٹو بازی کی صورت میں بت سازی نہ کرو اور ان بتوں سے مکانوں کی سجاوٹ نہ کرو اور باغیرت بت شکن بنو، بت فروش نہ بنو۔

اعلیٰ حضرت: امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ''قطعاً یہ سب تصویریں معنیً بت میں ہیں اور ان کا مکان میں باعزاز رکھنا...... ناجائز وحرام ومانع دخول ملائکہ رحمت (علیہم الصلوٰۃ والسلام) اور اس مکان میں نماز یقیناً مکروہ''۔

(مجموعہ عطایا القدیر فی حکم التصویر صفحہ ۲۱۸)

دیکھئے محققین فقہاء کرام کیسی صراحت کے ساتھ تصویر کو وثن وصنم (بت) کے مشابہ اور اس کے حکم میں بیان فرما رہے ہیں، جس سے معنوی غلاظت کے لحاظ سے بتوں اور تصویروں کا یکساں ہونا صاف ظاہر ہے۔ اس قدر صراحت کے باوجود بت سے ''بیر اور تصویر سے پیار'' کسی ذی انصاف وذی ہوش کا کام نہیں۔ بتوں کے خلاف جہاد کی طرح احادیث میں تصاویر کے خلاف بھی جہاد اور ان کے مٹانے کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

حکم وعمل نبوی: رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے روز کعبہ معظمہ کے اندر تشریف فرما ہوئے تو وہاں حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت مریم اور ملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصویریں نظر پڑیں۔ پس آپ ویسے ہی پلٹ آئے اور آپ کے حکم سے جتنی تصویریں منقوش تھیں، سب مٹا دی گئیں اور جتنی مجسم تھیں سب باہر نکال دی گئیں جب تک کعبہ

معظمہ سب تصاویر سے پاک نہ ہو گیا اپنے قدم اکرم سے اسے شرف نہ بخشا اور ''فرمایا اللہ کی مار ان لوگوں پر جو تصویریں بناتے ہیں اور انہیں زندگی نہیں دے سکتے''۔

(شفاء الوالہ از اعلیٰ حضرت بریلوی بحوالہ صحیح بخاری ومسند امام احمد وغیرہما)

فوٹو بازوں کیلئے لمحہ فکریہ: حدیث مذکور میں حکم وعمل نبوی ''تصاویر سے نفرت اور ان کے مٹانے کا حکم ہر مسلمان کیلئے لمحہ فکریہ ہے کہ جب تمہارے آقا ﷺ تصویروں کی وجہ سے اللہ کے گھر (کعبہ معظمہ) میں نہیں ٹھہرے تو تمہارا مکانوں، دکانوں، دفتروں میں تصویر رکھنا اور اس جگہ ٹھہرنا کیونکر مناسب ہے۔ کہاں اللہ کا گھر اور کہاں تمہارے گھر۔ جب دوسروں کی بنائی ہوئی حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت اسماعیل ذبیح اللہ اور دیگر جلیل القدر محبوبان خدا کی تصاویر دیکھنا اور باقی رکھنا آقا کو گوارا نہیں تو کیا تمہارا ایرا غیرا کی تصویر وزنانہ فوٹو خود بنانا، رکھنا اور ان سے دل بہلانا جائز وحلال ہو سکتا ہے؟ (ہرگز نہیں) تمہارے آقا تصویر مٹانے کا حکم کریں اور فرمائیں کہ تصویر بنانے والوں پر اللہ کی مار اور تم تصاویر بناؤ، سنو اور اللہ کی مار سے ذرا نہ ڈرو، کیا یہی مسلمانی ہے، کیا یہی وفاداری ہے؟

نہ چھوڑو دامن احمد بنو مت بے وفا یارو
ہے دامان محمد ہی جہاں کا آسرا یارو (ﷺ)

اعلان عام: ایک جنازہ کے موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تم میں کون ایسا ہے کہ مدینے جا کر ہر بت کو توڑ دے اور ہر قبر (بحد شرع) برابر کر دے اور ہر تصویر مٹا دے''۔ ایک صاحب نے عرض کی ''میں یارسول اللہ'' فرمایا ''تو جاؤ''۔ وہ جا کر واپس آئے اور عرض کی ''یارسول اللہ! میں نے سب بت توڑ دیئے اور سب قبریں برابر کر دیں اور سب تصویریں مٹا دیں''۔ آپ نے فرمایا ''اب جو یہ چیزیں بنائے گا وہ کفر وانکار کرے گا اس چیز کے ساتھ جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی''۔ (شفاء الوالہ بحوالہ مسند امام احمد)

حدیث مذکور میں ایک ہی حکم میں بت اور تصویر کے خلاف یکساں اقدام
ان کو توڑنے اور مٹانے کے برابر کی سطح پر عمل وسلوک کے علاوہ ان کے اعادہ و
بنانے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ دین کے ساتھ (اعتقاداً یا عملاً) کفر و انکار
تعبیر کیا جانا نہایت ہی قابل توجہ اور لائق اجتناب ہے۔ (خبردار ہوشیار)

لرزہ خیز وعید شدید: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کو جہنم سے ایک گردن نکلے گی...... وہ کہے گی میں تین فرقوں (کے دبوچنے کیلئے ان) پر مسلط کی گئی ہوں مشرک، ہٹ دھرم ظالم اور مصورین''...... (تصویریں بنانے والے) (مسند احمد، ترمذی)

نیز فرمایا ''بے شک روز قیامت سب دوزخیوں میں زیادہ سخت عذاب اس کو ہے جس نے کسی نبی کو شہید کیا، یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل فرمایا یا ظالم بادشاہ اور تصویریں بنانے والے مصورین پر''۔ (مسند امام احمد، طبرانی)

ذرا غور فرمایئے: تصویر سازی و فوٹو بازی کتنا عظیم گناہ ہے۔ اس جرم و گناہ کا کتنا شدید عذاب ہے اور مصورین و فوٹو گرافروں کا حشر و عذاب کن لوگوں کے ساتھ ہوگا مشرکوں ظالموں اور اللہ کے نبی کے ہاتھوں قتل ہونے اور اُن کو شہید کرنے والے کافروں کے ساتھ یعنی مصور اگرچہ خود کافر و مشرک نہ ہو، اپنے اس جرم و گناہ کے باعث اس کا حشر و عذاب ایسے کافروں ظالموں کے ساتھ ہوگا۔ (معاذ اللہ، استغفر اللہ)

مشابہت خلق اللہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کے نزدیک مصورین کیلئے بہت سخت عذاب ہے۔ قیامت کو ان لوگوں کا عذاب شدید تر ہوگا جو تخلیق خداوندی کی مضاہات و مشابہت کرتے ہیں''۔ (مشکوۃ شریف ص ۳۸۵)

اعتراض: اتنا شدید و اشد عذاب ان کیلئے ہوگا جو عبادت کیلئے تصویریں بنائیں گے اور ان کی پوجا کریں گے۔

جواب: جو پرستش کیلئے تصویر بنائیں اور اس کی پوجا کریں وہ تو کافر ہوں گے اور اپنے کفر اس فعل بد کے باعث ان کا عذاب تو بہر حال شدید ترین ہوگا مگر جو مسلمان کہلائیں اور پوجا کی بجائے کسی اور غرض سے تصویر بنائیں، بنوائیں وہ کافر تو نہیں مگر فاسق ہوں گے اور اگرچہ ان کو کفار کی طرح شدید عذاب نہ ہوگا مگر ان کے اپنے حق میں ان کا عذاب بھی اس سخت بدعملی کے باعث سخت تر ہوگا اور وہ محض اس وجہ سے نہیں بچ جائیں گے کہ انہوں نے پرستش کیلئے تصویر نہیں بنائی۔ تصویر صرف پرستش کیلئے بنانا ہی منع نہیں (وہ تو ویسے ہی کفر ہے) بلکہ اس کی ممانعت کی اصل وجہ تخلیق خداوندی کی مضاہات و مشابہت ہے جس کا حدیث میں صراحت سے ذکر ہوا ہے۔ اس لئے نہ کوئی دھوکہ دے نہ کوئی دھوکہ کھائے۔ حدیث میں علت ممانعت دائمی ہے اس میں تاویل کی گنجائش نہیں۔

اعتراض: بعض روایات سے تصاویر کا جواز بھی مفہوم ہوتا ہے۔

جواب از حدیث ابن عباس: ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس عرض کی کہ ''میرا ذریعہ معاش تصویر سازی ہے''۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوئے کہ ''جس نے کوئی صورت بنائی بے شک اللہ اسے عذاب فرمائے گا یہاں تک کہ وہ تصویر میں روح ڈالے لیکن وہ اس میں روح نہ ڈال سکے گا'' (اور عذاب میں مبتلا رہے گا) پس عذاب الٰہی کے پیش نظر اس مصور نے سخت آہ بھری اور اس کے چہرہ کا رنگ زرد ہو گیا۔ اس پر آپ نے فرمایا ''افسوس تجھے اگر تو باز نہ رہ سکے تو درختوں کی اور ہر غیر ذی روح کی تصویر بنالے''۔ (مشکوۃ شریف ص ۳۸۶ بحوالہ بخاری)

معلوم ہوا: کہ اگر کہیں کسی تصویر کا جواز مفہوم ہو تو اس سے مراد کسی غیر ذی روح کی تصویر و عمارات و نقش و نگار وغیرہ ہوں گے۔ وہ کسی ذی روح یعنی حیوان و جاندار کی

تصویر نہ ہوگی کیونکہ گناہ و ممانعت جاندار کی تصویر بنانے کی ہے جیسا کہ بحکم حدیث تصویر میں روح ڈالنے کے ذکر سے واضح ہوا۔

اعتراض: تصویر کے حرام و گناہ ہونے کے متعلق جو دلائل مذکور ہوئے ہیں ان کا تعلق مصور و فوٹو گرافر یعنی تصویر بنانے والے کے ساتھ ہے نہ کہ تصویر بنوانے والے کے ساتھ۔

جواب: دینی دنیاوی لحاظ سے یہ بات محتاج وضاحت نہیں کہ کسی جرم و گناہ میں جو لوگ شریک و شامل ہوں گے وہ سب مجرم و گنہگار ہوں گے جیسے سود لینے والا، سود دینے والا، شراب پینے والا، شراب پلانے والا، قتل و چوری میں شریک و معاون بننے والا اسی طرح تصویر بنانے والا، بنوانے والا۔ اوپر حدیث میں بیان ہو چکا ہے کہ ''جس گھر میں تصویر ہو ملائکہ رحمت داخل نہ ہوں گے'' حالانکہ اہل خانہ خود تصویر بنانے والے نہیں مگر تصویر رکھنے کے باعث وہ فوٹو گرافر کے معاون و شریک جرم ہو کر ملائکہ رحمت کی آمد گری سے محروم ہو گئے۔ قرآن پاک کا فرمان ہے کہ ''گناہ و زیادتی کے کام میں تعاون نہ کرو''۔ (شریک جرم نہ بنو) (پارہ ۶، رکوع ۵، سورہ المائدہ، آیت ۲)

اعتراض: جس تصویر کا بنانا گناہ ہے وہ دستی و قلمی تصویر ہے جبکہ کیمرہ کی تصویر عکس ہے۔

جواب: مذکورہ دلائل کے مقابلہ میں ایسی بے دلیل اور منگھڑت خیالی باتوں کی کوئی گنجائش نہیں۔ جب نصوص صریحہ میں کوئی ایسی تقسیم و تفریق نہیں تو کسی اور کو ایسی تفریق سازی کا کیا حق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصور و تصویر پر لعنت فرمائی ہے۔ تصویر سازی کے کسی طریقہ و ذریعہ کی تخصیص نہیں کی۔ لہٰذا دستی و قلمی و عکسی جس طریقہ سے بھی کوئی مصور جاندار کی تصویر بنائے گا وہ لعنت کا مستحق ہوگا۔ حکم شرعی مصور و تصویر پر عائد ہے کسی مخصوص طریقہ پر نہیں۔ لہٰذا جب عکس کے ذریعہ تصویر بنا دی عکس ختم ہو گیا اور تصویر کا جرم ثابت ہو گیا۔ آئینہ و پانی وغیرہ میں عکس کا آنا غیر اختیاری و ناپائیدار ہے

جو صاحب عکس کے بدلنے سے بدلتی رہتی ہے، جبکہ تصویر اختیاری و ذاتی فعل اور پائیدار ہے، جس میں صورت جم جاتی ہے۔ لہٰذا عکس و تصویر میں فرق نہ کرنا اور تصویر کو اصل عکس سمجھنا عقل و نقل کے خلاف ہے۔ ایسی خیالی باتوں سے نفس کو تو بہلایا جا سکتا ہے مگر شریعت کا حکم نہیں بدلا جا سکتا اور جرم و گناہ سے پاک دامن نہیں ہو سکتا۔

جب سر محشر وہ پوچھیں گے بلا کر سامنے
کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

اعتراض: زندہ آدمی کے پورے جسم کی تصویر تو ممنوع ہے مگر صرف چہرہ کی تصویر ممنوع نہیں جیسا کہ عام رواج ہے اس لئے کہ دھڑ کے بغیر محض چہرہ سے زندہ نہیں رہ سکتا۔

جواب: یہ محض غلط فہمی، تصویر کے معنی سے بے توجہی اور مذکورہ نصوص صریحہ کے سراسر خلاف ہے۔ تصویر کے لفظ و معنی پر غور کیا جائے تو صاف ظاہر ہے کہ تصویر کا دار و مدار ہی صورت و چہرہ بنانے پر ہے۔ اگر صورت بنائی ہے تو تصویر ہے اور صورت نہیں تو تصویر نہیں (جسم کے باقی حصہ سے کوئی غرض نہیں) حدیث و فقہ میں اس مسئلہ کی پوری وضاحت ہے کہ ''تصویر سر بریدہ ہو یا چہرہ مٹا دیا ہو یا سر اور چہرہ کو کھرچ ڈالا ہو یا دھو ڈالا ہو تو ممانعت نہیں''۔ (بہار شریعت حصہ سوم، ص ۱۶۹، حوالہ رد المحتار ہدایہ شریف ص ۱۰۲)

احادیث مبارکہ: سیدنا جبریل امین علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ''تصویروں کے سر کاٹنے کا حکم فرما دیجئے کہ ان کی ہیئت درخت کی طرح ہو جائے''۔

(ابوداؤد شریف و ترمذی و نسائی شریف)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''صورت سر کے ساتھ ہے پس جس چیز (تصویر) کا سر نہیں وہ صورت نہیں''۔ (طحاوی شریف)

امام اعظم رضی اللہ عنہ ابو حنیفہ نے فرمایا ''جب تصویر کا سر نہ ہو تو تصویر نہیں''۔ (جامع صغیر)

الحمدللہ: مذکورہ نصوص صریحہ سے عقلاً نقلاً اعتراض کا مکمل ابطال ہو گیا۔ اگر یہ اعتراض معقول ہو تو میت و مردہ انسان کی تصویر جائز قرار پائے۔ (کیونکہ وہ زندہ نہیں) حالانکہ کوئی بھی اس کا قائل نہیں لہٰذا مسئلہ تصویر میں جسم و دھڑ اور زندہ مردہ کی بحث غیر معقول ہے۔ اگر معترض کی نظر میں کوئی مشتبہ قول ہو تو اس تحقیق کے مطابق اس کی تاویل ہو گی یا وہ غیر معقول اور خلاف اجماع و جمہور اور غیر مفتیٰ بہ ہونے کے باعث قابل رد ہو گا۔ مزید تفصیل فتاویٰ رضویہ کتاب ''عطایا القدیر فی حکم التصویر'' میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

ویڈیو فلم: بعض علماء نے تبلیغی نقطہ نظر سے مووی و ویڈیو فلم کے جواز کا جو فتویٰ دیا ہے وہ عقلاً نقلاً سراسر غیر تحقیقی ہے اور اس میں ٹیلیویژن گھروں میں رکھنے کی ترغیب اور ٹی وی کا تحفظ پایا جاتا ہے اس لئے کہ گھر میں ٹی وی ہو گا تو اس میں نام نہاد تبلیغی کیسٹ کر دیکھی دکھائی جا سکے گی۔ الغرض ٹیلیویژن چھوٹا سینما ہے جو بے پردہ، حیا باختہ عورتوں ایکٹرسوں کی حسن فروشی، رقص و سرود اور نظر کی بدکاری کے باعث بالعموم چکلہ کا منظر پیش کر رہا ہے۔ گھروں کے ماحول و نئی نسل کو بگاڑ رہا ہے اور معاشرہ کو بے حیائی و مغربی تہذیب کی آگ میں جھونک رہا ہے۔ لہٰذا تبلیغی بہانہ سے ٹی وی کی ترغیب و تحفظ اور گھروں میں رکھنے کا کوئی جواز نہیں۔ ویڈیو کو جائز قرار دے کر تصویر کو ناجائز قرار دینے کی بھی کوئی اہمیت و افادیت باقی نہیں رہتی جیسا کہ بعض علماء نے تصویر کو ناجائز اور ویڈیو فلم کو فائز قرار دے کر دورنگی پالیسی اختیار کی ہے۔ نائب مفتی اعظم تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان صاحب بریلوی مدظلہ العالی نے اپنی ضخیم کتاب

''ٹی وی اور ویڈیو فلم کا آپریشن'' مع شرعی حکم

میں اس موقف کا رد بلیغ فرمایا ہے۔ (جزاہ اللہ خیر الجزاء)

کتاب انجمن انوار القادریہ کراچی نے شائع کی ہے۔ صفحات ۱۵۲، یہ کتاب ۶۰ روپے مع ڈاک خرچ بھیج کر مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ سے بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَخْشَ اللّٰہَ وَیَتَّقْہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○

(پارہ ۱۸، رکوع ۱۳، سورہ النور، آیت ۵۲)

''اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے اور اللہ سے ڈرے اور پرہیزگاری کرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں''۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِائَةِ شَہِیْدٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے اُمت میں فساد و بدعت کے وقت میری سنت پر عمل کیا، اس کیلئے سو شہید کا ثواب ہے''۔ (مشکوٰۃ شریف)

در بارہ عید و رمضان
ریڈیو ٹیلیفون کا اعلان نامعتبر ہونے کا بیان

مسلماں ہے وہی جو دین پر قربان ہوتا ہے
مسلماں ہوں، یہ کہہ دینا، بہت آسان ہوتا ہے

خلاف پیمبر کسے را گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

(از: شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قرآنِ مجید میں ہے:

"فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

یعنی تم میں سے جو یہ مہینہ (رمضان کا) پائے ضرور اس کے روزے رکھے"

(پارہ ۲، رکوع ۷)

بحکم شریعت اس فرمانِ خداوندی کے تحت ہر (مکلف غیر معذور) مسلمان پر ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں بشرطیکہ وہ ماہ رمضان پائے اور اس کے نزدیک اس کا ثبوت ہو جائے۔ تفسیر صاوی وغیرہ میں فرمایا:

علمه اما بان یکون راٰه او ثبت عنده

یعنی روزہ رکھنے کیلئے ہلال رمضان کا علم ہو۔ اس طرح کہ اس کو دیکھے یا اس کے نزدیک اس کا ثبوت ہو جائے۔ (صاوی ص ۸۴)

لہٰذا جب تک ماہ رمضان کو پانا اور اُس کے چاند کا ہونا ثابت نہ ہو اس وقت تک بہ نیت رمضان روزہ رکھنا شرعاً ناجائز و حدودِ اسلام سے تجاوز ہے اور جب ماہ رمضان کا ثبوت ہو جائے تو اس وقت تک رمضان کا اختتام و روزہ کا چھوڑنا جائز نہ ہوگا جب تک ہلال رمضان سے بڑھ کر عید کے چاند کا ثبوت نہ ہو۔ کیونکہ رمضان المبارک کا ثابت شدہ روزہ چھوڑنے کیلئے روزہ رکھنے کی بہ نسبت شریعت اسلامیہ میں بہت زیادہ اہتمام کیا گیا ہے۔

ثبوت ہلال کیلئے فقہ اسلامی اور حضرات فقہاء و مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی تصریحات کی روشنی میں (اگر چاند نظر نہ آئے تو) شہادت شرعی یا خبر مستفیض کی ضرورت ہے اور خبر مستفیض کی تعریف یہ ہے کہ "جس شہر میں چاند دیکھا گیا ہے وہاں سے متعدد

جماعتیں دوسرے شہر میں آئیں اور اُن میں سے ہر شخص یہ بیان کرے کہ جس شہر سے ہم آئے ہیں بے شک اُس شہر والوں نے چاند دیکھ کر روزہ رکھا"۔ (ردالمحتار جلد ۲، ص ۱۰۲)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگرچہ کسی شہر میں خط، تار، اخبار، ٹیلیفون، ٹیلیویژن اور ریڈیو کے ذریعے کتنی ہی اطلاعات و اعلانات ہوں ان سے قطعاً چاند کا ثبوت نہیں ہو سکتا اور ان کی بناء پر روزہ چھوڑنا اور عید منانا تو درکنار ان سے روزہ رکھنا بھی لازم و جائز نہیں۔ اس لئے کہ یہ نہ شہادت ہے نہ خبر مستفیض۔ کیونکہ شہادت میں گواہوں کا روبرو ہونا ضروری ہے اور خبر مستفیض میں متعدد جماعتوں کا آنا لازم ہے اور یہ اطلاعات و اعلانات محض ہوائی و کاغذی ہیں جن کے ساتھ کوئی ایک فرد بھی نہیں پہنچتا، بلکہ سب کچھ پس پردہ ہوتا ہے۔ لہٰذا ایسی اطلاعات و اعلانات سے روزہ یا عید کا اثبات کرنا اور انہیں خبر مستفیض یا تواتر شرعی قرار دینا صحیح نہ ہوگا۔ اس تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر ایک شہر میں چاند کا ثبوت ہو جائے تو خبر مستفیض و شہادت شرعی کے بغیر سارے ملک یا ساری دنیا پر اس کا اطلاق نہ ہو سکے گا بلکہ ہر شہر میں احکام شریعت کی روشنی میں وہاں کے حالات کے مطابق فیصلہ و عمل ہوگا اور دوسرے شہروں سے روزہ و عید کی موصول ہونے والی خبریں اگرچہ سچی ہوں یہاں کیلئے حجت و قابل عمل نہ ہوں گی، جب تک شہادت و خبر مستفیض موصول نہ ہو۔ اس مسئلہ پر اجماع ہے جس کی تفصیل فتح القدیر وغیرہ کتب معتبرہ میں موجود ہے۔ البتہ جس شہر میں حاکم اسلام قاضی شرع اور مفتی دین یا اجتماع مسلمین کے حضور شرعی طور پر چاند کا ثبوت ہو جائے تو اس کا اعلان سارے شہر و ملحقہ دیہات میں ہی کافی ہے اور وہاں کے ہر شخص کا چاند کو خود دیکھنا یا شہادت سننا ضروری نہیں ہے۔ الغرض شہر کے توابع و ملحقہ دیہات شہر میں شمار ہوں گے اور شہر کا اعلان وہاں تک کافی ہو گا لیکن دوسرے شہر میں چاند کے ثبوت کیلئے کسی شہر کے محض اعلان کی بجائے مستقل طور پر شہادت شرعی و خبر مستفیض کا ہونا ضروری ہے جیسا کہ اس پر اجماع منقول ہوا۔ ثبوت

ہلال کے اس طریقۂ شرعی کو با اصطلاح فقہ طریق موجب کہا جاتا ہے اور لفظ شہادت خود دیکھنے والے کی شہادت' شہادت علی القضاء شہادت علی کتاب القاضی سب کو شامل ہیں۔

شہادت میں: جس طرح گواہ کا حاضر وموجود ہونا ضروری ہے اسی طرح یہ بھی لازم ہے کہ گواہ صحیح العقیدہ سنی ومتبع شریعت ہو کیونکہ کسی مخالف اہلسنت اور بد عقیدہ و بے عمل مثلاً تارک نماز و مشت بھر سے کم داڑھی کترانے منڈانے والے فساق کی شہادت شرعاً مقبول نہیں جیسا کہ ان کی امامت اقامت اور اذان درست نہیں۔ ان امور کیلئے صحیح العقیدہ سنی اور صالح ومتقی مسلمان ہونے چاہئیں۔

چاند کے متعلق "مدینہ کے چاند" کی ہدایات

حدیث شریف: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "روزہ نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھو اور افطار نہ کرو جب تک چاند نہ دیکھو اور اگر (۲۹) کو چاند نظر نہ آئے تو (۳۰ دن کی) گنتی پوری کرو"۔ (مشکوۃ شریف)

اس کی شرح میں ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری فرماتے ہیں "یعنی بحالت ابر رمضان میں ایک عادل اور عید میں کم از کم دو عادل و پرہیز گار گواہوں کی شہادت سے جب تک تمہارے پاس ثبوت نہ ہو اس وقت تک بہ نیت رمضان نہ روزہ رکھو اور نہ عید کرو"۔ (مرقات جلد ۲، ص ۵۰۰)

دوسری حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "چاند دیکھ کر روزہ رکھو چاند دیکھ کر عید کرو اور اسی سے قربانی کرو اور اگر (۲۹ شعبان یا ۲۹ رمضان کو) چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرو اور اگر دو مسلمان اور دوسری روایت کے مطابق دو عادل و پرہیز گار شہادت دیں تو روزہ رکھو اور عید کرو"۔ (مسند احمد، نسائی شریف، کشف الغمہ امام شعرانی)

تیسری حدیث: ایک اعرابی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی "میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے"۔ فرمایا "تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں" عرض کی "ہاں" فرمایا "تو گواہی دیتا ہے کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں"۔ عرض کی "ہاں" فرمایا "اے بلال! لوگوں میں اعلان کردو کہ کل روزہ رکھیں"۔ (ابوداؤد' ترمذی)

معلوم ہوا کہ ثبوت ہلال کیلئے رویت یا شہادت درکار ہے اور چونکہ آلات جدیدہ میں شہادت نہیں ہوسکتی اس لئے محض ریڈیو' ٹیلیفون وغیرہ کی اطلاع و اعلان پر روزہ رکھنا اور روزہ چھوڑنا حدیث پاک' سنت نبوی اور حکم شرعی کے خلاف ورنا جائز ہے نیز یہ کہ رمضان کے چاند میں دو گواہ بہتر ہیں' ورنہ بحالت ابر ایک گواہ بھی کافی ہے لیکن ہلال عید میں ابر و غبار کی صورت میں کم از کم دو گواہ ضروری ہیں اور اگر مطلع صاف ہو تو بہر صورت زیادہ تعداد کی ضرورت ہے کیونکہ مطلع صاف ہونے کے باوجود سارے شہر میں صرف ایک دو کا چاند دیکھنا نا قابل یقین وغیر معتبر ہے۔ والتفصیل فی الکتب

سیدنا فاروق اعظم ؓ نے فرمایا' اگر ۳۰ رمضان کو دن میں چاند دیکھو تو روزہ نہ چھوڑو یہاں تک کہ شام ہو جائے یا دو عادل مسلمان گواہی دیں کہ انہوں نے کل شام کو چاند دیکھا تھا"۔ (رسالہ ابن عابدین، کشف الغمہ)

سیدنا ابن عباس ؓ: حضرت کریب فرماتے ہیں میں ایک کام کیلئے حضرت امیر معاویہ ؓ کے پاس شام میں حاضر ہوا اور وہیں رمضان المبارک کا چاند ہوا اور میں نے جمعہ کی رات کو چاند دیکھا پھر مہینہ کے آخر میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے چاند کے متعلق پوچھا میں نے عرض کیا' ہم نے جمعہ کی رات کو دیکھا تھا" فرمایا "تو نے بھی دیکھا؟" میں نے عرض کیا "ہاں! اور لوگوں نے بھی دیکھا اور روزہ رکھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا۔ پس حضرت ابن

عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ہم نے تو (ایک دن بعد) ہفتہ کی رات کو چاند دیکھا ہے پس ہم روزے رکھیں گے۔ یہاں تک کہ تیس دن پورے کریں یا (۲۹ کو) چاند دیکھ لیں"۔ میں نے عرض کیا "حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دیکھنا اور روزے رکھنا آپ کیلئے کافی نہیں؟"۔ فرمایا "نہیں۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا ہے"۔

(مسلم شریف جلد ۱، ص ۳۴۸)

معلوم ہوا کہ مختلف مقامات پر وہاں کی رویت وشہادت کے لحاظ سے روزہ و عید کا ایک دن نہ ہونا اسلامی وحدت کے خلاف نہیں۔ نیز یہ کہ جب تک اپنے شہر میں ثبوت شرعی نہ ہو اُس وقت تک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی کا اپنے ہاں چاند دیکھنا اور حضرت کریب جیسے بزرگ تابعی کا تنہا اطلاع دینا بھی دوسرے شہر میں کافی نہیں' چہ جائیکہ ریڈیو وغیرہ کی مجہول وغائبانہ اطلاع واعلان پر ملک بھر میں عمل کیا جائے اور اس پر عیدو رمضان کا دارومدار رکھا جائے۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا اِتِّبَاعَ حَبِیْبِكَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام

دورِ فتن میں سنت پر عمل کی اہمیت وکیفیت

سنت سے وابستگی: مخبر صادق' نبی غیب دان ﷺ نے فرمایا ﴿﴾ "میرے بعد تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بکثرت اختلاف دیکھے گا' پس ایسے وقت میں تم میری سنت اور میرے راشدین ومہدیین خلفاء کی سنت لازم پکڑو' اس پر قائم رہو اور اسے مضبوطی سے تھامو اور (میری سنت ومیرے خلفاء کی سنت وطریقہ کے خلاف) نئی نئی باتوں سے بچو کیونکہ (سنت واصل شرعی کے خلاف) ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر ایسی بدعت گمراہی کا باعث ہے"۔ (مشکوٰۃ شریف)

بوقت فساد سنت کا ثواب: "میرے بعد جو میری مردہ سنت کو زندہ کرے جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے ان کے ثواب میں کمی کئے بغیر اس سنت کے زندہ کرنے والے کو ان سب کے برابر ثواب ملے گا"۔ (ترمذی شریف)

"جس نے میری سنت زندہ کی تحقیق اُس نے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے زندہ کیا۔ وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا"۔ (شفاء شریف)

"جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا"۔ (ترمذی)

"اُمت میں بوقت بدعت وفساد جو میری سنت پر عمل کرے گا اُسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا"۔ (شفاء شریف)

"میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑیں۔ جب تک تم اُن سے وابستہ رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت"۔ (مشکوٰۃ)

"اُس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر موسیٰ علیہ السلام ظہور فرمائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی اتباع کرو تو یقیناً سیدھے راستہ سے بھٹک جاؤ اور اگر وہ بحیات ظاہری زندہ ہوتے اور میرا زمانہ نبوت پاتے تو البتہ ضرور میری اتباع فرماتے"۔ (دارمی)

"جس نے میری اقتداء وپیروی کی وہ میرا ہے اور جس نے میری سنت سے روگردانی کی وہ میرا نہیں ہے"۔ (شفاء شریف)

"سنت پر عمل بدعت سے بہتر ہے اور سنت کے ساتھ تھوڑا عمل بدعت کے ساتھ زیادہ عمل سے بہتر ہے"۔ (شفاء واحمد)

انتباہ: ''یقیناً لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں میری سنت پرانی ہو جائے گی اور بدعتیں نئی نئی ہوں گی جو اس وقت میری سنت کی اتباع کرے گا غریب و تنہا رہ جائے گا اور جو لوگوں کی بدعتوں کی اتباع کرے گا اس کے ساتھ پچاس اور اس سے زیادہ لوگوں کا جتھا ہو گا''۔ صحابہ نے عرض کی ''اس زمانہ میں سنت کے پیروکار کس طرح ہوں گے؟'' فرمایا ''جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے (فتنوں کے زور و بدعتوں کے شور سے) اس طرح اُن کے قلوب پگھلیں گے''۔ عرض کیا ''اس دور میں وہ کس طرح زندہ رہیں گے؟'' فرمایا ''جیسے کیڑا سرکہ میں'' عرض کیا ''یارسول اللہ! وہ اپنے دین کو کس طرح محفوظ رکھیں گے؟'' فرمایا ''جیسے ہاتھ میں آگ کا انگارا' اگر تم اسے گرا دو تو بجھ جائے گا اور اگر ہاتھ میں رکھو اور مٹھی بند کر لو تو ہاتھ جلے گا''۔ (تفسیر روح البیان)

سوچئے کیا یہ وہی وقت تو نہیں آ گیا؟

عالم کی ذمہ داری:

جب فتنوں یا فرمایا بدعتوں کا ظہور ہو اور میرے صحابہ کو برا بھلا کہا جاتا ہو' اس وقت عالم کو چاہیئے کہ اپنے علم کا اظہار کرے (اور حق کا اظہار کرے) پس جس نے ایسا نہ کیا اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ اللہ نہ اس کا فرض قبول فرمائے نہ نفل۔ (مرقات شریف)

علماء کو انتباہ:

''علماء انبیاء کے وارث ہیں' جب تک وہ دنیا کی طرف مائل نہ ہوں اور حکمرانوں سے میل ملاپ نہ رکھیں۔ جب وہ دنیا کی طرف مائل ہو گئے اور حکمرانوں سے ان کا میل ملاپ ہو گیا تو ان سے بچو وہ دین کے چور ہیں''۔

(کشف الغمہ، مکتوبات شیخ محقق)

دربارۂ رویت ہلال علمائے کرام و مفتیان عظام کے فتاویٰ

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدد دین وملت

الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ:

''شریعت مطہرہ نے دربارۂ ہلال دوسرے شہر کی خبر کو شہادت کافیہ یا تواتر شرعی پر بنا فرمایا اور ان میں بھی کافی و شرعی ہونے کیلئے بہت قیود و شرائط لگائیں جن کے بغیر ہرگز گواہی و شہادت تک بکار آمد نہیں اور پُر ظاہر کہ تار (اور بالکل اسی طرح ریڈیو' ٹیلیفون وغیرہ) نہ کوئی شہادت شرعیہ ہے' نہ خبر متواتر۔ پھر اس پر اعتماد کیونکر حلال ہو سکتا ہے...... جو تار (اور اسی طرح ریڈیو) کی خبر پر عمل چاہے اس پر لازم کہ شرعاً اس کا موجب و ملزم ہونا ثابت کرے مگر حاشانہ ثابت ہو گا جب تک ہلال مشرق اور بدر مغرب سے نہ چمکے پھر شرع مطہر پر بے اصل زیادت اور منصب رفیع فتویٰ پر جرأت کس لئے؟ والعیاذ باللہ سبحانہ و تعالیٰ۔ اور یہ خیال کہ تار (ریڈیو وغیرہ) میں خبر تو شہادت کافی کی آئی محض نادانی کہ ہم تک تو نامعتبر طریقہ سے پہنچی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سے زیادہ معتبر خبر کس کی' پھر جو حدیث نامعتبر راویوں کے ذریعہ سے آئی۔ کیوں پایۂ اعتبار سے ساقط ہو جاتی ہے''۔

''مجرد حکایت پر اصلاً التفات نہیں بلکہ یا تو اپنے معائنہ کی شہادت ہو یا شہادت پر شہادت یا قضاء پر شہادت یا شرعی شہرت (استفاضہ) یہ مسئلہ بہت ضروری الحفظ ہے۔ نہ صرف عوام بلکہ آج کل کے بہت مدعیان علم بلکہ بعض ذی علم بھی ناواقف پائے''۔ ''یقین دو طرح کا ہوتا ہے ایک شرعی کہ طریقہ شرع (شہادت و استفاضہ وغیرہ) سے حاصل ہو۔ دوسرا عرفی کہ باوجود عدم طریقہ شرعی صرف اپنے مقبولات و مسلمات یا تجربیات و مشہورات و قرائن خارجیہ کے لحاظ سے اطمینان حاصل ہو

جائے۔ ناواقف لوگ مدرک عرفی وشرعی میں تفرقہ نہ جان کر اسے کافی ووافی دلیل شرعی گمان کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ صریح خطا ہے''۔

ٹیلی گراف' ٹیلیفون' اخبار' جنتری' بازاری افواہ سب محض باطل ونامعتبر ہیں۔ ﴿۴﴾ ''علامہ شامی نے توپیں سننے کو حوالی شہر کے دیہات والوں کے واسطے دلائل ثبوت ہلال سے گنا'' (نہ کہ دوسرے شہر وتمام ملک کیلئے)

(ازکی الہلال، البدور الاجلہ، طرق اثبات ہلال، فتاویٰ افریقہ، تابع شرع)

صدرالشریعہ رحمۃ اللہ علیہ: ''ایک جگہ چاند ہوا تو وہ صرف وہیں کیلئے نہیں بلکہ تمام جہان کیلئے ہے مگر دوسری جگہ کیلئے اس کا حکم صرف اس وقت ہے کہ ان کے نزدیک اس دن تاریخ میں چاند ہونا شرعی ثبوت سے ثابت ہوجائے یعنی دیکھنے کی گواہی یا قاضی کے حکم کی شہادت گزرے یا متعدد جماعتیں وہاں سے آکر خبر دیں کہ فلاں جگہ چاند ہوا ہے اور وہاں کے لوگوں نے روزہ رکھا ہے یا عید کی ہے''۔ ﴿۵﴾ ''تار یا ٹیلیفون سے رویت ہلال ثابت نہیں ہوسکتی' نہ بازاری افواہ اور جنتریوں اور اخباروں میں چھپا ہوا کوئی ثبوت ہے''۔ (بہار شریعت)

شارح بخاری وحضور مفتیٔ اعظم عالم اسلام

الجواب: مرکزی رویت ہلال کمیٹی یا قاضی القضاۃ کا اعلان جہاں سے وہ اعلان کر رہا ہے۔ صرف اسی شہر اور اس کے ملحق دیہات کیلئے طریق موجب ہے۔ دوسرے شہر اور اس کے لواحق کیلئے ناکافی قاضی کا اعلان خواہ وہ کسی ذریعہ سے ہو۔ اسی کے حدود شہر میں معتبر ہے۔ اس کے حدود شہر سے باہر غیر معتبر ہے۔ توپ کی آواز قنادیل کی روشنی رویت ہلال کا اعلان ہے جو اس شہر اور اس شہر کے دیہات میں شرعاً معتبر ہے۔ ایک شہر سے دوسرے میں ثبوت رویت کیلئے طریق موجب شرط ہے۔ اعلان قاضی

دوسرے شہر کیلئے طریق موجب نہیں۔ اس لئے اعلان محض دوسرے شہر میں مثبت ہلال نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم (شارح بخاری، مفتی محمد شریف الحق امجدی خادم دارالافتاء بریلی شریف، بتاریخ ۷ ذوالحجہ ۸۵ھ)

حضور مفتیٔ اعظم رحمۃ اللہ علیہ: فی الواقع بے طریق موجب ثبوت شرعی نہ ہوگا اور جب تک شرعی ثبوت نہ ہوجائے رویت ہلال مان لینا ناجائز۔ قاضی القضاۃ ہو یا خود سلطان کسی کا بھی ریڈیو پر اعلان دوسرے شہر کیلئے ہرگز معتبر نہیں ہوسکتا۔ ﴿۶﴾ من جہۃ الشرع ہرگز لازم نہیں کہ ایسا انتظام کیا جائے کہ سارے ملک میں ایک ہی روز روزہ شروع ہو۔ ایک ہی روز ختم اور ایک ہی روز ملک بھر کے مسلمان عید منائیں اور اس کیلئے قاضی القضاۃ بنایا جائے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ واللہ تعالیٰ ھو الھادی وھو تعالیٰ اعلم۔ (شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم) فقیر مصطفےٰ رضا خاں غفرلہٗ بریلی شریف

(تصدیق: چھ علماء اعلام.....................)

محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ: ''ریڈیو کا اعلان نہ چاند دیکھنے کی شہادت ہے اور نہ حکم قاضی پر شہادت ہے اور نہ خبر مستفیض ہے۔ لہٰذا ریڈیو کا اعلان عید کے چاند کے متعلق قطعاً معتبر نہیں۔ خواہ اعلان کرنے والا قاضی وحاکم سنی ہو یا غیر سنی ہو۔ جو حضرات ریڈیو کے اعلان وخبر پر روزہ ترک کرنے اور عید منانے کا فتویٰ دیتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ اپنے فتویٰ پر نظر ثانی کریں اور فقہاء کرام کے صحیح مسلک کے مطابق اپنے فتویٰ سے رجوع کا اعلان کریں ورنہ اُن کے فتویٰ کی وجہ سے جن مسلمانوں کے روزے برباد ہوئے وہ اُن کے ذمہ دار ہوں گے''۔

(فقیر ابوالفضل محمد سردار احمد غفرلہٗ، ۹ رمضان المبارک ۱۳۷۷ھ)

مفتی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ: ''دربارۂ رویت ہلال تار، اخبار، ریڈیو، ٹیلی فون، ٹیلیگرام، ٹیلی ویژن، لاسلکی وغیرہ آلات کے ذریعہ خبر اور اعلان شہادت و حکایت ہو سکتی ہے۔ لیکن جہاں شہادت درکار ہو' وہاں ان آلات کے ذریعہ آئی ہوئی خبر معتبر نہیں۔ دوسرے شہر میں جب تک دو مسلمان مرد عادل یا ایک مرد' دو عورتیں شہادت نہ دیں' ریڈیو کا اعلان یا خبر دربارۂ شہادت رویت ہلال معتبر نہیں تا بمقدور چاند کی دریافت میں صحیح بلیغ کی جائے۔ اگر طرق معتبرہ سے ثبوت ہو جائے فبہا ورنہ اپنے شہر کے حساب سے عمل کیا جائے''۔ ❖ ''خبر رسانی سے جو اعلان رویت ہلال مسموع ہو وہ شہر اور مضافات شہر کیلئے حجت ہے۔ دوسرے شہر والوں کیلئے محض حکایت اور اعلان ہے۔ جو ہرگز شہادت کے حکم میں نہیں ہو سکتی۔ ریڈیو کی خبر اور اعلان پر عید یا روزہ یا افطار عید نہیں کر سکتے''۔ (فقیر قادری ابوالبرکات سید احمد مرکزی حزب الاحناف لاہور)

مفتی اعظم دہلی رحمۃ اللہ علیہ: ''شرعاً ریڈیو کی خبر غیر معتبر ہے اگرچہ قاضی القضاۃ خود بنفسہٖ اس کے ذریعہ اعلان کرے' جب کوئی عالم رویت ہلال کا فیصلہ کر کے ریڈیو کے ذریعے اعلان کرے آخر وہ خبر ہی تو ہوگی نہ خبر مستفیض شرعی اور ثابت کیا جا چکا ہے کہ دوسرے شہروں کیلئے خبر مستفیض شرعی کی ضرورت ہے' نہ محض خبر کی۔ اب قاضی کسی سے خبر دلائے یا خود دے' بہر حال یہ خبر تو محض خبر رہے گی اور وہ حجت ملزمہ نہیں''۔

(مولانا محمد مظہر اللہ صاحب مفتی اعظم دہلی)

علامہ ابوالحسنات رحمۃ اللہ علیہ: ''اسلام میں خبر پر رویت ہلال تسلیم نہیں کی گئی البتہ اگر شہادت آ جائے تو فوراً رویت کر دینا لازم ہو جاتا ہے۔ اس سال بھی یہی ہوا کہ رویت ہلال کمیٹی نے علماء کو مجبور کرنا چاہا کہ وہ ریڈیو کی خبر کو شہادت مانیں لیکن میں نے صاف الفاظ میں کہہ دیا کہ یہ خبر ہے شہادت نہیں' اس لئے شرعاً اس سے رویت کا اعلان نہیں

کیا جا سکتا اور اس کے ماتحت روزہ رکھنا شرعاً جائز نہیں''۔

(علامہ ابوالحسنات سابق صدر جمعیت علماء پاکستان)

(نوائے پاکستان لاہور ۱۲ مئی ۱۹۵۵ء / ماہنامہ ماہ طیبہ کوٹلی لوہاراں جون ۱۹۵۵ء)

محدث امروہی رحمۃ اللہ علیہ (استاذ و مرشد غزالئی زماں علامہ احمد سعید کاظمی):

''اگر صدر مملکت یا قاضی القضاۃ ثبوت شرعی کے بعد بذریعہ ریڈیو رویت ہلال کا اعلان کرے تو کیا پورے ملک کیلئے کافی ہے؟'' الجواب: ''ریڈیو کے اعلان سے رویت ہلال قواعد شرع شریف کے خلاف ہے۔ ریڈیو کا اعلان ہرگز شریعت میں معتبر نہیں''۔

(حضرت مولانا) محمد خلیل کاظمی (محدث امروہی) عفی عنہ

محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ: اب رہا اعلان وہ قاضی کے حدود قضا تک محدود رہے گا۔ دوسروں پر حجت نہیں۔ لہٰذا مدار رویت پر ہے یا شہادت شرعیہ پر

(محدث اعظم کچھوچھوی) فقیر ابوالمحامد سید محمد غفرلہ کچھوچھہ شریف

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ: ''چاند میں ریڈیو وغیرہ کسی چیز کا اعتبار نہیں اور ان سے چاند کا ثبوت نہ ہوگا' نہ شرعی احکام اس پر مرتب ہوں گے جو خرابیاں اور دشواریاں تار و ٹیلیفون میں ہیں۔ اس سے زیادہ دشواری ریڈیو میں موجود ہے...... لہٰذا ریڈیو سے اعلان کا کوئی اعتبار نہیں''۔ ❖ ''تار' اخبار یا ریڈیو کی افواہ کا کوئی اعتبار نہیں''۔ (حاشیہ قرآن فتاوٰی نعیمیہ)

شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ: ''جو اطلاع بذریعہ ریڈیو عید کے چاند کے متعلق آئے گی' شرع شریف میں ہرگز قبول نہیں۔ جو لوگ رویت ہلال کمیٹی کے اعلان و فیصلہ پر روزہ افطار (اور عید) کریں گے' وہ شرع شریف میں سخت مجرم اور گنہگار ہیں' ان کو توبہ و استغفار کرنا ضروری ہے اور روزہ کی قضا ضروری ہے۔

ہلال عید کیلئے اسلامی اصول کے لحاظ سے ریڈیو کی نشریات خواہ ٹیلی ویژن ہی کیوں نہ ہو ہرگز قابل اعتبار' قابل عمل نہیں ...... اس کی خبروں پر رمضان یا عیدین کا حکم (یا) مسلمانوں کو گمراہ کرنے' اُن کو عبادت الٰہی اور فریضہ الٰہی سے محروم کرنے کا ذریعہ ہے اور کچھ نہیں''۔ (ملخصا) (کتاب تحقیق الا جلا فی ثبوت الاہلہ)

بحر العلوم علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ: ''ریڈیو کا اعلان اثبات ہلال صوم و فطر کے طریقوں میں سے کسی میں بھی داخل نہیں ہے تا کہ اس پر شرعاً اعتماد کر کے اثبات ہلال صوم وفطر کیا جا سکے۔ لہٰذا کوئی فرد انسانی عام ازیں سرکاری ہو یا غیر سرکاری مثلاً قاضی القضاۃ ہو یا مفتی یا خطیب بلکہ صدر مملکت بھی ہو تو ان کا ریڈیو پر ہلال عید و صوم (روزہ) کا اعلان کرنا سارے ملک کیلئے کافی نہیں ہے اور محض اس پر اعتماد کر کے عید کرنا سارے ملک کیلئے کافی نہیں ہے اور محض اس پر اعتماد کر کے عید کرنا یا روزہ رکھنا شرعاً نا جائز ہے۔ اس مسئلہ کی مزید تفصیل ہمارے رسالہ ''سیف الغوثیائی'' میں موجود ہے''۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم (الفقیر: عطا محمد چشتی عفی عنہ)

سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ: ''شریعت میں رویت ہلال کا اعتبار ہے' جو واضح طور پر یا صحیح شرعی شہادت سے ثابت ہو۔ شوال کا چاند اپنے اپنے محلہ میں دیکھنے کا انتظام کرنا چاہیے اور ہر چاند کی شہادت اور ثبوت شہر کے مقتدر عالم کے سامنے پیش کرنا چاہیے۔ چاند دیکھ کر خاموش ہو رہنا ٹھیک نہیں۔ رویت ہلال میں خط یا تار یا افواہ بازار یا کہیں سے دو چار شخصوں کا آ کر یونہی کہہ دینا کہ وہاں چاند ہوا' اصلاً معتبر نہیں۔ ریڈیو' ٹیلیفون کے ذریعہ جو خبر موصول ہو اُس پر بھی عمل ناروا (ناجائز) ہے کیونکہ یہ شہادت نہیں۔ شہادت میں حاضر ہونا ضروری ہے''۔

(ماہنامہ ماہ طیبہ رمضان وشوال المکرم ۱۳۷۵ھ مطابق مئی ۱۹۵۶ء)

---

۲۲ علماء کراچی: ''اگر مختلف مقامات سے تاریں یا ٹیلیفون یا لاسلکی یا ریڈیو کے ذریعہ اطلاعات پہنچیں' تب بھی شریعت میں ان کا کوئی اعتبار نہیں۔ جس شہر میں رویت ہلال کا شرعی ثبوت ہو چکا' اس شہر و مضافات کیلئے مفتی و قاضی' وقت یا حاکم وقت کا اعلان یا توپ کی آواز وغیرہ کو معتبر سمجھا جائے گا۔ آبادی کے لحاظ سے وہ شہر کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو' کیونکہ وہاں تصدیق کے اسباب و ذرائع جلدی مہیا ہو سکتے ہیں۔ دوسرے شہروں کیلئے یہ اعلانات شرعاً معتبر نہ سمجھے جائیں گے۔

(نوٹ) اس فتویٰ پر ۲۲ علماء کے دستخط ہیں جن میں سے بعض مشاہیر علماء کے اسماء درج ذیل ہیں۔

☆ مولانا مفتی محمد صاحبداد مرحوم

☆ مولانا محمد عبدالحامد بدایونی مرحوم

☆ مولانا محمد محسن صاحب شافعی کراچی

☆ مولانا مفتی ظفر علی صاحب نعمانی مرحوم کراچی وغیرہم۔

(علمائے کرام کا اہم فتویٰ مطبوعہ کراچی)

۳۱ علماء بھارت: ''رویت ہلال کی شہادت گزر جانے کے بعد ریڈیو کے ذریعے قاضی کے فیصلہ کا اعلان یا خود مفتی یا قاضی کا ریڈیو سے اعلان کرنا کہ ثبوت ہلال ہو گیا غیر معتبر و دوسرے مقامات کے سننے والوں کیلئے نا قابل عمل ہے۔ وہ اس اعلان کے مطابق بحکم شرع ہرگز ہرگز عید یا روزہ یا قربانی نہیں کر سکتے''۔

نوٹ: اس فتویٰ پر اکتیس علماء کرام کے دستخط ہیں جن میں سے چند مشاہیر کے نام حسب ذیل ہیں۔

☆ ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین صاحب بہاری

☆ محدث اعظم ہند مولانا سید محمد صاحب کچھوچھوی

☆ شیر بیشۂ اہلسنت مولانا محمد حشمت علی صاحب لکھنوی

☆ مفتیٔ اعظم بمبئی مولانا محمد محبوب علی رضوی صاحب

☆ حضرت مولانا وجیہہ الدین صاحب پیلی بھیتی

☆ حضرت مولانا آل مصطفےٰ صاحب ماہروی وغیرہم

(ماہنامہ ماہ طیبہ جنوری، جولائی ۱۹۵۲ء)

گولڑہ شریف: ''ریڈیو پر نشر ہونے والا (ہلال کمیٹی کا) اعلان شرعی شہادت کا حکم ہرگز نہیں رکھتا لہٰذا عید الفطر کیلئے کافی نہیں''۔ (علامہ) فیض احمد خادم دارالافتاء گولڑہ شریف

سیال شریف: (تصدیق) اصاب المجیب اللبیب (خواجہ) محمد قمر الدین سیالوی غفرلہ

بندیال شریف: ''ریڈیو کے اعلان پر عید منانا جائز نہیں ہے''۔ (علامہ) عطا محمد بندیالوی

لائلپور شریف: ''ریڈیو کا اعلان نہ طریق موجب ہے نہ استفاضہ۔ اس سے ہلال عید ثابت نہیں ہوسکتا''۔ (علامہ) غلام رسول مفتی جامعہ رضویہ لائلپور

بھکھی شریف: الجواب صحیح۔ استکتبہ۔ ابوالمظہر محمد جلال الدین بھکھی

نوٹ: مذکورہ دلائل وفتاویٰ علماء اہلسنت کے علاوہ دیوبندی وہابی شیعہ فرقہ پر اتمام حجت کیلئے ان کے علماء کے چند فتاویٰ بھی درج ذیل ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

مولوی محمد داؤد غزنوی (اہلحدیث): ''کسی ایک مقام پر اگر چاند دیکھ لیا گیا ہے تو دوسرے شہر والوں کو ان کی شہادت کے مطابق افطار وعید کر دینا چاہیے۔ رمضان المبارک کیلئے تو ایک ثقہ معتبر مسلمان کی شہادت کافی ہے لیکن شوال کے چاند کیلئے شہادت کے عام اصول کے مطابق دو ثقہ معتبر گواہوں کی شہادت ضروری ہے اور یہ تقریباً اتفاقی مسئلہ ہے''۔ (الاعتصام لاہور، یکم اپریل ۱۹۶۰ء)

مولوی اشرف علی تھانوی: ''اگر دوسری جگہ سے (ثبوت ہلال کی) خبر آجائے تو اس کے معتبر ہونے کیلئے یہ شرط ہے کہ وہ طریق موجب سے پہنچے''۔ (زوال السنیہ ص ۱۵)

مولوی غلام غوث ہزاروی: ''ٹیلیفون پر دو چار آدمیوں کا یہ کہہ دینا کہ یہاں چاند ہو گیا ہے یا یہاں گواہ موجود ہیں کافی نہیں ہے اس کی حیثیت اطلاع یا خبر کی ہے شہادت کی نہیں ہے۔ ایک مقام کا حکم دوسرے مقامات پر لاگو ہونے کیلئے قطعی اور شرعی طریقے اختیار کرنا ضروری ہیں۔ جہاں شرعی اصول (شہادت) کے تحت ہلال کا ثبوت نہیں ہوا یا دوسری جگہ کا فیصلہ شرعی طریقے سے نہیں پہنچا وہ اس پر عمل کرنے کے پابند نہیں ہیں۔ کیا کوئی عدالت ٹیلیفون پر اس قسم کی اطلاعات پر قتل وغیرہ کے مقدمات کے فیصلے کر سکتی ہے پھر جس مسئلہ کا تعلق کروڑوں مسلمانوں کے فریضہ اسلام سے ہو اس میں اس درجہ بے پرواہی کیوں اختیار کی جائے''۔ (ترجمان اسلام ۱۹۶۷-۱۱-۲۷)

احتشام الحق تھانوی: ''اگر مغربی پاکستان کے کسی شہر میں چاند دیکھ لیا جائے (اور ریڈیو پر اس کا اعلان بھی ہو جائے) تو کراچی کے لوگوں کو صرف اس صورت میں عید منانا چاہیے جبکہ ایک بھاری اکثریت نے چاند دیکھا ہو''۔

(اخبار روزنامہ جنگ کراچی ۱۹۶۶ء-۱-۲۵)

مولوی محمد مہدی: ''تمام پاکستان میں چاند رات کا اعلان شریعت کے خلاف ہوگا۔ اگر اعلان خدانخواستہ عید کے متعلق کر دیا جائے تو مشرقی علاقہ کے لوگوں کے روزوں کی قضا اور کفارہ کی ذمہ داری صاحب فیصلہ (ہلال کمیٹی) پر ہوگی۔ الغرض یہ ناممکن ہے کہ پاکستان میں ہمیشہ ایک عید ہو''۔ (شیعہ اخبار رضا کار لاہور ۱۹۷۳ء-۹-۸)

وما علینا الا البلاغ المبین

تاریخی یادداشت

حافظ الحدیث حضرت مولانا علامہ پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۳ ربیع الاوّل ۱۴۰۶ھ/۱۸ نومبر ۱۹۸۵ء) کی وفات سے ایک دو سال قبل رویت ہلال کمیٹی نے جب اُنتیس رمضان المبارک کی شام عید الفطر کا اعلان کر دیا اور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے علاقہ بھکھی شریف اور قرب وجوار میں شوال المکرم کے چاند کی کوئی شہادت موصول نہ ہوئی تو بڑھاپے نقاہت وکمزوری اور ظاہری آنکھوں کی بینائی نہ ہونے کے باوجود علمی وشرعی ذمہ داری کا احساس فرماتے ہوئے حضرت شاہ صاحب خود بنفس نفیس جامع علامہ الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ (امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان) سے صورتحال کی تحقیق کیلئے رات تقریباً ۱۰ بجے مرکزی جامع مسجد زینت المساجد دار السلام گوجرانوالہ تشریف لائے تو آپ کو بتایا گیا کہ "کچھ دوست چاند دیکھنے والوں سے گواہی کیلئے قصور گئے ہیں"۔ چنانچہ آپ ٹھہر گئے اور رات تقریباً تین بجے جب احباب قصور سے شرعی شہادت لے کر آئے تو ان سے گواہیاں لے کر عید کے چاند کا اعلان فرما کر آپ بھکھی شریف روانہ ہوئے اور وہاں جا کر بوقت صبح عید الفطر کا اعلان فرمایا۔ (سبحان اللہ)

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس کردار پر ہر اہل دل بڑا متاثر ہوا اور کہا کہ "واقعی حضرت حافظ الحدیث نے اپنے علم وتحقیق کا حق ادا فرما دیا ہے۔ کاش! باقی علماء ومشائخ بھی اسی طرح اپنی علمی شرعی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے عوام الناس کی صحیح راہنمائی کریں"۔

الحمد للہ! مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب نے ہمیشہ چاند دیکھ کر یا چاند کی شرعی شہادتیں میسر آنے پر روزہ وعید کا اعلان فرمایا ہے۔ امسال بھی ۲۹ رمضان المبارک ۳۰ ستمبر بروز منگل کو جب رات تقریباً پونے گیارہ بجے رویت ہلال کمیٹی نے بدھ کو عید الفطر منانے کا اعلان کر دیا تو مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب نے اعلان فرمایا کہ "چونکہ نہ یہاں چاند دیکھا گیا ہے اور نہ ہی چاند کی شرعی شہادتیں موصول ہوئی ہیں' اس لئے بدھ کو ۳۰ واں روزہ اور ۲۔ اکتوبر ۲۰۰۸ء بروز جمعرات کو یکم شوال المکرم ۱۴۲۹ھ ہوگی۔ چنانچہ آپ کے اس فتویٰ کے مطابق گوجرانوالہ اور ملک کے کئی شہروں میں جمعرات کو عید الفطر منائی گئی (از: محمد حفیظ نیازی)

باب نمبر ۱۸

مسلک حق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھو الکریم

یا صاحب الجمال و یا سید البشر

من وجھک المنیر لقد نور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہ

"بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"

(صلی اللہ علیہ وسلم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ (پارہ ۷، رکوع ۱۷)

"ان لوگوں نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسے چاہیے تھی"

کیا غلط تراجم نے شانِ الوہیت کی ناقدری نہیں کی؟

لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا (پارہ ۱، رکوع ۱۳)

"راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں"

کیا "راعنا" سے بڑھ کر صریح غلط تراجم نے ناموسِ رسالت کی تنقیص نہیں کی؟

اردو کے بہترین ترجمہ و تفسیر کا بیان

ے دنیا میں شہرہ ہو گیا "کنزالایمان" کا

اک بہترین ترجمہ ہے یہ قرآن کا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کوئی بھی ترجمہ قرآن پڑھ کر دیکھ لیں۔ مترجمین نے تھوڑے بہت فرق کے ساتھ اس کا ترجمہ کیا ہے۔ ''شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے'' ان تراجم میں کہنے کو اللہ کے نام کے ساتھ شروع کیا گیا ہے لیکن فی الحقیقت جس کے نام سے شروع کیا گیا ہے اس (اللہ) کا نام بعد میں ہے اور ''شروع کرتا' ہوں' ساتھ' نام'' کے پانچ الفاظ پہلے ہیں اور دراصل شروع ان الفاظ سے کیا گیا ہے نہ کہ اللہ کے نام سے۔ یہ راز اگر منکشف ہوا ہے تو صرف اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مولانا امام الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم علمی و روحانی شخصیت پر منکشف ہوا ہے۔ جنہوں نے حقیقت ترجمہ' اصل معنویت اور اسم جلالت پر نظر رکھتے ہوئے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

''اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا'' دیکھئے یہ ہے ترجمہ کہ لفظی' معنوی' حقیقی و واقعی طور پر ہر لحاظ سے اللہ کے نام سے اس طرح شروع کیا ہے کہ اور تو اور لفظ ''شروع'' بھی شروع میں نہیں آسکا۔ اللہ اکبر! حفظ مراتب و ترجمہ و معنی کا کیسا حق ادا کیا ہے۔ یہ ہے اعلیٰ حضرت کے اعلیٰ ترجمہ کی پہلی فتح و خوبی' بہتری و برتری باقی تمام تراجم پر جس کی بناء پر ہم نے اسے اردو کے بہترین ترجمہ کا عنوان دیا ہے۔

سبحان اللہ جس کی مبارک بِسْمِ اللّٰہ (ابتداء و شروع) ہی اتنی خوبصورت اور زوردار ہے۔ اس کی رفتار و پرواز' عروج و ترقی اور کامیاب اختتام و انتہا کا کیا بیان ہو سکتا ہے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

ترجمہ کا نام: ترجمہ اعلیٰ حضرت کی بہتری و برتری' بزرگی و عمدگی' وسعت نظری اور علمی و روحانی گہرائی کے دیگر پہلوؤں کے علاوہ ایک بہت اعلیٰ پہلو اس ترجمہ کا نام بھی ہے جو اعلیٰ حضرت کے بلند ترین علمی مقام و جلالتِ شان اور ترجمہ کی اعلیٰ صلاحیت و اہلیت کا

منہ بولتا ثبوت ہے اور وہ ہے ''کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن'' یعنی ترجمہ قرآن خزانہ ایمان جو اسم بامسمّٰی ہے اور اس کے پڑھنے سے واقعی خزانہ ایمان حاصل اور زائد ہوتا ہے۔ برخلاف دیگر بعض تراجم کے جن کے بے خبری میں پڑھنے سے خزانہ ایمان حاصل ہونا تو درکنار اگر خزانہ ہو بھی تو کم ہو جاتا بلکہ لٹ جاتا ہے۔

علاوہ ازیں کنز الایمان اسم بامسمّٰی ہی نہیں بلکہ مسمّٰی باسم تاریخی بھی ہے جو اس عظیم نام کے ساتھ اس کے عظیم الشان کام کی تاریخ کا بھی حامل ہے یعنی ۱۳۳۰ھ جو ترجمہ قرآن پاک پر اس طرح لکھا ہوتا ہے۔ ''کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن'' اس کے مقابلہ میں باقی تراجم بھی دیکھ لیجیے جن پر بالعموم یہی لکھا ہوتا ہے کہ یہ فلاں صاحب کا ترجمہ ہے بس ترجمہ کا اس طرح پورے عربی جملہ میں نام اور پھر اس کا اسم بامسمّٰی اور مسمّٰی اسم تاریخی ہونا تو بہت دور کی بات ہے۔ ترجمہ قرآن کی یہ بلندیٔ شان اسی کا کام ہے جس کا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نام ہے۔

ملک سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیے ہیں

ترجمہ کا کام: ''کنز الایمان'' کے نام کی طرح اس کا کام بھی فی البدیہہ ایسے تاریخی و الہامی انداز میں ہوا کہ جس کی مثال نایاب ہے۔ سنیئے! ''ترجمہ کا طریقہ یہ تھا کہ اعلیٰ حضرت زبانی طور پر آیات کریمہ کا ترجمہ بولتے جاتے اور صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی مصنف ''بہار شریعت'' (رحمۃ اللہ علیہما) اس کو لکھتے رہتے لیکن یہ ترجمہ اس طرح پر نہیں تھا کہ آپ پہلے کتب تفسیر و لغت کو ملاحظہ فرماتے۔ بعدہ آیت کے معنی کو سوچتے پھر ترجمہ بیان کرتے بلکہ آپ قرآن مجید کا فی البدیہہ برجستہ ترجمہ زبانی طور پر اس طرح بولتے جاتے جیسے کوئی پختہ یادداشت کا حافظ اپنی قوت حافظہ پر بغیر زور ڈالے قرآن

شریف روانگی سے پڑھتا جاتا ہے۔ پھر جب صدر الشریعہ اور دیگر علمائے حاضرین اعلیٰ حضرت کے ترجمے کا کتب تفاسیر سے تقابل کرتے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ اعلیٰ حضرت کا یہ برجستہ فی البدیہہ ترجمہ تفاسیر معتبرہ کے بالکل مطابق ہے (اور ان کا پورا ہے) الغرض بہت قلیل وقت میں یہ ترجمہ کا کام ہوتا رہا پھر وہ مبارک ساعت بھی آگئی کہ حضرت صدر الشریعہ نے اعلیٰ حضرت سے قرآن مجید کا مکمل ترجمہ کرالیا اور آپ کی کوشش بلیغ کی بدولت دنیائے سنیت کو ''کنزالایمان'' کی دولت عظمیٰ نصیب ہوئی۔

(جزاھما اللہ تعالی خیر الجزا) (سوانح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا ص ۲۷۵)

اولیت ترجمہ: قارئین کرام کو یہ سن کر خوشگوار حیرت ہوگی کہ ''کنزالایمان'' کو دیگر خصوصیات کے علاوہ عام تراجم پر اولیت کی فوقیت بھی ہے اور وہ اس طرح کہ ''کنزالایمان'' ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۹۱۱ء میں منظر عام پر آیا جبکہ مولوی محمود حسن دیوبندی کا ترجمہ ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۹۱۹ء میں مکمل ہوا اور ۱۳۴۲ھ مطابق ۱۹۲۳ء میں منظر عام پر آیا۔ باقی مولوی اشرفعلی تھانوی، ابوالکلام آزاد، عبدالماجد دریا آبادی اور مودودی وغیرہ کے تراجم تو بہت بعد کی چیزیں ہیں۔ (محاسن کنزالایمان ص ۱۸)

مقام مترجم: ہم نے تمہیدی طور پر ''کنزالایمان'' کے جن امتیازات کی طرف اشارہ کیا ہے اور آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ جن کی کچھ تفصیل آرہی ہے اگر ہم اس ترجمہ کے مترجم کا مقام سمجھ لیں تو پھر ان کے ترجمہ قرآن کے ایسے مشکل کام کو اتنے بہترین انداز میں پیش کرنے پر کچھ بھی اچنبھا نہیں ہوتا کیونکہ مترجم کے مقام رفیع کی بلندی کا یہ حال ہے کہ عالم اسلام میں ان کو

☆ ''اعلیٰ حضرت امام احمد رضا'' کہا جاتا ہے۔

☆ علماء عرب وعجم نے ان کو اپنا عظیم پیشوا اور مجدد دین تسلیم کیا ہے۔

☆ دنیا کے ہر حصہ میں ان کی بریلوی نسبت صحت عقیدہ اور عشق رسالت کی علامت ہے۔

☆ کم وبیش ایک ہزار تصانیف میں ''کنزالایمان'' فتاویٰ رضویہ کی بارہ ضخیم مجلدات اور ''حدائق بخشش'' ان کے ایمان وعرفان، علم وفضل اور عشق ومحبت کا عظیم شاہکار اور زندہ وپائندہ یادگار ہیں۔

☆ پچاس علوم وفنون میں انہیں صرف مہارت نہیں بلکہ ہر علم وفن اور فارسی، اردو، عربی میں ان کی باقاعدہ تصانیف وفتاویٰ بھی موجود ہیں

☆ انہوں نے صرف تیرہ برس کی عمر میں تمام علوم عقلیہ، نقلیہ کی تکمیل کر کے خدمت دین وفتویٰ نویسی کا کام شروع کردیا۔

☆ انہوں نے اپنی مصروفیات کے باوجود صرف ایک ماہ میں مکمل قرآن پاک حفظ کرلیا۔

☆ انہوں نے حالت بیداری میں سرور دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔

☆ اُن کے وصال کے موقع پر عالم رویا میں ان کے آقا ومولا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''احمد رضا کا انتظار ہے'' پھر ایسی عظیم وجلیل علمی وروحانی اور برگزیدہ ومقبول شخصیت مجمع البحرین اور منبع حسنات وبرکات کیوں نہ ہو اور ''کنزالایمان'' بہترین ترجمہ کیوں نہ ہو۔ اس عظیم شخصیت کے تفصیلی تعارف کے خواہشمند حضرات مرکزی مجلس رضا معرفت مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور سے لٹریچر کے حصول کے لیے رجوع فرمائیں۔ بالخصوص ''محاسن کنزالایمان'' اور ''ضیاء کنزالایمان'' کے حصول کے لیے ضرور رابطہ قائم کریں تاکہ اس

ہمہ گیر شخصیت کے متعلق معلومات میں مزید اضافہ ہو۔ رضا اکیڈمی محبوب روڈ چاہ میراں لاہور

خزائن العرفان: (فی تفسیر القرآن) ''کنزالایمان'' کے حاشیہ پر طبع شدہ تفسیر ہے۔ ہر طرح ''کنزالایمان'' کے شایان شان ہے اور بہترین ترجمہ کے لیے بہترین تفسیر ہے۔ ترجمہ ایمان کا خزانہ ہے اور تفسیر اپنی تفصیل کے لحاظ سے علم وعرفان کے خزانوں کا مجموعہ ہے۔ یہ تفسیر صدرالافاضل حضرت مولانا محمد نعیم الدین صاحب مرادآبادی علیہ الرحمۃ کی تحریر ہے۔ جو اعلیٰ حضرت کے عظیم المرتبت خلیفہ وتربیت یافتہ اور بلند پایہ عالم تھے۔

مقبولیت: ''کنزالایمان وخزائن العرفان'' کی مقبولیت وشہرت دن بدن عروج پر ہے۔ ڈاکٹر عبدالمجید اولکھ اور علامہ شاہ فرید الحق صاحب (کراچی) نے اس کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا ہے جو زیورِ طباعت سے آراستہ ہو چکا ہے اور بھارت کے علاوہ پاکستان میں اس وقت کئی اشاعتی ادارے اس کی طباعت و اشاعت میں سرگرم ہیں۔ ضیاء القرآن پبلیکیشنز، پاک کمپنی، قدرت اللہ کمپنی، ماسٹر کمپنی، اویس کمپنی، حافظ کمپنی، خالد بک ایجنسی، قرآن کمپنی، چاند کمپنی، مکتبہ حامدیہ لاہور کے علاوہ تاج کمپنی کراچی، لاہور، ڈھاکہ نے اس ترجمہ وتفسیر کو مختلف سائزوں میں بہت خوبصورت ودلکش انداز میں سترہ اقسام پر شائع کیا ہے مکتبہ رضویہ کراچی دو قسم کی اشاعت کر رہا ہے۔ ''کنزالایمان وخزائن العرفان'' کے تمام ناشرین اس بات پر متفق ہیں کہ اس ترجمہ وتفسیر کی مانگ باقی تمام تراجم سے کہیں بڑھ کر ہے اور اس کی مقبولیت نے تمام تراجم کی اشاعت کے ریکارڈ توڑ دیے ہیں۔ ع...... یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

تفسیر نور العرفان: ''کنزالایمان'' تفسیر خزائن العرفان کے علاوہ کافی عرصہ سے تفسیر نور العرفان کے حاشیہ کے ساتھ بھی شائع ہو رہا ہے۔ تفسیر نور العرفان مفسر قرآن حضرت مولانا مفتی احمد یار خان صاحب گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے ہے جو حضرت

صدرالافاضل رحمۃ اللہ علیہ کے نہایت نامور اور ہونہار بزرگ شاگرد تھے۔ نور العرفان میں خزائن العرفان کی بہ نسبت کچھ تفصیل زیادہ ہے اور کنزالایمان' تفسیر نور العرفان کے ساتھ بھی بہت مقبول ہے اور نوری کتب خانہ لاہور کے بعد مکتبہ اسلامیہ گجرات' اسباب بک ڈپو لاہور اور پیر بھائی کمپنی لاہور کی مختلف اقسام کی اشاعت کے علاوہ مکتبہ اسلامیہ لاہور نے اسے پانچ اقسام پر شائع کیا ہے۔ اس مختصر تفصیل سے ''کنزالایمان'' کی مقبولیت واہمیت اور آفاقی شہرت وعظمت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ لہٰذا اگر کہا جائے کہ باقی تراجم کی مجموعی تعداد سے تنہا ''کنزالایمان'' کی تعداد اشاعت زیادہ ہے تو مبالغہ نہیں ہوگا۔ الحمد للہ علی ذالك

ناکام کوشش: بہر حال ''کنزالایمان اور خزائن العرفان'' کی یہی وہ مقبولیت ہے جس سے بوکھلا کر مخالفین اہلسنّت ومنکرین شانِ رسالت نے بیرونِ ملک بعض غیر ''اردو زبان'' عرب لیڈروں کو اس کے خلاف غلط رپورٹیں دے کر ان کو بدظن کیا اور بعض مقامات پر اس بہترین ترجمہ وتفسیر پر پابندی لگوانے کی سازش کی اور اس طرح اپنے غلط سلط تراجم پر پردہ ڈالنے اور ''کنزالایمان'' کے بالمقابل ان کی اشاعت کی ناکام کوشش کی۔ کاش یہ مخالفین تعصب کی عینک اتار کر ''کنزالایمان'' کا صحیح مطالعہ کرتے اور سیکرٹری رابطہ عالم اسلامی اہلسنّت کو تحقیق وصفائی کا موقع دینے کے بعد کوئی اقدام کرتے۔ بہر حال بیرونِ ملک اس محدود کاروائی سے اس بہترین ترجمہ وتفسیر کی مقبولیت میں کسی کمی کی بجائے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی مقبولیت وشہرت میں مزید اضافہ ہوگا۔

اسلام کے پودے کو قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دو گے

شان الوہیت کا دفاع: بسم اللہ کی برکت میں ''کنزالایمان'' کے ترجمہ کی خوبی تو

پہلے بیان ہو چکی ہے۔اب آیئے دیگر تراجم کے مقابلہ میں شان الوہیت کے دفاع، تحفظ ناموسِ رسالت کے سلسلہ میں ''کنزالایمان'' کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمایئے۔ شانِ الوہیت کو دل و دماغ میں ملحوظ رکھ کر آیات قرآنی کے مختلف تراجم اور ''کنزالایمان'' کے ترجمہ کا فرق دیکھئے اور حق وانصاف کا ساتھ دیجئے۔

پہلی آیت: اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ (پ ۱' رکوع ۲' سورالبقرہ' آیت ۱۵)

☆ ''اللہ ان سے مذاق کر رہا ہے'' (مودودی ترجمہ)

☆ ''اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے'' (محمودالحسن)

☆ ''اللہ ان سے دل لگی کرتا ہے'' (وحیدالزماں غیر مقلد)

☆ ''اللہ ان سے استہزا فرماتا ہے جیسا اس کی شان کے لائق ہے''
(کنزالایمان)

دوسری آیت: وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ جَاھَدُوْا مِنْکُمْ وَیَعْلَمَ الصّٰبِرِیْنَ ○
(پ ۴' رکوع ۵' سورہ آل عمران آیت ۱۴۲)

☆ ''اور ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں اور معلوم نہیں کیا ثابت رہنے والوں کو''۔ (محمودالحسن)

☆ ''ہنوز اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا ہو اور نہ ان کو دیکھا جو ثابت قدم رہنے والے ہوں'' (اشرف علی تھانوی)

☆ ''ابھی اللہ نے تم میں سے ان لوگوں کو جانا ہی نہیں جنہوں نے جہاد کیا اور صبر کرنے والوں کو جانا'' (عبدالماجد دریا آبادی)

☆ ''اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی''۔ (کنزالایمان)

تیسری آیت: اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ
(پ ۵' رکوع ۱۷' سورہ النساء' آیت ۱۴۲)

☆ ''البتہ منافق دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی ان کو دغا دے گا'' (محمودالحسن)

☆ ''وہ اللہ تعالیٰ کو فریب دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو فریب دے رہا ہے''
(وحیدالزمان)

☆ ''بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا'' (کنزالایمان)

چوتھی آیت: وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ
(پ ۹' رکوع ۱۸' سورہ الانفال' آیت ۳۰)

☆ (اور وہ اپنی چال چل رہے ہیں) ''اور اللہ اپنی چال چل رہا ہے'' (مودودی ترجمہ)

☆ ''اور وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا''
(ترجمہ محمودالحسن' وحیدالزمان غیر مقلد)

☆ ''اور مکر کرتے تھے وہ اور مکر کرتا تھا اللہ'' (ترجمہ مطبوعہ صحیفۂ اہلحدیث کراچی)

☆ ''اور وہ اپنا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا'' (کنزالایمان)

پانچویں آیت: نَسُوا اللّٰہَ فَنَسِیَھُمْ (پ ۱۰' رکوع ۱۵' سورہ التوبہ' آیت ۶۷)

☆ ''یہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا'' (مودودی)

☆ ''بھول گئے اللہ کو سو وہ بھول گیا ان کو'' (محمودالحسن)

☆ ''وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا'' (کنزالایمان)

چھٹی آیت: ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ
(پ ۸' رکوع ۱۴' سورہ الاعراف' آیت ۵۴)

☆ ''پھر تخت پر بیٹھا'' (ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد)

☆ ''پھر قرار پکڑا عرش پر'' (محمود الحسن)

☆ ''پھر عرش پر قائم ہوا'' (اشرفعلی تھانوی)

☆ ''پھر تخت پر چڑھا'' (وحید الزمان)

☆ ''پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے'' (کنز الایمان)

موازنہ: مذکورہ آیات کے تراجم پر غور فرمائیں کہ ''کنز الایمان'' نے کس طرح ان آیاتِ متشابہات ومشکل مقامات میں شانِ الوہیت کا دفاع کیا ہے اور ترجمہ کو شانِ الوہیت کے خلاف ہر قسم کے نامناسب الفاظ سے محفوظ رکھا ہے۔ پہلی اور چھٹی آیت میں "یَسْتَھْزِئُ اور اِسْتَوٰی" کے ترجمہ میں شایانِ شان مفہوم جب کسی اُردو لفظ میں نہیں آسکا تو وہی قرآنی کلام نقل کر کے ترجمہ پڑھنے والوں کو شانِ الوہیت کے متعلق بے ادبی وغلط فہمی سے بچالیا اور دونوں جگہ اس کے آگے جیسا کہ ''اس کی شان کے لائق ہے'' لکھ کر شان الوہیت کو اور دلنشین کر دیا۔ اس کے برعکس باقی تراجم میں اُردو عربی کے اندازِ کلام' حفظ مراتب وشانِ الوہیت' سب کچھ نظر انداز کر کے ایسے عامیانہ طریقہ و بازاری قسم کے الفاظ میں اللہ عزوجل کا چال چلنا' داؤ کرنا' مکر کرنا' دغا دینا' فریب دینا' ہنسی مذاق اور دل لگی کرنا بلا جھجک اور بے دھڑک لکھ دیا گیا ہے بلکہ عکسی حمائل شریف مترجم (مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور) میں پہلی آیت کے تحت مولوی محمود الحسن کے مذکورہ ترجمہ کے حاشیہ پر معاذ اللہ خدا تعالیٰ کی ہنسی کرنے پر مزید لکھا ہے کہ ''ہنسی اور تمسخر کا انتساب ذات باری کی طرف بائبل (انجیل) میں بھی ہے۔ میں تمہاری پریشانیوں پر ہنسوں گا اور جب تم پر دہشت غالب ہوگی تو میں ٹھٹھے ماروں گا'' بلفظہٖ

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ یک نہ شد دو شد۔ ایک تو پہلے ترجمہ غلط دوسرا تحریف شدہ بائبل کے بالکل بازاری وعامیانہ ترجمہ سے تائید' تیسرا خدا تعالیٰ کا اپنی مخلوق کی پریشانی

پر ہنسنا اور ان کے دہشت زدہ ہونے پر ٹھٹھے مارنا یہ کلام خداوندی کا ترجمہ ہے یا کوئی ناول نویسی وافسانہ نگاری۔ ایسی باتیں تو ایک عام متقی وشریف آدمی کے اخلاق سے بھی بعید ہیں۔ چہ جائیکہ خدا تعالیٰ ہی کی طرف ان کو منسوب کر دیا جائے اور وہ بھی ترجمہ قرآن کے نام پر۔ علاوہ ازیں مذکورہ تراجم میں یہ تأثر دینا کہ خدا تعالیٰ بھول جاتا ہے۔ بھلا دیتا ہے اور واقعہ کے وقوع سے پہلے نہ اسے معلوم ہے نہ وہ جانتا ہے نہ دیکھتا ہے۔ کس قدر شانِ الوہیت کی تنقیص وبے ادبی ہے اور چھٹی آیت کے ترجمہ میں خدا تعالیٰ کا عرش وتخت پر قرار پکڑنا' تخت پر بیٹھنا' قائم ہونا اور چڑھنا بھی شان الوہیت کے کتنا مخالف ہے ہر مسلمان واہل علم جانتا ہے کہ ایسی حرکات جسم سے متعلق ہوتی ہیں اور ذات باری تعالیٰ جسم سے پاک ہے۔ الغرض یہ ہے کہ ''کنز الایمان'' و دیگر تراجم میں فرق و موازنہ کا مختصر نمونہ جس کی اور متعدد مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں ہم نے اختصار کی بناء پر ''کنز الایمان'' کے بالمقابل دو چار مشہور تراجم و مکاتب فکر کا ذکر کیا ہے۔ ورنہ ''کنز الایمان'' کے علاوہ اُردو کے تقریباً سبھی تراجم میں اسی طرح شان الوہیت سے لاپرواہی وبے احتیاطی کی گئی ہے اور انہی غیر ذمہ دارانہ تراجم کی آڑ میں دشمنانِ اسلام نے ''ستھیارتھ پرکاش'' وغیرہ کتب میں خدا تعالیٰ اور اسلام وپیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف ہرزہ سرائی کی ہے مگر تعجب ہے کہ تراجم کی آڑ میں شان الوہیت کے خلاف یہ سب کچھ لکھنے چھاپنے اور دشمنانِ اسلام کو غلط مواد مہیا کرنے کے باوجود یہ لوگ پھر بھی اہل توحید وموحد کہلائیں اور شانِ الوہیت کے دفاع کا ضامن ''کنز الایمان'' قابل ضبطی قرار پائے اور خاک بدہن ناپاک ''کنز الایمان والوں کو بدعتی ومشرکین سمجھا جائے۔''

تیسری آیت کے تحت ''کنز الایمان'' میں شانِ الوہیت کے دفاع کا یہ پہلو بھی ملاحظہ ہو کہ ''بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں'' یعنی اللہ کی شان تو یہ ہے کہ نہ اسے کوئی دھوکہ فریب دے سکتا ہے نہ وہ کسی کے دھوکہ فریب میں آسکتا

ہے۔ یہ تو منافقین کا محض اپنا ناپاک گمان تھا کہ ''وہ اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں'' سبحان اللہ۔ کیا کسی موحد کے ترجمہ میں بھی اتنی احتیاط و باریک بینی اور عقیدہ توحید کی ایسی رعایت پائی جاتی ہے؟ نہیں' ہرگز نہیں۔ یہ شرف واعزاز اور بہتری وخوبی اور لفظ ومعنی کے موقع محل کی پہچان ''کنزالایمان'' کا ہی حصہ ہے۔

ناموسِ رسالت وعصمتِ نبوت: (پہلی آیت) "عَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی"

(پ۱۶' رکوع ۱۶' سورہ طٰہٰ' آیت ۱۲۱)

☆ ''آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور راہ راست سے بھٹک گیا''
(مودودی' ثناء اللہ امرتسری)

☆ ''اور حکم ٹالا آدم نے اپنے رب کا پھر راہ سے بہکا'' (محمود الحسن)

☆ ''اور نافرمانی کی آدم نے اپنے رب کی پس گمراہ ہو گیا''
(ترجمہ مطبوعہ صحیفہ اہلحدیث کراچی)

☆ ''اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مطلب چاہا تھا اس کی راہ نہ پائی۔'' (کنزالایمان)

دوسری آیت: لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ

(پ۲۶' رکوع ۹' سورہ الفتح' آیت ۲)

☆ ''معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے''
(محمود الحسن' ثناء اللہ' وحید الزمان)

☆ ''تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دے'' (اشرف تھانوی)

☆ ''تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے۔ تمہارے (امت کے) اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے'' (کنزالایمان)

تیسری آیت: وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَهَدٰی ○

(پ۳۰' رکوع ۱۸' سورہ الضحیٰ' آیت ۷)

☆ ''اور تمہیں ناواقف راہ پایا اور پھر ہدایت بخشی'' (مودودی)

☆ ''اور پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ سجھائی'' (محمود الحسن)

☆ ''پہلے آپ دین حق سے بے خبر تھے'' (حاشیہ مطبوعہ غلام علی)

☆ ''اور تمہیں گم کردہ راہ پایا تو تمہیں ہدایت کی'' (مرزا حیرت غیر مقلد)

☆ ''اور اس نے تجھ کو بھولا بھٹکا پایا پھر راہ پر لگایا'' (وحید الزمان)

☆ ''اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی'' (کنزالایمان)

موازنہ: پہلی آیت کے تحت حضرت آدم خلیفۃ اللہ صفی اللہ اور دوسری' تیسری آیت کے تحت خود حضرت محمد رسول اللہ' حبیب اللہ (علیہما الصلوٰۃ والسلام) کی معصوم ومقدس ذات پر نام نہاد تراجم میں معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ بہکا' بھولا' بھٹکا' نافرمان' بے خبر و ناواقف اور گمراہ واگلے پچھلے گناہوں اور خطاؤں کے الفاظ کا کس بیدردی وبے باکی کے ساتھ اطلاق کیا گیا ہے اور یہی نہیں جہاں جہاں بھی اس قسم کے مواقع آئے ہیں۔ نام نہاد تراجم نے موقع (محل) حفظ مراتب اور شانِ الوہیت وناموس رسالت کو نظر انداز کر کے اسی طرح بے احتیاطی ولاپرواہی برتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا مذکورہ تراجم شان الوہیت ومنصب نبوت کے منافی نہیں ہیں؟ کیا اس سے بہتر اور متبادل الفاظ نہیں مل سکتے؟ کیا مفسرین نے ان نازک مقامات پر بہتر پہلو پیش نہیں کیے؟ پھر اس قدر عامیانہ وگھٹیا الفاظ کے استعمال کا کیا جواز ہے؟ اس مقام پر ہم شانِ الوہیت وناموس رسالت کا لحاظ کریں یا غلط کار مترجمین کی ''شخصیت'' کو ترجیح دے کر شانِ الوہیت وناموس رسالت سے آنکھیں بند کر دیں؟ ظاہر ہے کہ غلط

تراجم ومترجمین کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے نہ کہ شانِ الوہیت وناموسِ رسالت کو یہ قابل
لائق مذمت غلط تراجم ہیں نہ کہ ''کنزالایمان'' جس نے ہر موقع پر شانِ الوہیت وناموس
رسالت کا تحفظ ودفاع کیا ہے۔

الغرض ہم نے بالاختصار دو عنوانات کے تحت تراجم کا جو موازنہ پیش کیا ہے اس سے
پورے ترجمہ قرآن کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ دیکھئے غلط تراجم کے بالمقابل ان آیات میں
''کنزالایمان'' نے قلم کو حد ادب میں رکھ کر کس طرح عصمت نبوت کا تحفظ کر کے
ثابت کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء وخلفاء (علیہم السلام) اعلان نبوت سے قبل وبعد
صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں دیگر مترجمین' قصداً یا سہواً بے توجہی میں
حضرات انبیاء وامام الانبیاء علیہم السلام کی معصوم وپاکیزہ ذوات مقدسہ اور نفوس قدسیہ کی
طرف نسبت گناہ کا جو دروازہ کھولا تھا۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''کنزالایمان'' میں کیسی
روحانیت وعلمیت اور فراست ایمانی کے ساتھ وہ دروازہ بند کر دیا اور شانِ الوہیت و
عصمت نبوت وارد ہونے والے اعتراضات وشبہات کا کیسی حکمت ومصلحت کے ساتھ
رُخ پھیر دیا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

سچ ہے کہ:

دنیا میں شہرہ ہو گیا ''کنزالایمان'' کا
اک بہترین ترجمہ ہے یہ قرآن کا

=============

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْیَآءٌ
عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ ۝ فَرِحِیْنَ (پارہ۴، رکوع۸، سورہ النساء)

''اور جو اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ
اپنے رب کے پاس زندہ ہیں' روزی پاتے ہیں' خوشیاں مناتے ہیں''۔

فائدہ: ''اکابر اولیاء بھی شہداء کے حکم میں ہیں۔ شہید کو تلوار گناہ سے پاک کرتی ہے اور اولیاء خود گناہ سے محفوظ ہوتے ہیں' نفس سے جہاد اکبر فرماتے ہیں اور ان کے ارواح اجسام کی طرح زمین وآسمان وبہشت میں جہاں چاہیں جاتے ہیں' اپنے دوستوں کی مدد کرتے ہیں اور دشمنوں کو ہلاک فرماتے ہیں۔ اُن سے باطنی فیض آتا ہے اور اُن کو ہر عبادت کا ثواب جاتا ہے''۔ (تذکرہ الموتیٰ' تفسیر مظہری قاضی ثناء اللہ پانی پتی)

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

اہل قبور ومحبوبانِ خدا کی برزخی زندگی کا بیان

کون کہتا ہے کہ اولیاء مر گئے
چھوڑ کر فانی وہ اصلی گھر گئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ الخ۔ (الاعراف:۱۷۹)

''اور بے شک ہم نے جہنم کے لیے پیدا کئے بہت جن اور آدمی وہ دل رکھتے ہیں، جن میں سمجھ نہیں اور آنکھیں جن سے دیکھتے نہیں اور وہ کان جن سے سنتے نہیں وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر گمراہ وہی غفلت میں پڑے ہیں''۔

(کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن از اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

آیت کریمہ کے بیان کے مطابق بدعقیدہ بے نصیب اور ہٹ دھرم لوگ اگرچہ حق سمجھنے حق دیکھنے اور حق سننے سے محروم ہو چکے ہیں اور وہ بڑی سے بڑی اور واضح سے واضح نشانی دیکھ کر بھی نہ تائب ہو کر راہ راست پر آتے ہیں نہ ایمان لاتے ہیں نہ عقیدہ درست کرتے ہیں۔

مگر اللہ تعالیٰ اپنی خاص مہربانی اور قدرت کاملہ سے ''کتابی و شرعی'' دلائل کے علاوہ وقتاً فوقتاً ایسے تکوینی و ظاہری نشانات بھی ظاہر فرماتا ہے جو اس کے محبوبوں کا معجزہ یا کرامت قرار پاتے ہیں۔ منکرین پر اتمام حجت کرتے ہیں۔ صحیح العقیدہ مسلمانوں کی روحانی تقویت و اطمینانِ قلبی کا موجب بنتے ہیں اور بعض خوش نصیبوں کی ہدایت کا ذریعہ ہوتے ہیں۔

تازہ نشانی: قدرت کے انہی نشانات میں سے ایک تازہ نشانی ۱۱ صفر ۱۳۹۸ھ ۲۱ جنوری ۱۹۷۸ء کے اخبارات (نوائے وقت' امروز' مغربی پاکستان وغیرہ) کی رپورٹ ہے کہ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کی توسیع کے سلسلہ میں کی جانے والی کھدائی کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) کا جسد مبارک جس کو دفن کئے چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ بالکل صحیح سالم

میں برآمد ہوا۔ علاوہ ازیں صحابیٔ رسول حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ کے علاوہ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے اجساد مبارک بھی اصلی حالت میں پائے گئے ہیں جنہیں البقیع میں نہایت عزت و احترام کے ساتھ دفنا دیا گیا۔ جن لوگوں نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا ان کا کہنا ہے کہ مذکورہ صحابہ کے چہرے نہایت تر و تازہ اور اجسام اصلی حالت میں تھے۔'' (پریس نوٹ ۷۸۔۱۔۲۱)

لہٰذا اس واقعہ سے محبوبان خدا و مصطفیٰ (عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم) کی حیات بعد و برزخی زندگی کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین (رضی اللہ عنہما) کا ایمان سلامت باکرامت ہونا بھی ثابت ہو گیا کہ جس طرح صحابہ کرام کے اجسام کرام کو شرف ایمان و صحبت نبوی سے یہ کمال و کرامت حاصل ہوئی بعینہٖ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کو بھی شرف ایمان و فیضان رسالت اور صحبت مصطفوی سے یہ کمال و کرامت حاصل ہوئی جو عام اہل ایمان کو بھی حاصل نہیں کہ حضرات انبیاء کے علاوہ مقربین خاص ہی کو یہ برزخی مرتبہ حاصل ہوتا ہے لہٰذا والدین کریمین کے ایمان کے خلاف قول نامقبول اور خلاف تحقیق ہے اور جو لوگ اب اس تازہ قدرتی نشانی کے بعد بھی ان کے ایمان میں شک کریں ان کا ایمان خود مشکوک ہے انہیں اپنے ایمان کی خبر لینی چاہیے اور یہ وجہ بیان کرنی چاہیے کہ اگر معاذ اللہ ان کا ایمان مشکوک ہے تو بعینہٖ صحابہ کی طرح انہیں یہ کرامت کیسے حاصل ہوئی؟

حل اشکال: اگر کسی کو یہ اشکال پیش آئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد تو مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر تھے۔ مدینہ منورہ میں وہ کس طرح دفن ہو گئے تو اس کا حل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کھجور کی تجارت اور اپنے رشتہ داروں کی زیارت کے لیے مدینہ منورہ میں آئے پھر یہیں آپ کی طبیعت علیل ہوئی اور یہیں وفات پائی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون (السیرۃ الحلبیہ جلد ا، صفحہ ۴۷)

☆ اگر کہا جائے کہ واقعہ مذکورہ میں قبروں کی کھدائی کے بعد یہ کیسے معلوم ہوا کہ فلاں فلاں بزرگ ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ کھدائی سے قبل ہی قبور مبارکہ مشہور تھیں۔ باقی رہا دیدہ دانستہ قبروں کی کھدائی کرنا تو یہ جائز نہیں اور کھدائی کرنے کرانے والوں کی یہ زیادتی ہے جنہوں نے دیدہ دانستہ اس ناجائز فعل کا ارتکاب کیا اور قبور مبارکہ کا احترام ملحوظ نہ رکھا۔ (واللہ الھادی والموفق)

۵۴ سال قبل: ''آج سے چوّن سال پہلے ۱۹۳۲ء میں شاہ عراق کو مسلسل کئی بار خواب آتا رہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابہ ان سے کہتے ہیں کہ ہماری قبروں میں نمی آگئی ہے اور قبر میں تو دجلے کا پانی رسنا شروع ہو گیا ہے اس لیے ہمیں یہاں سے اٹھا کر سلمان پاک (مدائن کا نیا نام) میں دفن کیا جائے۔

بادشاہ نے علمائے کرام سے پوچھا تو سب نے بالاتفاق مشورہ دیا کہ قبریں کھول کر حال معلوم کیا جائے۔ شاہ عراق نے اعلان کر دیا کہ عید الفطر کی نماز کے بعد دونوں قبریں کھولی جائیں گی۔ عربی کے اخبار ''الشعر'' میں یہ خبر شائع ہوئی اور جہاں جہاں مسلمان آباد تھے وہاں وہاں سے اپیلیں اور درخواستیں آنی شروع ہو گئیں کہ تاریخ ایسی رکھی جائے جس پر دوسرے ملکوں کے مسلمان بھی اس سعادت میں شریک ہو سکیں چنانچہ تاریخ تبدیل کر دی گئی۔

مقررہ تاریخ پر جب قبروں کو کھولا گیا تو واقعی ہر قبر کی لحد میں نمی تھی لیکن دونوں صحابی جن میں سے ایک کا نام حضرت جابر بن عبداللہ اور دوسرے غالباً معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما اس انداز میں آسودہ لحد پائے گئے جیسے انہیں شہادت کے بعد دفن کیا گیا تھا۔ ان کا لباس (شہید کا کفن وہی لباس ہوتا ہے جسے پہنے ہوئے وہ شہادت حاصل کرتا ہے) بالکل بوسیدہ تھا ہاتھ لگانے سے بکھر جاتا تھا لیکن جسم دونوں کے تر و تازہ، زخم ہرے اور خونچکاں تھے اور حضرت

جابر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں تو چمک ایسی تھی کہ ایک جرمن ڈاکٹر جو موقع پر موجود تھا پہلے تو ششدر کھڑا رہا اور جب حیرت کم ہو گئی تو اسی موقع پر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ (فالحمد للہ علی ذلک)

دوبارہ دفن: پھر ان اجساد مطہرہ کو غسل دے کر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے روضے کے احاطے میں نئی قبروں میں دفن کیا گیا اور یہ واقعہ مسلسل کئی برس تک دنیا بھر کے اخباروں میں مختلف زبانوں میں شائع ہوتا رہا اور کلام الٰہی کی ان آیات مقدسہ کی تائید ہو گئی ''جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوں ان کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور تم ان کی زندگی سے واقف نہیں ہو'' نصف صدی کے بعد مدینہ منورہ میں یہ دوسری مثال سامنے آئی ہے کہ چودہ سو برس سے دفنائی ہوئی لاشیں جوں کی توں برآمد ہوئی ہیں۔

کوئی مادہ پرست، کوئی منکر خدا، کوئی دہریہ (بدعقیدہ) بتائے ۔۔۔ کہ یہ کیسے ممکن ہے؟۔ (روزنامہ نوائے وقت ۲۵ جنوری ۱۹۷۸ء)

معلوم ہوا کہ ان دونوں صحابہ کے اجسام مبارکہ بھی اپنی اصلی حالت میں صحیح سالم تھے اور انہیں علم و تصرف بھی حاصل تھا کہ شاہ عراق کو دیدار سے مشرف فرما کر اسے اپنے حالات سے خبردار کیا اور تبدیلی قبر کے لیے حکم فرمایا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ محبوبانِ خدا کی برزخی زندگی غیر مسلم اہل انصاف کے لیے بھی اسلام کا ذریعہ ہے۔ چہ جائیکہ کوئی مسلمان کہلاتے ہوئے اس کا انکار کرے۔

حضرت ثابت بن قیس صحابی رضی اللہ عنہ خلافت صدیقی میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ماتحتی میں جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ آپ ایک بیش قیمت زرہ پہنے ہوئے تھے یہ زرہ ایک شخص نکال کر لے گیا اور کسی کو خبر نہ ہوئی اور لڑائی کے بعد آپ کو دفن کر دیا گیا۔ آئندہ شب حضرت ثابت رضی اللہ عنہ ایک مسلمان کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا۔ دیکھنا ایک ضروری کام کی تم کو وصیت کرتا ہوں، ایسا نہ ہو کہ معمولی خواب سمجھ کر اس کو بھول جاؤ۔ سنو کل جب میں شہید

ہو گیا اور راستہ میں پڑا ہوا تھا کہ ایک شخص میرے پاس سے گزرا اور میری زرہ لے گیا۔ وہ شخص لشکر میں سب سے کنارہ پر ٹھہرا ہوا ہے اس کے خیمہ کے سامنے ایک گھوڑا رسی سے بندھا ہوا کود پھاند رہا ہے۔ وہاں زرہ کے اوپر وہ شخص لیٹا ہوا ہے۔ تم خالد کے پاس جا کر میری طرف سے کہو کہ ہماری زرہ اس شخص سے منگالیں اور جب مدینہ جائیں تو حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہو کر کہیں کہ میرے ذمہ اس قدر قرض میرے فلاں فلاں غلام آزاد ہیں۔" چنانچہ حضرت ابوبکر نے حضرت ثابت (رضی اللہ عنہما) غلاموں کو آزاد اور قرض کو ادا کر کے ان کی وصیت پوری کرادی۔"

(تعبیر الرؤیا امام المحدثین محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ مولوی اصغر حسین صاحب دارالعلوم دیوبند صفحہ ۱۳ مدارج النبوت شیخ عبدالحق محدث دہلوی جلد ۲ صفحہ ۵۹۵)

نوٹ: اس روایت کو امام طبری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس پر مہر تصدیق فرمائی ہے۔

تین مجاہد اولیاء: تین مجاہد اولیاء عظام ساکنانِ شام ہمیشہ راہ خدا میں جہاد کرتے تھے۔ ایک بار رومی عیسائی انہیں قید کر کے لے گئے۔ نصرانی بادشاہ نے کہا میں تمہیں سلطنت دوں گا اور اپنی بیٹیاں تمہیں بیاہ دوں گا۔ تم عیسائی ہو جاؤ۔ انہوں نے نہ مانا اور "یا محمداہ" کا نعرہ لگایا۔ بادشاہ نے دیگوں میں تیل گرم کرا کے دو صاحبوں کو اس میں ڈال دیا۔ تیسرے کو اللہ تعالیٰ نے ایک سبب پیدا فرما کر بچا لیا۔

چھ مہینے بعد دونوں شہید بیداری میں اپنے زندہ بھائی کے پاس آئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہاری شادی میں شریک ہونے کو بھیجا ہے۔ بھائی نے حال پوچھا فرمایا وہی تیل کا ایک غوطہ تھا جو تم نے دیکھا اس کے بعد ہم جنت الفردوس میں تھے۔"

(عیون الحکایات امام ابن جوزی، شرح الصدور امام سیوطی صفحہ ۸۹، نور الصدور ص ۱۰۹ مولوی محمد عیسیٰ دیوبندی خلیفہ مولوی اشرفعلی تھانوی)

قبر میں تلاوت: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بعض صحابہ نے نشان قبر نہ ہونے کے باعث ایک قبر پر خیمہ لگا دیا اور اس میں ایک شخص کو سورت تبارک الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْك پڑھتے سنا اور یہ واقعہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سورۃ بچانے والی اللہ کے عذاب سے نجات دلانے والی ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۸ بحوالہ ترمذی)

☆ حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اپنے صحابی والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک رات میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی قبر پر آیا تو ان کی قبر سے میں نے ایسی قرأت سنی کہ اس سے اچھی آواز کبھی نہیں سنی" (کتاب الروح ابن قیم صفحہ ۱۵۱)

دورۂ قرآن: ایک مرید اپنے شیخ کے ساتھ بوقت سحر قرآن پاک کے دس دس سپاروں کا دور کرتے تھے۔ جب شیخ کا انتقال ہو گیا۔ مرید نے حسب عادت بوقت سحر شیخ کی قبر پر دس سیپارے پڑھے۔ شیخ نے حسب معمول قبر سے دس سیپارے سنائے اور جب تک مرید نے اس واقعہ کو ظاہر نہیں کیا۔ روزانہ شیخ کی قبر سے تلاوت کا سلسلہ جاری رہا۔" (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صفحہ ۱۲۶)

کافر کو جواب: "حضرت عبدالرحمٰن فقیہ رحمۃ اللہ علیہ شہید ہوئے تو ایک فرنگی کافر نے ان کی لاش کو نیزہ لگا کر طعنہ دیا۔ اے مسلمانوں کے پیشوا تم کہتے تھے۔ اللہ فرماتا ہے تم لوگ زندہ ہو اور روزی پاتے ہو۔ اب بتاؤ؟ فقیہ نے سر اٹھا کر دو مرتبہ کہا حی و رب الکعبۃ "رب کعبہ کی قسم وہ زندہ ہیں۔ (شرح الصدور امام سیوطی صفحہ ۸۶ نور الصدور خلیفہ تھانوی صفحہ ۱۰۲)

محبوب زندہ ہیں: "شیخ ابوسعید خراز نے ایک میت کو دیکھا تو وہ مسکرائے اور فرمایا ابوسعید کیا آپ نہیں جانتے کہ محبوبانِ خدا مر کر بھی زندہ ہیں۔ وہ تو صرف ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوتے ہیں۔"

☆ "شیخ ابو علی روزباری فرماتے ہیں کہ میں نے ایک درویش کو قبر میں اتارا اور

ان کے سر سے کفن ہٹا کر صاف زمین پر رکھ دیا۔ اس پر انہوں نے آنکھیں کھول کر مجھے دیکھا اور کہا ابو علی جس کی رحمت مجھ سے ناز کرتی ہے اس کے حضور مجھے ذلیل نہ کر۔ میں نے کہا۔ کیا موت کے بعد بھی زندگی ہے؟ فرمایا۔ ہاں میں بھی زندہ ہوں اور اللہ سے محبت رکھنے والے سب زندہ ہیں۔ میں اپنی وجاہت سے کل ضرور تیری مدد کروں گا۔" (شرح الصدور صفحہ ۸۶) سبحان اللہ کیسی زندگی اور کیسا علم و تصرف ہے۔

قبر سے بیعت: "شاہ گردیز ملتانی رحمۃ اللہ علیہ مریدوں کی بیعت کے لیے قبر سے دست مبارک نکالتے تھے۔ ان کی قبر میں وہ سوراخ موجود ہے۔ جہاں سے ان کا ہاتھ ظاہر ہوتا تھا۔

☆ شیخ نظام الدین نے فرمایا کہ شیخ احمد بداونی نے وفات کے بعد خواب میں مجھ سے مسائل پوچھے۔ میں نے کہا "آپ تو مردہ ہیں۔ اب آپ کو مسائل کی کیا ضرورت؟" فرمایا "اولیاء اللہ کو مردہ کہتے ہو؟" (ایسا نہ کہو وہ زندہ ہیں)

(اخبار الاخیار از شیخ عبدالحق محدث دہلوی صفحہ ۶۱، ۸۰)

قبر میں تصرف: "شیخ عبدالقادر جیلانی اپنی قبر میں زندوں کی طرح تصرف فرماتے ہیں"۔

☆ "امام شافعی نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مزار کے قریب نماز فجر پڑھی اور آپ کے ادب کے باعث قنوت نہ پڑھی۔" (ہمعات صفحہ ۶۱، انصاف صفحہ ۶۵ از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)

☆ "ارواح اولیاء شکل انسانی میں متمثل ہو کر بوقت مشکل دستگیری فرماتے ہیں"۔

(انفاس العارفین صفحہ ۱۱۲، ۳۶۹)

موت یا انتقال: "اہل قبر کی زیارت ان کی زندگی کی طرح ہے۔ ان کا احترام بھی ان کی زندگی کی طرح ہے۔ ان سے حیا بھی ان کی زندگی کی طرح ہے۔ وہ سلام و کلام سنتے ہیں اور ان پر ان کے عزیز و اقارب کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔ اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں منتقل ہوتے ہیں۔ ان کے لیے دونوں حال میں کوئی فرق نہیں۔"

(مرقات شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری، جلد ۲، صفحہ ۴۰۷، ۴۱۲۔ ملخصاً)

ملاقات و توجہ: "حضرت غوث الثقلین اور خواجہ بہاؤ الدین نقشبند کی مقدس روحیں آپ سید احمد بریلوی پیر اسماعیل دہلوی پر جلوہ گر ہوئیں اور ہر دو طریقہ (قادریہ، نقشبندیہ) کی نسبت آپ کو نصیب ہوئی اور نسبت چشتیہ کا بیان اس طرح ہے کہ آپ (سید احمد) ایک دن خواجہ بختیار کاکی کی مرقد مبارک پر مراقب ہو کر بیٹھ گئے اور ان کی روح پر فتوح سے آپ کو ملاقات حاصل ہوئی۔ حضرت خواجہ نے آپ پر نہایت قوی توجہ کی کہ اس توجہ کے سبب حصول نسبت چشتیہ طے ہو گیا۔" (صراط مستقیم صفحہ ۳۰۷، مولوی اسماعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان)

قبر سے پکڑ: حضرت ضیاء معصوم صاحب جب روضہ حضرت مجدد الف ثانی پر مراقبہ کے لیے بیٹھے تو قاضی محمد سلیمان منصور پوری (اہلحدیث) نے دل میں کہا کہ شاید ان بزرگوں نے آپس میں کوئی راز کی بات کرنی ہو۔ ان سے الگ ہو جانا چاہیے۔ ابھی آپ اپنے جی میں یہ خیال لے کر اٹھے ہی تھے کہ حضرت مجدد الف ثانی نے (قبر سے) آپ کو ہاتھ سے پکڑ لیا اور فرمایا سلیمان بیٹھے رہو۔ ہم کوئی بات تجھ سے راز میں نہیں رکھنا چاہتے یہ واقعہ بیداری کا ہے۔"

(کرامات اہلحدیث صفحہ ۱۱۲ از مولوی عبدالمجید سوہدروی اہلحدیث سابق ایڈیٹر ہفت روزہ اہل حدیث سوہدرہ)

فاروق اعظم: "حضرت صدیق اکبر کے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہما کی وصیت پوری کرنے کا واقعہ گزر چکا ہے۔

اب سنیے! بقیہ خلفاء کا واقعہ۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک پرہیزگار نوجوان کی قبر پر پڑھا۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ○

نوجوان نے دو مرتبہ قبر سے کہا۔ اے عمر بے شک میرے رب نے مجھ کو دو جنتیں دیں۔

(شرح الصدور صفحہ ۸۹، نور الصدور صفحہ ۱۰۸)

عثمان غنی: رضی اللہ عنہ نے فرمایا "میں نے دورانِ محاصرہ بحالت بیداری رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے ایک ڈول لٹکایا جس سے میں نے پانی پیا۔

پھر فرمایا اگر چاہو تو یہیں تمہاری امداد کروں۔ اگر چاہو تو آج روزہ ہمارے پاس افطار کرنا۔ میں نے اسی کو اختیار کیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اسی روز شہید ہو گئے۔

(جمال الاولیاء صفحہ ۶۰' مولوی اشرف علی تھانوی)

علی المرتضیٰ: "حضرت سعید بن مسیب تابعی سے روایت ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ قبرستان گئے۔ آپ نے اہل قبور کو سلام کیا۔ اہل قبور نے جواب دیا۔ پھر آپ نے ان کے بعد کے دنیا کے احوال بیان کئے اور اہل قبور نے اپنا حال بیان کیا۔

(شرح الصدور صفحہ ۸۷' نور الصدور ص ۱۰۵)

بالاختصار: قرآن وحدیث' روایات وتاریخ اور غیر مقلدین اہلحدیث ودیوبندی وہابی کتب کی روشنی میں جب اہل اسلام اموات وبالخصوص محبوبانِ خدا شہداء واولیاء کی بدرجہ برزخی حیات وروح مع الجسد زندگی۔

سماعت ومعلومات اور تصرفات ومعلومات کا یہ عالم ہے تو حضرات انبیاء کرام بالخصوص محمد رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کا کیا عالم وکیسی شان ہوگی؟

مگر افسوس کہ اس کے باوجود دیوبندی' مودودی' وہابی فرقہ کے امام مولوی اسماعیل دہلوی نے حضور ﷺ پر افتراء کرتے ہوئے لکھا ہے کہ (معاذ اللہ)

"میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔" (تقویۃ الایمان صفحہ ۷۵)

مودودی صاحب کہتے ہیں "پیغمبر کی زندگی دراصل اس کی تعلیم وہدایت کی زندگی ہے۔ پچھلے پیغمبر مر گئے کیونکہ جو تعلیم انہوں نے دی تھی۔ دنیا نے اس کو بدل ڈالا۔" (دینیات صفحہ ۷۹) استغفر اللہ العظیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ

"میری اُمت میں بہترین میرا زمانہ ہے پھر وہ لوگ جو اس سے قریب ہوں پھر وہ جو ان سے قریب ہوں"

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۳ بحوالہ بخاری ومسلم)

لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِیْ اَوْ رَاٰی مَنْ رَآنِیْ

"اس مسلمان کو آگ نہ چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا"۔ (مشکوٰۃ شریف ۵۵۴ بحوالہ ترمذی)

صحابہ سی تقدیر والوں پہ قرباں
کہ پایا جنہوں نے زمانہ تمہارا
جس مسلماں نے دیکھا انہیں اک نظر
اُس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شانِ صحابیت کا بیان

اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی (صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلامی قرآنی عقیدہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انبیاء نہ تھے، فرشتہ نہ تھے کہ معصوم ہوں۔ ان میں بعض کیلئے لغزشیں ہوئیں مگر ان کی کسی بات پر گرفت (اعتراض) اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے خلاف ہے۔

اللہ عزوجل نے پارہ ۲۷ سورۂ حدید، آیت ۱۰ میں ○ جہاں صحابہ کی دو قسمیں فرمائیں ○ مومنین قبل فتح مکہ و بعد فتح مکہ ○ اور اُن کو ان پر تفضیل دی اور فرمادیا

كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى سب سے اللہ نے بھلائی (جنت) کا وعدہ فرما لیا۔ ساتھ ہی ارشاد فرمادیا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۔

(پارہ ۲۷، سورہ الحدید، آیت ۱۰)

''اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرو گے''

تو جب اُس نے ان کے تمام اعمال جان کر حکم فرمادیا کہ ان سب سے ہم جنت بے عذاب و کرامت و ثواب کا وعدہ فرما چکے تو دوسرے کو کیا حق رہا کہ ان کی کسی بات پر طعن کرے' کیا طعن کرنے والا اللہ سے جدا اپنی مستقل حکومت قائم کرنا چاہتا ہے؟

عقیدہ: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فقیہ و مجتہد تھے' ان کا مجتہد ہونا حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث صحیح بخاری (ج ۴ ص ۱۷) میں بیان فرمایا ہے۔ مجتہد سے صواب و خطا دونوں صادر ہوتے ہیں۔ خطا دو قسم ہے' خطاء عنادی یہ مجتہد کی شان نہیں اور خطائے اجتہادی یہ مجتہد سے ہوتی ہے اور اس میں ان پر عنداللہ اصلاً مواخذہ نہیں

عقیدہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہم جو واقعات ہوئے ان میں پڑنا حرام' حرام' سخت حرام ہے۔ مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب حضرات آقائے دو عالم ﷺ کے جانثار اور سچے غلام ہیں اور سب ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔

عقیدہ: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اوّل ملوکِ اسلام ہیں' اسی کی طرف تورات مقدس میں ارشاد ہے کہ مولده بمكة ومهاجره طيبة وملكه بالشام۔

وہ نبی آخر الزمان ﷺ مکہ میں پیدا ہوگا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی۔ تو حضرت امیر معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے مگر کس کی؟ رسول اللہ ﷺ کی سلطنت ہے۔

○ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک فوج جرار جانثاران کے ساتھ عین میدان میں بالقصد و بالاختیار ہتھیار رکھ دیئے اور خلافت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو سپرد کردی اور ان کے ہاتھ پر بیعت فرمالی اور اس صلح کو حضور اقدس ﷺ نے پسند فرمایا اور اس کی بشارت دی اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی نسبت فرمایا کہ ''میرا یہ بیٹا سید ہے، میں اُمید فرماتا ہوں کہ اللہ عزوجل اس کے باعث دو بڑے گروہ اسلام میں صلح کرادے''

(بخاری شریف ج ۴ ص ۲۲۹)

تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر معاذ اللہ فسق وغیرہ کا طعن کرنے والا حقیقتاً حضرت امام حسن مجتبیٰ بلکہ حضور سید عالم ﷺ بلکہ حضرت عزت جل وعلا پر طعن کرتا ہے۔ (والعیاذ باللہ)۔ (بہار شریعت)

شانِ صحابیت: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ایک جلیل القدر' رفیع الشان صحابی ہیں بلکہ صحابی ابن صحابی کیونکہ آپ کے والد ابوسفیان رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ نیز آپ کی والدہ ہندہ رضی اللہ عنہا بھی صحابیہ ہیں۔ آپ ایام فتح مکہ میں خدا کے پیارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت اور آپ کے نورانی ہاتھ پر مشرف با اسلام ہوئے، زہے نصیب آپ کے' بہرحال جب آپ کی صحابیت ایک تسلیم شدہ ناقابل تردید حقیقت ہے تو یقین جانیے! کہ صحابہ کی شان و فضائل' احترام و محبت کے

بارے میں جو متعدد آیات قرآنیہ اور بہت سی احادیث نبویہ وارد ہیں۔ لاریب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ان میں داخل ہیں۔

نیز یاد رکھئے اگر کوئی شخص مثلاً سب صحابہ کے ساتھ اپنی نیازمندی کا اظہار کرے اور آپ سے دشمنی رکھے تو سمجھ لیجئے کہ وہ بھی پورا پورا بدنصیب و گمراہ ہے جیسا کہ ایک نبی کا انکار سب کا انکار اور ایک آیت کا انکار پورے قرآن کا انکار ہے۔ والعیاذ باللہ۔ لہٰذا کسی بھی صحابی پر تنقید و نکتہ چینی کرتے ہوئے زبان طعن دراز کرنا ہرگز روا نہیں بلکہ سخت قسم کا جرم ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

اِذَا ذُکِرَ اَصْحَابِی فَاَمْسِکُوْا (شفاء شریف، مجمع الزوائد، جلد۱۰،ص۱۶)

جب میرے صحابہ کا ذکر ہو تو خاموش ہو جاؤ۔

لہٰذا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ و دیگر تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بارے میں کسی کو بھی مجال دم زدن نہیں۔

رشتہ داری: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی ہونے کے علاوہ حضور علیہ السلام سے ایک اور خاص تعلق رکھتے تھے وہ یہ کہ رشتہ کے لحاظ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برادر نسبتی ہیں۔ کیونکہ آپ کی ہمشیرہ سیدہ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی زوجیت میں تھیں اور ام المومنین (مومنوں کی ماں) کا بھائی ہونے کی نسبت سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مومنوں کے ماموں جان ہیں۔ کتنے بے ادب اور بدنصیب ہیں جو اس قدرتی اور ایمانی رشتہ کے احترام کی بجائے بے ادبی و قطع رحمی کر کے ڈبل مجرم بنتے ہیں۔ (استغفر اللہ)

امارت و خلافت: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "مجھے (ابتلاء عمل) امارت

حکومت کی اس وقت سے امید تھی جس وقت حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ "اے معاویہ! اگر تجھے امیر بنایا جائے تو تقویٰ و عدل اختیار کرنا"۔ (مسند احمد)

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں ملک شام میں آپ کا گورنر کردیا پھر حضرت فاروق اعظم نے بھی آپ کو قائم رکھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں بھی آپ تمام ملک شام پر حاکم رہے۔ ہر سہ خلفاء کے دور میں ان کی مرضی سے آپ کا اتنے بڑے منصب پر قائم رہنا آپ کے "عدل و اتقاء، حسن تدبر، اعلیٰ قابلیت، بہترین صفات کی روشن دلیل" ہے۔ (رضی اللہ عنہ)

ایک روایت میں ہے کہ "اس اُمت میں جتنی مدت حضرت معاویہ کی حکومت رہے گی اتنی مدت کسی کی حکومت نہ ہوگی۔ چنانچہ خلافت صدیقی سے لے کر سرکار امام حسن رضی اللہ عنہ سے صلح ہونے تک آپ کی حکومت کا زمانہ بیس برس تک جا پہنچتا ہے اور صلح ہونے پر جب آپ بالاتفاق خلیفہ تسلیم کر لئے گئے تو اس کے بعد آپ وقت انتقال تک تخت خلافت پر متمکن رہے۔ یہ مدت بیس سال ہوتی ہے۔ آپ کے سایہ میں اسلامی حکومت بڑی طاقتور اور مضبوط تھی۔ آپ نے اسلامی حکومت کو نہایت شان و شوکت سے بہترین طریقہ پر چلایا۔ کسی دشمن اسلام کو اس حکومت کی طرف ٹیڑھی آنکھ سے دیکھنے کی بھی جرأت نہ ہو سکی۔ بلکہ کئی علاقے فتح ہو کر داخل مملکت اسلامیہ ہوئے۔ اندرونی طور پر بھی آپ کی خلافت میں کوئی انتشار نہیں تھا اور کسی امیر یا عامل نے کسی جگہ پر بھی سر نہیں اُٹھایا تھا۔ آپ کی شان و رعب و دبدبہ کا یہ عالم تھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ کی طرف دیکھ کر فرماتے تھے کہ "معاویہ عرب کے کسریٰ ہیں"۔ (رضی اللہ عنہ)، (تاریخ الخلفاء)

غور فرمائیے! خدا تعالیٰ کے دین پھیلانے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلام کی اشاعت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا کتنا اہم حصہ ہے اور آپ نے کتنے "دار الکفر"، "دار السلام" بنائے اور کتنے لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ایمان سے مشرف ہوئے۔

محبوبیت: سیدہ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ اپنے بھائی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا سر مبارک اپنی گود میں رکھ کر چوم رہی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس طرح دیکھ کر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو فرمایا:

''کیا تمہیں معاویہ سے محبت ہے''۔

اُم المومنین نے عرض کیا:

''حضور یہ تو میرے بھائی ہیں مجھے ان سے کیسے محبت نہ ہو''

اس پر حضور ﷺ نے فرمایا:

''اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُحِبَّانِهٖ''

یعنی اللہ ورسول کو بھی معاویہ سے محبت ہے۔ (تطہیر الجنان ابن حجر مکی)

جو خدا و رسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہوں ان کی شان سبحان اللہ! کسی کے بکواس سے ان کا کیا بگڑ سکتا ہے۔

ع...... پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

عقیدت ومحبت: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی نبی پاک ﷺ سے بہت ہی محبت تھی مختلف صحابہ کرام سے بھی حضور ﷺ کی احادیث معلوم کرتے رہتے تھے اور حضور ﷺ کے ارشادات وسنن کے مطابق عمل کرتے تھے۔ نیز آپ کے پاس نبی کریم ﷺ کے بہت سے تبرکات (قمیص، تہبند، چادر، ناخن مبارک، بال شریف بھی تھے) حضرت کعب ابن ظہیر صحابی رضی اللہ عنہ کو دربار رسالت سے ایک چادر شریف عنایت ہوئی تھی۔ ان کے وصال کے بعد ان کی اولاد سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی وہ چادر شریف بیس ہزار درہم اور بہ روایت چالیس ہزار درہم کے بدلے حاصل کی اور وصیت کی کہ ''مرنے کے بعد مجھے حضور ﷺ کی قمیص پہنا کر تہبند اور چادر شریف میں لپیٹ کر حضور

ﷺ کے موئے مبارک اور ناخن شریف میرے منہ، آنکھوں، نتھنوں میں رکھ دیئے جائیں اور مجھے ارحم الراحمین کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا جائے''۔ (اکمال وغیرہ)

سبحان اللہ! حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کیسے پیارے انداز میں کتنے بہترین سامان کے ساتھ سفر آخرت اختیار فرما رہے ہیں۔ آخرت کی کامیابی اور اُن کی مغفرت و بخشش میں کیا شک ہو سکتا ہے اور جو شک کرے اس کا ایمان کیسے سلامت رہ سکتا ہے

فرمانِ نبوی، احترام صحابی: حضرت امیر معاویہ کا متفقہ طور پر رتبہ صحابیت، قرب نبوی اور جلالت وشان جاننے کے بعد اب احترام صحابی اور صحابہ پر نکتہ چینی وان کی تنقیص وتنقید کی ممانعت کے متعلق فرمانِ نبوی بر زبانِ مجدد الف ثانی بغور پڑھیں۔ فرمایا ''جس نے میرے اصحاب کو گالی دی، اس پر اللہ تعالیٰ اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے''۔

- نیز فرمایا ''میری اُمت کے وہ شریر و بدترین لوگ ہیں جو میرے صحابہ کے بارے بیباکی وزبان درازی کرتے ہیں''۔
- نیز فرمایا ''اِيَّاكُمْ وَمَا شَجَرَ بَيْنَ اَصْحَابِيْ''۔
  میرے صحابہ کے اختلافات میں پڑنے سے بچو۔
- نیز فرمایا ''میرے اصحاب کے حق میں اللہ سے ڈرو اور ان کو اپنے (طعن وتنقید کے) تیر کا نشانہ نہ بناؤ''۔
- نیز فرمایا اِذَا ذُكِرَ اَصْحَابِيْ فَاَمْسِكُوْا
  ''جب میرے اصحاب کا ذکر ہو تو خاموش ہو جاؤ'' (کسی پر نکتہ چینی نہ کرو)
- نیز فرمایا ''اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ''
  یعنی میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں،
  ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

(مکتوبات ج ۳ ص ۹۰)

الحمد للہ! احقر کا مختصر اسیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی مسلمہ جلالت شان و مقام صحابیت اور آپ کا اعزاز و اکرام واضح ہو گیا ہے اور تفصیل اس موضوع پر علماء کرام کی مستقل تصانیف میں مدلل بیان کی گئی ہے۔ مثلاً تطہیر الجنان واللسان، امام ابن حجر مکی متوفی ۹۷۳ھ، ناہیہ عن ذم معاویہ، علامہ محمد عبدالعزیز محشی نبراس، النار الحامیہ لمن ذم المعاویہ مولانا محمد نبی بخش حلوائی، تصحیح العقیدہ فی باب امیر معاویہ مولانا محمد حسین حیدر قادری مارہروی، تنویر العینین مولانا سید دیدار علی شاہ صاحب لاہوری، کتاب ''امیر معاویہ'' مولانا مفتی احمد یار خان گجراتی علیہم الرحمۃ ''فضائل امیر معاویہ'' از مولانا قاضی غلام محمود ہزاروی۔

اکابر علماء اُمت و بزرگان دین کے ارشادات مبارکہ

غوث الاعظم: شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ''حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت، جانشین علی المرتضیٰ امام حسن رضی اللہ عنہما کے خلافت سے دستبردار ہو کر امر خلافت امیر معاویہ کو سونپنے کے بعد ثابت و صحیح ہے۔ امام حسن رضی اللہ عنہ کے اس اقدام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان صحیح ثابت ہو گیا جس میں فرمایا تھا کہ ''میرا یہ بیٹا سید ہے اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کروائے گا''۔ اس صلح کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت واجب ہو گئی اور اس سال کا نام جماعت و اتفاق کا سال رکھا گیا۔ اس لئے کہ اس سے سب کا اختلاف ختم ہو گیا اور سب نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی اتباع کر لی اور تیسرا کوئی مدعی خلافت نہ رہا''۔

(غنیۃ الطالبین ص ۲۸۴ ملخصا)

سبحان اللہ! کس ترتیب و جامعیت اور حفظ مراتب کے ساتھ مسلک اہلسنت کا بیان ہے۔ کتنے ظالم اور بے ادب لوگ ہیں جو اس اسلامی اجتماعیت و اتفاق میں رخنہ اندازی کریں اور اللہ کے صلح کرانے، رسول اللہ ﷺ کے بشارت دینے اور امام

حسن کے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دستبردار ہونے اور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی ہدایت فرمانے کا بھی کوئی لحاظ و پاس نہ کریں۔

عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ: امام عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ''امیر معاویہ صحابی افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز تابعی''۔ آپ نے جواب دیا کہ ''رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں معاویہ کے گھوڑے کی ناک کا گرد و غبار حضرت عمر بن عبدالعزیز سے کئی درجے بہتر و افضل ہے''۔ یعنی نبی ﷺ کی صحبت و زیارت کا مقابلہ کوئی چیز نہیں کر سکتی۔ تو سوچنا چاہیئے کہ جس گروہ صحابہ کی ابتداء میں اوروں (عمر بن عبدالعزیز وغیرہ) کے درجہ کی انتہا ہو۔ ان کی انتہا کہاں تک ہوگی؟''

(مکتوبات مجدد الف ثانی ج ا ص ۱۳۲، ۱۴۷)

عمر بن عبدالعزیز و غزالی و سیوطی (رضی اللہ عنہم) خود حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ ''رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں حضرت امیر معاویہ کے میدان جہاد کا غبار عمر اور آل عمر سے بہتر ہے اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرنے والے کے متعلق کہا گیا ہے فَذَاكَ كَلْبٌ مِّنْ كِلَابِ الْهَاوِيَةِ کہ ایسا طعن باز دوزخی کتا ہے''۔

(نسیم الریاض علامہ خفاجی ج ۳ ص ۴۳۰)

- ایک شخص نے حضرت امیر معاویہ کی شان میں گستاخانہ لفظ کہے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اسے دُرّے لگوائے''۔ (تاریخ الخلفاء امام سیوطی ص ۲۶۱)
- امام غزالی نے ''احیاء العلوم'' میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کا خواب نقل کیا ہے کہ آپ نے دیکھا ''رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں حضرت علی و معاویہ (رضی اللہ عنہما) کی پیشی ہوئی اور انہیں فیصلہ کیلئے ایک مکان میں پہنچایا گیا۔ جہاں سے تھوڑی دیر بعد
- حضرت علی یہ کہتے ہوئے نکلے کہ ''رب کعبہ کی قسم فیصلہ میرے حق میں ہو گیا''

○ پھر ان کے بعد حضرت معاویہ باہر نکلے اور انھوں نے کہا "رب کعبہ کی قسم مجھے بخش دیا گیا"۔ (اسالیب بدیعہ علامہ نبہانی ص ۷۲)

مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ: حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں معتبر اور ثقہ راویوں کی اسناد سے مروی ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا کی کہ "اے اللہ معاویہ کو کتاب و حساب سکھا اور عذاب سے بچا"۔

○ دوسری جگہ دعا فرمائی "اے اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا"
(یعنی خود ہدایت پانے والا دوسروں کو ہدایت کرنے والا) اور آنحضرت ﷺ کی دعا قبول ہے"۔

○ نیز پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت معاویہ کو فرمایا
اِذَا مَلَکْتَ النَّاسَ فَارْفِقْ بِهِمْ
یعنی جب تو لوگوں کا حکمران بنے تو ان کے ساتھ نرمی کر

○ شاید اس وجہ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلافت کی امید ہو گئی تھی لیکن ان کی خلافت کا وقت حضرت علی کی خلافت کے بعد تھا اور حضرت علی حق پر تھے اور حضرت معاویہ اپنے اجتہاد میں خطا پر تھے اور مجتہد اجتہاد میں خطا پر ہو تو بھی درجہ ملتا ہے اور حق پر ہو تو دو درجے بلکہ دس درجے

○ صحبت نبوی کے برابر کوئی چیز نہیں ...... اس لئے معاویہ کی خطا، صحبت کی برکت سے اویس قرنی اور عمر بن عبد العزیز مروانی کے صواب سے بہتر ہے۔
(مکتوبات دفتر اوّل ص ۲۲۹)

بہر حال! "بہتر طریق یہ ہے کہ صحابہ کے اختلافات میں خاموش رہیں اور جھگڑوں کے ذکر اذکار سے منہ موڑیں"۔ (مکتوبات دفتر اوّل ص ۲۲۹، ۲۳۱، ۲۳۲)

شیخ محقق: علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "شرح مشکوٰۃ شریف" میں مذکورہ بالا احادیث نقل کرتے ہوئے حدیث مبارکہ (اے اللہ! معاویہ کو کتاب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے محفوظ فرما) کی بالخصوص توثیق کی کہ "تحقیق شانِ امیر معاویہ میں وارد شدہ یہ روایت مسند امام احمد میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور یہ حدیث متعدد طریقوں سے مروی ہے"۔ (لہٰذا اس میں شک کی گنجائش نہیں)
(اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۷۳۵)

○ نیز شیخ محقق نے آنحضرت ﷺ کے کاتبوں (سیکرٹریوں) میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا اہتمام و تفصیل سے ذکر کیا کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی کی کتابت کرتے تھے یا دیگر مکتوبات و احکامات لکھتے تھے
(جو بہر حال بڑی امتیازی شان اور بارگاہ رسالت میں مقرب و معتمد ہونے کی دلیل ہے)

○ مزید فرمایا کہ "حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا اختلاف اجتہاد کی بناء پر تھا (کیونکہ حضرت امیر معاویہ مجتہد تھے) اگرچہ اجتہاد میں خطا ہوئی"۔
(ملخصاً مدارج النبوت ج ۲ ص ۵۴۰)

○ حضرت امیر معاویہ، امام حسن رضی اللہ عنہ کے بعد امام و حاکم ہوئے کیونکہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے ان کو امامت سپرد کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی۔

○ اور ہم اہلسنّت صحابہ کو بھلائی سے یاد کرتے ہیں اور برائی سے زبان کو روکتے ہیں

○ حدیث میں ہے:
اَکْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّهُمْ خِیَارُکُمْ
"میرے صحابہ کی عزت کرو وہ تم میں سے بہترین ہیں"
(تکمیل الایمان شیخ محقق ص ۹۲)

اعلیٰ حضرت: امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے دشمنانِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے رد میں الاحادیث الروایہ لمدح الامیر معاویہ، البشریٰ العاجلہ من تحف آجلہ، ذب الاہواء الواہیہ فی باب الامیر معاویہ، عرش الاعزاز والاکرام لاول ملوک الاسلام، چار کتابیں تصنیف فرمائیں اور ''منیر العین'' (ص ۴۰) پر فرمایا:

''بعض جاہل بول اُٹھتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں کوئی حدیث صحیح نہیں۔ یہ ان کی نادانی ہے، علماء محدثین اپنی اصطلاح پر کلام فرماتے ہیں۔ عزیز و مسلم کہ صحت نہیں۔ (حدیث) پھر حسن کیا کم ہے؟ حسن بھی نہ سہی یہاں ضعیف بھی مستحکم ہے (کہ فضائل میں ضعیف حدیث بھی بالاتفاق مقبول ہے)

ان تصریحات کے باوجود جو بدزبانی سے باز نہ آئے وہ اپنا انجام سوچ لے۔

=======

سیدنا علی المرتضیٰ و سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہما

علی کی شان و فضیلت بھی ہے بلند بڑی
معاویہ کا بھی لیکن مقام اپنا ہے
جو وہ نبی کا وصی ہے، تو یہ ہے کاتب وحی
جبھی تو دونوں کی تعظیم کام اپنا ہے

....

رکھ معتدل ہمیشہ عقیدے کا زاویہ
گر چاند ہے علی تو ستارہ معاویہ
اصحاب و آل کا نہ کیا جس نے احترام
ٹھہرے گا وہ ضرور سزاوار ہاویہ

(پروفیسر فیض رسول فیضان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ
بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○

''اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو
بلکہ وہ زندہ ہیں۔ ہاں! تمہیں خبر نہیں''

(پارہ ۲، رکوع ۳، سورہ البقرہ)

اَخْبَرَنِیْ جِبْرَئِيْلُ اَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بَعْدِیْ

''مجھے جبریل نے خبر دی کہ میرے بعد میرا بیٹا حسین شہید کیا جائے گا''۔ (طبرانی)

کیا بات رضا اُس چمنستان کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

حدیث قیصر و یزید کے کردار و انجام کا بیان

نہ یزید کا وہ ستم رہا
نہ زیاد کی وہ جفا رہی
جو رہا تو نام حسین کا
جسے زندہ رکھتی ہے کربلا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ: حضور پُر نور نبی غیب دان محمد رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ "بنی اسرائیل کے بہتر (۷۲) فرقے ہوئے اور میری اُمت کے تہتر فرقے ہوں گے اور سوائے ایک کے سب جہنم میں ہوں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ نجات پانے والا ایک کون ہے؟ فرمایا: مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ

جو میری سنت و میرے صحابہ کی جماعت کا پیروکار ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ بہتر فرقے جہنم میں ہوں گے اور ایک جنت میں وَھِیَ الْجَمَاعَۃُ اور وہ جماعت ہے"

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۰)

اکابر علماء اُمت و اولیاء ملت علیہم الرحمۃ کی تصریحات کے مطابق حدیث مذکور میں جس ناجی و جنتی گروہ کا ذکر ہے وہ اہلسنّت و جماعت ہے اور مذہب مہذب اہلسنت و جماعت کی حقانیت و صداقت کی ایک امتیازی شان اور نمایاں پہلو یہ ہے کہ یہ اولیاء اللہ کا مذہب ہے، یہ ادب والوں کا مذہب ہے اور یہی راہ اعتدال و صراط مستقیم ہے۔ اہلسنت و جماعت کے مخالف جتنے فرقے ہیں، وہ کسی نہ کسی بدعقیدگی میں مبتلا ہیں اور کسی نہ کسی مقام ادب کے بے ادب اور گستاخ ہیں مگر اہلسنّت و جماعت بفضلہٖ تعالیٰ تمام فرقوں کے مقابلہ میں عمدہ ترین عقائد کے حامل اور ہر مقام ادب کی محبت و احترام سے سرشار ہیں۔

باقی جتنے بھی فرقے ہیں معتوب ہیں حکم سے نبی اکرم کے مغضوب ہیں
ادب کی اے خضر ہم کو دولت ملی مذہب حق اہلسنت کی کیا بات ہے

چنانچہ یہ ایک عام مشاہدہ ہے کہ کئی بے نصیب حضرات صحابہ و خلفاء ثلاثہ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم، حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہم کی بارگاہ میں بے ادب و بدزبان ہیں اور کئی بدنصیب حضرات اہل بیت و حضرت علی المرتضیٰ و امام

حسین رضی اللہ عنہم کے بے ادب اور گستاخ ہیں مگر اہلسنت و جماعت دونوں آستانوں کے نیازمند و عقیدت کیش ہیں۔

اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

کئی لوگ حب اہل بیت کے دعوئی میں انہی کے طریقہ صبر و استقلال اور اسوہ تسلیم و رضا کو چھوڑ کر سینہ کوبی و ماتم کوشی میں سرگرداں ہیں اور کئی لوگ محرم الحرام میں شہزادگان اہل بیت کے ذکر مقدس و ایصال ثواب کے بھی منکر و مانع ہیں مگر اہلسنت و جماعت نہ مروجہ ماتم کے قائل ہیں اور نہ ذکر مبارک و ایصال ثواب کے خلاف ہیں۔

غم حسنین میں آنسو بہانا ہے روا لیکن
فضل حق پیٹنا سر کا جہالت اس کو کہتے ہیں
کافر ہے جو منکر ہو حیات شہداء کا
ہم زندہ جاوید کا ماتم نہیں کرتے

کئی لوگ از روئے رشتہ رسول اللہ ﷺ جن کے بہنوئی، کاتب وحی و صحابی مجتہد سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جناب میں اپنی جہالت و حماقت کے باعث بے ادب و زبان دراز ہیں اور کئی یزید پلید جیسے فاسق و فاجر و ظالم و بدکار کے بھی مداح و قصیدہ خوان ہیں مگر اہلسنت و جماعت نہ سیدنا امیر معاویہ جیسے صحابی مجتہد رضی اللہ عنہ کے خلاف لب کشائی کر سکتے ہیں اور نہ یزید کی عقیدت و حمایت کا دم بھر سکتے ہیں۔ والد بزرگوار کی اہل بیت پاک سے حسن سلوک کی روش اور نصیحت و وصیت کے باوجود اگر یزید جیسا ناخلف بیٹا اپنے جلیل القدر باپ کی نافرمانی و خلاف ورزی کرے تو باپ اس کی بداخلاقی کا ذمہ دار کیسے ہو سکتا ہے۔

ع..... چہ نسبت خاک را با عالم پاک

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا

(جو بھلا کام کرے تو اس کے اپنے لئے اور برا کرے تو اپنے برے کو)

موجودہ معرکۂ کربلا: ایک معرکۂ کربلا تو وہ تھا جس میں ایک طرف تو سیدنا امام حسین اپنے پیاروں اور جانثاروں کے جھرمٹ میں جلوہ افروز تھے اور دوسری طرف یزید پلید و ابن زیاد بدنہاد کا لشکر جرار تھا اور ایک معرکۂ کربلا دور حاضر میں برپا ہے میں ایک طرف امام حسین رضی اللہ عنہ کی تنقیص و تغلیط اور یزید کی مدحت و ستائش میں یزیدی خارجی ٹولہ ہے اور دوسری طرف غلامان صحابہ و اہل بیت اور خدام بارگاہ اہلسنت و جماعت سرکار حسین رضی اللہ عنہ کی حمایت و مدافعت اور یزید پلید کی مذمت و مخالفت میں مصروف کار ہیں۔

باغ جنت کے ہیں بہر مدح خوان اہل بیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنانِ اہل بیت

مقام عبرت: ہے کہ جو لوگ آج اس صدی میں امام حسین کی تنقیص و تغلیط اور یزید کی حمایت و وکالت کر رہے ہیں۔ اگر یہ بذات خود کربلا کے موقع پر موجود ہوتے تو کیا یہ ظالم (بدنصیب عملاً قاتلان حسین (رضی اللہ عنہ) کی صف میں کھڑے نہ ہوتے؟ بہر حال ہماری یہ دعا ہے کہ رب العزت ہمیں اپنے پیارے حبیب کے پیارے حسین (صلی اللہ علیہ وسلم) کی غلامی میں زندہ رکھے اور قیامت کے دن نوجوانان جنت کے سردار سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے دامن سیادت میں ہمارا حشر فرمائے۔ آمین۔ کیا یزیدی خارجی ٹولہ بھی بالمقابل اپنی اولاد کا غلام یزید نام رکھنے اور اس طرح اس کے ساتھ اپنا حشر برپا ہونے کی دعا کیلئے تیار ہے؟

نبوی فرمودہ و خدائی فیصلہ: حامیانِ یزید جس قدر چاہیں ایڑی چوٹی کا زور اور سردھڑ کی بازی لگا کر دیکھ لیں حسین کی مقبولیت میں فرق آ سکتا ہے اور نہ یزید کی

مغضوبیت و مردودیت میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔ یہی فرمودۂ نبوی ہے اور یہی خدائی فیصلہ ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرمایا کہ

تحقیق اللہ (پیارے حسین کی طرح) جب کسی بندہ سے محبت فرماتا ہے تو جبرئیل کو بلا کر فرماتا ہے۔ تحقیق مجھے فلاں بندہ سے محبت ہے پس تو بھی اس سے محبت رکھ۔ پس جبرئیل بھی اس سے محبت فرماتے ہیں اور آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ تحقیق اللہ فلاں بندہ سے محبت فرماتا ہے پس تم بھی ان سے محبت رکھو۔ پس تمام آسمان والے اس محبوب خدا سے محبت رکھتے ہیں۔

ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ

پھر زمین پر (لوگوں کے دلوں میں) اس محبوب خدا کی مقبولیت پیدا فرمائی جاتی ہے اور جب (یزید کی طرح) اللہ کسی بندے کو مغضوب و دشمن قرار دیتا ہے تو جبرائیل کو بلا کر فرماتا ہے کہ تحقیق فلاں بندہ میرا مغضوب ہے تو بھی اسے مغضوب رکھ۔ پس جبرائیل بھی اس سے دشمنی رکھتے ہیں پھر آسمان میں منادی فرماتے ہیں کہ تحقیق اللہ نے فلاں کو مغضوب بنایا ہے پس تم بھی اس سے دشمنی رکھو۔ پس آسمان والے بھی اُس مغضوب خدا سے دشمنی رکھتے ہیں۔

ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَآءُ فِي الْاَرْضِ

پھر زمین پر (لوگوں کے دلوں میں) اُس مغضوب خدا کی دشمنی پیدا فرمائی جاتی ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۴۲۵ بحوالہ مسلم کتاب البر والصلۃ)

زمین و آسمان: میں اسی فرمودۂ نبوی کے مطابق جو فیصلہ ہو چکا ہے اس کے تحت امام حسین رضی اللہ عنہ کی محبوبیت و مقبولیت اور یزید پلید کی مغضوبیت و مردودیت کا دنیا میں مظاہرہ ہو رہا ہے اور یہ حدیث حسینیت و یزیدیت کا ایک اہم و واضح معیار ہے اور صرف یہی ایک عمومی ارشاد نہیں بلکہ امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کی خصوصی وشخصی طور پر احادیث مبارکہ ہیں کہ "یہ دونوں میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں' اے اللہ مجھے ان سے محبت ہے تو بھی ان سے محبت فرما اور ان سے محبت رکھنے والوں سے بھی محبت فرما"۔

(ترمذی شریف' ابواب المناقب کے باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی والحسین بن علی رضی اللہ عنہم)

"یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں"۔

(بخاری شریف' ترمذی ابواب المناقب)

"حسن وحسین نوجوانان کے سردار ہیں" (ترمذی' ابواب المناقب)

"حسن وحسین اہل بیت میں مجھے سب سے پیارے ہیں"۔

(ترمذی' ابواب المناقب)

"جسے حسن وحسین سے محبت ہے اسے مجھ سے محبت ہے اور جسے ان سے عداوت ہے اسے مجھ سے عداوت ہے"۔ (ابن عساکر)

"حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں جو حسین سے محبت رکھے اللہ اس سے محبت فرمائے۔ حسین نواسوں میں سے عظیم نواسہ ہے"۔

(مشکوٰۃ' باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ دوسری فصل' ترمذی ابواب المناقب)

☆ مذکورہ بالا احادیث مشکوٰۃ باب مناقب اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی ہیں۔

سبحان اللہ جنہیں رسول اللہ ﷺ اپنے عمومی وخصوصی ارشادات میں اس طرح نوازیں ان کی محبوبیت کی دعائیں فرمائیں' ان کی محبت کو اپنی محبت قرار دیں اور جوانان جنت کا سردار فرمائیں' جو لوگ اُس پیارے حسین (رضی اللہ عنہ) کی تحقیر وتنقیص کریں اور یزید پلید جیسے ننگ اسلام کو آپ پر فوقیت وفضیلت دیں ان کی بدبختی کا کیا ٹھکانا ہے۔ انہی احادیث مبارکہ کا ثمرہ ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ ہمیشہ سے صحابہ واہل بیت' آئمہ علماء' مفسرین' محدثین' فقہاء' اولیاء اور سلاطین وعام اہل اسلام میں محبوب ومقبول ہیں اور

آپ کا دشمن یزید اپنی نازیبا حرکات اور واقعہ حرہ و کربلا کے بعد ہمیشہ کیلئے مسلمانوں میں مطعون ومردود ومسترد ہو چکا ہے' کسی نے کیا خوب تقابل کیا ہے۔

کس کا ہم لکھیں قصیدہ منقبت کس کی لکھیں
اہل حق کا مستحق دادو تحسین کون ہے؟
کس کو مرشد مانتے ہیں اولیاء و اصفیاء
آستاں پہ جس کے جھکتے ہیں سلاطیں کون ہے؟
سطوتِ شاہنشہی کو کر دیا کس نے ذلیل
عارف سر خودی خود دار و خود بیں کون ہیں؟
وہ علی کا لال ہے یا ابن مرجانہ' یزید
کون ہے ملت کا قائد قدوۂ دیں کون ہے؟

نرالی وانفرادی شہادت: امام عالی مقام سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی عظیم الشان شہادت کی یہ خصوصیت ہے کہ بزبان جبریل ورسول کریم علیہما الصلوٰۃ والسلام والتسلیم بچپن ہی میں آپ کی شہادت کا اظہار واعلان ہو گیا جیسا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے "ماثبت من السنہ" اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے "سر الشہادتین" میں متعدد روایات نقل فرمائی ہیں اور مزید براں آپ کی شہادت کے موقع پر حضور ﷺ کا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خواب میں دیدار سے مشرف فرما کر خون سے بھری ہوئی بوتل کے متعلق فرمانا۔

هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْم

"یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے جسے میں آج جمع فرما تارہا ہوں"۔

(مشکوٰۃ ص ۵۷۲' باب مناقب اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ شہادت امام کی عظمت کا کس قدر نمایاں پہلو ہے اور واقعہ کربلا اپنے تمام متعلقات

سمیت اس نرالی وانفرادی شہادت کا بجائے خود گواہ ہے مگر افسوس کہ یزیدی خارجی ٹولہ ایسی عظیم منصوص اور مخصوص ومقبول شہادت عظمیٰ کو امام پاک کی تنقیص وتغلیط کے ساتھ داغدار کر کے درحقیقت اپنی روسیاہی کا سامان کر رہا ہے۔

حسن کردار: رسول اللہ ﷺ نے جس حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت کی بشارت دی ہو، جس کی پیدائش پر کان میں اذان کہی ہو۔ خود حسین نام رکھا ہو اس کی محبوبیت کی دعائیں فرمائی ہوں۔ شہادت کربلا، سیادت جنت کا اعلان فرمایا ہو وقت شہادت اس کی سرپرستی فرمائی ہو، جس نے خاتون جنت کی حیاء وعبادت کا نظارہ کیا ہو اور علی المرتضیٰ سے علم وشجاعت کا درس لیا ہو، سواری میسر ہونے کے باوجود پیدل چل کر ۲۵ حج کئے ہوں، جس کی چھپن سالہ مبارک زندگی علم وفضل، تقویٰ وطہارت، عبادت وریاضت اور شجاعت وسخاوت کا اعلیٰ نمونہ ہو اور جو شرف صحابیت وشرف اہل بیت نبوت کا جامع ہو، یزید پلید کے بالمقابل اس کی تنقیص وتغلیط کرنا کس قدر شقاوت وحماقت ہے۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

مسلک اہلسنّت: حضرت حسین ویزید پلید کے متعلق اعلیٰ حضرت مجدد ملت محقق اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حسب ذیل الفاظ میں مسلک اہلسنّت بیان فرمایا ہے ”یزید پلید علیہ ما یستحقہ من العزیز المجید قطعاً یقیناً باجماع اہلسنّت فاسق وفاجر وجری علی الکبائر تھا، اس قدر پر آئمہ اہلسنّت کا اطباق واتفاق ہے، صرف اس کی تکفیر ولعن میں اختلاف فرمایا۔ اسکے فسق وفجور سے انکار کرنا اور امام مظلوم پر الزام رکھنا ضروریات مذہب اہلسنّت کے خلاف ہے اور ضلالت وبدمذہبی صاف ہے بلکہ انصافاً اس (امام پر الزام اور فسق یزید سے انکار) کا قائل ناصبی، مردود اور اہلسنّت کا عدو وعنود ہے۔ (عرفان شریعت ص ۵۷)

یزید کا کردار وانجام: ننگ اسلام یزید پلید رجب المرجب ۶۰ھ میں برسر اقتدار آیا اور امام عالی مقام سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے اس کے طریق حکومت اور موجودہ وآئندہ ناپسندیدہ کردار کے باعث اپنے مقام رفیع اجتہاد وتدبر، نور بصیرت وفراست ایمانی کی بناء پر اسے نااہل قرار دے کر اس کی بیعت سے انکار فرمایا۔

ع..... سر داد نہ داد دست در دست یزید

اور آئندہ حالات وواقعات نے ثابت کر دیا کہ امام عالی مقام کا موقف ہی ارفع واعلیٰ تھا اور واقعی یزید پلید اس قابل نہیں تھا کہ امام عالی مقام کا مبارک ومقدس ہاتھ یزید کے ہاتھ میں آتا۔ یہی راہ عزیمت تھی اور یہی نواسہ گرامی وفرزند رسول ہاشمی (ﷺ) کے شایان شان تھے۔ یزید پلید نے حضرت امام کے انکار بیعت کے بعد باوقار طریقہ سے راہ مصالحت اختیار کرنے، حضرت امام کو اعتماد میں لینے اور اپنی صفائی ومعذرت پیش کرنے کی بجائے میدان کربلا میں جس طرح انکار بیعت کا انتقام لیا۔ جلاد ابن زیاد بدنہاد کو کوفہ کا گورنر مقرر کیا اور اسے خصوصی اختیارات وہدایات دے کر حضرت امام وتمام خاندان اہل بیت سے جو ہر قسم کا ظلم وستم روا رکھا اس سے کوئی عامی وعالم اور اپنا بیگانہ ناواقف نہیں۔ یہی طوفانِ ظلم وستم یزید پلید اور اس کے ظالم افسران واہلکاران کیلئے کچھ کم نہیں تھا مگر اس نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ شہادت امام کے بعد ترک نماز وشراب نوشی وغیرہ، فسق وفجور کا مزید سلسلہ جاری کیا جس کے نتیجہ میں مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ کے باشندگان، حضرات صحابہ وتابعین اور عام اہل اسلام میں اس کے خلاف نفرت وبیزاری کی لہر دوڑ گئی مگر اس موقع پر بھی یزید نے اپنی اصلاح کی بجائے الٹا مسلم بن عقبہ کی زیر قیادت لشکر جرار بھیج کر مدینہ ومکہ پر چڑھائی کر دی اور ظلم وستم کا وہ مظاہرہ کیا جو واقعہ حرہ کے نام سے حدیث وتاریخ میں محفوظ ہے۔

قدرت کی فوری گرفت: مدینہ منورہ و مسجد نبوی اور معزز خواتین کی بے حرمتی اور
حضرات صحابہ و تابعین و اہل اسلام کے قتل عام کے بعد یزیدی لشکر مزید ظلم و ستم کیلئے
مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوا۔ دوران سفر ادھر تو یزیدی لشکر کا امیر ابن عقبہ مرگیا اور
جب اس لشکر نے جا کر مکہ مکرمہ کا محاصرہ کیا تو یزید پلید کے مرنے کی بھی خبر آ گئی۔
بد بخت تین برس سات ماہ کی منحوس ترین حکومت کے بعد صرف ۳۹ سال کی نامراد
زندگی کے بعد نامرادی کی موت مرگیا۔ یزید کی ہلاکت کی خبر سن کر یزیدی لشکر کا دل
ٹوٹ گیا اور وہ ذلیل و خوار ہو کر پسپا ہو گیا۔ یہ ہیں وہ حقائق جو حدیث و تاریخ کے کسی
بھی طالب علم پر مخفی نہیں ہیں اور انہی وجوہ سے یزید پلید باجماع اہلسنت مردود و ملعون
ہو چکا ہے اور اہلسنت میں کوئی ایسی مسلمہ شخصیت نہیں جس نے یزید کی مدح سرائی
امام عالی مقام کی تنقیص و تغلیط کی ہو۔ یزید نے اُمت کی برگزیدہ شخصیتوں اور اسلام
کی حرمتوں کا خون بہا کر عیش و عشرت کی جن تمناؤں اور استحکام حکومت کا خواب
دیکھا۔ قدرت نے اسے شرمندۂ تعبیر نہیں ہونے دیا اور حرمین طیبین کی بے حرمتی کے
دوران جب اس کی سرکشی انتہا کو پہنچی تو قدرت نے فوری طور پر اس کا خاتمہ کر دیا
اسے مزید مہلت نہیں دی مگر حامیان یزید اس سے عبرت حاصل کرنے کی بجائے الٹا
اُس ظالم کی حمایت میں رطب اللسان ہیں۔

حدیث قیصر: مذکورہ تمام حقائق سے قطع نظر آج کل یزیدی خارجی ٹولہ جس کی ترجمانی
دیوبندی وہابی مکتب فکر کر رہا ہے۔ اپنی تقاریر و کتب و رسائل میں بخاری شریف کی ایک
روایت کی آڑ میں یزید کو قطعی جنتی ثابت کرنے کیلئے بہت ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔ حالانکہ
یہ ان کی غلط فہمی و مغالطہ ہے۔ زیر بحث حدیث کا مضمون یہ ہے کہ ”میری اُمت کا جو پہلا
لشکر دریا میں جہاد کرے گا (اوجبوا) اس نے اپنے لئے جنت واجب کر لی پھر فرمایا میری

اُمت کا جو پہلا لشکر مدینہ قیصر (قسطنطنیہ) پر جہاد کرے گا وہ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ ہوگا
(اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے) (بخاری شریف ص ۴۱۰)

اس حدیث کے دو حصے ہیں اور یزیدی ٹولہ دوسرے حصہ سے یزید کو قطعی جنتی ثابت کرنا چاہتا ہے۔ قطع نظر اس سے کہ نہ اس میں یزید کا نام ہے نہ لفظ جنت مذکور ہے

مقام تعجب ہے کہ یزید پلید نے فضائل اہل بیت، فضائل صحابہ، فضائل مدینہ، فضائل مکہ و احکام شرعیہ پر مشتمل جن بے شمار احادیث کی صریح مخالفت و سنت کی خلاف ورزی کی ہے۔ حامیانِ یزید کو ان احادیث کا تو کوئی احترام و پاس نہیں اور دفاتر احادیث میں ان کی نظر اگر پڑتی ہے تو صرف اس ایک حدیث پر جس میں ان کے بقول ان کے ممدوح کا قطعی جنتی ہونا مذکور ہے۔ وائے نا انصافی و بد دیانتی، بہر حال اب حدیث زیر بحث کے متعلق جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

جوابات: اوّل پیش نظر حدیث اہلسنت و جماعت کے مسلک کے مطابق نبی غیب دان کے علم غیب شریف کی ایک واضح دلیل ہے کہ آپ نے بعد میں ہونے والے واقعات کا مدتوں پہلے بیان فرما دیا کیا مداحانِ یزید و منکرین علم غیب اس حدیث کی بناء پر علم غیب پر بھی ایمان لائیں گے؟

دوم: اگر مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ کے تمام شرکاء بھی پہلے لشکر کی طرح جنتی ہیں تو بھی اُن کے متعلق اَوْجَبُوْا کیوں نہیں فرمایا۔ جب حضور نے پہلے لشکر کے متعلق اجبوا اور دوسرے کے متعلق مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ فرما کر فرق فرما دیا تو پھر کسی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ دوسرے لشکر کو قطعی جنتی قرار دے کر مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ کا مفہوم بھی اوجبوا کی طرح بیان کرے۔ یہ بھی آپ کے علم غیب کا مظاہرہ ہے کہ بعض اقوال کی بناء پر جس دوسرے لشکر میں یزید تھا اس کے متعلق صرف مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ فرمایا ہے۔ پہلے لشکر کی طرح اوجبوا نہیں فرمایا (کہ انہوں نے

اپنے لئے جنت واجب کرلی ہے) تا کہ کوئی یزید کے جنتی ہونے کی دلیل نہ پکڑے۔

سوم: امام ابن حجر عسقلانی، امام بدر الدین عینی اور امام احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہم جیسے اکابر محدثین وشارحان بخاری میں سے کسی نے بھی اس حدیث سے یزید کا قطعی جنتی ہونا مراد نہیں لیا بلکہ ابن مہلب کے اس قول کا تعقب ورد فرمایا ہے کہ اس حدیث میں یزید کی منقبت ہے اور یہ تصریح فرمائی ہے کہ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ کا مصداق وہی ہوگا جس میں شرائط مغفرت موجود ہوگی اور (یزید کی طرح) عموم حدیث میں کسی کا دخول اس کو لازم نہیں کہ وہ دلیل خاص سے خارج نہ ہو۔ کیا چودھویں صدی کے حامیان یزید ملاں، مذکورہ محدثین وشارحان بخاری کی بہ نسبت حدیث بخاری کو زیادہ سمجھتے ہیں؟

چہارم: شارحین بخاری کے رد وتعقب کے علاوہ ابن مہلب کا قول خود نامکمل وتشنہ ہے۔ جب تک امام حسین رضی اللہ عنہ کی شخصیت و واقعہ حرہ وکربلا کے بعد یزید کے متعلق ان کا پورا موقف سامنے نہ لایا جائے اس وقت تک ان کا نامکمل قول بذات خود کوئی حجت نہیں۔

پنجم: علامہ عینی شارح بخاری نے لشکر ثانی کے متعلق ایک قول یہ بھی نقل فرمایا ہے کہ حضرت معاویہ نے قسطنطنیہ کی طرف حضرت ابوسفیان بن عوف کے ساتھ ایک لشکر روانہ فرمایا تھا، جس میں ابن عباس، ابن عمر، ابن زبیر اور ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہم جیسے جلیل القدر حضرات شامل تھے۔ یزید شامل نہیں تھا اور پھر اس قول کو ترجیح دی ہے۔

ششم: امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ نے بعض حضرات کا ایک قول یہ بھی نقل کیا ہے کہ ''مدینۂ قیصر سے مراد ''حمص'' ہے، جس میں فرمان رسالت کے وقت قیصر تھا۔ الخ

اس قول کی بناء پر بھی یزید مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ سے خارج ہے کہ وہ غزوۂ حمص میں شامل نہیں تھا۔

ہفتم: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''رسالہ شرح تراجم ابواب صحیح بخاری'' میں فرمایا کہ ''بعض لوگوں نے حدیث مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ سے نجات یزید کا قول لیا ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ اس سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس کے اس غزوہ سے پہلے کے گناہ بخشے گئے اس لئے کہ جہاد کفارات سے ہے اور کفارات سے پہلے گناہوں کا ازالہ ہوتا ہے نہ کہ بعد کا۔ ہاں اگر یوں ہوتا کہ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

تو پھر نجات یزید کا استدلال ہوسکتا تھا مگر ایسا نہیں ہے۔ اس کا معاملہ سپرد خدا ہے کہ اس نے قتل حسین رضی اللہ عنہ تخریب مدینہ، شراب نوشی پر اصرار جیسے جو جرائم کئے ہیں خدا چاہے تو معاف کرے اور چاہے تو عذاب فرمائے جیسا کہ سب گنہگاروں کا حال ہے۔ اگر مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ کے عموم میں اگلے پچھلے تمام گناہوں سمیت یزید کی شمولیت فرض کی جائے تو بھی یزید ان احادیث کی تخصیص سے خارج ہوگا جن میں اہل بیت کی بے حرمتی کرنے، حرم پاک میں الحاد وفساد پھیلانے اور سنت کو تبدیل کرنے والے کی مذمت و وعید بیان فرمائی گئی ہے۔ (جیسا کہ جواب نمبر ۳ میں بیان ہوا)

(ملخصاً۔ بخاری شریف ص ۳۲)

ہشتم: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے اہل مدینہ کو ظلم سے خوف میں مبتلا کیا اللہ اسے خوف میں مبتلا کرے گا۔ اس پر اللہ، ملائکہ اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ روز قیامت نہ اس کا فرض قبول فرمائے گا، نہ نفل''۔ (امام احمد ونسائی وغیرہما)

جب ایسے ظالم کا فرض ونفل قبول ہی نہیں تو یزید مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ میں داخل بھی ہو تو کیا حاصل؟

نہم: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو قوم صرف رضائے الٰہی کیلئے مجلس ذکر میں جمع ہوتی ہے اسے آسمان کی طرف سے ندا ہوتی ہے۔ اَنْ قُوْمُوْا مَغْفُوْرٌ لَّكُمْ

(مجموعہ اربعین نبہانی ص ۴۹)

☆ حلقۂ ذکر میں بیٹھنے والے فرشتے اہل مجلس کی دعا پر آمین کہتے ہیں پھر درود پڑھتے وقت درود پڑھتے ہیں اور فراغت پر کہتے ہیں۔

طُوْبٰی لِھٰؤُلَاءِ فَاِنَّھُمْ مَغْفُوْرٌ لَّھُمْ ۔ (نسیم الریاض جلد ۳، ص ۵۰۰)

☆ ''جو شخص جمعہ کی رات کو سورۂ یٰسین و حٰم دخان پڑھے'' اصبح مغفور له۔

(غنیۃ الطالبین جلد ۲، ص ۱۴۷)

ان احادیث نبویہ میں مختلف اعمال پیروہی لفظ مغفور ہے جو حدیث قیصر میں ہے۔ لہٰذا حامیان یزید یا تو یہاں بھی ان مغفورین کو قطعی جنتی قرار دیں۔ (ولا قائل بہ) اور یا حدیث قیصر کو بھی ان احادیث سے مطابق کر کے وہاں بھی پہلے گناہوں کی بخشش تسلیم کریں جیسا کہ جواب نمبر ۷ میں گزرا۔

دہم: اگر یزید قطعی جنتی ہے تو شروع سے یزید کی مخالفت و مذمت اور تردید و تفسیق کا سلسلہ کیوں جاری ہے۔ تعجب ہے کہ نہ اہل کربلا اہل مدینہ اہل مکہ میں سے جلیل القدر صحابہ و اہل بیت و تابعین اور اکابر علماء اُمت و اولیاء ملت رضی اللہ عنہم کو اس حدیث کی سمجھ آئی اور نہ ہی کسی نے اس حدیث کے حوالہ سے انہیں یزید کے جنتی ماننے اور مخالفت سے باز رہنے کیلئے اتمام حجت کیا۔ الغرض حدیث زیر بحث سے یزید کا قطعی جنتی ہونا قطعاً ثابت نہیں۔ یہ محض حامیان یزید کی غلط فہمی و غلط بیانی ہے۔ قطعی جنتی حسین ہے جو جوانانِ جنت کا بھی سردار ہے۔ (رضی اللہ عنہ)

=============

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غوث اعظم درمیانِ اولیاء..... چوں محمد درمیانِ انبیاء

(علیہم السلام ورضی اللہ عنہم)

جسے خلق کہتی ہے پیارا خدا کا
اُسی کا تو ہے لاڈلا غوث اعظم
تیرے جد کی بارھویں غوث اعظم
ملی تجھ ہے گیارھویں غوث اعظم

غوث الاعظم کی شان
اور
گیارھویں شریف کا بیان

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عبدالقادر:

میرا مشہور نام ہے اور میرے نانا جان (ﷺ) صاحب چشمہ کمال ہیں۔ میں حسنی سید ہوں اور مخدع (دیوان خاص) میرا مقام ہے اور میرے قدم مردان خدا اولیاء کی گردنوں پر ہیں۔ میں محی الدین (دین کو زندہ فرمانے والا) جیلانی ہوں اور میرے (فیضان و بزرگی کے) جھنڈے پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں۔ میں بارگاہ قرب الٰہی میں یکتا ہوں۔ رب ذوالجلال میری تعریف و ترقی فرماتا ہے اور وہی میرے لئے کافی ہے۔ اللہ نے مجھے تمام اقطاب پر حاکم بنایا ہے اور میرا حکم ہر حال میں نافذ و جاری ہے۔ اللہ کے شہر میرا ملک اور میرے حکم کے تحت ہیں۔ اللہ کے تمام شہر میری نظر میں رائی کے دانہ کی طرح ہیں۔

سرِّ قدیم وتصرف عظیم:

"مجھے میرے رب نے ایسے سرِّ قدیم دراز پر مطلع کیا ہے کہ اگر میں اپنا راز دریاؤں پر ڈالوں تو وہ سب جذب وخشک ہو جائیں اور اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ڈالوں تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر ریت میں مل جائیں اور اگر میں اپنا راز آگ پر ڈالوں تو وہ بجھ کر ٹھنڈی ہو جائے اور اگر میں اپنا راز مردے پر ڈالوں تو وہ اللہ کی قدرت سے اُٹھ کر کھڑا ہو"۔

☆ مذکورہ ارشادات وتعارف سیدنا غوث الاعظم محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے شہرۂ آفاق "قصیدہ غوثیہ شریف" کے چند اقتباسات ہیں جن میں سے ہر ایک ارشاد کی تفاصیل وجزئیات سینکڑوں کتابوں میں منقول و مذکور ہے اور سب عطاء الٰہی پھر عطاء مصطفائی اور پھر عطاء حیدری ہیں جس کی جھلک غوث الاعظم کی اپنی زبانی ملاحظہ ہو۔

عطاء الٰہی:

ایک دن مدرسہ غوث الاعظم میں تیرہ جلیل القدر مشائخ حاضر تھے جن سے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا "تم میں سے ہر ایک اپنی حاجت طلب کرے اور میں اسے عطا کروں"۔ چنانچہ جب ان بڑے بڑے مشائخ نے اپنی بڑی بڑی حاجت عرض کی تو آپ نے یہ آیت پڑھی:

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَ هٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ

"ہم سب کو مدد دیتے ہیں ان کو بھی اور ان کو بھی تمہارے رب کی عطا سے اور تمہارے رب کی عطا بند نہیں"۔

(پارہ ۱۵، رکوع ۲، سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۰)

☆ حضرت ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "اللہ کی قسم سب نے جو مانگا سو پایا"۔

(بہجۃ الاسرار ص ۳۰، زبدۃ الآثار ص ۸۲)

آیت مبارکہ: پڑھ کر اور سب کی حاجت روائی فرما کر آپ نے اس آیت کی روشنی میں واضح فرما دیا کہ سب کچھ عطاء الٰہی سے ہے اور اسی عطاء الٰہی نے آپ کو دستگیری و مددگاری اور غوث الاعظم کے منصب پر فائز فرمادیا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

عطاءِ مصطفوی:

فرمایا "۱۶ شوال المکرم ۵۲۱ھ بروز منگل ظہر سے قبل مجھے رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی اور آپ نے فرمایا 'اے میرے پیارے بیٹے! وعظ وکلام کیوں نہیں کرتے'"۔

میں نے عرض کی:

"نانا جان میں عجمی ہوں ان فصحاء عرب کے سامنے کیسے بیان کروں؟"۔

فرمایا "اپنا منہ کھول" میں نے منہ کھولا تو آپ نے اس میں سات مرتبہ

لعاب مبارک ڈالا اور فرمایا ''لوگوں میں بیان کرو اور انہیں حکمت وموعظہ حسنہ کے ساتھ اپنے رب کے راستہ کی طرف بلاؤ''۔

عطاءِ حیدری:

پس میں نے نماز ظہر پڑھی اور وعظ کیلئے بیٹھ گیا۔ خلق کثیر جمع ہوگئی اور مجھے کچھ گھبراہٹ محسوس ہوئی۔ پس اسی وقت میں نے مجلس میں حضرت علی (کرم اللہ وجہہٗ) کو اپنے سامنے دیکھا جو فرمارہے تھے ''اے میرے پیارے بیٹے! بیان کیوں نہیں کرتے'' میں نے عرض کی ''دادا جان! میں گھبرا گیا ہوں''۔ فرمایا ''اپنا منہ کھول'' میں نے منہ کھولا تو آپ نے اس میں چھ مرتبہ لعاب ڈالا۔ میں نے عرض کی ''سات مرتبہ کیوں نہیں ڈالا'' فرمایا ''رسول اللہ ﷺ کے ادب کی وجہ سے تاکہ سات بار لعاب ڈالنے سے آپ کے ساتھ برابری نہ ہوجائے''۔

(بہجۃ الاسرار ص ۲۵ علامہ نورالدین علی بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ)

حل مشکلات:

سبحان اللہ! غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی زبان و بیان اور اس عطاءِ مصطفوی و عطاءِ حیدری سے ایسے کتنے مسائل حل ہوگئے جن میں لوگ مشکل محسوس کرتے اور غلط فہمی میں مبتلاء ہوتے ہیں۔

مذکورہ واقعہ عظیمہ سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو صدیوں بعد واقعات کا علم ہے۔ آپ بحیات حقیقی زندہ اور مختار و متصرف ہیں بفضلہٖ تعالیٰ۔ جب چاہیں جہاں چاہیں ظہور فرماتے' دیدار کراتے اور جسے چاہیں فیض و مدد سے نوازتے ہیں۔

آپ کی نیابت و وراثت میں دیگر محبوبان خدا صاحب حضوری حضرات بھی بعد از وصال زندہ و فیض رساں ہیں جیسا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مشکل کشانے میں

گھبراہٹ و مشکل کے وقت غوث الاعظم کی مشکل کشائی فرمائی۔ (رضی اللہ عنہ)

رسول اللہ ﷺ کی عظمت وادب کا لحاظ بہت ضروری ہے آپ کو اپنے جیسا بشر کہنا بھائی بن کر برابر کھڑا ہونا بے ادبی ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ نے باوجود اتنے عزیز و قریب ہونے کے سات بار لعاب ڈالنے میں بھی احتیاط کی تاکہ بے ادبی و برابری نہ ہو۔ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ جیسی دنیائے اسلام کی مسلمہ ومتفقہ شخصیت رسول اللہ ﷺ کے زندہ و مختار اور غیب دان و حاضر و ناظر ہونے کی مجسم دلیل ہے۔

چنانچہ ایک اور مرتبہ آپ نے فرمایا کہ (صرف واقعہ لعاب ہی نہیں) ''بلکہ درحقیقت میری پوری تربیت ہی رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہے''۔

اَنَا مَا رَبَّانِیْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

(شرح فتوح الغیب ص ۸۶)

نیز الشیخ خلیفہ نے (جو رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے بکثرت مشرف ہوتے تھے) ایک مرتبہ حضور سے عرض کیا کہ

''شیخ عبدالقادر نے کہا ہے کہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے؟''

حضور نے فرمایا:

''شیخ عبدالقادر نے سچ کہا ہے اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ وہ قطب ہیں اور میں ان کی نگرانی فرماتا ہوں''۔ (بہجۃ الاسرار ص ۱۰)

شیخ قطب اور غوث:

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے شیخ و قطب کی تعریف میں فرمایا:

اَلشَّیْخُ مَنْ یُّسْعِدُ الشَّقِی درحقیقت شیخ وہ ہے جو شقی کو سعید یعنی بد بخت کو نیک بخت بنادیتا ہے۔ (شرح فتوح الغیب ص ۲۰)

"اور قطب وہ ہے جس نے ہر بزرگی کو طے کیا ہو' ہر مرتبہ اس کے زیر پا ہو' کائنات وملک وملکوت کے ہر امر پر نظر کشف ہو۔ عالم غیب وشہادت کے ہر راز پر اس کی نگاہ ہو' کائنات کے والی بنانے اور معزول کرنے کا اختیار رکھتا ہو' جس کا ہم نشین بدبخت نہیں' اس کا دوست اس کی نگاہ سے اوجھل نہیں' جہاں تمام انسانوں کی حد ہوتی اس کی وہاں نگاہ ہوتی ہے"۔

(مختصراً۔ نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۹۶، از ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری)

غوث کا معنی ہے فریاد رس (جو فریاد کو پہنچے فریاد پوری کرے)

(غیاث اللغات ص ۴۹۲)

☆ شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا "غوثیت بحکم خدا خلق خدا میں حاکم ومتصرف ہونا ہے"۔ (شرح فتوح الغیب ص ۱۷۱)

اللہ اکبر:

جب شیخ' قطب' غوث کے اپنی اپنی جگہ یہ اوصاف وکمالات وتصرفات ومشاہدات ہیں تو جو سرکار غوثیت مآب خود شیخ المشائخ وپیران پیر ہوں' قطب الاقطاب اور غوث الثقلین وغوث الاعظم ہوں (یعنی جنوں انسانوں کے فریاد رس اور سب سے بڑے غوث وفریاد رس) ان کے اوصاف وکمالات' تصرفات ومشاہدات کا کیا بیان ہو۔

اعلیٰ حضرت مجدد ملت مولانا امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا:

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

اور فرمایا:

کوئی کیا جانے تیرے سر کا رتبہ
کہ تلوا تاج اہل دل ہے یا غوث (رضی اللہ عنہ)

بالاجماع:

شیخ وقطب وغوث کا مطلب ومفہوم جاننے کے بعد معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کا غوث الاعظم وغوث الثقلین ہونا بزرگان دین سے بالاجماع ثابت ہے۔ بالاختصار چند حوالے ملاحظہ ہوں۔

☆ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہے "قطب الاقطاب الغوث الاعظم شیخ شیوخ العالم غوث الثقلین" رضی اللہ عنہ (اخبار الاخیار ص ۹)

☆ امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "تمام اقطاب ونجباء کو فیض وبرکات کا پہنچنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے وسیلہ شریف سے مفہوم ہوتا ہے کیونکہ یہ مرکز شیخ کے سوا کسی اور کو میسر نہیں...... مجدد الف ثانی بھی آپ کا نائب اور قائم مقام ہے...... جیسے کہتے ہیں

نُوْرُ الْقَمَرِ مُسْتَفَادٌ مِنْ نُوْرِ الشَّمْسِ (مکتوب ۱۲۳، جلد سوم، ص ۳۲۸)

☆ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

"حضرت غوث الاعظم نے (مثل قصیدہ غوثیہ) تفاخر وکلمات کبریائیہ کے ساتھ کلام فرمایا ہے اور تسخیر جہاں آپ سے ظاہر ہوئی ہے آپ اپنی قبر میں بھی زندوں کی طرح تصرف فرماتے ہیں"۔ (ہمعات ص ۶۱، ۸۳)

☆ "حضرات کو غوث الثقلین کی فاتحہ دے"۔ (انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ص ۲۵)

☆ حضرت ملا علی قاری شارح مشکوۃ نے فرمایا "آپ قطب الاقطاب اور غوث الاعظم ہیں"۔ (ص ۲۶)

منکرین شان ولایت ومخالفین گیارھویں علماء دیوبند کے پیشوا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی نے فرمایا ''ایک جہاز غرق ہونے کے قریب تھا کہ غوث الاعظم نے ہمت وتوجہ باطنی سے اس کو غرق ہونے سے بچالیا''۔

(شمائم امدادیہ ص ۸۰' مصدقہ مولوی اشرف علی تھانوی)

☆ غیر مقلدین وعلماء دیوبند کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ ''حضرت غوث الثقلین اور حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند کی روح مقدس ان کے سید احمد بریلوی کے متوجہ حال ہوئیں''۔ (صراط مستقیم ص ۳۷۲)

☆ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے ''براہین قاطعہ'' (مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی) میں ص ۹۱ پر ''صراط مستقیم'' کے واقعہ پر لکھا ہے کہ ''حضرت غوث الاعظم اور خواجہ بہاؤ الدین کو چونکہ معلوم ہوا تھا کہ سید احمد صاحب کی شان بزرگ ہے اور کثرت سے ان کی مرید واتباع ہوویں گے اس واسطے ان کی اپنے خاندان میں ہونے کی رغبت تھی''۔

☆ مولوی غلام خاں پنڈوی کے استاد مولوی حسین علی واں بھچروی کی کتاب ''بلغۃ الحیران'' ص ۴۰ میں بھی آپ کو غوث الاعظم لکھا ہے۔

☆ دیوبندی شیخ التفسیر مولوی احمد علی لاہوری کا بیان ہے کہ ''ہم میں سے ہر شخص جمرات کو ذکر جہر سے پہلے گیارہ مرتبہ قل شریف پڑھ کر حضرت غوث الاعظم کی روح کو اس کا ثواب پہنچاتا ہے یہ ہماری گیارھویں ہے''۔

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۱۷ فروری ۹ جون ۱۹۶۱ء)

ملاحظہ فرمایئے:

مذکورہ حوالہ جات میں آپ کو کس طرح متفقہ طور پر غوث الثقلین وغوث الاعظم تسلیم کیا گیا ہے بلکہ دیوبندی وہابی مکتب فکر کے اکابرین کی تصریح کے مطابق

غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے جہاز غرق ہونے سے بچالیا۔ آپ کو صدیوں بعد سید احمد بریلوی اور اس کے مریدین کے احوال بھی معلوم ہو گئے اور روحانی توجہ بھی فرمائی۔ مولوی احمد علی کے بقول ذکر جہر وماہانہ گیارھویں کی بجائے ہفت روز گیارھویں کا جواز وثبوت بھی ہو گیا۔ (وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءِ)

بہر حال چونکہ آپ غوث الاعظم وغوث الثقلین ہیں اسی لئے آپ کو پیر دستگیر بھی کہا جاتا ہے کیونکہ جنوں انسانوں میں سے جو فریاد کرتا اور آپ کی پناہ چاہتا ہے بفضلہ تعالیٰ آپ اس کی فریاد رسی ودستگیری فرماتے ہیں۔ لہٰذا سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے بھی عرض کیا ہے کہ:

سُن فریاد پیراں دیا پیرا' میری عرض سنیں کن دھر کے ہو
سُن فریاد پیراں دیا پیرا' میں آکھ سناواں کینوں ہو

کن فیکون:

اللہ نے اپنی بعض کتب میں فرمایا ''میں اللہ ہوں' میرے سوا کوئی معبود نہیں' میں جس چیز کو کن کہتا ہوں فیکون وہ ہو جاتی ہے۔ اے ابن آدم تو میری عبادت کرتا کہ میں تجھے بھی ایسا بنا دوں کہ تو جس چیز کو کن کہے فَیَکُوْن پس ہو جائے''۔

☆ تحقیق اللہ نے یہ مرتبہ (کن فیکون) اپنے بہت سے نبیوں اور اولیاء وخواص بنی آدم کو عطا فرمایا ہے۔ نیز اللہ نے فرمایا ہے ''اے دنیا جو میرا فرمانبردار ہو تو اس کی فرمانبردار ہو جا''۔ (کتاب فتوح الغیب ص ۷۳۔۸۳)

غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی نقل فرمودہ روایت وبیان پر

شیخ محقق:

علامہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان ارشادات کی شرح میں فرمایا کہ ''جن

خواص و اولیاء کو یہ مرتبہ عطا ہوا ہے ان میں سے ایک فرد کامل خود غوث الاعظم کی ذات شریف ہے جو اللہ کی عطا سے کائنات میں متصرف ہوئے اور قطبیت عظمیٰ کے باعث آپ کے احکام واوامر ظاہر و باطن، جن وانس اور خلفاء وحکام پر بھی نافذ و جاری ہوئے"۔

احیاء موتی:

چونکہ بفضلہ تعالیٰ و وسیلۂ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء آپ کو شان کن فیکون عطا ہوئی۔ اس لئے آپ نے اس شان و وصف کے ساتھ متعدد مرتبہ مردے زندہ فرمائے جن میں آپ کی دعاء مستجاب سے بارہ برس بعد بڑھیا کے بیٹے کی غرق شدہ بارات کا دوبارہ زندہ وظاہر ہونا بہت مشہور و معروف ہے، جس کے سبب کئی کافر و بت پرست مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ اس کرامت کی شہرت عظیم کے علاوہ بکثرت جلیل القدر علماء نے اپنی تصانیف میں اس کا اہتمام کے ساتھ ذکر فرمایا۔ مثلاً خلاصۃ القادریہ شیخ شہاب الدین سہروردی، سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار، گلدستۂ کرامت مفتی غلام محمد قریشی، مناقب غوثیہ علامہ محمد صادق سعدی قادری، درۃ الدرانی مولانا عبید اللہ صاحب، شریف التواریخ مولانا سید محمد شریف شرافت، تکملہ روض الریاحین، تاریخ شاہان اسلام، تفسیر نعیمی، تفسیر نبوی، تذکرہ علمائے اہلسنت لاہور، توضیح البیان، درالعجائب کتاب "غوثِ اعظم" علامہ محمد برخوردار محشی "نبراس"، حضرت محی الدین قصوری دائم الحضوری (جو حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہما کے آخری خلیفہ تھے) نے بھی اس واقعہ کو نہایت شیریں فارسی نظم میں ادا کیا ہے۔ تفصیل کیلئے کتاب "بڑھیا کا بیڑا" مصنفہ علامہ فیض احمد اویسی از مکتبہ اویسیہ رضویہ ملتان روڈ بہاولپور کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

گیارھویں شریف:

غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی شخصیت کو جس طرح دنیائے اسلام و اولیاء کرام میں

مقبولیت ومحبوبیت حاصل ہے اسی طرح آپ کا ماہانہ عرس گیارھویں شریف بھی بفضلہ تعالیٰ اسی محبوبیت کا ایک مظاہرہ وثمرہ ہے مگر پیروان نجد و دیوبند جس طرح مقام ولایت وشان غوثیت کے مخالف ہیں اسی طرح آپ کی گیارھویں شریف وایصال ثواب کو روکنے کیلئے بھی نہایت ڈھٹائی سے حکم قرآنی

وَمَا أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ میں تحریف کر کے اسے گیارھویں پر چسپاں کر کے حرام ٹھہراتے اور یہ تاثر دیتے ہیں کہ گیارھویں پر چونکہ غیر اللہ کا نام آ گیا ہے اس لئے یہ حرام ہے۔ (ولا حول ولا قوۃ الا باللہ)

اہل ایمان و ارباب علم و انصاف اس سلسلہ میں جملہ تفاسیر و مباحث کا خلاصہ وقول فیصل ملاحظہ فرمائیں۔

قول فیصل:

سلطان اورنگ زیب عالمگیر کے استاذ محترم حضرت ملا جیون صاحب "نورالانوار وتفسیر احمدی" (رحمۃ اللہ علیہما) کا قول وَمَا أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ کے تحت اختصار کے باوجود بہت جامع وقول فیصل ہے۔ فرمایا "اس کا معنی یہ ہے کہ جانور کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے مثلاً لات وعزیٰ وغیرہ (جیسا کہ مشرکین کا مشرکانہ طریق تھا) لیکن اگر بسم اللہ اللہ اکبر کہنے اور جانور کو لٹانے سے پہلے یا ذبح کے بعد غیر اللہ کا نام لے تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ ہدایہ میں مذکور ہے۔

اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ اولیاء کرام کے ایصال ثواب کیلئے جو گائے کی نذر مانی جاتی ہے جیسا کہ ہمارے زمانہ میں اہل اسلام کا دستور ہے تو یہ حلال وطیب ہے اس لئے کہ بوقت ذبح اس پر غیر اللہ کا نام نہیں لیا گیا۔ اگرچہ پہلے اس نام کی نذر مانی گئی ہے۔ (تفسیرات احمدیہ پارہ ۲، ص ۲۹)

هٰكَذَا يَنبَغِي التَّحقِيقُ وَاللّٰهُ وَلِيُّ التَّوفِيقِ

حضرت ملا جیون ہی کے صاحبزادے ملا محمد (رحمۃ اللہ علیہما) نے عرس گیارھویں کا نام لے کر تصریح فرمائی کہ ''دیگر مشائخ کا عرس شریف تو سال کے بعد ہوتا ہے لیکن حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی یہ امتیازی شان ہے کہ بزرگان دین نے آپ کا عرس مبارک (گیارھویں شریف) ہر مہینہ میں مقرر فرمادیا ہے''۔

(وجیز الصراط ص ۸۳)

شاہ ولی اللہ: محدث دہلوی نے بھی حضرت ملا جیون کی طرح فارسی میں آیہ مذکورہ کا بھی ترجمہ فرمایا ہے ''آنچہ نام غیر خدا بوقت ذبح او یاد کردہ شد''۔ (پارہ ۶ ص ۲۰۶)

نیز آپ نے نقل کیا ہے کہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ''میں نے خواب میں ایک وسیع چبوترہ دیکھا جس میں بہت سے اولیاء اللہ حلقہ باندھ کر مراقبہ میں ہیں اور ان کے درمیان حضرت خواجہ نقشبند دوزانو اور حضرت جنید تکیہ لگا کر بیٹھے ہیں۔ پھر یہ سب حضرات چل دیئے اور میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ معاملہ کیا ہے تو ان میں سے کسی نے بتایا کہ امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے استقبال کیلئے جارہے ہیں۔

پس دیکھا کہ آپ کے ساتھ ایک گلیم پوش سر اور پاؤں سے برہنہ ژولیدہ بال ہیں میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں تو جواب ملا کہ خیر التابعین اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں۔

پھر ایک حجرہ شریف ظاہر ہوا اس پر نور کی بارش ہو رہی تھی۔

یہ تمام بزرگ اس میں داخل ہو گئے میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو ایک شخص نے کہا کہ ''امروز عرس حضرت غوث الثقلین است بتقریب عرس تشریف بردند''۔

آج حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا عرس (گیارھویں شریف) ہے۔ عرس پاک کی تقریب میں تشریف لے گئے ہیں۔ (کلمات طیبات فارسی ص ۷۸ مطبوعہ دہلی)

شیخ عبدالحق:

محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''امام عارف شیخ کامل عبدالوہاب عرس غوثیہ کی پابندی فرماتے تھے۔ تحقیق گیارھویں شریف ہمارے شہروں میں مشہور اور ہمارے مشائخ میں معروف ہے۔ بعض متاخرین نے فرمایا کہ اولیاء کے وصال کے دن خیر و کرامت اور نورانیت و برکت کی امید باقی دنوں کی بہ نسبت زیادہ ہوتی ہے''۔ (اس لئے یوم وصال میں ختم شریف و عرس و گیارھویں اور ایصال ثواب کا بالعموم اہتمام کیا جاتا ہے) (ماثبت من السنۃ ص ۱۲۴)

شیخ محقق نے صاحب مرتبہ بلند پایہ ارجمند حضرت شیخ امان پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بھی لکھا ہے کہ آپ گیارہ ربیع الآخر کو عرس غوث الثقلین کرتے تھے''۔

(اخبار الاخیار ص ۲۴۲)

☆ شہزادہ دارا شکوہ نے ''سفینۃ الاولیاء'' اور حضرت شاہ ابوالمعالی نے ''تحفۃ قادریہ'' اور مفتی غلام سرور لاہوری نے ''خزینۃ الاصفیاء'' میں اس عرس اور گیارھویں کا معمول و معروف ہونا نقل کیا ہے۔

☆ مولوی اسماعیل دہلوی پیشوائے ''اہلحدیث و دیوبند'' نے لکھا ہے کہ ''طریقہ چشتیہ کے بزرگوں کے نام کا فاتحہ پڑھ کر...... دعا کرے''۔ (صراط مستقیم ص ۲۵۷)

☆ بزرگانِ چشت کے نام کے فاتحہ کی طرح غوث الاعظم کے نام کی فاتحہ (گیارھویں) میں کیا حرج اور دونوں میں کیا فرق ہے؟

حاجی امداد اللہ پیشوائے علماء دیوبند نے فرمایا ''گیارھویں حضرت غوث پاک کی ایصال ثواب کے قاعدہ پر مبنی ہے''۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۱۲)

مولوی حسین احمد ''مدنی'' کا قول ہے کہ گیارھویں شریف کے کھانے (پکانے) میں اگر نیت ہے کہ اس میں ایک حصہ ایصال ثواب کیلئے ہے۔ دوسرا اہل خانہ و احباب کیلئے ہے تو کھانا غیر فقراء کو بھی جائز ہوگا''۔

(ملخصاً۔ مکتوبات شیخ الاسلام جلد ١، ص ٢٨١)

☆ ''ہم میں سے ہر شخص کا جمعرات کو ذکر جہر سے پہلے گیارہ مرتبہ قل شریف پڑھ کر حضرت غوث الاعظم کی روح کو اس کا ثواب پہنچاتا ہے یہ ہماری گیارھویں ہے''

(دیوبندی ہفت روزہ خدام الدین لاہور ١٧ فروری ٩ جون ١٩٦١ء)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے بغداد شریف میں سرکاری طور پر گیارھویں شریف منائے جانے کا بڑی عقیدت کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ ''حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے روضۂ مبارک پر گیارھویں تاریخ کو سلطان و اکابرین شہر جمع ہوتے، عصر سے مغرب تک تلاوت و قصائد و منقبت پڑھتے۔ مغرب کے بعد ذکر جہر کرتے جس سے وجدانی کیفیت طاری ہوتی، پھر طعام و شیرینی وغیرہ جو نیاز تیار کی ہوتی تقسیم کی جاتی اور نماز عشاء پڑھ کر لوگ رخصت ہو جاتے''۔ (ملفوظات عزیزی ص ٦٢ فارسی)

=========

بسم اللہ الرحمن الرحیم

''میری محبت حق تعالیٰ سے اس لئے ہے کہ وہ رب محمد ہے''۔

(مکتوب ١٢١، ص ٣١٧، جلد ٣)

فیض ہے اے رضا احمد پاک کا
ورنہ تم کیا سمجھتے خدا کون ہے؟ (صلی اللہ علیہ وسلم)

تاجدار سرہند و تاجدار بریلی کے مسلک کا بیان

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلع انوار
جس نے ہر دل میں لگائی عشق احمد کی لگن
وہ امام عاشقاں احمد رضا خاں قادری

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نبی پاک: نبی مختار نبی غیب دان ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ اس امت کے لیے ہر صدی کے سر پر ''مجدد'' بھیجتا ہے۔ جو اس کے امر دین کی تجدید کرتا ہے''۔
(یعنی علم وعرفان کی روشنی میں دین کو اُس کی اصل صورت میں سنوار اور نکھار کر پیش کرتا ہے)
(ابوداؤد شریف جلد ۲ صفحہ ۲۴۱)

شیخ الاسلام: حضرت بدر الدین ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا......:

☆ ''مجدد کی شناخت غلبہ ظن سے قرائن احوال کے ساتھ کی جائے گی۔

☆ اور دیکھا جائے گا کہ اس کے علم نے کیا نفع پہنچایا

☆ اور مجدد وہی ہوگا جو علوم دینیہ ظاہرہ باطنہ (شریعت وروحانیت) کا حامل ہو

☆ سنت کا مددگار اور بدعت کا قلع قمع کرنے والا ہو''۔

(رسالہ مرضیہ فی نصرۃ مذہب اشعریہ)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''چاہیے یہ کہ صدی کا مجدد وہ ہو جو مشہور و معروف ہو اور امور دین میں اس کی طرف اشارہ ورجوع کیا جاتا ہو.........

☆ وہ صدی گذشتہ کے اختتام اور اپنی اگلی صدی کے آغاز پر اپنی زندگی میں مشہور عالم ہو اور اس کا چرچا ہو چکا ہو''۔ (مرقاۃ الصعود شرح سنن ابوداؤد)

مذکورہ حدیث واس کی تشریح کے مطابق امام ربانی مجدد الف ثانی سیدنا شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ گیارہویں صدی ہجری کے مجدد اور امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ چودھویں صدی ہجری کے مجدد مانے گئے ہیں اور واقعی صفات مجدد کا پورا مصداق ہیں اور عرب وعجم میں ان کا چرچا ہے۔

دونوں مجدد ظاہری باطنی علوم وشریعت وطریقت کے جامع مذہب حق

اہلسنت و جماعت کے عظیم پیشوا اور اہل باطل کے لیے تیغ براں ہیں۔ جنہوں نے منصب تجدید کا حق ادا کر دیا۔ علم وعرفان کے دریا بہا دیے۔ اہل حق اہلسنت و جماعت اور اہل باطل کے درمیان حد فاصل قائم فرمائی اور دوست دشمن کی پہچان کرائی۔ بلا خوف لومۃ لائم کلمہ حق بلند کیا اور بمصداق

در کف جام شریعت در کف سندان عشق
ہر ہوس نا کے نداند جام و سنداں باختن

علم وعمل، شریعت وطریقت، عشق وفقر اور دین وسیاست کا حسین امتزاج اور مجسم عملی نمونہ پیش کیا۔

عجیب باہمی مناسبت: دونوں مجددوں میں ایک خاص مناسبت ہے کہ حکمت خداوندی کے تحت اور ماضی قریب میں ہونے کے باعث دونوں حضرات کو امام ومجدد کے الفاظ سے بہت زیادہ مقبولیت اور شہرت وعروج حاصل ہے۔ امام ربانی مجدد الف ثانی کا زیادہ تر ذکر ہی لفظ مجدد، مجدد صاحب اور مجدد الف ثانی کے نام سے کیا جاتا ہے جبکہ مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں کو ان القاب کے علاوہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے نام سے شہرت ودوام وتام حاصل ہے اور آپ کی نسبت سے بریلویت اور بریلوی کا لفظ عالمگیر طور پر تمام عشاق رسول اہل حق اہلسنت وجماعت کا ''عرف عام'' و امتیازی نشان بن چکا ہے گویا:

ان کی نسبت سے سبھی اہل بریلی بن گئے ...... ذکر جب آیا کہیں پر اہلسنت کون ہے

تاثرات: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی کی تعلیم ومشرب ہی چونکہ بزرگان دین کی عقیدت وادب ہے اس لیے آپ نے امام ربانی مجدد الف ثانی (رحمۃ اللہ علیہا) کا ذکر بھی بہت عقیدت واہتمام کے ساتھ کیا۔ فرماتے ہیں:

☆ ''جناب شیخ مجدد الف ثانی فاروقی سرہندی (وغیرہم) اجلہ فاضلین و

مقتدیان اکابر آئمہ کہ آج کل کے مدعیان خام کار کوان کی شاگردی بلکہ کلام سمجھنے کی بھی لیاقت نہیں"۔ (رسالہ مبارکہ نفی الفئ)

☆ "حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ"۔ (حسام الحرمین صفحہ ۴۰)

مسلک مجدد دین: چونکہ مجدد دین مذہب حنفی' اہلسنت و جماعت کے عظیم علمبردار اور بہت زیادہ پابند تھے اس لیے ان کی مسلک و مقصد اور اصول و عقائد میں یکسانیت و اتحاد اور متفقہ و مشترکہ تحقیقات و فتاوٰی کی چند جھلکیاں ملاحظہ ہوں۔ وما علینا الا البلاغ

اہلسنّت' اہل جنت: "فرقہ ناجیہ اہلسنّت و جماعت ہیں...... ان بزرگواروں کی متابعت کے بغیر نجات محال ہے...... اگر معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص ان بزرگواروں کے سیدھے راستہ سے ایک رائی کے برابر بھی الگ ہو گیا تو اس کی صحبت کو زہر قاتل جاننا چاہیے اور اس کی ہم نشینی زہر مار خیال کرنا چاہیے۔ بے باک گستاخ خواہ کسی فرقہ سے ہوں دین کے چور ہیں۔ ان کی صحبت سے بچنا ضروری ہے"۔ (مکتوب نمبر ۲۱۳' جلد ۱' صفحہ ۳۵۶)

تاجدار بریلی: "پیارے سنی بھائیو...... ! تم مصطفٰے ﷺ کی بھولی بھیڑیں ہو۔ (بدمذہب بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں' یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں۔ تمہیں فتنہ میں ڈال دیں۔ تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں۔ ان سے بچو ان سے دور بھاگو۔ تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں۔ ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ"۔ (وصایا شریف صفحہ ۳) نیز فرمایا:

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

محض کلمہ گوئی معتبر نہیں: "محض زبان سے کلمہ شہادت پڑھ لینا مسلمان ہونے کے لیے ہرگز کافی نہیں۔ تمام ضروریات دین کو سچا ماننے اور کفر و کفار کے ساتھ نفرت و بیزاری رکھنے سے آدمی مسلمان ہوگا"۔ (مکتوب نمبر ۲۶۶' جلد ۱' صفحہ ۵۱۸)

تاجدار بریلی: "نبی ﷺ کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمہ کفر ہے اور اس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ مسلمانی کا مدعی کروڑ بار کا کلمہ گو ہو کافر ہو جاتا ہے"۔ (حسام الحرمین صفحہ ۲۳)

نیز فرمایا:

ذِیــاب فــي ثِیــاب' لب پہ کلمہ دل میں گستاخی
سلامٌ اسلام ملحد کو یہ تسلیم زبانی ہے

انگوٹھے چومنا اور یارسول اللہ پکارنا: تاجدار سرہند جس وقت اذان سنتے وقت شہادت (اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلَ اللّٰه) تقبیل ابہامین فرما کے (انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگا کے)

قرۃ عینی بك یارسول اللہ فرماتے"۔

(جواہر مجددیہ صفحہ ۵۲' مکتوبات شریف جلد اول)

تاجدار بریلی: نے اس مسئلہ کی تائید و ثبوت میں منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین اور نہج السلامہ فی حکم تقبیل الابہامین فی الاقامۃ۔ مستقل دو کتابیں تحریر فرمائیں جن میں بہر پہلو اس مسئلہ پر تحقیقی روشنی ڈالی۔

سوائے محمد' طفیل محمد (ﷺ) "جہاں کی پیدائش سے مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آدم و آدمیان سب ان کے طفیلی ہیں۔ (مکتوبات جلد ۳' صفحہ ۳۵۰' مکتوب ۱۲۲)

☆ حدیث قدسی وارد ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یامحمد انا وانت وما سواك خلقت لاجلك اے محمد میں ہوں اور تو اور تیرے سوا جو کچھ ہے میں نے سب تیرے لیے پیدا کیا...... لوگ آج محمد رسول اللہ کی شان کو کیا پا سکیں اور ان کی عظمت و بزرگی اس جہان میں کیا جان سکیں...... قیامت کے دن ان کی بزرگی معلوم ہوگی۔

(مکتوبات شریف جلد ۲' صفحہ ۱۶' مکتوب ۷)

تاجدار بریلی:

ے محمد برائے جناب الٰہی ' جناب الٰہی برائے محمد
محمد کا دم خاص بہر خدا ہے ' سوائے محمد برائے محمد

ے عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی
ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قید و بند
حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی (ﷺ)

حدیثِ لولاک' وسیلۂ کائنات: (تاجدار سرہند) ''حدیث قدسی ہے فرمایا کہ

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا

لَوْلَاكَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرُّبُوْبِيَّةَ

اگر تو نہ ہوتا تو میں اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا''۔

(مکتوبات جلد سوم صفحہ ۳۲۸' مکتوب نمبر ۱۲۲)

☆ دوسرے سب ان کے طفیلی ہیں اور وہ اصلی مقصود ہیں۔اس لیے سب ان کے محتاج ہیں اور انہیں کے ذریعہ سے فیوض و برکات اخذ کرتے ہیں......ان کے وسیلہ کے بغیر کمال حاصل نہیں کر سکتے۔جب ان سب کا وجود ان کے وجود کے وسیلہ کے بغیر متصور نہیں ہو سکتا تو دوسرے کمالات جو وجود کے تابع ہیں ان کے وسیلہ کے بغیر کس طرح متصور ہو سکتے ہیں۔ہاں محبوب رب العلمین ایسا ہی ہونا چاہیے''۔

(صفحہ ۳۳۰' مکتوب نمبر ۱۲۱)

تاجدار بریلی: ''ان سب روایات (لولاک) کا حاصل وہی ہے کہ تمام کائنات نے

خلعت وجود حضور سید الکائنات ﷺ کے صدقہ میں پایا:

ے وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا' وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی' جان ہے تو جہان ہے (تجلی الیقین صفحہ ۴۱)

دیدار خداوندی: (تاجدار سرہند!) ''آنحضرت ﷺ کو معراج کی رات جسد کے ساتھ جہاں تک اللہ تعالیٰ نے چاہا سیر کرایا......اس وقت آپ رویت بصری (سر کی آنکھوں سے دیدار) سے بھی مشرف ہوئے......اور دنیا میں اس رویت کا واقع ہونا حضور علیہ السلام ہی سے خاص ہے''۔ (مکتوبات جلد ا' صفحہ ۲۲۸' مکتوب نمبر ۱۳۵)

تاجدار بریلی نے اس مسئلہ کے اثبات میں مستقل کتاب "مُنْبَهُ الْمُنْيَةِ بِوُصُوْلِ الْحَبِيْبِ اِلَى الْعَرْشِ وَالرُّؤْيَةِ" تصنیف فرمائی نیز فرمایا

ے اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

حبیب و خلیل: (تاجدار سرہند!) ''حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے حضرت محمد حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ و وسیلہ طلب کیا ہے اور یہ آرزو فرمائی ہے کہ ان کی امت میں داخل ہوں جیسا کہ روایات میں وارد ہے۔

(مکتوبات جلد سوم صفحہ ۳۲۹' مکتوب ۱۲۲)

تاجدار بریلی:

ے وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی (ﷺ)

مخلوقِ اوّل' نورِ محمد (ﷺ): ''حقیقت محمدی ظہور اول اور حقیقۃ الحقائق ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ

''سب سے اول خدا تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا''

اور فرمایا ہے خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ نُوْرِیْ

''میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور مومنین میرے نور سے''

پس وہ حقیقت باقی تمام حقائق ومخلوقات اور حق تعالیٰ کے درمیان واسطہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ کے بغیر کوئی مطلوب تک نہیں پہنچ سکتا''۔

(مکتوبات جلد سوم، صفحہ ۳۲۶، مکتوب نمبر ۱۲۲)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ

اور دوسری حدیثوں میں اس نور کے پیدا ہونے کے وقت کا تعین بھی آیا ہے۔

چنانچہ فرمایا ہے کہ...... ''آسمانوں کے پیدا ہونے سے دو ہزار برس پہلے'' (نور محمدی کا ظہور ہوا) (صفحہ ۳۳۳ مکتوب نمبر ۲۲)

تاجدار بریلی: نے مخلوق اول نور محمد ﷺ کے متعلق مستقل کتاب تحریر فرمائی ''صَلَاۃُ الصَّفَا فِیْ نُوْرِ الْمُصْطَفٰی'' (فتاویٰ رضویہ جدید جلد ۳۰) نیز قصیدہ نور میں فرمایا:

شمع دل، مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لیے آیا ہے سورہ نور کا
وضع واضع میں تیری صورت ہے معنی نور کا
یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

(حدائق بخشش)

نور کا سایہ نہیں: ''جب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کمال لطافت کے باعث سایہ و ظل نہ تھا تو خدائے محمد ﷺ کا ظل کس طرح ہو سکے کیونکہ ظل سے مثل کے پیدا ہونے کا

وہم گزرتا ہے (جبکہ نہ ان کی مثل ہے نہ سایہ ہے)

(مکتوبات شریف جلد سوم صفحہ ۳۳۴، مکتوب نمبر ۱۲۲ ملخصاً)

''آپ کا سایہ نہ تھا کیونکہ ہر ایک شخص کا سایہ اس کے وجود کی بہ نسبت زیادہ لطیف ہوتا ہے اور جب جہان میں ان سے زیادہ لطیف کوئی نہیں تو پھر ان کا سایہ کیسے متصور ہو سکتا ہے''۔ (مکتوب نمبر ۱۰۰، صفحہ ۲۶۶)

تاجدار بریلی نے اس مسئلہ میں مستقل طور پر دو کتابیں تحریر فرمائیں ''نفی الفی عمن انار بنورہ کل شی'' اور ''قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام'' (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

نیز فرمایا:
تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

(حدائق بخشش)

اپنی قبور میں حیات وحضور وعروج انبیاء: (تاجدار سرہند)

''حدیث الانبیاء یصلون فی القبر'' (پیغمبر قبر میں نماز پڑھتے ہیں) اور ہمارے حضرت پیغمبر علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام معراج کی رات جب حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی قبر پر گزرے تو دیکھا کہ وہ قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں اور جب اسی لحظہ و وقت آسمان پر پہنچے تو حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کو وہاں بھی پایا''۔

(مکتوبات جلد ۲، صفحہ ۴۸، مکتوب نمبر ۱۶)

تاجدار بریلی:

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے، مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات مثل سابق وہی جسمانی ہے
روح تو سب کی ہے زندہ ان کا، جسم پر نور بھی روحانی ہے
اوروں کی روح ہو کتنی ہی لطیف، ان کے اجسام کی کب ثانی ہے

نگہبانِ امت و حاضر و ناظر: حدیث تَنَامُ عَیْنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ (میری آنکھیں سو جاتی ہیں مگر میرا دل نہیں سوتا) اپنے اور اپنی امت کے احوال سے غافل نہ ہونے کی خبر ہے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی محافظت میں نگہبان کی طرح ہیں تو غفلت شایانِ منصب نبوت نہ ہوگی"۔

(مکتوبات جلد اول صفحہ ۲۰۳' مکتوب ۹۹)

☆ "نبی کا باطن خالق کے ساتھ اور ظاہر مخلوق کے ساتھ ہوتا ہے۔ نبی خالق کی طرف بھی توجہ رکھتا ہے اور مخلوق پر بھی اس کی توجہ ہوتی ہے"۔

(مکتوبات جلد ۱' صفحہ ۱۹۱' مکتوب نمبر ۹۵ ملخصا)

☆ "حضرت رسالت خاتمیت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے حضور فرمایا اور غمناک دل کی تسلی کی" (مکتوبات جلد اول صفحہ ۳۷۴' مکتوب نمبر ۲۲۰)

☆ "رسالہ کے لکھنے کے بعد ایسا معلوم ہوا کہ حضرت رسالت خاتمیت علیہ السلام اپنی اُمت کے بہت سے مشائخ کے ساتھ حاضر ہیں...... اسی مجلس میں فقیر کو واقعہ شائع کرنے کا حکم فرمایا"۔ (مکتوبات جلد ۱' صفحہ ۳۸' مکتوب ۱۶)

تاجدار بریلی نے کتاب "مسئلہ حاضر و ناظر اور نداء یارسول اللہ" میں اس مسئلہ کو تفصیل کے ساتھ ثابت کیا۔

نیز فرمایا:

سر عرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

علم غیب: (تاجدار سرہند) "حق تعالیٰ علم غیب پر جو اسی کے ساتھ مخصوص ہے اپنے خاص رسولوں کو اطلاع بخشتا ہے"۔ (مکتوبات جلد ۱' صفحہ ۱۴۷' مکتوب نمبر ۳۱۰)

☆ حدیث نفیس ہے...... فَعَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ "میں نے اولین و آخرین کا علم جان لیا" (مکتوب نمبر ۱۲۲' جلد ۳' صفحہ ۳۳۶)

☆ "عوام نے سماع و استدلال کے ساتھ ایمان غیب حاصل کیا ہے اور اخص خواص نے غیب الغیب کا مطالعہ کر کے ایمان غیب حاصل کیا ہے"۔

(مکتوبات جلد ۲' صفحہ ۲۸' مکتوب ۸)

☆ "ولی عارف کے لیے ہر ایک ذرہ حق تعالیٰ کی طرف راستہ بن جاتا ہے اور ہر ایک ذرہ سے غیب الغیب کا دروازہ کھل جاتا ہے"۔

(مکتوبات جلد ۳' صفحہ ۳۸۶' مکتوب ۱۱۰)

تاجدار بریلی نے کتاب "الدولة المکیہ" "خالص الاعتقاد" "انباء المصطفےٰ بحال سر و اخفی" "اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ماکان و مایکون" "مالی الحبیب بعلوم الغیب" وغیرہ مستقل تصانیف میں علم غیب کا مدلل طور پر اثبات کیا ہے اور اسی طرح ہر مسئلہ و موضوع پر آپ کی مستقل تصانیف و فتاوٰی ہیں جن کا خلاصہ "حدائق بخشش" کے نعتیہ اشعار میں ہے۔

نبی مختار و سردار: (تاجدار سرہند) "ہمارے نبی ﷺ مختار ہیں اور سب رسولوں کے دونوں جہان کے اوّلین و آخرین کے جنّ و انسانوں اور تمام اولاد آدم کے سردار ہیں۔ آپ ہمارے مولیٰ ہمارے شفیع اور ہمارے دلوں کے طبیب ہیں"۔

(مکتوبات متفرق صفحات)

معنیٰ سردار: یاد رہے کہ سردار معنی ہے سید کا اور سید و سردار وہ ہے جس کے حضور لوگ اپنی حاجات پوری کرانے کے لیے فریاد کریں۔ (شفا شریف جلد ۱' صفحہ ۱۲۹)

معلوم ہوا کہ ہمارے نبی پاک ﷺ سب کے سید و سردار اور حاجت روا و

مددگار ہیں اور آپ کا سید و سردار اور شفیع و طبیب قلوب ہونا آپ کے تصرفات و اختیارات کا واضح ثبوت ہے۔

تاجدار بریلی:

چاند شق ہو' پیڑ بولیں' جانور سجدے کریں
بَارَكَ اللهُ مرجع عالم یہی سرکار ہے
جن کو سوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیئے
صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے
لب زلال چشمہ' کن میں گندھے وقت خمیر
مردے زندہ کرنا اے جاں تم کو کیا دشوار ہے

مولود شریف: (تاجدار سرہند) آپ نے مولود خوانی کے بارے میں لکھا ہے جب قرآن مجید خوش آواز سے پڑھنا جائز ہے تو پھر نعت و منقبت قصائد کو خوش آوازی سے پڑھنے میں کیا مضائقہ ہے...... اگر اس طرح پڑھیں کہ کلمات قرآنی میں تحریف واقع نہ ہو اور قصیدوں کے پڑھنے میں بھی سُر نکالنا' تالی بجانا وغیرہ نہ ہو تو کوئی ممانعت نہیں''۔

(مکتوبات جلد سوم' صفحہ ۱۶۹' مکتوب نمبر ۷۲ ملخصا)

☆ ''فضائل خیر العرب علیہ السلام کا سعادت نامہ نجات اخروی کا وسیلہ بنائے۔ یہ آپ کی تعریف نہیں بلکہ اپنے کلام کو حضور علیہ السلام کے نام سے آراستہ کرتا ہے''۔

(مکتوبات جلد ا' صفحہ ۱۰۹' مکتوب نمبر ۴۴ ملخصا)

☆ ''برادر عزیز میر محمد نعمان اور بعض احباب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعہ میں دیکھا ہے کہ آپ اس مجلس مولود خوانی سے بہت خوش ہیں''۔

(مکتوبات جلد ا' صفحہ ۵۶۳' مکتوب نمبر ۲۷۳ ملخصا و مختصرا)

تاجدار بریلی:

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضاؔ
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

(حدائق بخشش)

امیر معاویہ: (رضی اللہ عنہ) ''حضرت عبداللہ بن مبارک سے پوچھا گیا کہ حضرت معاویہ افضل ہیں یا حضرت عمر بن عبدالعزیز (رضی اللہ عنہما) فرمایا'' وہ غبار گرد جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت امیر معاویہ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہوا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز سے کئی درجے بہتر ہے''۔

(مکتوبات جلد ا' صفحہ ۱۳۲' مکتوب نمبر ۸۵' صفحہ ۱۴۷' مکتوب نمبر ۲۶)

☆ ''حضرت امیر معاویہ کی خطاء اجتہادی صحبت کی برکت سے حضرت اویس قرنی اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کے صواب سے بہتر ہے''۔ (صفحہ ۲۲۹' مکتوب نمبر ۱۲۰)

☆ خیر التابعین حضرت اویس قرنی ایک ادنیٰ صحابی کے درجے کو نہیں پہنچے۔ پس صحبت کی فضیلت کے برابر کوئی چیز نہیں۔ (مکتوب نمبر ۵۹' صفحہ ۱۳۴)

تاجدار بریلی نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں چار مستقل رسائل تصنیف فرمائے۔

الاحادیث الراویه لمدح الامیر معاویه' عرش الاعزاز'
ذب الاهواء' البشریٰ العاجلة من تحف آجلة

غوث الاعظم: (تاجدار سرہند) ''عروج مقامات اصل میں حضرت غوث اعظم

محی الدین شیخ عبدالقادر قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس کی روحانیت کی مدد تھی"۔

(رسالہ مبداء و معاد صفحہ ۵)

﴿۶﴾ ''حضرت جیلانی نے لکھا ہے کہ اگر چاہوں تو میں قضائے مبرم میں بھی تصرف کروں''۔ (مکتوبات جلد ا صفحہ ۳۶۵ مکتوب نمبر ۲۱۷)

﴿۷﴾ ''مجدد الف ثانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کا نائب ہے۔ جس طرح سورج کے نور سے چاند کا نور مستفاد ہے''۔ (جلد ۳ صفحہ ۳۴۸ مکتوب نمبر ۱۲۳)

طواف کعبہ: ''کعبہ معظمہ اولیاء امت کے طواف کے لیے آتا ہے اور ان سے برکات حاصل کرتا ہے''۔ (صفحہ ۳۴۷ جلد ا مکتوب ۲۰۹)

تاجدار بریلی:

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا
سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف
کعبہ کرتا ہے طواف در والا تیرا
نہیں کس چاند کی منزل میں ترا جلوہ نور
نہیں کس آئینہ کے گھر میں اُجالا تیرا (حدائق بخشش)

حرفِ آخر:

تاجدارِ سرہند و تاجدارِ بریلی (رحمہما اللہ) کی بعض تصریحات و تبرکات آپ کے سامنے ہیں جن سے اہلسنت کے عظیم پیشواؤں اور دونوں مجددوں کے مقصد و مسلک اور اصول و عقائد میں کمال اتحاد و مماثلت ملاحظہ فرمائیں اور ان حضرات وان کے متعلقین میں غلط فہمی و انتشار پھیلانے والے دشمنوں اور نادان دوستوں سے خبردار رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا

(پارہ ۶، رکوع ۱۲)

''تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے''۔

فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ

(پارہ ۲۸، رکوع ۱۹، سورہ التحریم)

''تو بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے''

جنگ ستمبر (۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء) میں روحانی واقعات وصداقت اہلسنت کا بیان

فریاد امتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو
واللہ وہ پہنچیں گے فریاد کو آئیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی فریاد کرے دل سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء: کا دن اور سترہ روزہ جنگ دنیائے اسلام وتاریخ پاکستان کا ایک زریں ورق اور بہت اہم واقعہ ہے جبکہ بھارت کے کافر ومشرک حکمرانوں نے متعدد اطراف سے پاکستان پر پوری قوت کے ساتھ اچانک اور بھرپور حملہ کیا اور چونڈہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کے محاذ پر چھ سو ٹینکوں کے ساتھ چڑھائی کردی۔ کفار کی اس اچانک یلغار وللکار پر مسلمانانِ پاکستان کی ایمانی غیرت وجذبۂ جہاد جاگ اٹھا۔ تعلق باللہ اور رجوع الی اللہ کی ایک خاص کیفیت قوم پر طاری ہوگئی۔ جرائم کم اور جذبۂ خیر زیادہ ہوگیا اور جنگی وہنگامی حالات کے باوجود اشیاء ضرورت کی قیمتیں بھی جوں کی توں رہیں۔ ذخیرہ اندوزی وقوم کی مجبوری سے فائدہ اٹھانے کی ہوس کی بجائے ملک وملت کے لیے قربانی وہمدردی کا جذبہ بیدار ہوگیا۔

سابق صدر محمد ایوب خاں کی حکومت وافواج پاکستان اور قوم نے باہمی اعتماد اتحاد اور حسن ظن کا خوب مظاہرہ کیا اور صدر محمد ایوب خاں نے بھارتی حملہ کے فوراً بعد جو ولولہ انگیز خطاب کیا اس کا بھی افواج پاکستان وقوم پر گہرا اثر ہوا۔ انہوں نے کہا

”پاکستان کے دس کروڑ عوام جن کے دلوں پر

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کے مقدس کلمات بسے ہوئے ہیں۔ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک بھارتی توپوں کے دہانے سرد نہیں ہو جاتے۔ بھارتی حکمران نہیں جانتے کہ انہوں نے کس جری قوم کو چھیڑنے کی جسارت کی ہے...... عزیز ہم وطنو دشمن پر کاری ضرب لگانے کے لیے تیار ہو جاؤ کیونکہ شکست وتباہی اس باطل کا مقدر ہے جس نے تمہاری

سرحد پر سر اٹھایا ہے۔ مردانہ وار آگے بڑھو اور دشمن پر ٹوٹ پڑو۔ خدا تمہارا حامی وناصر ہو۔ پاکستان پائندہ باد۔“ (ملخصاً)

اس تمام صورت حال کی برکت سے جہاں بھارت کے بالمقابل قوت وتعداد کی کمی کے باوجود افواج پاکستان نے ملک وملت کے دفاع کے لیے نہ صرف دشمن کو پسپائی پر مجبور کیا بلکہ اس کے وسیع علاقہ پر قبضہ کرلیا اور اس کے اہم فوجی ٹھکانوں پر ٹھیک نشانہ لگا کر اس کی فوجی وفضائی قوت کو مفلوج کردیا اور بھارت کو ہر محاذ پر ناکوں چنے چبوائے۔

غیبی وروحانی امداد:

مذکورہ ظاہری برتری وپاکستان کی فوجی قوت کے عظیم مظاہرہ کے پس پردہ اللہ تعالیٰ محبوبانِ خدا وبزرگانِ دین کی روحانی امداد وباطنی فیوضات بدستور پاکستان وافواج پاکستان کی پشت پناہی فرمارہے تھے اور اس روحانی وباطنی امداد واعانت کی خبریں تواتر وتسلسل کے ساتھ پاکستانی اخبارات وجرائد میں چھپ رہی تھیں جن کی کثرت تعداد مجموعی صورتِ حال کے بعد کسی دانشمند وانصاف پسند کے لیے شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔

شورش کاشمیری:

یہاں تک کہ منکرین شانِ رسالت وولایت’ مخالفین اہلسنت کے ترجمان اور روح وہمنوا شورش کاشمیری نے بھی اپنے مشہور ہفت روزہ ”چٹان“ میں بدیں عنوان بعض واقعات کو اہتمام کے ساتھ شائع کیا۔

”سنتے تھے معجزوں کے زمانے گزر گئے“

ہم سنتے تو یہ تھے کہ معجزوں کے زمانے گزر گئے ہیں لیکن مشاہدہ سے ثابت ہو رہا ہے کہ خاتم النبیین وزندہ نبی ﷺ کے معجزات اور آپ کی سچی غلامی کی بدولت اولیاء کرام کی

کرامات (جو در حقیقت انبیاء کے معجزات ہیں) کا زمانہ گزر انہیں اب بھی موجود ہیں اور
معجزات وکرامات کا سلسلہ جاری وساری ہے۔ مگر

؎ آنکھ والا تیرے جلووں کا نظارہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

الغرض بعنوان بالا شورش کاشمیری نے "چٹان" میں لکھا کہ "یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ اس جنگ (ستمبر ۱۹۶۵ء) میں تائید ایزدی، سرکار دو عالم کی پشت پناہی اور بزرگان دین کی دعائیں شامل حال نہ ہوتیں تو شاید پاکستان کو فتح مبین کی بجائے ناقابل برداشت حالات سے دوچار ہونا پڑتا۔ حق و باطل کی اس آویزش میں اکثر و بیشتر ایسی باتیں مشاہدے میں آئی ہیں جن پر بظاہر یقین نہیں آتا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے؟

لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسا ہوا ہے۔ باور کیجئے کہ اسلام اور صرف اسلام ہی ایک دفعہ پھر پاکستان کے مسلمانوں کی حفاظت اور عظمت وسطوت کے لیے ناقابل تسخیر قلعہ بن گیا اور یہ جنگ بھی اسلام کی روحانی قوت کا کرشمہ ثابت ہوئی۔ ان سب مافوق الفطرت واقعات میں نہ تو مبالغہ آرائی کو کوئی دخل ہے اور نہ ہی زیب داستان کے لیے یہ قلمکاری کی گئی ہے۔

پُراسرار بزرگ:

ایک محاذ پر توپوں کے دھانے کھلے ہوئے تھے۔ بیسویں صدی کے بھارتی بھیڑیے گولہ باری کر رہے تھے۔ پاکستانی مجاہد جوابی کاروائی میں مصروف تھے کہ ایک سفید ریش بزرگ سادہ دیہاتی لباس میں عین مورچہ پر تشریف لے آئے اور توپچی کو گولہ پھینکنے کے لیے نشاندہی کرنے لگے۔ آپ انگشت شہادت سے اشارہ کرتے کہ اس

طرف گولہ پھینکا جائے۔ چنانچہ ان کے کہنے کے مطابق توپ کا زاویہ بدل دیا جاتا اور اب بات یہ ہے کہ گولہ ٹھیک ٹھیک نشانہ پر لگتا جس کی وجہ سے دشمن کی صفوں میں نہ صرف ابتری پھیل جاتی بلکہ اس کے بھارتی ٹینک اور توپیں بھی برباد و ناکارہ ہو جاتیں اور آخر کار بھارتی ٹینک پسپائی پر مجبور ہو جاتے۔

ایک دن پاکستانی میجر کو خیال آیا کہ یہ درویش کون ہیں جو روزانہ محاذ پر رہنمائی کرتے ہیں۔ دوسرے دن صبح بزرگ موصوف کو خیمہ میں بلایا گیا۔ اردلی افسر کا اشارہ پاتے ہی ایستادہ ہو گیا اور سفید ریش بزرگ سے استفسار کیا گیا "آپ کون ہیں اور کہاں سے تشریف لاتے ہیں؟"

درویش بزرگ نے کچھ جواب نہ دیا اور بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے پانی طلب کیا۔ اردلی پانی لینے گیا تو میجر کرسی پر بیٹھنے کے لیے بڑھا، جونہی توجہ دوسری طرف مبذول ہوئی تو.......... میجر نے دیکھا وہ کرسی خالی پڑی ہے جس پر بزرگ تشریف فرما تھے۔ میجر اور تمام لوگ حیران تھے کہ یہ کیا کرشمہ ہے تلاش بسیار کے بعد بھی وہ بزرگ دوبارہ اس محاذ پر نظر نہ آ سکے۔

شیر خدا:

حکیم نیرؔ واسطی لاہور میں جنگ کے دنوں وطن عزیز سے باہر تھے ان کا بیان ہے کہ عمرہ کرنے کے بعد جب زیارت روضۂ اطہر کے لیے مدینہ منورہ پہنچا تو وہاں مولانا عبدالغفور مہاجر مدنی نے دوران ملاقات فرمایا کہ

"ایک رات حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے خواب میں ملاقات ہوئی۔ میں نے عرض کیا آپ نجف اشرف سے کیسے تشریف لے آئے تو فرمایا پاکستان پر کفار حملہ آور ہیں اس لیے وہاں جہاد میں شرکت کے لیے جا رہا ہوں"۔

شیر محمد:

ایک عزیز دوست شرقپور سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ کے دنوں ایک رات مجھے حضرت میاں شیر محمد صاحب علیہ الرحمۃ کی خواب میں زیارت ہوئی تو آپ کا لباس گرد آلود اور ہاتھ قدرے میلے تھے۔ میں نے پوچھا "حضرت اس وقت کون سی مصروفیت ہے" تو آپ نے اشارۃً فرمایا کہ "محاذ پر جہاد جاری ہے اور مجاہدین کی اعانت فرض ہے"۔

گنج بخش:

ایک صاحب قصور کے رہنے والے ہیں اور ہر ہفتہ حضرت داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضری دیا کرتے ہیں۔ وہ ایک دن حسب معمول مزار پر حاضر ہوئے تو کوشش بسیار کے باوجود صاحب مزار سے کوئی توجہ نہ ملی۔

☆ اسی پس و پیش کے عالم میں انہوں نے تین دن تک یہیں قیام کیا۔ آخری رات چند لمحات کے لیے زیارت ہوئی تو حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "محاذ پر مصروف تھا۔ سرکار دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق تمام بزرگان دین پاکستان کی سرحدوں پر متعین کیے گئے ہیں اور پاکستان کی حفاظت کے لیے جہاد کا حکم دے دیا گیا ہے"۔

سبز پوش:

لاہور کی ایک جامع مسجد کے خطیب نے منبر رسول پر کھڑے ہو کر حلفیہ بیان کیا کہ بھارتی فوجیوں اور ہوابازوں کو جب پاکستان کی بہادر فوجوں نے گرفتار کیا تو وہ حیران ہو کر پوچھتے تھے کہ پاکستان کے وہ سبز پوش مجاہد کہاں ہیں کہ ہم سخت سے سخت حملہ کرتے تھے لیکن وہ سبز پوش بڑے اطمینان سے ہمارے حملہ کو ناکارہ بنا دیتے اور ہمیں پسپائی پر مجبور کر دیتے۔

☆ اور ـــــــ انتہا یہ ہے کہ بھارتی ہواباز پاکستان کے ایک معروف شہر پر قریباً اڑھائی سو بم گراتے ہیں لیکن اللہ کے فضل سے اس شہر کے ہوائی اڈے کا بال بھی بیکا نہیں ہوتا تو یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا کرشمہ نہیں تو اور کیا ہے؟

☆ الغرض ایسے لاتعداد واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جنگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑی گئی ہے اور خالق کون و مکاں کے محبوب پیغمبر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بے پایاں فیض و برکت سے فتح پذیر ہوئی ہے۔ بلاشبہ ایسے خرق عادات واقعات ہوئے ہیں جن کے چشم دید گواہ ابھی تک موجود ہیں اور ان کی صداقت سے کسی طرح بھی انکار نہیں کیا جا سکتا"۔ (ہفت روزہ چٹان لاہور ۲۹ نومبر ۱۹۶۵ء)

مدینہ منورہ:

سے نور محمد بٹ (کراچی) کے نام مولوی محمد انعام صاحب کا جو مکتوب موصول ہوا ہے اس میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ "یہاں جس روز لاہور پر حملہ ہوا اسی شب میں ایک دو حضرات نے خواب میں دیکھا کہ حرم شریف میں مجمع کثیر ہے اور روضہ اقدس سے جناب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بہت عجلت میں تشریف فرما ہوئے اور ایک بہت خوبصورت تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر باب السلام تشریف لے گئے بعض حضرات نے عرض کیا کہ "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس قدر جلدی گھوڑے پر کہاں تشریف لے جا رہے ہیں"۔

فرمایا "پاکستان میں جہاد کے لیے" اور ایک دم برق کی مانند بلکہ اس سے بھی تیز روانہ ہو گئے۔ پیچھے پیچھے مواجہ شریف سے ہی پانچ حضرات اور اس راستہ سے ایک موٹر میں سوار ہو کر ہوائی جہاز کی طرح پرواز کر گئے اور بھی بہت سے خواب اسی اثناء میں اللہ کے نیک بندوں نے دیکھے ہیں۔ دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ثابت قدم رکھے

اور بطفیل جناب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فتح اور عزت عطا فرمائے''۔ (آمین)

(روزنامہ امروز لاہور۔۱۰۔اکتوبر ۱۹۶۵ء)

روضۂ مبارک: مدینہ منورہ سے سجادہ نشین درگاہ تونسہ شریف حضرت خواجہ خان محمد صاحب کو ایک عقیدت مند نے خط لکھا ہے کہ''حرم پاک کے ایک غلام دستگیر نامی بزرگ نے خواب دیکھا ہے کہ روضہ مبارک حضور کے اندر سے پانچ افراد جو فوجی لباس میں ملبوس تھے برآمد ہوئے اور باب السلام سے نکل کر اونٹوں پر سوار ہو گئے۔ان کے سر پر لاتعداد پرندے سایہ کیے ہوئے تھے۔میں نے جب پوچھا کہ

''کہاں جا رہے ہو؟'' تو ان پانچوں فوجی لباس والے بزرگوں نے کہا کہ

''وہ پاکستان کی مدد کے لیے جا رہے ہیں''۔

یہ خط ۱۷ ستمبر کو لکھا گیا تھا جب پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ جاری تھی۔خط میں جس بزرگ کے خواب کا حوالہ دیا گیا ہے وہ حرم نبی کے خادم ہیں اور قندھار (افغانستان) کے رہنے والے ہیں۔انہوں نے ۱۲ ستمبر کی رات کو یہ خواب حرم شریف میں دیکھا تھا۔'' (روزنامہ مشرق لاہور ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

(روزنامہ کوہستان لاہور ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۵ء) (ہفت روزہ قومی دلیر گوجرانوالہ ۸ نومبر ۱۹۶۵ء)

(بحوالہ پروفیسر حکیم نیر واسطی صاحب سیاح ممالک اسلامیہ)

تقسیم اسلحہ:

''ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجاہدین میں اسلحہ تقسیم کر رہے ہیں۔(روزنامہ کوہستان لاہور ۱۰ نومبر ۱۹۶۵ء بحوالہ نیر واسطی)

مزار بلال:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ایک مجاور نے کہا کہ''جس دن رات کو پاکستان

بلند ہوا ہے۔گنبد کے اندر سے حی علی الجہاد کی آواز سنائی دے رہی تھی''۔

(ہفت روزہ قومی دلیر ۸ نومبر ۶۵ء بحوالہ نیر واسطی)

اصحاب بدر:

مدینے سے ایک شام جب احرام باندھ کر مکہ معظمہ جانے لگا تو راستہ میں بدر کا میدان اور مغرب کی نماز کا وقت آ گیا تھا۔ایک بدو امامت کر رہا تھا نماز پڑھ کر وہ پوچھنے لگا کہ''تم پاکستان سے آئے ہو''۔میں نے کہا''ہاں'' اس پر وہ مجھ سے پوچھنے لگا کہ''ارے ابھی تمہیں فتح نہیں ہوئی''۔میں نے کہا کہ''ابھی پوری فتح نہیں ہوئی''۔ اس پر وہ جھڑک کر بولا کہ''یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ بدر کے سپاہی یہاں سے اٹھ کر تمہاری مدد کے لیے پاکستان جائیں اور تمہیں فتح نہ ہو''۔

واپسی پر جب پاکستان آیا تو معلوم ہوا کہ ان بزرگوں نے جو بشارتیں دی تھیں۔وہ حرف بحرف صحیح تھیں اور یہاں جو کچھ ہوا اس میں بلاشبہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگان ملت بیضا کی تائید غیبی کو بہت بڑا دخل ہے۔

(قومی دلیر ۸ نومبر ۱۹۶۵ء بحوالہ نیر واسطی)

ناقابل تردید حقیقت: (رپورٹ جنگ کراچی)

''یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ہندوستان سے ہماری حالیہ کامیابی کا اصل راز تائید ایزدی ہے۔بعض بھارتی قیدیوں نے ہماری فوج کے شانہ بشانہ سبز پوش بزرگوں کو لڑتے دیکھا ہے یا کسی سفید پوش بزرگ کو دشمن کے بم اٹھا کر پانی میں پھینکتے دیکھا ہے''۔

حسنین کریمین:

ایک نہایت معتبر شخص نے بیان کیا کہ''۵ ستمبر کو ایک شخص ایبٹ آباد میں گھاس

کاٹ رہا تھا کہ اس نے دو جوانوں کو گھوڑوں پر سوار بڑی تیزی سے گزرتے دیکھا۔ تھوڑی دیر بعد جب کہ وہ گھاس کاٹ چکا تھا اس نے ایک معمر ہستی کو گھوڑے پر تیزی سے گزرتے دیکھا۔ اس نے ان کو رکنے کا اشارہ کیا اور ان سے درخواست کی کہ وہ گھاس کا گٹھڑ اس کے سر پر رکھوا دیں۔ انہوں نے گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے اپنی چھڑی سے اشارہ کیا تو گٹھڑا اپنے آپ اس کے سر پر رکھا گیا اس کو ڈر معلوم ہوا لیکن اس نے فوراً گٹھڑا پھینک کر گھوڑے کی راس پکڑ لی اور پوچھا ''آپ کون ہیں؟''۔

انہوں نے جواب میں فرمایا ''میں علی ہوں سیالکوٹ پر ہندوستان حملہ کرنے والا ہے اور میں وہاں جا رہا ہوں''۔ پھر اس نے دریافت کیا کہ آپ سے پہلے جو دو نوجوان گئے تھے وہ کون تھے؟۔ انہوں نے جواب دیا ''وہ حسن اور حسین تھے''۔ گھسیارے نے جس کسی سے بھی یہ واقعہ بیان کیا اس نے اس کا مذاق اڑایا اور بالآخر ے ستمبر کو سیالکوٹ پر بھارت جیسے نابکار دشمن نے حملہ کر دیا۔

شیخ عبدالقادر جیلانی:

دو فوجیوں کا بیان ہے کہ ''انہیں بزرگوں پر اعتقاد نہیں تھا لیکن انہوں نے اپنی آنکھوں سے سیالکوٹ کے محاذ پر ایک بزرگ کو گھوڑے پر سوار ہو کر لڑتے دیکھا اور ان کے صافے پر لکھا تھا شیخ عبدالقادر جیلانی اس قسم کے متعدد واقعات مشہور ہیں۔''

(جنگ ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

افواج پاکستان کے نعرے اللہ اکبر، یا رسول اللہ، یا علی

☆ راولپنڈی ۱۰ اکتوبر ۶۵ء (نمائندہ جنگ) پاکستانی افواج نے اللہ اکبر، یا رسول اللہ اور یا علی کے نعرے لگاتے ہوئے بھارتی ٹڈی دل فوج کو بری طرح شکست دی ہے۔

☆ اس معرکہ میں نبی آخر الزمان اور حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ (مع اولیاء کرام) اپنے مجاہدوں کے سروں پر موجود تھے۔

☆ ۱۲ سو میل لمبے محاذ پر سبز کپڑوں والے مجاہد سفید لباس میں ایک بزرگ اور گھوڑے پر سوار ایک جری دیکھے گئے۔

☆ چونڈہ کے (نہایت معرکتہ الآراء محاذ) کے نزدیک ایک نورانی گروہ کو مہاجرین کی امداد کرتے ہوئے مجاہدین کے ساتھ یا رسول اللہ مدد کے نعرے لگاتے ہوئے دیکھا گیا۔

☆ سرگودھا کے ہوائی اڈے پر ایک بزرگ اپنی جھولی میں بم لیتے ہوئے دیکھے گئے۔

☆ بعض مقامات پر یا رسول اللہ اور یا علی کے نعرے سنے گئے

☆ ان معجزات اور محیر العقول واقعات کا اعتراف مسلمان جوانوں مجاہدوں شہریوں کے علاوہ بھارت کے جنگی قیدیوں نے بھی کیا ہے۔''

(روزنامہ جنگ کراچی ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

رام چرن کا خاتمہ: راولپنڈی ۲۴ اگست مظفر آباد سے اطلاع ملی ہے کہ کل رات بھارتی فوج نے چناری سے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو مجاہدین نے اس کوشش کو ناکام بنا دیا۔ بتایا گیا ہے کہ مجاہدین ''یا علی'' کا نعرہ لگا کر آگے بڑھے تو ایک بھارتی سپاہی رام چرن دہشت سے وہیں گر کر ہلاک ہو گیا۔''

(نوائے وقت ۲۵ اگست ۶۵ء جنگ کراچی ۲۶ اگست ۱۹۶۵ء)

نعرہ حیدری:

''لگا کے نعرہ علی سپاہ ملک جب چلی
عدو کے ہوش اڑ گئے وطن کی ہر بلا ٹلی'' (مشرق ۲۹ ستمبر ۶۵ء)

ہندو سپاہی بنام باپو جی مہاراج:

''جناب باپو جی مہاراج رام رام اس وقت ہم آپ سے چار سو میل دور بیٹھے ہوئے فی الحال خیریت سے ہیں اور بھگوان سے آپ کی خیریت چاہتے ہیں۔ پتا جی اس وقت ہمارے ملک پر بہت مشکل گھڑی آئی ہوئی ہے۔ ہم ہر وقت اپنے ٹھاکروں (بتوں) کو یاد کرتے ہیں مگر ابھی تک کوئی ٹھاکر ہماری مدد کو نہیں آیا۔

دوسری طرف (پاکستانی محاذ پر) ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کا رب ان کی امداد کے لیے سبز لباس میں ہر مورچے میں آجاتا ہے۔

اسی وقت ہمارے ہاتھ پاؤں اکڑ جاتے ہیں اور دل ڈوبنے لگتا ہے مگر ہمارے ٹھاکر آج تک ہماری امداد کو نہیں آئے نہ آنے کی آس ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا دین مذہب سچا اور پاکیزہ ہے اسی لیے وہ فتح پاتے اور آگے بڑھتے ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ ان کے ٹھاکر ہوتے ہیں۔ مجھے اور میرے ساتھیوں کو یہ شک ہونے لگا ہے کہ ہمارا مذہب سچا ہوتا تو ہمارے ٹھاکر بھی ہماری امداد کو آتے۔ (ایک پردیسی کشن چند مرہٹہ)''

نوٹ:

مکتوب ہذا ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کے دوران کھیم کرن کے محاذ سے دستیاب ہوا جو مولانا بشیر احمد بی اے فیصل آباد کے بعض شاگرد فوجی آفیسر کے ذریعے انہیں ملا اور مفتی محمد امین فیصل آباد نے ان سے حاصل کر کے ہمیں ارسال کیا۔

==========

باب نمبر ۵

مخالفین اہلسنت کا کردار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللہ
وعلیٰ آلك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللہ

؎ تم جو بھی کرو بدعت و ایجاد روا ہے
ہم جو کریں محفل میلاد برا ہے

بدعات "اہلحدیث" کا بیان

؎ محمد (ﷺ) کا جب یوم میلاد آئے
تو بدعت کے فتوے انہیں یاد آئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غیر مقلدین وہابیہ نے اہلسنّت کے معمولات و امورِ خیر (میلاد و عرس، گیارہویں وغیرہ) کے خلاف ذریت وہابیہ کی آنکھوں پر شرک و بدعت اور تعصب کی ایسی پٹی باندھی کہ اس بدعت فروشی کے نتیجہ میں نجد سے پاکستان تک خود پورا وہابی معاشرہ امورِ شر اور بدعات و رسوم وفیشن کی زد میں آ گیا۔

چنانچہ وہابیوں کے گھروں میں ٹیلیویژن' بیاہ شادی کی رسومات و تکلفات' بے نماز و بے ریش نوجوان' وہابی طبقہ اور انتخابی مشاغل و مذہبی جلسوں میں بھی ترکِ حدیث و اتباعِ فیشن' فوٹو بازی، وڈیو فلم وغیرہ کا عام مظاہرہ دیکھا جا سکتا ہے۔ درج ذیل ''تنظیم الحدیث'' لاہور کا مضمون اسی موضوع سے متعلق ہے۔ ملاحظہ ہو۔

''تنظیم اہلحدیث''

لاہور نے ۱۳ نومبر ۸۷ء کی اشاعت میں بعنوان ''جمعیت اہلحدیث کے اکابر کی خدمت میں'' لکھا ہے کہ شخصیت پرستی ''ایک بات ...... ہم ''جمعیت اہلحدیث پاکستان'' کے اکابر کی خدمت میں بھی عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ کہ علامہ ظہیر اور مولانا یزدانی سے عقیدت و محبت کا اظہار اپنی جگہ بالکل بجا اور درست ہے لیکن اس عقیدت و محبت کو ''شخصیت پرستی'' کا رُخ اختیار کرنے کی اجازت نہ دیجئے۔

غلو عقیدت:

اس کیلئے مقررین پر کچھ معقول پابندی عائد کرنی پڑے تو اس سے گریز نہ کیا جائے۔ ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو موچی دروازہ لاہور کے جلسے میں ایک مقرر نے علامہ ظہیر کی مدحت و منقبت میں

ع...... ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

کا سا انداز بیان اختیار کیا۔ یہ غلو عقیدت کسی طرح بھی جائز نہیں ہے۔

نعرے بازی:

نعروں میں بھی غلو عقیدت کسی طرح مناسب نہیں بلکہ بہتر ہے کہ صرف مسنون نعرہ، نعرہ تکبیر ہی ہر موقعے پر استعمال کیا جائے۔ تمام شخصی نعرے یکسر ختم کر دیئے جائیں

تصویر فروشی:

بعض دولت کے بچاریوں نے علامہ ظہیر کی تصویر کو دیدہ زیب انداز سے شائع کر کے ان کو عام فروخت کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ فعل اگرچہ کسی پرلے درجے کے دنیادار اور فرد واحد ہی کا کام ہے۔ تاہم جلسوں میں اس کی فروخت کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیئے تا کہ فرد واحد کی روسیاہی سے جماعت کی رسوائی و روسیاہی کا سامان نہ ہو۔ اس کیلئے چند رضا کاروں کی ڈیوٹی ہی صرف یہ لگائی جا سکتی ہے کہ وہ اس پر کڑی نظر رکھیں اور کسی بھی عبدالدینار و الدرہم کو تصویر فروشی کی اجازت نہ دیں۔

پٹاخے بازی:

اس طرح ہوائی فائرنگ اور پٹاخوں کا استعمال بھی ایک جاہلانہ فعل ہے جو اہلحدیث کے قطعاً شایان شان نہیں۔ اس رجحان کو پوری سختی کے ساتھ روکنے کی ضرورت ہے۔ محض رسمی اعلان کافی نہیں۔

بت فروشی:

''شخصیت پرستی'' اور ''بت پرستی'' پر بھی ہمارے اکابر نے کاری ضربیں لگائی ہیں لیکن افسوس ہے کہ اب رسومات کے سیلاب میں ہم نے بھی بہنا شروع کر دیا ہے اور بت شکنی کے بجائے بت فروشی کا رجحان بھی ہمارے اندر پیدا ہو رہا ہے''۔ (حوالہ مذکورہ)

ماہِ ربیع الاوّل:

۱۴۰۸ھ کے ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' گوجرانوالہ میں بعنوان ''زندہ بادا ے مفتی احمد رضا خان زندہ باد'' مخالفین اہلسنّت کے متعلق جو اہم الزامی مضمون شائع ہوا تھا اس کا پیرا (جلوس مزار فاتحہ) بالخصوص غیر مقلدین سے متعلق تھا۔ اس لاجواب مل برحق مضمون کی اہمیت وافادیت کے باعث ہفت روزہ ''تنظیم اہلحدیث'' لاہور نے اپنے ہم مسلک ''اہلحدیثوں'' کو انتباہ کرتے ہوئے مضمون ہذا بدیں عنوان لفظ بہ لفظ شائع کیا ہے کہ ''توحید وسنت کے گلشن کو برباد نہ کرو ہوش کرو اور سنو!

بریلوی ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' گوجرانوالہ نے اپنی اشاعت ماہ ربیع الاوّل ۱۴۰۸ھ مطابق نومبر ۱۹۸۷ء میں ایک جلی عنوان لکھا ہے:

- جیت گیا بھائی جیت گیا، مسلک رضوی جیت گیا
- چھا گیا بھائی چھا گیا، شاہ بریلی چھا گیا
- زندہ بادا ے مفتی احمد رضا خاں زندہ باد، اس جلی عنوان کے نیچے ''رضائے مصطفےٰ'' نے ایک ادارتی نوٹ لکھا ہے جو بلا تبصرہ درج ذیل ہے۔

جلوس مزار فاتحہ:

''۱۴ اگست ۱۹۸۷ء بروز جمعہ کامونکی منڈی میں یوم آزادی کی بجائے یوم احتجاج منایا گیا۔ بعد نماز جمعہ اہلحدیث کی مساجد سے لوگ جلوسوں کی شکل میں مرکزی جامع اہلحدیث پہنچے''۔

- جہاں ایک بڑا جلوس مولوی حبیب الرحمٰن یزدانی کے مزار پر گیا
- اور فاتحہ خوانی کے بعد پرامن طور پر منتشر ہو گیا''۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۱۲ اگست نوائے وقت ۱۳ اگست)

''رضائے مصطفےٰ'':

قبر نبوی (ﷺ) کی زیارت کیلئے جانے اور جلوس میلاد مزارات اولیاء اور گھروں یا قبروں پر فاتحہ خوانی کو بدعت وناجائز قرار دینے والوں کا اپنے آنجہانی مولوی یزدانی کیلئے یہ سب کچھ کرنا جہاں باعث تعجب واُن کی دورنگی کا مظاہرہ ہے۔ وہاں مسلک اعلیٰ حضرت کی اصولی فتح ہے کہ مخالفین نے بالآخر قبر کو مزار قرار دینے، وہاں زیارت کیلئے جانے، جلوس نکالنے اور فاتحہ خوانی کرنے کا عملی اعتراف کرلیا''۔

(نقل مطابق اصل لفظ بہ لفظ ہفت روزہ ''تنظیم اہلحدیث'')

لمحہ ٔ فکریہ!

رسالہ ''تنظیم اہلحدیث'' کے خودنوشتہ مضمون اور پھر ''رضائے مصطفےٰ'' کے ''اہلحدیث'' سے متعلقہ مضمون کو لفظ بہ لفظ شائع کر کے گویا سو فیصد تائید کر کے اس کا اپنی ''وہابی قوم'' کو بدیں الفاظ جھنجھوڑنا کہ ''توحید وسنت کے گلشن کو برباد نہ کرو ہوش کرو اور سنو''! اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ سنیوں، بریلویوں کو بڑی حقارت سے بات بات پر مشرک وبدعتی گرداننا اور اپنے کو بڑا پاک دامن اور شرک وبدعت کے ارتکاب سے پارسا ہونے کا تاثر دینا سراسر جھوٹ اور دھوکا ہے کیونکہ یہ ''اہلحدیث وہابی'' خود اپنے ہاتھوں توحید وسنت کے گلشن کو برباد کرنے والے ہیں۔ یہ نام نہاد موحد خدا کے بندے نہیں بلکہ عبدالدینار والدرہم یعنی روپے پیسے اور دولت دنیا کے بندے اور پجاری ہیں غلو عقیدت، شخصیت پرستی، آتش بازی وپٹاخے بازی جیسی فضول خرچی بلکہ بت فروشی وبت پرستی میں بھی مبتلا ہو چکے ہیں اور رسومات کے سیلاب میں بہہ رہے ہیں بلکہ اپنے مولویوں کی قبروں کو مزار قرار دے کر وہاں ''زیارت'' کیلئے جانے' مردہ مولویوں کا جلوس نکالنے اور فاتحہ خوانی کرنے کا عملی

اعتراف وارتکاب کر رہے ہیں۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ان کے آنجہانی مولوی یزدانی اور احسان الٰہی ظہیر کی بم کے دھماکہ میں جب ہلاکت ہوئی تو اس وقت بھی فوٹو بازی وویڈیو فلم بنوانے کی بدعات میں مستغرق تھے۔ والعیاذ باللہ۔

اور سنئے! جماعت "اہلحدیث" کے خصوصی ترجمان ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" نے "اہلحدیثوں" کا مزید رونا روتے ہوئے لکھا ہے کہ "اہلحدیث کی "اہلحدیثیت" اب صرف مساجد کی چاردیواری کے اندر محدود ہو کر رہ گئی ہے یعنی (رفع یدین وآمین بالجہر وغیرہ) مساجد سے باہر کردار وعمل کے اعتبار سے اہلحدیث اور غیر اہلحدیث میں کوئی فرق باقی نہیں رہ گیا ہے۔

○ شادی بیاہ کے موقع پر اہلحدیث اور غیر اہلحدیث کا امتیاز ختم ہو گیا ہے معیشت، معاشرت میں اور تجارت وکاروبار میں ایک اہلحدیث کی کوئی امتیازی خصوصیت نظر نہیں آتی۔

○ جو اصلاح کا علمبردار تھا وہ خود فساد کا شکار ہے جو داعی الی اللہ تھا وہ خود نفس، ہوس کا غلام ہے، جو رسوم ورواج کے خلاف جہاد کرنے والا تھا۔

اس نے خود اپنے حریم دل کے طاقوں میں رسوم ورواج کے بت سجا لئے ہیں جن کی وہ پرستش کر رہا ہے۔

○ اس حصار اسلام میں بھی شگاف پڑ گیا ہے اور توحید وسنت کا وہ چراغ بھی گل ہو گیا ہے جس سے اس تیرہ وتار ماحول میں روشنی کی کچھ کرن موجود تھی۔

تجدید ایمان:

اہلحدیث از سر نو اہلحدیث بنیں۔ اپنے ایمان وعمل کی تجدید کریں نفس پرستی، رواج پرستی چھوڑ دیں۔ گھروں میں پردے کی پابندی کریں۔ ان کے گھر موجودہ دور کی

لائی وعریانی (ٹیلیویژن وی سی آر وغیرہ) سے پاک ہوں، تصاویر اور بے جا آرائشوں سے پاک ہوں"۔ (تنظیم اہلحدیث ۱۰ جولائی ۱۹۸۷ء)

اکثریت کافر:

"نماز اسلام اور کفر میں حد فاصل ہے تو بے نماز مسلمان نہ ہوئے"۔

(الاعتصام ۳-۲-۱۹۸۷ء)

○ "جان بوجھ کر ایک نماز ترک کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ بے نماز کافر جہنمی ہے ترک نماز شرک اور کفر سے الحاق ہے"۔

(الاعتصام ۲-۶-۱۹۷۸ء)

○ "اہلحدیث کہلانے والے اکثر بے نماز ہیں"۔

(الاعتصام ۲۷-۱-۱۹۷۸ء)

یہ ہے جماعت اہلحدیث کے ترجمان ہفت روزہ "الاعتصام" کا فتویٰ وفیصلہ کہ بے نماز غیر مسلم اور کافر ہیں اور اہلحدیثوں کی اکثریت بے نماز ہے۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ ان وہابیوں کی اکثریت غیر مسلم اور کافر ہے۔ مگر کتنی ستم ظریفی ہے کہ دوسروں کے "امور خیر" پر بدعت بدعت کا شور مچانے والوں کو اپنی وہابی غیر مسلم، کافر اکثریت کی کوئی فکر نہیں؛ جس وہابی اقلیت کی اکثریت بے نماز وکافر ہے اسے اہلسنت کی مخالفت کا کیا حق ہے؟

ناموسِ رسالت کانفرنس:

۷ ستمبر ۱۹۸۹ء کو بعد نماز عشاء شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ میں "جمعیت اہلحدیث" کے زیر اہتمام امیر جمعیت مولوی عبداللہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ جس میں اس مقررہ تاریخ پر بروز جمعرات ضرورت سے بہت زیادہ لائٹ وروشنی پر فضول خرچی کی گئی۔

○ فوٹو بازی کے علاوہ بار بار تالیوں کا شور برپا ہوا مگر ان بدعات و خرافات پر ''امیر جمعیت اہلحدیث و ناظم اعلیٰ اہلحدیث'' ساجد میر وغیرہ وہابی مولوی ٹس سے مس نہ ہوئے جبکہ محفل میلاد کی روشنی و شیرینی اور یا رسول اللہ کی گونج پر یہ آگ بگولا ہو جاتے ہیں۔

عظیم بددیانتی

مزارات پر طعنہ زنی اور محلات پر خاموشی

نام نہاد ''اہلحدیث'' وہابیوں کی ایک عظیم بددیانتی یہ بھی ہے کہ وہ اولیائے کرام و بزرگان دین کے مزارات و عمارات کے خلاف نہ صرف زبانی فتویٰ بازی میں سرگرم ہیں بلکہ سعودی عرب میں صحابہ کرام و اہلبیت (علیہم الرضوان) کے قبوں اور مزاروں کو ہی نہیں، ان سے ملحقہ مساجد کو بھی عملاً شہید کر چکے ہیں۔ مگر یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ نجدی وہابی جس زور و شور سے مزارات کے خلاف سرگرم عمل ہیں۔ اس سے بڑھ کر محلات' کوٹھیاں، دیدہ زیب فرنیچر و ٹیلیویژن سمیت پر تعیش مکانات اور پر تکلف مساجد و مدارس اور دفاتر بنانے میں مصروف ہیں۔ جس کا نجدی وہابی مکتب فکر کے ترجمان آنجہانی شورش کاشمیری نے بھی خوب نوٹس لیا ہے۔

شورش کا استفسار، محلات جائز اور مزارات ناجائز کیوں؟

جنت البقیع میں مزارات کی حالت حد درجہ ناگفتہ بہ ہے۔ پہلو میں فلک بوس عمارات کھڑی کی جا رہی ہیں اور بہت سی قد آور عمارتیں کھڑی ہو چکی ہیں۔

جس پیغمبر اسلام ﷺ نے عمر بھر پکا مکان نہ بنایا۔ اس کے نام لیوا بنگلوں اور محلوں میں رہ رہے ہیں لیکن جنت البقیع ہی ایک ایسی جگہ ہے جہاں قبروں کو عبرت کے نوشتے بنا رکھا ہے۔

گویا اسلاف کی قبروں پر سنت نبوی نافذ ہے لیکن خود ''زندہ لاشیں'' سنگ مرمر کے محلوں میں رہ رہی ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مزار اقدس پر میرے اشکوں کی جو حالت ہوئی عرض کرنا مشکل ہے۔ ذیل کے اشعار اسی حاضری کی یادگار ہیں۔

اس سانحہ سے گنبد خضریٰ ہے پُر ملال
لخت دل رسول کی تربت ہے خستہ حال
اُڑتی ہے دھول مرقدِ آلِ رسول پر
ہوتا ہے دیکھتے ہی طبیعت کو اختلال
فرشی روا ہے پیغمبر کے دین میں؟
لیکن حرام شے ہے مقابر کی دیکھ بھال
اسلام اپنے مولد و منشا میں اجنبی
تیرا غضب کہاں ہے خداوندِ ذوالجلال
توندیں بڑھی ہوئی ہیں غریبوں کے خون سے
محلوں کی آب و تاب ہے حکام پر حلال
جس کی نگاہ میں بنت نبی کی حیا نہ ہو
اس شخص کا نوشتۂ تقدیر ہے زوال
کیا یوں ہی خاک اُڑے گی مزاراتِ قدس پر
فیصل کی سلطنت سے ہے شورش میرا سوال

(ہفت روزہ چٹان لاہور، ۹ مارچ ۱۹۷۰ء)

شورش کاشمیری: نے مزید لکھا ہے کہ ''میں جدہ پیلس کی کھڑکیوں سے شاہ سعود کے محل کا نظارہ کرتا رہا اس کی بیرونی دیوار پر برجیاں ہیں اور ان برجیوں میں شام ہوتے ہی ہنڈے روشن ہو جاتے ہیں۔ قوسِ قزح کے رنگوں کی طرح محل جگمگاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے فلک سے ستارے اتار کر قصر شاہی میں ٹانک دیئے ہیں۔

- ○ سعودی حکومت نے عہد رسالت مآب کے آثار، صحابہ کرام کے مظاہر اور اہل بیت کے شواہد اس طرح مٹا دیئے ہیں کہ جو چیزیں ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر محفوظ کرنی چاہیئے تھیں وہ ڈھونڈھ کر محو کر دی گئی ہیں۔
- ○ کہیں کوئی کتبہ یا نشان نہیں، لوگ بتاتے اور ہم مان لیتے ہیں۔ حکومت کے نزدیک ان آثار و نقوش اور مظاہر و مقابر کا باقی رکھنا بدعت ہے۔ عقیدہ توحید کے منافی ہے۔ سنت رسول کے منافی ہے لیکن عصر حاضر کی ہر جدت جدہ ہی میں نہیں پورے حجاز میں موجود ہے بلکہ بڑھ پھیل رہی ہے۔ کیا قرآن و سنت کا اطلاق اس پر نہیں ہوتا؟
- ○ شاہ کی تصویریں ہوٹلوں میں لٹک رہی ہیں، انہیں حکومت نے خود مہیا کیا ہے۔ ایئر پورٹ پر اُترتے ہی شاہ کی تصویر نظر پڑتی ہے۔ قہوہ خانوں اور ریستورانوں میں ان تصویروں کی بہتات ہے لیکن اس میں کوئی بدعت نہیں؟ بدعت اسلاف کی یادیں بنانے اور باقی رکھنے میں ہے؟

(کتاب شب جائے کہ من بودم ص ۲۲)

عشق اور فیشن:

اہل مکہ نے مخمل اجاڑ دیئے اور محل اٹھا لئے ہیں۔ پورے مکہ میں عہدِ نبوی کی دو چیزیں باقی رہ گئی ہیں ''کھجور'' اور ''زمزم'' باقی ننانوے فیصد یورپ کا مال ہے

- ○ ہر چیز پر یورپ کی چھاپ لگی ہوئی ہے۔ ہوٹل...... یورپ کے ہوٹلوں سے کم نہیں
- ○ عربی جرائد و رسائل بالخصوص جن میں زنانہ نخرہ (بے حیائی و بے پردگی) نمایاں ہوتا ہے۔ ہر قدغن سے آزاد ہیں۔ روزانہ آتے اور روزانہ بکتے ہیں۔ حرمین الشریفین کے آس پاس دکانوں میں بکتے ہیں۔ ان کی خریداری عورتوں میں بکثرت ہوتی ہے۔ ان برہنہ اور نیم برہنہ رسالوں پر کوئی پابندی نہیں
- ○ عرب عورتوں کیلئے سکرٹ اور منی سکرٹ تک بکتی ہیں۔

جنت المعلیٰ:

مکہ معظمہ کا قبرستان ہے۔ ایک چوڑی سڑک کے ذریعہ قبرستان کے دو حصے ہو گئے ہیں۔ کسی قبر پر کوئی نشان یا کتبہ نہیں۔ سب نشان ڈھا دیئے گئے ہیں۔ ٹوٹی پھوٹی قبریں مٹی کی ڈھیریاں ہو گئی ہیں۔ پوری دنیا میں کوئی قبرستان اس سے بڑھ کر بے بسی کی حالت میں نہ ہوگا۔ جو لوگ اس کا نام قرآن و سنت کے احکام رکھتے ہیں وہ کس منہ سے تاج شہی پہنتے ہیں۔ اونچے اونچے محل بناتے ہیں جس ذات اقدس کے صدقہ میں عزتیں۔ ان کے آثار اقدس کی یہ بے حرمتی۔ یہ قرآن و سنت نہیں۔ اہانت اور صریح جہالت ہے۔ سعودی حکومت عشق اور شرک میں فرق نہیں کر سکی۔

- ○ حالانکہ عشق رسول کی اساس ادب پر ہے۔ کوئی بے ادب بارگاہ رسالت سے فیض نہیں پا سکتا۔ جو شخص جتنا باادب ہوگا اتنا ہی بارگاہ رسالت سے فیض پائے گا۔
- ○ حضور کو ہجرت سے پہلے گیارہ سال ستایا گیا۔ ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ کو اب ستایا جا رہا ہے۔ مسلمانوں نے اپنی بیویوں کے تاج محل بنا ڈالے لیکن جو فاطمۃ الزہرا کی ماں تھیں وہ ایک ویران قبر میں پڑی ہیں۔ جو لوگ یہاں قرآن و سنت کے حوالے دیتے ہیں ان کا شاہی دستر خوان بھی سنت نبوی کے مطابق نہیں ہوتا۔

جنت البقیع:

(صحابہ واہلبیت کا قبرستان) ایک ایسی اہانت کا شکار ہے کہ دیکھتے ہی خون کھول اٹھتا ہے اور ایک ایسے منظر (مزارات کی بے حرمتی) سے واسطہ پڑتا ہے کہ دل بیٹھ جاتا ہے۔ ان عربوں (نجدیوں) کا طرۂ کیا ہے انہیں ذرا برابر احساس نہیں کہ اس مٹی میں کون سو رہے ہیں۔ یہ عرب ہیں جو قبریں ڈھائے اور محل بنائے جا رہے ہیں

نئی کربلا:

محمد (ﷺ) کا گھرانہ اب بھی کربلا (جنت البقیع) میں پڑا ہے جو (یزیدی) لشکر وسپاہ کی تلواروں سے بچ رہے تھے۔ ان کی قبریں قتل کر دی گئی ہیں۔ زمانے نے آنکھیں پھیر لی ہیں اور اس کا شیشہ دل حمیت وغیرت سے خالی ہو گیا ہے"۔

(ملخصاً۔ کتاب "شب جائے کہ من بودم")

مزارات وعمارات:

کے مسئلہ پر نجدیوں وہابیوں کے وکیل اور ان کے "گھر کے بھیدی" کی نظم ونثر ان کے دوغلہ پن اور "بدعت افروز عمارات" وجدت پسندی کی تاریخی دستاویز اہل انصاف کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔

==========

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض و جود ہی سر بسر
ارے کھائے تجھ کو تپ سقر تیرے دل میں کس سے بخار ہے

وہابیت کے "پوسٹ مارٹم" کا بیان

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً نجدیت کی اس وبا سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نبی غیب دان: ذعالم ماکان ذما یکون حضور پرنور محمد رسول اللہ ﷺ نے ایک مشہور معتبر حدیث کے مطابق ملک شام ویمن کیلئے برکت کی دعا فرمائی تو اہل نجد نے عرض کیا ''یارسول اللہ! ہمارے نجد کیلئے بھی''۔ آپ نے پھر شام ویمن کیلئے دعا برکت فرمائی۔ انہوں نے پھر نجد کیلئے عرض کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ ''وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہیں شیطان کا گروہ نمودار ہوگا''۔ (بخاری' مشکوٰۃ ص ۵۸۲)

تشریح: اس حدیث کے مطابق نجد سے محمد بن عبدالوہاب نجدی کا گروہ اور اس کی تحریک وہابیت کا ظہور ہوا۔ یہی شخص وہابی مذہب کا موجد وامام ہے اور دور حاضر میں علماء دیوبند' مودودی جماعت اسلامی' تبلیغی جماعت رائیونڈ اور غیر مقلدین ''اہلحدیث'' درحقیقت اس شخص کے پیروکار' اعتقادی طور پر اس سے متاثر و اس کے ہمنوا ہیں۔ بظاہر لیبل مختلف ہیں لیکن حقیقت میں یہ سب لوگ وہابی اصول وعقائد سے وابستہ اور وہابی خاندان کی شاخیں ہیں۔ گویا:

ع...... نام ہی کا فرق ہے تصویر ہے ان سب کی ایک

چونکہ: حدیث پاک کے مطابق شیطانی تعلق ونسبت سے اس گروہ کا بطور فتنہ و زلزلہ ظہور ہوا ہے اس لئے شیطانی اثرات کے تحت اہل اسلام اہلسنّت وجماعت کے ساتھ فتنہ و جھگڑا اس گروہ کا خصوصی مشغلہ ہے' جس کے بغیر یہ لوگ رہ نہیں سکتے۔

چنانچہ: آج کل بالخصوص غیر مقلدین وہابیوں کی حقیری اقلیت نے سواد اعظم اہلسنّت وجماعت کے خلاف قلمی وزبانی طور پر ہر طرف بدزبانی کذب بیانی اور بددیانتی کا جو سلسلہ جاری کیا ہوا ہے غیر مقلدین کا اشتہار ''بریلویت کا پوسٹ مارٹم'' اس کی ایک نمایاں مثال ہے' جس سے ان لوگوں کی بدتہذیبی' اشتعال انگیزی اور خبث باطنی کا اندازہ لگایا

جا سکتا ہے۔ غیر مقلدین کے ترجمان رسائل ''الاعتصام''، ''الاسلام''، ''اہلحدیث'' و ''تنظیم اہلحدیث'' نے بار بار اس ''اشتہار'' کا اشتہار شائع کر کے گویا تمام غیر مقلدیت کو اس اشتہار میں شریک جرم بنا دیا ہے اور ہمیں بھی ''غیر مقلدیت وہابیت کے پوسٹ مارٹم'' پر مجبور کر دیا ہے۔

مصداق: مشتے نمونہ از خروارے۔ اب آیئے غیر مقلدیت کی نجس ونحس لاش کا پوسٹ مارٹم ہوتا ملاحظہ فرمایئے اور ان کی حماقت وجہالت اور بے ایمانی کا ماتم کیجئے۔

اشتہار ''بریلویت کے پوسٹ مارٹم'' میں کتاب ''تذکرہ غوثیہ'' کے بھی تین چار حوالے بریلویت پر چسپاں کر دیئے ہیں حالانکہ اس کتاب کے متعلق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے واشگاف الفاظ میں تحریر فرمایا ہے کہ کتاب ''تذکرہ غوثیہ''...... ضلالتوں' گمراہیوں بلکہ صریح کفری باتوں پر مشتمل ہے...... ایسی بے دینی کی کتاب کا دیکھنا حرام ہے''۔ (فتاویٰ رضویہ' جلد ششم ص ۱۹۵)

ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'': نے بھی محرم الحرام ۱۴۰۵ھ کی اشاعت میں ''فتاویٰ رضویہ'' کے مذکورہ حوالہ کے علاوہ اعلان کیا تھا کہ ''تذکرہ غوثیہ'' نہ علمائے اہلسنّت کی تصانیف میں سے ہے اور نہ ہی علمائے اہلسنّت کے نزدیک مستند ومعتبر ہے۔ اس کتاب میں شاہ غوث علی پانی پتی کے ملفوظات جمع ہیں اور شاہ غوث علی اپنی تصریح کے مطابق مولوی اسماعیل دہلوی اور شاہ اسحاق دہلوی کے بھی شاگرد ہیں۔ (تذکرہ غوثیہ ص ۳۰) لہٰذا ان کی بات حجت ہو سکتی ہے تو دہلوی صاحب کے پیروکاروں کیلئے نہ کہ بریلوی اہلسنّت کیلئے۔

باوجود اس کے غیر مقلدین کا اس مردود کتاب کو ''بریلویت'' سے تعبیر کر کے دھوکہ دینا بدترین ہٹ دھرمی وبددیانتی نہیں تو اور کیا ہے؟ کتنی ستم ظریفی ہے کہ بریلی والے جس کتاب کا دیکھنا تک حرام فرماتے ہیں غیر مقلدین ''مان نہ مان میں تیرا مہمان''

کی طرح اسے زبردستی بریلویت سے تعبیر کر کے دھوکہ دیتے ہیں۔ ان کے پوسٹ مارٹم کے اشتہار کی اس روش سے باقی اشتہار کا بھی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

ڈھیٹ اور بے شرم دنیا میں بھی دیکھے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

عقائد باطلہ و مسلم دشمنی: مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہابیوں کے اہم عقیدہ ''تقویۃ الایمانی'' موحد بھائی اور دیوبندی مکتب فکر کے مایۂ ناز رہنماؤ سابق صدر دیوبند مولوی حسین احمد ''مدنی'' کی زبانی وہابیوں کے امام وممدوح محمد بن عبدالوہاب کے عقائد باطلہ اور مسلمان دشمنی کی کہانی پہلے پیش کردی جائے۔ سنئے ''مدنی'' صاحب لکھتے ہیں:

''صاحبو! محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرھویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا' اس لئے اس نے اہلسنت و جماعت سے قتل وقتال کیا' ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا (انہیں کافر و مشرک قرار دے کر) ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب ورحمت شمار کرتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں۔ سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے' بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس کے اور اُس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہوگئے۔ الحاصل وہ ایک ظالم وباغی خونخوار فاسق شخص تھا۔ محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و جملہ مسلمانانِ دیار مشرک وکافر ہیں اور ان سے قتل وقتال کرنا' ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے چنانچہ نواب صدیق حسن خاں (غیر مقلد) نے خود اس کے ترجمہ میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے''۔

وہابیت: ''شانِ نبوت اور حضرت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے کو مماثل ذاتِ سرورِ کائنات خیال کرتے ہیں...... ان کا خیال ہے کہ رسولِ مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے توسل دعا میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں۔ ان کے بڑوں (اکابر وہابیہ) کا مقولہ ہے معاذ اللہ معاذ اللہ۔ نقل کفر' کفر نباشد۔ کہ ''ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذاتِ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے۔ ہم اس سے کتے کو بھی دفعہ کر سکتے ہیں اور ذاتِ فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے''۔

☆ زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم و حضوری آستانہ شریفہ و ملاحظہ روضۂ مطہرہ کو یہ طائفہ (وہابیہ) بدعت حرام وغیرہ لکھتا ہے۔ اس طرف اس نیت سے سفر کرنا محظور و ممنوع جانتا ہے...... بعض ان میں کے سفر زیارت کو معاذ اللہ تعالیٰ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں۔ اگر مسجد نبوی میں جاتے ہیں تو صلوٰۃ وسلام ذاتِ اقدس نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نہیں پڑھتے اور نہ اُس طرف متوجہ ہو کر دعا وغیرہ مانگتے ہیں۔

☆ وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالۃ جانتے ہیں اور آئمہ اربعہ اور ان کے مقلدین کی شان میں (نازیبا) الفاظ وہابیہ خبیثہ استعمال کرتے ہیں...... ان کے اکابر کا اُمت کی شان میں الفاظ گستاخانہ بے ادبانہ استعمال کرنا معمول بہ ہے۔ وہابیہ خبیثہ کثرتِ صلوٰۃ وسلام و درود بر خیر الانام علیہ السلام اور قرأت دلائل الخیرات وقصیدہ بردہ وقصیدہ ہمزیہ وغیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے ورد بنانے کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار کو قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی طرف نسبت کرتے ہیں''۔

(کتاب شہاب ثاقب از حسین احمد ''مدنی'' ص ۴۲، ۴۳، ۴۶ تا ۶۸)

نوٹ: یہ ہیں محمد بن عبدالوہاب وہابیوں کے عقائد و معمولات ''مدنی صاحب'' ایک صدر دیوبند تھے اور دوسرا وہ بقول دیباچہ سترہ اٹھارہ برس مدینہ منورہ میں رہنے کے باعث محمد بن عبدالوہاب واہل نجد کے حالات سے ذاتی طور پر زیادہ واقف تھے اس لئے انہوں نے تحقیق و تفصیل سے لکھا ہے۔

یہاں ان لوگوں کیلئے بھی مقام عبرت ہے کہ جو نجدی وہابی مولویوں اماموں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے والوں کو موردِ الزام ٹھہراتے اور یکطرفہ پراپیگنڈا کرتے ہیں انہیں ''مدنی صاحب'' و نواب صدیق حسن کی بیان کردہ تاریخ و حقیقت کی روشنی میں سوچنا چاہیئے کہ محمد بن عبدالوہاب کے پیروکاروں کے پیچھے اہلسنت و جماعت کی نماز کیسے ہو سکتی ہے؟ قصور اقتداء نہ کرنے والوں کا ہے یا ان مولویوں کا؟

مولوی محمد اسماعیل: دہلوی غیر مقلدین وہابی مکتب فکر کے دوسرے امام ہیں جن کی شانِ الوہیت و دربارِ رسالت میں گستاخی و زبان درازی کا یہ عالم ہے کہ ان کے نزدیک

☆ ''اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان سے پاک ماننا بھی بدعت ہے''۔

(ایضاح الحق ص ۳۵)

(گویا مخلوق کی طرح خالق بھی زمان و مکاں کا محتاج ہے۔ والعیاذ باللہ)

☆ خدا تعالیٰ مکر بھی کرتا ہے لکھا ہے ''اللہ کے مکر سے ڈرنا چاہیئے''۔

(تقویۃ الایمان ص ۵۵)

☆ ''اللہ جھوٹ بول سکتا ہے اور ہر انسانی نقص و عیب اس کیلئے ممکن ہے''۔

(یک روزہ ص ۱۷، ملخصا)

☆ ''غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے''۔ (تقویۃ الایمان ص ۲۳)

گویا اللہ تعالیٰ کا علم قدیم ولازم نہیں چاہے تو دریافت کر لے چاہے تو بے علم رہے اور اس کیلئے غیب غیب ہی رہے۔ والعیاذ باللہ۔ یہ ہیں ان لوگوں کے ''نعرۂ توحید'' کے کرشمے۔ اللہ کے علم قدیم کا انکار اور زمان و مکان جھوٹ و مکر کا اثبات۔

☆ ''رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں خیال بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے کئی مرتبہ زیادہ برا ہے''۔ (صراط مستقیم فارسی ص ۹۵، اردو ص ۲۰۱)

☆ ''ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے''۔

(تقویۃ الایمان ص ۱۵۰)

☆ ''مقبولین حق کے معجزہ و کرامات جیسے بہت افعال بلکہ ان سے زیادہ قوی و اکمل کا وقوع طلسم و جادو والوں سے ممکن ہے''۔ (منصب امامت ص ۱۸)

☆ ''محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ...... مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے''۔ (تقویۃ الایمان ص ۶۸)

☆ ''انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ (نبی ولی ہو) وہ بڑا بھائی ہے اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے''۔ (تقویۃ الایمان ص ۷۴)

☆ ''بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں اور نادان...... ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا...... محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص (خدا) کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے''۔ (تقویۃ الایمان ص ۲۹، ۳۴)

کیا دیوبندی وہابی مذہب کے سوا اللہ کو شخص اور انبیاء اولیاء کو بے خبر، نادان، بے حواس، ناکارے کہنے کا کوئی مسلمان تصور کر سکتا ہے؟

☆ اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن اور فرشتہ جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے''۔

(تقویۃ الایمان ص ۳۶)

(مرزائیوں نے ایک کو کھڑا کیا وہابیوں کے ہاں کروڑوں کا امکان ہے)

☆ ''جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں''۔ (تقویۃ الایمان ص ۴۹)

☆ ''رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا''۔ (تقویۃ الایمان ص ۷۱)

☆ ''جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی اُمت کا سردار (بے اختیار) ہے''۔ (تقویۃ الایمان ص ۷۸)

☆ ''کسی بزرگ (نبی ولی) کی شان میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو وہی کرو اس میں بھی اختصار ہی کرو''۔ (تقویۃ الایمان ص ۷۸)

☆ حضور ﷺ پر بہتان باندھتے ہوئے آپ کی طرف سے لکھا ہے کہ معاذ اللہ ''میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں''۔ (تقویۃ الایمان ص ۷۵)

دیوبندی وہابی مذہب کے علاوہ کوئی مسلمان آپ پر جھوٹا بہتان باندھنے اور آپ کو مردہ و ''مٹی میں ملنے والا'' کہنے کی جرأت کر سکتا ہے؟

مسلمانو! آنکھیں کھولو اور غور کرو کہ شانِ الوہیت و شان رسالت کے خلاف بقول سابق صدر دیوبند ''وہابیہ خبیثہ'' کے کیسے کیسے خبیث و غلیظ عقائد و نظریات اور کیسی کیسی گستاخی و بے ادبی کی ناپاک عبارات ہیں اور پھر جن کا ظاہر ایسا ہے ان کا اندرون و باطن کس قدر خبیث و غلیظ ہوگا مگر افسوس کہ یہ لوگ اپنے بڑوں اور گھر والوں کے پوسٹمارٹم کی بجائے ''بریلویت کا پوسٹمارٹم'' کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

ع...... شرم ان کو مگر نہیں آتی

مرزائیوں سے ہمنوائی' ختم نبوت سے بیوفائی: یہ تو آپ نے پڑھ لیا کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے کتنی جسارت و شقاوت کے ساتھ صرف ایک دو نہیں بلکہ ''کروڑوں محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے'' کا نظریہ پیش کر کے عقیدۂ ختم نبوت میں

تشکیک و امکان و رخنہ اندازی کے ذریعے باغیان ختم نبوت کی راہ ہموار کر کے کس قدر مرزائیوں کی ہمنوائی و ختم نبوت سے بیوفائی کی ہے۔ اب اس سلسلہ میں مرزائیوں کے ساتھ وہابیوں کے اندرونی گٹھ جوڑ کی مزید داستان ملاحظہ ہو۔

ابوالکلام آزاد: علماء اہلحدیث کے امام مولوی ابوالکلام آزاد نے اس سوال پر کہ ''احمدی گروہ کی شرکت اشاعت اسلام میں مضر ہے یا نہیں''۔ یہ جواب دیا کہ ''اگر اشاعت اسلام کا کام یہ فرقہ (یعنی فرقہ احمدیہ) اپنا فرض سمجھتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ فرقہ اس میں شریک نہ ہو...... اس طرح تمام اہل قبلہ متحد و متفق ہو جائیں گویا ایک ہی خاندان کے فرزند اور ایک ہی شجر محبت و اخوت کے برگ و بار ہیں''۔

(الہلال ۱۴ جنوری ۱۹۱۴ء ص ۲۶ پندرہ روزہ ''تقاضے'' لاہور ۱۵ جون ۱۹۸۶ء)

وہابیوں کے امام: ابوالکلام آزاد نے مرزائیوں کو اہل قبلہ۔ ایک ہی خاندان کے فرزند' ایک ہی شجر محبت و اخوت کے برگ و بار قرار دے کر کس فراخدلی کے ساتھ مرزائیوں کے ساتھ اتحاد و محبت و اخوت کا رشتہ استوار کیا ہے۔ کیا یہ اسماعیلی نظریہ کی پیروی نہیں ہے؟ اور اس سے یہ صاف ظاہر نہیں ہو جاتا؟ کہ

ے نجدی وہابی مرزائی...... آپس میں ہیں بھائی بھائی

☆ ''وفات مسیح کا ذکر خود قرآن میں ہے''۔ (ملفوظات آزاد ص ۱۳۰)

☆ ''مولانا ابوالکلام آزاد نے ہمیشہ یہی کہا کہ مرزا غلام احمد صاحب کافر نہیں...... مرزا غلام احمد کے انتقال پر مولانا ان کے جنازہ کے ساتھ بٹالہ تک گئے اور مرزا صاحب کے انتقال پر اخبار' وکیل' امرتسر میں طویل تعریفی اداریہ لکھا''۔

(عبدالمجید سالک کے ''نوازش نامے'' ص ۱۵، ۱۶' تاریخ احمدیت جلد ۳، ص ۵۷۱، تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو کتاب ''اقبال قائداعظم اور پاکستان'')

یاد رہے کہ مسلک اہلحدیث کے ترجمان ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" لاہور نے ۱۷ اپریل ۱۹۸۷ء کی اشاعت میں اہلحدیثوں میں ابوالکلام آزاد کا مقام یوں نقل کیا ہے کہ "مولانا آزاد نے کبھی غلطی نہیں کی اور کسی معاملہ میں نہیں کی...... وہ اپنا انداز کار اور اپنے نقطہ نظر میں ہمیشہ حق بجانب رہے"۔ بلفظہٖ۔ مگر ان نام نہاد "اہلحدیثوں" کے علاوہ ابوالکلام کی مرزائیت نوازی گاندھی و کانگرس دوستی کو اور کون مسلمان برداشت کر سکتا ہے؟

فتنہ ثنائیہ بدتر از مرزائیہ: مولوی اسماعیل دہلوی اور ابوالکلام آزاد کی طرح "سردار اہلحدیث" مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی درپردہ نہ صرف مرزائیت سے گٹھ جوڑ رکھا بلکہ اسلام و اہل اسلام کے خلاف مرزائیت سے بھی زیادہ فتنہ انگیزی کی۔ چنانچہ مولوی عبدالعزیز سیکرٹری مرکزی "جمعیت اہلحدیث" نے لکھا ہے کہ

مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی: مولانا عبدالجبار غزنوی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر عربی کے متعلق کہا کہ مرزائی فتنہ سے یہ زیادہ فتنہ ہے۔

(فیصلہ مکہ ص۲)

ثنائی اعمال نامہ: علاوہ ازیں مولوی ثناء اللہ کو خطاب کرتے ہوئے بدیں الفاظ اسے "ثنائی اعمالنامہ" یاد دلایا کہ "آپ نے لاہوری مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے فتویٰ دیا کہ مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز ہے آپ نے عدالت میں مرزائی وکیل کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مرزائیوں کو مسلمان مانا"۔ (فیصلہ مکہ ص۳۶)

بقلم خود اقرار: مولوی ثناء اللہ امرتسری نے علی الاعلان اپنا یہ فتویٰ شائع کیا کہ "مرزائی امام کے پیچھے نماز ادا ہو جائے گی...... یعنی اگر وہ جماعت کرا رہا ہو تو (جماعت میں) مل جاؤ"۔ (اخبار "اہلحدیث" امرتسر ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء ملخصا)

☆ "میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتداء جائز ہے چاہے وہ اہلحدیث ہو یا مرزائی"۔ (اہلحدیث امرتسر ۲ اپریل ۱۹۱۵ء)

☆ "اگر عورت مرزائن ہے تو (اس سے) نکاح جائز ہے"۔

(اہلحدیث امرتسر نومبر ۱۹۳۴ء)

☆ "جو شخص مرزا اور مرزائیوں کو کافر نہ کہے (بلکہ مسلمان جانے) اسے کافر کہنا صحیح نہیں"۔ ("اہلحدیث" امرتسر ۱۷ جولائی ۱۹۰۸ء ملخصا)

مسلمانو مذکورہ حوالہ جات کی روشنی میں وہابیوں کی منافقت و دورنگی اور ان کے "سردار اہلحدیث" کے مرزائیوں قادیانیوں سے درپردہ گٹھ جوڑ پر غور کرو اور خود سوچو کہ "سردار اہلحدیث" کا مرزائیوں کے پیچھے نماز ادا ہونے منکر ختم نبوت مرزائن (مرزائی عورت) سے نکاح جائز ہونے اور دجال قادیان غلام احمد قادیانی اور دیگر مرزائیوں کو مسلمان جاننے والوں کی تکفیر کو غلط قرار دینے کے ان نام نہاد "فتووں" کے بعد ان کے "سردار اہلحدیث" ثناء اللہ امرتسری کے مرزائیوں کے ایجنٹ بلکہ اس کے خود منافق مرزائی ہونے میں کیا شبہ باقی رہ گیا ہے؟

مولوی محمد حسین بٹالوی: یہی وجہ ہے کہ "اہلحدیث" کے نامور عالم مولوی محمد حسین بٹالوی نے واضح طور پر اسے مرزائی قرار دیا ہے۔ چنانچہ ثناء اللہ امرتسری نے خود لکھا ہے کہ "مولوی محمد حسین بٹالوی مجھے مرزائی قرار دیتے ہیں"۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ۸/۱۵ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

عیسائیوں سے زیادہ مضبوط تثلیث: جس طرح "فیصلہ مکہ" کے حوالہ سے گزرا کہ "مرزائی فتنہ سے ثنائی فتنہ زیادہ ہے" اسی طرح مولوی ثناء اللہ نے اپنے ہم مسلک مولوی عبدالجبار غزنوی کے ہمنوا "علماء اہلحدیث" کے متعلق لکھا ہے کہ "ہمارے

ملک میں ایک نئی تثلیث قائم ہوئی ہے جو عیسائیوں کی تثلیث سے زیادہ مضبوط ہے..... کہ جب تک کوئی شخص یہ نہ مانے لا الہ الا اللہ۔ عبدالجبار امام اللہ۔ اس سے ملنا جائز نہیں''۔

(اخبار ''اہلحدیث'' امرتسر ۱۲ اپریل ۱۹۱۵ء)

الحمد للہ وہابیوں کے باہم خاندانی فتوؤں سے ہی یہ ثابت ہو گیا کہ بریلوی اہلسنت کو مشرک و بدعتی قرار دینے والے وہابی خود مرزائی فتنہ سے زیادہ فتنہ اور عیسائی تثلیث سے زیادہ تثلیث و کفر و ارتداد میں مبتلا ہیں۔ مگر اپنے گھر کا پوسٹمارٹم کرنے کی بجائے عیسائی تثلیث و مرزائیت سے بھی زیادہ اپنے گندے عقائد و نظریات پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔

مگر ع..... نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

انگریز اور پاکستان: وہابیوں کی ہندو و انگریز دوستی اور قیام پاکستان کی مخالفت کے موضوع پر ہماری کتاب ''انگریز اور پاکستان کے حامی و مخالف علماء کا بیان'' عرصے شائع ہو رہی ہے۔ اس سلسلہ میں وہابیوں کے مکروہ کردار کے متعلق اس کا مطالعہ کرنا چاہیے کیونکہ اشتہار میں تفصیل کی گنجائش نہیں۔

وہابیہ کی یہودیوں کی طرح تحریف و بددیانتی جاننے کیلئے مکتبہ سعودیہ حدیث منزل کراچی کی کتاب ''غنیۃ الطالبین'' ص ۳۹۷ ملاحظہ ہو' جس میں ۲۰ رکعت تراویح کی عربی عبارت کو مسخ کر کے مع الوتر ۱۱ رکعت لکھ کر خبث باطنی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس لئے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی پیشوائے علماء دیوبند نے فرمایا ہے کہ ''غیر مقلد لوگ دین کے راہزن ہیں ان کے اختلاط سے احتیاط چاہیئے''۔ (شمائم امدادیہ ص ۵۰)

===========

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ۝

''بے شک جنہوں نے ایذاء دی مسلمان مردوں اور عورتوں کو پھر توبہ نہ کی۔ ان کیلئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کیلئے آگ کا عذاب ہے'' (پارہ ۳۰ سورۃ البروج آیت ۱۰)

تین بار عرض کیا گیا: ''یا رسول اللہ! ہمارے نجد کیلئے بھی دعا فرمائیں''۔ فرمایا:

''وہاں تو زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطانی گروہ نکلے گا''

(جو فتنہ و فساد کا باعث ہوگا) (مشکوٰۃ شریف ص ۵۸۲)

مذہب حق اہلسنت و جماعت زندہ باد

اہل سنت اہل جنت

محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق پیشوائے اہلحدیث و دیوبند کا بیان

مومن وہ ہے جو ان کی عزت پہ مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیشوائے دیوبند: سابق صدر دارالعلوم دیوبند مولوی حسین احمد مدنی نے ابوالوہابیہ پیشوائے نجدیہ محمد بن عبدالوہاب کے متعلق تحریر کیا ہے کہ:

صاحبو: ''محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرھویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لیے اس نے اہلسنت وجماعت سے قتل وقتال کیا' ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا' ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا' ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب ورحمت شمار کرتا رہا' اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں' سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کیئے بہت سے (ہزاروں) لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہوگئے۔ (انا للہ و انا الیہ راجعون)

الحاصل: وہ ایک ظالم وباغی' خونخوار فاسق شخص تھا اس وجہ سے اہل عرب کو خصوصاً اس کے اور اس کے اتباع سے دلی بغض تھا اور ہے' اور اس قدر ہے کہ اتنا قوم یہود سے ہے نہ نصاریٰ سے' نہ مجوس سے نہ ہنود سے۔ غرضکہ وجوہات مذکورۃ الصدر کی وجہ سے ان کو اس کے طائفہ سے اعلیٰ درجہ کی عداوت ہے اور بے شک جب اس نے ایسی ایسی تکالیف دی ہیں تو ضرور ہونا بھی چاہیئے وہ لوگ یہود و نصاریٰ سے اس قدر رنج وعداوت نہیں رکھتے جتنی کہ وہابیہ سے رکھتے ہیں۔ (الشہاب الثاقب ص ۴۲'۶۸)

عقائد وہابیہ: محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم وتمام مسلمانان دیار مشرک وکافر ہیں۔ ان سے قتل وقتال کرنا' ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال وجائز

بلکہ واجب ہے چنانچہ نواب صدیق حسن خاں نے خود اس کے ترجمہ میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے۔ (شہاب ثاقب ص ۴۳)

دوسرا عقیدہ: نجدی اور اس کے اتباع کا اب تک یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات فقط اسی زمانہ تک ہے جب تک وہ دُنیا میں تھے۔ بعد ازاں وہ اور دیگر مومنین موت میں برابر ہیں۔ اگر بعد وفات ان کو حیات ہے تو وہی حیات ان کو برزخی ہے۔ جو آحاد امت کو ثابت ہے بعض ان کے حفظ جسم نبی کے قائل ہیں مگر بلا علاقہ روح اور متعدد (نجدی) لوگوں سے بالفاظ مکروہ جن کا زبان پر لانا جائز نہیں۔ دربارہ حیات نبوی علیہ السلام سنا جاتا ہے اور انہوں نے اپنے رسائل وتصانیف میں بھی لکھا ہے۔ (شہاب ثاقب ص ۴۵)

تیسرا عقیدہ: زیارت رسول مقبول ﷺ وحضوری آستانہ شریفہ وملاحظۂ روضۂ مطہرہ کو یہ طائفہ (نجدیہ) بدعت' حرام وغیرہ لکھتا ہے۔ اس طرف اس نیت سے سفر کرنا محظور وممنوع جانتا ہے۔ بعض ان کے سفر زیارت (روضہ) کو معاذ اللہ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں۔ اگر مسجد نبوی میں جاتے ہیں تو صلوٰۃ وسلام ذات اقدس نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں پڑھتے اور نہ اس طرف متوجہ ہو کر دعا وغیرہ مانگتے ہیں۔

چوتھا عقیدہ: شانِ نبوت وحضرت رسالت (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول ﷺ کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے۔ اسی وجہ سے توسل دُعا میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں۔ ان کے بڑوں کا مقولہ ہے۔ معاذ اللہ۔ نقل کفر کفر نباشد۔ کہ

ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی

ہے۔ ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم ﷺ سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔
(شہاب ثاقب ص ۴۷)

حکم گستاخی: جو الفاظ موہم تحقیر حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں اگر چہ کہنے والے نے نیت حقارت نہ کی ہو مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ ان کلمات کفر کے بکنے والے کو منع کرنا چاہیے کہ موذی و گستاخ شان کبریا اور اس کے رسول امین ﷺ کا ہے۔
(شہاب ثاقب ص ۵۰۔۵۷)

پانچواں عقیدہ: وہابیہ اشغال باطنیہ و اعمال صوفیہ، مراقبہ، ذکر و فکر و ارادت و مشیخت و ربط القلب بالشیخ و فنا و بقا و خلوت وغیرہ اعمال کو فضول و لغو و بدعت و ضلالت شمار کرتے ہیں اور ان اکابر (صوفیاء) کے اقوال و افعال کو شرک وغیرہ کہتے ہیں اور ان سلاسل (نقشبندیہ، چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ) میں داخل ہونا بھی مکروہ و مستقبح بلکہ اس سے زائد شمار کرتے ہیں۔ فیوض روحیہ ان کے نزدیک کوئی چیز نہیں ہیں۔ (شہاب ثاقب ص ۵۹)

چھٹا عقیدہ: وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالت جانتے ہیں اور آئمہ اربعہ اور ان کے مقلدین کی شان میں (نازیبا) الفاظ وہابیہ خبیثہ استعمال کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے مسائل میں وہ گروہ اہلسنّت و جماعت کے مخالف ہو گئے ہیں۔ چنانچہ غیر مقلدین ہند اسی طائفہ شنیعہ کے پیرو ہیں۔ وہابیہ نجد عرب اگرچہ بوقت اظہار دعویٰ حنبلی ہونے کا اقرار کرتے ہیں لیکن عمل درآمد ان کا ہرگز جملہ مسائل میں امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کے مذہب پر نہیں ہے بلکہ وہ بھی اپنے فہم کے مطابق جس حدیث کو مخالف فقہ حنابلہ خیال کرتے ہیں اس کی وجہ سے فقہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ (الشہاب الثاقب ص ۶۲،۶۳)

گستاخی: ان کا بھی مثل غیر مقلدین کے اکابر امت کی شان میں الفاظ گستاخانہ بے

ادبانہ استعمال کرنا معمول بہ ہے۔ بیس رکعات (تراویح) کو بدعت عمری وغیرہ الفاظ شنیعہ کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔ (ص ۶۳)

"فتاویٰ رشیدیہ" میں متعدد مقامات میں طائفہ وہابیہ غیر مقلدین کو فاسق تحریر فرمایا ہے اور ان کی اقتداء کو مکروہ کہا کہ سلف صالحین و آئمہ مجددین رحمہم اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرنے کی وجہ سے (ان پر) فسق عائد ہوتا ہے۔ (شہاب ثاقب ص ۶۴)

ساتواں عقیدہ: "الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى" وغیرہ آیات میں طائفہ وہابیہ استوا ظاہری اور جہات وغیرہ ثابت کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے ثبوت جسمیت وغیرہ لازم آتا ہے۔ (الشہاب الثاقب ص ۶۴)

مسئلہ نداء: مسئلہ نداء رسول اللہ ﷺ میں وہابیہ مطلقاً منع کرتے ہیں (ص ۶۴)
وہابی جملہ انواع (نداء) کو منع کرتے ہیں۔ وہابیہ عرب کی زبان سے بارہا سنا گیا کہ

"الصلوٰة والسلام عليك يارسول الله"

کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین پر سخت نفرین اس نداء اور خطاب پر کرتے ہیں اور ان کا استہزاء اڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں۔ وہابیہ نجد یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں اور برملا کہتے ہیں کہ یارسول اللہ میں استعانت غیر اللہ ہے اور وہ شرک ہے۔ یہ جملہ عقائد ان کے بخوبی ظاہر و باہر ہیں۔ یہ لوگ جب مسجد شریف نبوی میں آتے ہیں تو نماز پڑھ کر نکل جاتے ہیں اور روضہ اقدس پر حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام و دعا وغیرہ پڑھنا مکروہ و بدعت شمار کرتے ہیں۔ انہی افعال خبیثہ و اقوال وہابیہ کی وجہ سے اہل عرب کو ان سے نفرت بے شمار ہے۔ (شہاب ثاقب ص ۶۵،۶۶)

آٹھواں عقیدہ: وہابیہ خبیثہ کثرت صلوٰۃ و سلام و درود بر خیر الانام علیہ السلام اور قرأت "دلائل الخیرات" و "قصیدہ بردہ" وغیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے استعمال

کرنے، ورد بنانے کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار کو قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ مثلاً:

یا اشرف الخلق مالی من الوذبه

سواك عند حلول الحادث العمم

اے افضل مخلوقات میرا کوئی نہیں، جس کی پناہ پکڑوں، بجز تیرے بروقت نزول حوادث۔

(شہاب ثاقب ص ۶۶)

نواں عقیدہ: وہابیہ تمباکو کھانے اور اس کے پینے کو حقہ میں ہو یا سگار میں یا چرٹ میں اور اس کے ناس لینے کو حرام اور اکبرالکبائر میں سے شمار کرتے ہیں۔ ان جہلاء کے نزدیک معاذ اللہ زنا اور سرقہ کرنے والا اس قدر ملامت نہیں کیا جاتا، جس قدر تمباکو استعمال کرنے والا ملامت کیا جاتا ہے اور وہ اعلیٰ درجے کے فساق و فجار سے وہ نفرت نہیں کرتے جو تمباکو استعمال کرنے والے سے کرتے ہیں۔ (شہاب ثاقب ص ۶۶)

دسواں عقیدہ: وہابیہ امر شفاعت میں اس قدر تنگی کرتے ہیں کہ بمنزلۂ عدم کے پہنچا دیتے ہیں اور قریب قریب انکار شفاعت کے بالکل پہنچ جاتے ہیں۔

(شہاب ثاقب ص ۴۷، ۶۷)

گیارہواں عقیدہ: وہابیہ سوائے علم احکام الشرائع جملہ علوم و اسرار حقانی وغیرہ سے ذات سرور کائنات خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خالی جانتے ہیں۔

(شہاب ثاقب ص ۶۷)

بارہواں عقیدہ: وہابیہ نفس ذکر ولادت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبیح و بدعت کہتے ہیں اور علیٰ ہذا القیاس اذکار اولیاء کرام رحمھم اللہ تعالیٰ کو بھی برا سمجھتے ہیں۔ (ص ۶۷)

قتل عام: صاحبان آپ حضرات کے ملاحظہ کے واسطے یہ چند امور ذکر کر دیئے گئے ہیں جن میں وہابیہ نے علمائے حرمین شریفین کے خلاف کیا تھا اور کرتے رہتے ہیں اور اسی وجہ سے جب وہ غلبہ کر کے حرمین شریفین پر حاکم ہو گئے تھے۔ ہزاروں (اہل مکہ و مدینہ) کو تہ تیغ کر کے شہید کیا اور ہزاروں کو سخت ایذائیں پہنچائیں۔ (شہاب ثاقب ص ۶۸)

فتویٰ اکابر دیوبند: ''محمد بن عبدالوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔ ہمارے نزدیک اس کا حکم وہی ہے جو صاحب ''درمختار'' نے فرمایا ہے کہ خوارج ایک جماعت ہے جنہوں نے امام پر چڑھائی کی۔ یہ لوگ ہماری جان و مال کو حلال سمجھتے ہیں اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں ان کا حکم باغیوں کا ہے۔ علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے'' جیسا کہ ہمارے زمانہ میں ابن عبدالوہاب کے پیروکاروں سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے۔ اپنے کو حنبلی مذہب بتلاتے تھے لیکن ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بناء پر انہوں نے اہلسنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی''۔

(کتاب المہند ص ۲۲ سوال ۱۲۔ مؤلفہ: مفتی خلیل احمد سہارنپوری۔ مصدقہ: مولوی محمود حسن، مولوی محمد اشرف علی، مفتی کفایت اللہ وغیرہم)

پیشوائے اہلحدیث: غیر مقلدین (اہلحدیث) کے نامور محدث و مفسر نواب صدیق حسن خان بھوپالوی نے ''ترجمان وہابیہ'' میں بدیں الفاظ وہابیوں کی تاریخی نقاب کشائی فرمائی ہے۔

☆ ''۱۷۹۲ء میں فرقہ وہابیہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ پر غالب ہو گیا اور وہاں کے

لوگوں کو قتل کیا۔ وہابی دیار بصرہ میں اور اس کے اطراف میں (بھی) قبائل عرب کو لوٹتے تھے اور ۱۷۹۷ء تک ان کی یہی کیفیت رہی۔ (ترجمان ص ۳۴)

☆ محمد بن عبدالوہاب نجدی حنبلی المذہب تھے۔ حال اس کے فساد کا تاریخ مصر وغیرہ میں مفصل تحریر ہے۔ مؤرخین اسلام و مذہب عیسوی دونوں نے اپنی تاریخوں میں حال فتنہ نجد کا جو ۱۲۱۳ھ میں گزرا ہے۔ بخوبی لکھا ہے۔ (ترجمان وہابیہ ص ۲۱۔۲۲)

نام وہابی: نام وہابی اہل مکہ و مدینہ نے حق میں اہل نجد کے ۱۷۶۰ء میں نکالا۔

(ترجمان ص ۵۷)

مکہ معظمہ: ۱۸۰۴ء میں عبدالعزیز (نجدی) نے ایک لشکر وہابیوں کا تیار کر کے اپنے بیٹے سعود کو اس کا مقدمۃ الجیش بنایا اور مکہ معظمہ کو روانہ کیا وہ لشکر مکہ میں پہنچا۔ اس نے اہل مکہ کو زیر و زبر کر کے تین مہینے تک اس کے حصار کا محاصرہ کیا۔ اہل مکہ کا توشہ (کھانا دانہ) تمام ہوا۔ ناچار انہوں نے اس کی اطاعت قبول کی۔ بعضوں نے لکھا ہے کہ وہاں کے سرداروں اور شریفوں کو قتل کیا اور کعبہ کو برہنہ کر دیا اور دعوت وہابیت قبول کرنے کو لوگوں پر جبر کیا پھر وہاں سے مع لشکر جدہ کو روانہ ہوا اور اس کا گیارہ روز محاصرہ رہا (ترجمان ص ۳۵)

مدینہ منورہ: جب سعود (نجدی) کو بنی حرب سے حرب کا اتفاق ہوا اور ان کے شہروں میں اس نے بہت خونریزی کی اور شہر ینبع میں اترا اور وہاں کے لوگوں نے اس کی اطاعت قبول کی پھر مدینہ منورہ میں گیا اور وہاں کے لوگوں پر جزیہ باندھا اور مزار مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو برہنہ کر دیا اور اس کے خزائن اور دفائن سب لوٹ کر درعیہ کو لے گیا۔ بعضوں نے کہا ہے کہ ساٹھ اونٹوں پر بار کر کے خزانہ لے گیا اور ایسا ہی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے مزارات کے ساتھ پیش آیا اور لوگوں کو دعوت وہابیہ کے قبول کرنے پر مجبور کیا۔ (ترجمان ص ۳۶)

قبہ خضرئی: سعود نے قبہ مزار نبی ص ﷺ کو ڈھانے کا قصد کیا مگر اس کا مرتکب نہ ہوا اور حکم کیا کہ بیت اللہ کا حج سوائے وہابیوں کے اور کوئی نہ کرے۔ عثمانیوں کو حج سے مانع ہوا اور کئی برس تک حج سے بہت لوگ محروم رہے اور شام و عجم کے لوگوں کو حج نصیب نہ ہوا اور ان کے خوف سے اکثر حجاج اپنے مقاصد پر فائز نہ ہو سکے۔ (ترجمان ص ۳۶)

کربلا معلیٰ: عبدالعزیز (نجدی) نے ۱۸۰۱ء میں مشہد امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف لشکر تیار کر کے روانہ کیا۔ (جس نے) وہاں جا کر خونریزی اور غارت (لوٹ مار) کا بازار گرم کیا اور امام حسین کے مزار کا سامان سب لوٹنے والوں پر مباح کر دیا وہاں کی آبادی اکثر ویران ہو گئی۔ (ترجمان ص ۳۴)

طائف: عبدالعزیز (نجدی) نے دوسرے سال ایک لشکر تیار کر کے طائف بھیجا اور انہوں نے وہاں قتل و قمع کے بعد فتح پائی اور کربلا کی طرح وہاں بھی قتل عام کیا اور اموال ان کے لوٹ لیے۔ (ترجمان ص ۳۴)

بصرہ یمن: اواخر ۱۸۰۴ء میں سعود نے ابونقطہ کو صنعا یمن کے شہروں میں بھیجا اور اس نے ان شہروں میں داخل ہو کر بہت خونریزی کی۔ لحیا اور حدیدہ کو غارت کیا۔ پھر سعود نے اپنے لشکر کئی بار بصرہ کو بھیجے اور مابین النہرین انہوں نے بڑی خونریزی کی اور بصرہ میں داخل ہوئے۔ (ترجمان ص ۳۶)

شام: پھر اپنے ترک غلام کو صحرائے شام کی طرف روانہ کیا اور اس نے جا کر وہاں قتال کیا اور حلب تک ان کا تعاقب کیا اور بعد لشکری اس کے فرات سے پار اترے اور وہاں کے ملکوں میں لوٹ مار اور قتل و قمع کی۔ (ترجمان ص ۳۶)

قتل مسلمین: مشہور یہ ہے کہ وہابیہ نجد کے نزدیک قتل کرنا سارے جہاں کے

مسلمانوں کا اور ان کا لوٹنا درست تھا۔ بڑی منڈی اسلام کی مکہ مدینہ اور یمن ہے وہاں کے لوگ بھی محمد بن سعود بادشاہ نجد سے ناراض تھے۔ (ترجمان ص ۵۴)

دس ہزار قتل: ۱۸۱۰ء میں سعود نے بلاد شام کی طرف چھ ہزار سوار لے کر ارادہ کیا اور اس میں پہنچ کر بڑی خونریزی کی اور ۳۵ شہروں کو وہاں کے خراب و برباد کیا اور بلد حوہ میں جبراً داخل ہو کر وہاں کے چھوٹے بڑوں کو تہ تیغ کیا اور وہاں دس ہزار آدمی تھے۔ سو ان میں سے ایک بھی نہیں بچا۔ (ترجمان ص ۴۷)

ہنود سے بڑھکر: جو کاروائی ان لوگوں (وہابیوں) نے ملک عرب میں عموماً اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں خصوصاً کی اور جو تکلیف ان کے ہاتھوں سے ساکنان حجاز و حرمین شریفین کو پہنچی وہ معاملہ کسی مسلمان، ہندو وغیرہ نے ساتھ اہل مکہ و مدینہ کے نہیں کیا اور اس طرح کی جرأت کسی شخص کو نہیں ہوسکتی۔ (ترجمان ص ۴۰)

لرزہ خیز انکشاف: سعود نجدی کی لڑائی بوہروں اور عرب کے (مسلمان) بدوؤں سے تھی کسی ہندو راجہ یا سرکار انگریز سے نہ تھی۔ نام کے مسلمانوں سے تھی اور وہ (اپنے سوا) سارے جہان کے مسلمانوں کو کافر سمجھ کر خون کرنا اور لوٹنا خلق کا اچھا جانتا تھا۔

(ترجمان ص ۶۰)

☆ جہاد ان (محمد بن عبدالوہاب) کا صرف وہاں (حجاز عرب) کے مسلمین بادیہ نشین کے ساتھ تھا۔ نہ دوسرے ملت والوں کے ساتھ'' (ترجمان وہابیہ ص ۳۱)

جیسا کہ (مشکوٰۃ ص ۵۳۵) حدیث میں ان لوگوں کے متعلق آیا ہے کہ ''مسلمانوں سے لڑیں گے اور کفار سے باز رہیں گے''۔

========

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

''اور اللہ کی رسّی مضبوط تھام لو سب مل کر اور پھوٹ نہ ڈالو''

(پارہ ۴، رکوع ۲)

اِتَّبِعُوْا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّار

بڑی جماعت کی پیروی کرو پس تحقیق جو الگ ہوا جہنم میں ڈالا گیا۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۰)

سردار اہلحدیث کے خلاف فیصلہ مکہ کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عارف باللہ: عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) صاحب علم وکشف، جامع شریعت وطریقت سیدنا امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ علماء واولیاء اُمت میں ایک بلند پایہ شخصیت ہیں۔ مشہور غیر مقلد مولوی حافظ عبدالقادر روپڑی کے ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" لاہور ۱۹ دسمبر ۱۹۶۷ء کی اشاعت میں لکھا ہے "سید الصوفیاء خاتم الاولیاء امام عبدالوہاب شعرانی صوفیاء کرام میں بڑے پایہ کے بزرگ ہیں"۔

اسی جلیل الشان امام نے ائمہ مجتہدین بالخصوص ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کے اجتہادات، اختلافی مسائل وان کے اسرار اور تقلید کے بارہ میں بہت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے اور عقلی نقلی روحانی کشفی طور پر بصیرت افروز تبصرہ فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں ان کی کتاب "المیزان الکبریٰ" بہت ہی اہمیت وقدر وقیمت کی حامل ہے۔ اس کتاب میں خود شافعی ہونے کے باوجود آپ نے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو "امام اعظم" کے لقب سے یاد کیا ہے۔ مذہب حنفی کی جامعیت وبزرگی بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "مذاہب ائمہ میں یہی مذہب اوّل ہے اور یہی سب میں آخر ہوگا"۔ نیز اس حقیقت کو واضح کیا ہے کہ سب ائمہ مجتہدین وحی الٰہی وفیضان نبوی سے مستفیض اور سرچشمہ شریعت سے بہرہ ور ہیں۔ ان کے اقوال شجر شریعت کی شاخیں اور پتے ہیں اور جو ان کے اقوال کو شریعت سے خارج بتاتا ہے وہ درجہ عرفان سے قاصر ہے"۔

علاوہ ازیں مختلف نقشوں کے ذریعے تمام صورت حال سمجھاتے ہوئے مقلدین ائمہ کو بشارت سناتے ہیں کہ "تمام آئمہ مجتہدین اپنے مقلدین کی شفاعت کریں گے اور دنیا، برزخ، قیامت میں پل صراط عبور کرنے تک تمام مشکلات میں ان کا ملاحظہ ونگرانی فرمائیں گے، جس مذہب کا مقلد اس پر اخلاص کے ساتھ عمل کرے گا وہ

اسے دروازۂ جنت تک پہنچائے گا"۔ مزید فرمایا "اے بھائی خوش ہو اور جس امام کی تقلید تو چاہے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر"۔ (المیزان الکبریٰ متفرق وملخص ص ۲ تا ۵۵)

علامہ سید احمد مصری شارح "درمختار" علیہ الرحمۃ الغفار نے فرمایا "اہلسنت کا ناجی گروہ آج چار مذاہب میں مجتمع ہے۔ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی۔ اللہ ان سب پر رحمت فرمائے۔ اب جو ان چار سے باہر ہے وہ بدعتی اور جہنمی ہے"۔

(الفضل الموہبی ص ۲۳، بحوالہ حاشیہ طحطاوی)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جن کے متعلق غیر مقلدین نے لکھا ہے کہ "شاہ ولی اللہ صاحب تمام اہلحدیث ہند کے سلسلہ حدیث میں استاد ہیں"۔ (فیصلہ مکہ ص ۱۲)

آپ اپنی کتاب "عقد الجید" میں ایک مستقل باب قائم کرکے فرماتے ہیں" مذاہب اربعہ سے وابستگی کی تاکید اور ان کے چھوڑنے کی شدید ممانعت۔ جان لینا چاہیے کہ ان مذاہب سے وابستگی میں عظیم مصلحت ہے اور انکے چھوڑنے میں بڑا فساد ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہے "سواد اعظم (بڑی جماعت) کی پیروی کرو"۔ اور چونکہ مذاہب حقہ میں چار کے علاوہ باقی مفقود ہو گئے ہیں لہٰذا ان چار کا اتباع سواد اعظم کا اتباع ہے اور ان سے نکلنا سواد اعظم سے نکلنا ہے"۔ (عقد الجید ص ۵۳۔۵۶)

رسالہ "الانصاف" میں فرمایا "پہلی دوسری صدی میں مذہب معین کی تقلید پر اجماع نہیں تھا مگر اس کے بعد اس کے التزام کا ظہور ہوا اور یہ اس زمانہ میں واجب ہو گیا اور یہ ایک راز تھا جو اللہ تعالیٰ نے علماء کو الہام فرمایا اور اس پر انہیں جمع کیا"۔

(الانصاف ملخصاً۔ ص ۴۱۔۴۳۔۴۵)

غیر مقلدین: آئمہ اربعہ، تقلید آئمہ اور مذاہب اربعہ کے متعلق امام شعرانی جیسے عارف باللہ، علامہ طحطاوی جیسے جلیل القدر فاضل فقیہ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب جیسے

نامور محدث کے ارشادات کے مطالعہ کے بعد اب غیر مقلدین وہابیہ کے دیگر وہابیانہ گستاخانہ عقائد باطلہ کے علاوہ تقلید ائمہ و مقلدین کے متعلق دریدہ دہنی و خبث باطنی ملاحظہ ہو۔ غیر مقلدین ہی کے ہم عقیدہ دیوبندی وہابی مولوی سرفراز گکھڑوی کی کتاب ''مقام ابوحنیفہ'' میں لکھا ہے کہ ''ہمارے غیر مقلد بھائی ...... تقلید ائمہ کو شرک قرار دیتے ہیں ...... ان سب (مقلدین) کو مشرک کہہ کر اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں اور خصوصیت سے تمام ائمہ کو چھوڑ کر امام اعظم ابوحنیفہ پر طرح طرح کے الزامات تراشتے رہتے ہیں۔ اس جماعت کی دریدہ دہنی فقہاء اُمت کی شان میں گستاخی اور استہزاء اور بے بنیاد الزامات کے حملے روزمرہ کی بات ہوگئی ہے...... غیر مقلدین کا زور طعن و تشنیع زیادہ اسی بزرگ امام (ابوحنیفہ) پر صرف ہوتا ہے''۔ (مقام ابوحنیفہ ص ۳۲۔۳۱)

لرزہ خیز فتویٰ: غیر مقلدین ...... (کے نزدیک) مقلدین اور خصوصیت سے حنفی اہلسنت و جماعت میں داخل نہیں ہیں اور فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ میں تو وہ کسی طرح بھی شامل نہیں ہیں اور تقلید اختیار کرنے کی وجہ سے وہ گمراہ اور باطل فرقوں میں شامل ہیں اور امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے کی وجہ سے کافر ہیں۔ حتیٰ کہ ان کی عورتوں سے بلا طلاق غیر مقلدین کو نکاح کر لینا بھی جائز ہے۔ (طائفہ منصورہ ص ۹، از مولوی سرفراز گکھڑوی)

انکشاف حقیقت: غیر مقلدین کی ان خرافات سے اہلسنت احناف کے خلاف ان کے خبث باطنی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ غیر مقلدین کی یہ خرافات دیوبندی مولوی کی زبانی ہم نے اس لئے بیان کی ہیں تا کہ غیر مقلدین پر بالخصوص اتمام حجت ہو۔ اور پتہ چل جائے کہ غیر مقلدین و دیوبندی وہابیوں نے ''سوادِ اعظم اہلسنت'' کے نام سے جو تنظیمی تبلیغی مذہبی اتحاد قائم کیا ہے وہ سراسر دھوکہ و مغالطہ اور وہابیت کی اشاعت کی ایک سکیم ہے۔ ورنہ ان خرافات والی اقلیت کے باعث نہ غیر مقلد وہابی ''سوادِ اعظم اہلسنت''

ہو سکتے ہیں اور نہ ہی دیوبندی ''سنی حنفی'' ہو سکتے ہیں۔ جنہوں نے دیدہ و دانستہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے گستاخ و اہلسنت احناف کو مشرک قرار دینے والوں کو ''سوادِ اعظم اہلسنت'' ظاہر کیا جس سے دونوں فریق کا ''یک جان دو قالب'' ہونا ثابت ہوگیا۔

تقلید ائمہ کے انکار کا وبال: غیر مقلدین کے انکار تقلید، حضرات ائمہ اربعہ و بالخصوص سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی و مقلدین اہلسنت پر ناحق فتویٰ بازی کا بقول مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کہ:۔

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد ...... میلش اندر طعنہ پاکاں زند

غیر مقلدین پر ایسا وبال پڑا اور اتنی پھٹکار نازل ہوئی کہ کتاب و سنت کی پابندی کے دعویدار اور تقلید ائمہ کو شرک و بدعت اور انتشار و فرقہ بندی قرار دیتے تھے وہ خود اپنے اپنے حلقۂ و گروپ کے وہابی مولویوں کے مقلد بن گئے۔ روپڑی پارٹی، ثنائی پارٹی، غرباء اہلحدیث و امیہ پارٹی اور غزنوی پارٹی میں بٹ گئے جس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ غیر مقلدین نے کتاب و سنت کی پیروی کیلئے تقلید کا انکار نہیں کیا بلکہ اپنی اپنی لیڈری، مطلق العنانی و خواہشات کی پیروی کیلئے یہ لوگ ائمہ دین و مقلدین کے مخالف ہو گئے اور ائمہ مجتہدین سے بڑھ کر قرآن و حدیث سمجھنے کے زعم میں ایسے بھٹکے کہ آپس ہی میں ایک دوسرے سے ٹکرانے لگے اور دور دور کی گدائی کرنے لگے۔ تفصیل آگے ملاحظہ فرمائیں

داستانِ ثناء اللہ: نام نہاد اہلحدیث (غیر مقلدین) کے عمومی انتشار و باہمی پارٹی بازی کے اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ''سردار اہلحدیث'' مولوی ثناء اللہ امرتسری جنہیں مولوی عبدالعزیز غیر مقلد کے بقول ''عربی زبان میں تقریر کرنے بلکہ عمدہ گفتگو کا بھی ملکہ نہیں تھا''۔ (فتنہ ثنائیہ ص ۳۲)

انہوں نے عربی زبان ہی میں ''تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن'' لکھ ڈالی اور اس

میں اپنی غیر مقلدیت و مطلق العنانی کا ایسا مظاہرہ کیا کہ جس سے خود دنیائے وہابیت میں زلزلہ آ گیا اور ''سردار اہلحدیث'' کے خلاف از ''ہند تا نجد'' مفتیان وہابیت کے قلم اور ''فتاویٰ'' کے دفتر تیار ہو گئے۔

دیکھو مجھے جو دیدہ عبرت نگاہ ہے
میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہے

اربعین: پہلے اس سلسلہ میں مولوی عبدالحق غزنوی شاگرد مولوی عبداللہ غزنوی نے ایک کتاب لکھی ''الاربعین فی ان ثناء اللہ لیس علی مذہب المحدثین''۔ اس کتاب میں اختصار کے باوجود مولوی ثناء اللہ کی چالیس تفسیری اغلاط پر گرفت کی گئی۔ مولوی عبدالحق نے لکھا ہے کہ ''تفسیر عربی مولوی ثناء اللہ کشمیری امرتسری میری نظر سے گزری۔ تفسیر کیا ایک اغلاط کا مجموعہ تاویلات کا ذخیرہ دیکھا...... الفاظ غلط' معنی غلط' استدلالات غلط بلکہ تحریفات میں یہودیوں کی بھی ناک کاٹ ڈالی''۔ (اربعین ص ۳)

☆ ''(ثناء اللہ) فلاسفہ اور نیچریوں اور معتزلہ کا مقلد ہے۔ ناسخ و منسوخ' نظام' معجزات' کرامات' صفات باری' دیدار الٰہی' میزان' عذاب قبر' عرش' لوح محفوظ' دابۃ الارض' طلوع شمس از مغرب وغیرہ وغیرہ...... سب آیتوں کو بتقلید کفرۂ یونان و فرقہ ضالہ معتزلہ و قدریہ وجہمیہ خذلہم اللہ محرف و مبدل کر کے سبیل مومنین کو چھوڑا...... نہ حوران جنت کا اقرار نہ غلمان بہشت کا اثبات''۔ (اربعین ص ۵۔۲۶)

☆ ''افسوس بظاہر دعویٰ اہلحدیث اور در باطن شیوہ منکر حدیث بالفعل''۔

(ص ۶' اربعین)

☆ ''افسوس نام تو اہلحدیث رکھ لیا مگر تفسیر نبوی کو کہیں پسند نہیں کیا''۔

(ص ۲۱' اربعین)

استفتاء: ''ثنائی تفسیر کے رد میں کتاب ''اربعین'' کی تصنیف کے بعد اہلحدیث مولوی عبدالحق غزنوی نے اپنی کتاب علماء اہلحدیث کی خدمت میں بصورت استفتاء بدیں الفاظ پیش کی'' میں نے ان چالیس اغلاط پر اس واسطے اکتفا کی کہ بہت طویل مضمون کو لوگ شوق سے نہیں دیکھتے۔ ورنہ ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر سب الحاد اور تحریف یہودیانہ سے بھری ہوئی ہے اور یہ تفسیر میرے نزدیک تفسیر بالرائے ہے اور اس کا مصنف ٹھیک ٹھیک اس حدیث کا مصداق ہے کہ ''جس نے اپنی رائے سے قرآن میں قول کیا' اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنانا چاہیئے'' اس کا مصنف بے شک اہل اعتزال اور اہل اہوا اور نیچریوں کا طریقہ رکھتا ہے ایسا شخص اہلسنت و جماعت سے خارج ہے یا نہیں۔ اور اس کی تفسیر خلاف اہلسنت و جماعت کے ہے یا نہیں''۔

(عبدالحق غزنوی شاگرد مولوی عبداللہ غزنوی)

فتویٰ: ''سردار اہلحدیث'' مولوی ثناء اللہ امرتسری کے خلاف اس استفتاء کے جواب اور ''اربعین'' کی تائید میں پاک و ہند کے تقریباً نوے علماء اہلحدیث و دیوبند نے فتویٰ دیا۔

(اختصاراً چند فتوے درج ذیل ہیں)

مولوی عبدالرحیم غزنوی: ''ایسی خرافات کا قائل (ثناء اللہ) بدعتیوں' گمراہوں' گمراہ گروں کا لیڈر ہے۔ ہر مسلمان خصوصاً اہلحدیث پر لازم ہے کہ اس بدعتی سے اجتناب کریں' نہ اس کی امامت جائز ہے اور نہ اسے اور اس کے متعلقین کو سلام کرنا' جس نے ثناء اللہ کو امام بنایا اور اس کی تعظیم کی وہ اس وعید میں داخل ہے کہ جس نے بدعت کا آغاز کیا یا بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ اور ملائکہ اور سب لوگوں کی لعنت ہو''۔ (اربعین ص ۴۸)

مولوی محمد حسین بٹالوی: تفسیر ثنائی کو اگر مرزا غلام احمد قادیانی کی تفسیر کہا جائے تو

بھی درست ہے۔ اگر چکڑالوی کی تفسیر کہا جائے تو بھی جائز ہے اور اگر نیچری کی تفسیر کہا جائے تو بھی مناسب ہے۔ اس تفسیر کا مصنف مرزائی چکڑالوی اور خالص نیچری ہے۔ اس کا اہلحدیث کہلانا محض ابلہ فریبی و دھوکہ دہی ہے جس سے اس کا مقصد جاہل اہلحدیث کو اپنے جال میں پھانسنا ان کا مال مارنا اور ٹکے کمانا ہے۔ یہ شخص درپردہ حدیث نبوی کا منکر ہے اور حدیث کے مقابلہ میں اپنی رائے اور اپنے اسلاف معتزلہ و نیچریوں کی آراء کو واجب العمل اور مقدم سمجھتا ہے"۔ (اربعین ص ۴۳)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی: "تفسیر ثنائی کے غلط ہونے میں کوئی کلام نہیں میں اس تفسیر میں مولوی ثناء اللہ کا موافق نہیں ہوں۔ میں اس کو ایک نیا خبط سمجھتا ہوں"۔ (اربعین)

☆ "مولوی ثناء اللہ کی تفسیر عربی جماعت اہلحدیث کیلئے ایک فتنہ ہے اور مرزائی فتنہ سے یہ زیادہ فتنہ ہے"۔ (کتاب فتنہ ثنائیہ ص ۱)

فیصلہ آرہ: تفسیر ثنائی کا مسئلہ اہلحدیث علماء آرہ کے سامنے بھی بالخصوص پیش ہوا اور انہوں نے بھی اس تفسیر کو محدثین کے مسلک کے خلاف اور گمراہ فرقوں کے خیالات کی مؤید لکھا اور مخالفین اہلحدیث کی خوشنودی کا موجب قرار دیا"۔

(فیصلہ مکہ ص ۶، فتنہ ثنائیہ ص ۲)

فیصلہ مکہ: بالآخر یہ مسئلہ مکہ مکرمہ تک پھیل گیا اور وہاں سعودی عرب کے حکمران سلطان عبدالعزیز ابن سعود اور علماء نجد کی مجلس میں مولوی ثناء اللہ اور غزنوی علماء پیش ہوئے۔ وہاں بھی مولوی ثناء اللہ مجرم قرار پائے اور توبہ نامہ پر آمادہ ہو گئے مگر جب توبہ نامہ پر دستخط کرنے کی نوبت آئی تو صاف انکار کر دیا، جس پر سلطان نے مایوس ہو کر کہا کہ "اس کو چھوڑ دو کہ چلا جائے یہ توبہ کرتا دکھائی نہیں دیتا"۔

(کتاب فیصلہ مکہ ص ۱۴، تصنیف عبدالعزیز سیکرٹری مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند لاہور)

علماء نجد: مولوی ثناء اللہ کے توبہ سے انکار پر "پاک و ہند" کے علماء اہلحدیث کی طرح علماء نجد نے بھی ان پر فتویٰ صادر کیا جو کتاب "فیصلہ مکہ" میں شائع ہوا۔ اختصاراً علماء نجد کا فتویٰ درج ذیل ہے۔

شیخ عبداللہ بن سلیمان قاضی القضاۃ علاقہ نجد و حجاز نے لکھا..... "ارباب علم و فضل کا فرض ہے کہ ایسے شخص کو تنبیہ کریں تا کہ عوام جہال اس کے دھوکہ میں نہ آ جائیں...... میں نے ان (ثناء اللہ) کو اہلحدیث و اہلسنت کے مذہب و مسلک کی طرف رجوع کرنے کی دعوت دی مگر باوجود ان سب باتوں کے انہوں نے اپنی غلطیوں پر اصرار کیا اور معاندانہ روش اختیار کی"۔ (فیصلہ مکہ ص ۱۵)

شیخ محمد: بن عبداللطیف قاضی ریاض نے لکھا "میں اس رائے پر پہنچا ہوں کہ یہ (تفسیر ثنائی) ایک بدعتی اور گمراہ کی کلام ہے..... پس نہ تو مولوی ثناء اللہ سے علم حاصل کرنا جائز ہے اور نہ اس کی اقتداء جائز ہے، نہ اس کی شہادت قبول کی جائے اور نہ اس سے کوئی بات روایت کی جائے...... اُس کے کفر اور مرتد ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اس سے بچنا اور کنارہ کشی اختیار کرنا واجب ہے"۔ (فیصلہ مکہ ص ۱۷)

شیخ سلیمان بن محمد نجدی نے لکھا "اس کا مفسر خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والا ہے...... مسلمانوں پر واجب ہے کہ مولوی ثناء اللہ سے مقاطعہ کریں اور حکام کا یہ فرض ہے کہ اس کو زجر و توبیخ کریں...... نہ اس کے پیچھے نماز پڑھی جائے اور نہ اس کی قبر پر دعا کیلئے کھڑا ہو"۔ (فیصلہ مکہ ص ۲۰)

شیخ حسن بن یوسف ذکریا نے لکھا "وہ (ثناء اللہ) ایک برا آدمی ہے۔ اپنی خواہشات کا غلام ہے اور اپنے نفس کا قیدی اور بدعتی ہے۔ اس لئے کہ اللہ کی کلام میں کوئی ایسی

جرأت نہیں کر سکتا مگر وہی جس کو شیطان نے گمراہ کر دیا ہو"۔ (فیصلہ مکہ ص ۱۸)

علامہ توفیق شریف نے فیصلہ مکہ کے متعلق بیان کیا ہے کہ "اکثر علماء کی رائے یہ تھی کہ ایسا شخص (ثناء اللہ) کافر و فاسق ہے۔ اس کی کتابیں دیکھنے کے قابل نہیں، نہ اس پر سلام کیا جائے، نہ اس کے پیچھے نماز پڑھی جائے اور نہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے"۔

(فتنہ ثنائیہ ص ۴۲)

الفیصلة الحجازیة السلطانیہ: "سردار اہلحدیث" ثناء اللہ امرتسری کی تردید و تکفیر میں فیصلہ مکہ کے علاوہ ایک اور کتاب "الفیصلة الحجازیة السلطانیہ" بھی شائع ہوئی۔ یہ کتاب غیر مقلد مولوی عبدالاحد خانپوری کی ہے، جس میں سلطان عبدالعزیز سے مولوی ثناء اللہ کے مرتد و واجب القتل کی تائید و تصدیق کو "فیصلہ حجازیہ سلطانیہ" کے نام سے شائع کیا گیا۔ خانپوری صاحب نے ثناء اللہ کی تکفیر میں "اظہار کفر ثناء اللہ بجمیع اصول آمنت باللہ" کے نام سے ایک اور کتاب لکھی۔ جس میں "بوجوہ کثیرہ ثابت کیا کہ وہ تمام کفار روئے زمین سے بدتر ہے خواہ وہ مشرکین بت پرست ہوں، جیسے ابوجہل وغیرہ یا کوئی اور قسم ہو"۔ (فیصلہ حجازیہ ص ۱۰)

خانپوری فیصلہ حجازیہ سلطانیہ میں لکھتا ہے کہ "میں نے دلائل پیش کر کے امیر المومنین سلطان ابن سعود کے ذہن نشین کر دیا کہ ثناء اللہ ملحد و زندیق و مرتد و فوری واجب القتل ہے...... امیر المومنین بار بار فرماتا کہ ہمارا عقیدہ وہی ہے جو تمہارا ہے...... اگر ثناء اللہ ہمارے ہاں کی رعیت ہوتا تو اس کے ساتھ ہم ویسا ہی کرتے"۔

(فیصلہ حجازیہ سلطانیہ ص ۶۔۷۔۲۹ ملخصاً)

اہلحدیث کی جہالت: "اس زمانہ کے اہلحدیث کی جہالت ہے کہ ایسے جاہل زندیق کو اہلحدیث خیال کرتے ہیں اور اس سے مقاطعہ نہیں کرتے۔ یہ بدعتی جہمیہ اہلحدیث حقیقت میں اہل حدوث ہیں اور اس زمانہ میں رافضی کے خلیفے ہیں"۔

(فیصلہ حجازیہ سلطانیہ ص ۲۸)

روپڑی فتوئی: حافظ عبدالقادر روپڑی کے بزرگ مولوی عبداللہ روپڑی نے لکھا ہے کہ "ہم (ثناء اللہ) کو جہنمی معتزلی ملحد کافر بلکہ خبیث مانتے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ سے دوستی نہ رکھو کیونکہ وہ بے دین آدمی ہے"۔ (مظالم روپڑی ص ۵، اہلحدیث امرتسر ۲۰۔۵۔۱۷)

دیگر عقائد باطلہ: فتاوئی "پاک و ہند" فیصلہ مکہ اور فیصلہ حجازیہ سلطانیہ کے ضمن میں "سردار اہلحدیث" کے عقائد کفریہ کے اظہار کے علاوہ اس کے عقائد باطلہ کی مزید فہرست ملاحظہ ہو۔

شانِ الوہیت سے بغاوت: "ثناء اللہ راولپنڈی میں آریہ کے ساتھ بحث کرنے کو آیا...... آریہ نے کہا قرآن میں لکھا ہے:

ان اللہ علی کل شیء قدیر۔ (پارہ ۲۰، سورہ العنکبوت، آیت ۲۰)

تو اللہ اپنی مثل بنانے پر بھی قادر ہے یا نہیں۔ سو اس اجہل الناس (ثناء اللہ) نے کہا کہ ہاں (اللہ) قادر ہے اپنی مثل بنا سکتا ہے...... اگر آریہ ثناء اللہ سے کہتا کہ اللہ عزوجل اپنے مرنے پر یا بہرا و نابینا و گونگا ہونے پر یا عاجز اور جاہل ہونے پر یا ممکن یا معدوم یا محال ہونے پر قادر ہے تو امید ہے کہ کہہ دیتا کہ ہاں قادر ہے۔ وہ خالق کو مخلوق مصنوع مجعول...... مانتا ہے کیونکہ جب اس کی مثل ایسی ہے تو وہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ بحکم مثلیت کے۔ معاذ اللہ

(فیصلہ حجازیہ سلطانیہ ص ۲۳ ملخصاً)

مرزائیت نوازی: مولوی عبدالعزیز نے کتاب فیصلہ مکہ میں مولوی ثناء اللہ سے چند

خطابات کئے ہیں، جن سے ''سردار اہلحدیث'' کے عقیدہ و کردار پر روشنی پڑتی ہے۔ لکھتے ہیں'' آپ خلافت کمیٹی کے نائب صدر تھے جب گرفتاری کا زمانہ آیا تو مع اپنے بہادر بیٹے کے...... دم دبا کر بھاگ گئے۔ آپ نے چکڑالویوں کی صدارت میں تقریر کی۔ آپ نے لاہوری مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ نے فتویٰ دیا کہ مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز ہے۔ آپ نے مرزائیوں کی عدالت میں مرزائی وکیل کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مرزائیوں کو مسلمان مانا۔ آپ نے دھرم بھکشو آریہ مناظر کو جب مرزائیوں سے مناظرہ تھا اپنی کتابوں سے امداد کی۔ آپ نے حجر اسود کو اپنی بدعقیدگی کی وجہ سے نہ چوما' نہ اشارہ کیا۔ اسی بدعقیدگی کی وجہ سے آپ نے خودری جمار نہیں کیا۔

(فیصلہ مکہ ص ٣٦۔٣٧)

فتنہ ثنائیہ: ''سردار اہلحدیث'' جب ''علماء اہلحدیث ہند'' ''فیصلہ مکہ'' کے بعد بھی اپنی ہٹ دھرمی و فتنہ انگیزی سے باز نہ آئے تو سیکرٹری جمعیت اہلحدیث مرکزیہ ہند لاہور نے کتاب ''فتنہ ثنائیہ'' میں ان کا محاسبہ کیا جو ثنائی تابوت میں آخری میخ ثابت ہوا۔

حرفِ آخر: ہم نے غیر مقلدین کی نایاب کتب سے ان کے ''سردار اہلحدیث'' کا مکمل نقشہ پیش کر دیا ہے' جس میں جائے عبرت بھی ہے کہ ائمہ کرام کے مخالف و تقلید کے منکر ہو کر اُن کا کیسا انجام ہوا اور مقام نصیحت بھی ہے کہ وہ فتاویٰ عالمگیری و علماء اہلسنت پر کیچڑ اُچھالنے کی بجائے اپنے گریبان میں منہ ڈالیں اور خود اپنے اور اپنے ''سردار اہلحدیث'' کی توحید و ایمان کا ثبوت دیں اور یا فیصلہ مکہ و فیصلہ حجازیہ کے مطابق ثناء اللہ کو کافر و مرتد اور ملحد و زندیق قرار دیں۔

=============

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللہ

وعلیٰ آلك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللہ

''اہلحدیث'' کے خلاف

مولوی وحید الزمان کا بیان

؎ اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی

نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان کیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مولوی وحیدالزمان: آنجہانی موجودہ وہابی مولویوں کی طرح ایک عام مولوی نہ تھے بلکہ غیر مقلدین وہابیوں کے اکابر علماء میں سے تھے اور اہلحدیث وہابیوں میں ان کا علمی وتحقیقی مقام بہت اہم تھا۔ انہوں نے خود لکھا ہے کہ ''میں نے اپنے زمانہ و عمر کا طویل وجلیل حصہ کتاب وسنت کے مطالعہ اور کتب آئمہ سے ان کے پوشیدہ اسرار کی جستجو میں گزارا ہے یہاں تک کہ میں نے چھ مشہور کتب حدیث اور قرآن مجید کا اردو ترجمہ کیا''۔ (ہدیۃ المہدی ص ۳) ملخصاً

''اہلحدیث'': مسلک اہلحدیث کے ترجمان (جس کا نام ہی ہفت روزہ ''اہلحدیث'' لاہور ہے) نے ۲ جمادی الاخری ۱۴۰۳ھ کی اشاعت میں مولوی وحیدالزمان حیدرآبادی کے تعارف میں لکھا ہے۔ ''بہت بڑے مفسر اور محدث۔ تفسیر وحیدی کے نام سے قرآن مجید کا حاشیہ لکھا، اور اس کے ساتھ پورے صحاح ستہ بشمول مؤطا امام مالک کا اردو ترجمہ کیا' ان کے علاوہ آپ کی تصانیف کی تعداد تقریباً چالیس کے قریب ہے''۔

الاعتصام: جماعت اہلحدیث کے ترجمان ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور نے ۲۵ شعبان ۳ رمضان ۱۴۰۲ھ کی اشاعت میں لکھا ہے کہ ''مولانا وحیدالزمان خاں مرحوم نے نواب صدیق حسن خاں کے ارشاد سے کتب صحاح ستہ........ کا اردو ترجمہ مع تشریحی فوائد کے کیا تھا۔ مرحوم کا یہ کارنامہ ان کے مسلک کی وضاحت کے لئے کافی ہے''۔

مولوی وحیدالزمان: چونکہ علمی لحاظ سے خود اکابر وہابیہ میں سے ہیں اور انہوں نے اپنے فرقہ کو بہت قریب سے دیکھا ہے اس لئے انہوں نے عام وہابی مولوں کے برعکس اختلافی مسائل میں قدرے تحقیق وانصاف سے کام لیا ہے اور اپنے بعض علماء کی سینہ زوری' کم علمی اور جارحانہ روش کی بھی نقاب کشائی کی ہے۔

شخصیت پرستی: مولوی وحیدالزمان رقمطراز ہیں کہ ''ہمارے اہلحدیث بھائیوں نے ابن تیمیہ، ابن قیم، شوکانی، شاہ ولی اللہ اور مولوی اسماعیل دہلوی کو دین کا ٹھیکیدار بنا رکھا ہے۔ جہاں کسی مسلمان نے ان کے خلاف کسی قول کو اختیار کیا بس اس کے پیچھے پڑ گئے' برا بھلا کہنے لگے۔ بھائیو! ذرا غور کرو جب تم نے ابو حنیفہ اور شافعی کی تقلید چھوڑی تو ابن تیمیہ، ابن قیم اور شوکانی جو ان سے بہت متاخر ہیں ان کی تقلید کی کیا ضرورت ہے''۔

(وحیداللغات، حیات وحیدالزمان ص ۱۰۲)

سینہ زوری کی مذمت: ''جو (لوگ) اپنے تئیں اہلحدیث کہتے ہیں' انہوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے کہ مسائل اجماعی کی پرواہ نہیں کرتے' نہ سلف صالحین اور صحابہ اور تابعین کی۔ قرآن کی تفسیر صرف لغت سے اپنی من مانی سے کر لیتے ہیں۔ حدیث شریف میں جو تفسیر آ چکی ہے، اس کو بھی نہیں سنتے''۔

(وحیداللغات، حیات وحیدالزمان ص ۱۰۲)

مشرک گری کی مذمت: ''ہمارے بعض اہلحدیث بھائیوں نے دین میں غلو وحد سے تجاوز کیا (اور مسلمانوں کو مشرک قرار دے کر) مشرکوں اور مومنوں کے درمیان امتیاز نہیں کیا اور مجتہدین کے اختلافی مسائل میں تشدد کیا اور ان میں سے بعض نے تو علم اصول دین کو بھی چھوڑ دیا' اور بیان کیا ظن وتخمین سے جو بیان کیا''۔

(ہدیۃ المہدی ص ۳)

☆ ''ہمارے بعض متاخرین (محمد بن عبدالوہاب واسماعیل دہلوی اہلحدیث) بھائیوں نے شرک کے مسئلہ میں تشدد کر کے اسلام کا دائرہ تنگ کر دیا اور مکروہ وحرام امور کو بھی شرک قرار دے دیا...... اگر ان کی غرض شرک عملی وسد ذرائع نہیں تو وہ غالی ومتشدد فی الدین ہیں۔ حالانکہ اللہ کا ارشاد ہے۔ ''دین میں غلو نہ کرو''۔ اور تشدد فی الدین

خوارج کی علامت ہے' جو دین سے نکل گئے' عہد سے پھر گئے، اور ہم ان امور پر اس لئے تنبیہ کرتے ہیں کہ ہمارے اہلحدیث بھائی غلطی کرنے سے بچ جائیں''۔

(ہدیۃ المہدی ص ۲۶)

اسماعیل دہلوی کی مذمت: ''ہمارے ساتھیوں میں سے شیخ اسماعیل دہلوی نے تمام اقسام شرک کو غیر مغفور قرار دے کر غلطی کی ہے اور اس میں شرک فی العادۃ بھی شامل کر دیا ہے''۔ ''اور اسے شرک اکبر بنا کر اس کے فاعل کو کافر قرار دیا ہے جو کہ ظلم عظیم ہے''۔ (ہدیۃ المہدی ص ۱۷، ۳۷)

نعرۂ رسالت: ''دعا بمعنی ندا، غیر اللہ کے لئے مطلق جائز ہے' چاہے زندہ ہوں یا انتقال فرما گئے ہوں۔ حدیث اعمیٰ (نابینا صحابی) سے

''یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ''

کہنا ثابت ہے۔ دوسری حدیث میں ہے۔

''یَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِیْنُوْنِیْ''

کہو اے اللہ کے بندو امیری مدد کرو۔

صحابی ابن عمر رضی اللہ عنہ کا جب پاؤں پھسلا تو انہوں نے ''وا محمداہ'' کا نعرہ لگایا' جب روم کے بادشاہ نے مجاہدین اسلام کو عیسائیت کی ترغیب دی تو انہوں نے بوقت شہادت ''**یا محمداہ**'' کا نعرہ لگایا۔ جیسا کہ ہمارے اصحاب میں سے ابن جوزی نے روایت کیا۔ اویس قرنی نے حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی وفات پر تین بار ''یا عمراہ'' کا نعرہ لگایا۔

نواب صدیق حسن نے اپنی بعض تصانیف میں ابن قیم اور قاضی شوکانی کو بدیں الفاظ ندا کی ہے۔

؎ قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے
ابن قیم مددے قاضی شوکاں مددے

ظاہر ہوا: کہ عوام جو یارسول اللہ' یا علی' یا غوث کا نعرہ لگاتے ہیں۔ ہم ان کے اس پکارنے پر شرک کا فتویٰ نہیں دیں گے اور یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مقتول کفار کو یا فلاں یا فلاں کہہ کر ندا فرمائی۔ اور صحابی عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی'

''یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ''

وارد ہے' جسے امام بیہقی و علامہ جزری نے صحیح قرار دیا ہے اور امام ترمذی نے حدیث حسن صحیح کہا ہے۔ اور ایک روایت میں یا محمد کی بجائے یارسول اللہ بھی آیا ہے۔

اور یَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِیْنُوْنِیْ بھی حدیث میں آیا ہے۔ مولانا محمد اسحاق دہلوی نے کہا کہ ''صلوٰۃ وسلام کی نیت سے نبی کو پکارنے (مثلاً الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے) کا جواز ظاہر ہے''۔ (ہدیۃ المہدی ص ۲۳، ۲۴ ملخصا)

فائدہ: نعرۂ رسالت، یارسول اللہ اور اس کے تحت نعرۂ حیدری، یا علی۔ نعرۂ غوثیہ، یا غوث اعظم کے ثبوت میں مولوی وحید الزمان صاحب نے نو احادیث و روایات نقل کی ہیں اور دو حوالے نواب صدیق حسن اور مولوی محمد اسحاق دہلوی کے پیش کئے ہیں جو ان نام نہاد ''اہلحدیثوں'' کے لئے لمحہ فکریہ ہیں جو مدعیان عمل بالحدیث ہونے کے باوجود اتنی احادیث و روایات اور مولوی وحید الزمان جیسے اپنے مفسر و محدث کی تحقیق کے برعکس نعرۂ رسالت سے منع کریں اور اسے شرک ٹھہرائیں اور خود اہلحدیث کی بجائے ''تارک احادیث'' قرار پائیں اور منکر حدیث کہلائیں۔

دور سے سننا: ''اگر کسی کا گمان ہو کہ عام لوگوں کی بہ نسبت نبی، علی، ولی کا سننا زیادہ

ہے۔ لہذا ان کا سننا تمام ممالک و اطراف زمین کو شامل ہے تو نہ یہ شرک ہوگا نہ یہ ایسے لوگ مشرک ہوں گے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض ملائکہ بلکہ بعض حیوانات کو بھی عام لوگوں کی بہ نسبت دیکھنے سننے کی طاقت زیادہ وسیع و قوی عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ دیلمی نے مسند الفردوس اور ابو یعلیٰ نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا

''تحقیق اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے' پس جب میرا کوئی امتی مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ فرشتہ کہتا ہے یا محمد! فلاں کے بیٹے فلاں نے ابھی ابھی آپ پر درود پڑھا ہے''۔

محدث عقیلی و امام بخاری نے بھی حضرت عمار سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ''اللہ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو مخلوقات کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے''۔ (اور وہ میری قبر پر مقرر ہے) طبرانی کی روایت میں

''اعطاه اسماع الخلائق کلها''

کے الفاظ ہیں کہ اس فرشتہ کو کل مخلوقات کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ (چاہے پڑھنے والا دور و نزدیک کہیں بھی ہو' کسی زمانہ میں ہو) اور یہ حدیث حسن ہے۔ (موضوع و ضعیف نہیں ہے) اور ایک روایت میں ہے کہ

''اللہ تعالیٰ نے تمام زمین کو ملک الموت کے سامنے ایک پیالہ کی طرح بنا دیا ہے (اور وہ کھانا کھانے والے کی طرح) سارے پیالہ پر نظر رکھتے ہیں اور روحیں قبض کرتے ہیں''۔

(لہذا جب یہ سب کچھ ممکن و واقع ہے تو کسی کا نبی، علی، ولی کے لئے دور و نزدیک سے ایسے سننے کا نظریہ شرک نہیں ہو سکتا)۔ (ہدیۃ المہدی ص ۲۴، ۲۵)

وسیلۂ نبی و ولی: ''رب تعالیٰ کی جناب میں اعمال صالحہ کا وسیلہ کتاب و سنت کی نص

سے جائز ہے تو اس پر قیاس کر کے صالحین کا وسیلہ بھی جائز ہے۔ اسی طرح جب غیر اللہ کے وسیلہ کا جواز ثابت ہے تو پھر زندوں کے وسیلہ کی کیا تخصیص ہے؟ زندوں کی طرح انتقال کر جانے والوں کا وسیلہ بھی جائز ہے۔

حدیث ابدال میں ہے کہ ''میری امت میں تیس مردان خدا ابدال ہیں' انہی کے وسیلہ و طفیل سے زمین قائم ہے' انہی کے وسیلہ سے بارش ہوتی ہے' انہی کے وسیلہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے۔ صحابی عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ایک شخص کو وہ دعا سکھائی جس میں ہے۔

''وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ''۔

دوسری حدیث میں ہے:

''يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ''

نواب صدیق حسن نے کہا۔ یہ حدیث حسن ہے، موضوع نہیں۔ اور حافظ ترمذی نے بھی اسے صحیح کہا ہے اور حاکم و طبرانی و بیہقی نے روایت کی ہے کہ ''آدم علیہ السلام نے بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم دعا کی تو اللہ سبحانہ نے آدم علیہ السلام کو فرمایا'' تیرے بحق محمد سوال پر میں نے تجھے بخش دیا''۔ محدث حاکم نے اسے صحیح کہا ہے''۔

(ہدیۃ المہدی ص ۴۷، ۴۸ ملخصاً)

حیات نبوت و استعانت: ''انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں بلکہ شہداء اور صالحین اولیاء بھی۔ کتاب و سنت کی نص سے ارواح انبیاء و اولیاء کا حکم زندوں کا حکم ہے ان کی قبروں پر حاضر ہو کر مدد مانگ سکتے ہیں' فریاد کر سکتے ہیں''۔

(ہدیۃ المہدی ص ۴۲، ۴۷)

نور محمدی کی اولیت: ''اللہ سبحانہ نے سب سے پہلے نور محمدی کو پیدا فرمایا' پھر پانی

اور اُس پر عرش' پھر ہوا' پھر قلم لوح' پھر عقل' پس نور محمدی آسمانوں' زمینوں اور ان میں موجود مخلوقات کی پیدائش کا پہلا مادہ ومنبع ہے"۔ (ہدیۃ المہدی ص ۵۶)

معلوم ہوا: کہ حدیث مشہور "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ" اور مصنف عبدالرزاق کی روایت۔ "اے جابر! اللہ نے سب سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا کیا' پھر اس نے مخلوقات کو پیدا فرمایا"۔ (الحدیث)

صحیح حدیث و روایت ہے اسلئے کہ مولوی وحید الزمان نے ان پر جرح کی بجائے ان کی بنیاد پر اپنا مسلک و مسئلہ بیان کیا' نیز یہ کہ نور محمدی کی اولیت حقیقی ہے اور عقل وقلم وغیرہ کی اولیت اضافی و نور محمدی کے بعد کی ہے۔

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحابہ وبارک وسلم)

علم غیب: "اولیاء اللہ کے لئے علم غیب (العلم الخاص) اللہ کے اعلام وعطاء سے [illegible] نہیں.........ممکن ہے کہ اللہ نے اپنے انبیاء کو جو علم (غیب) عطا کیا ہے' اس میں سے بعض اولیاء کو بھی عطا فرمائے۔ ہاں اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ اس کا شیخ اللہ کے اعلام وعطا کے بغیر ذاتی طور پر علم رکھتا ہے تو پھر وہ مشرک ہے۔ اللہ کے اعلام سے نبی ﷺ نے فرمایا:

"فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ"

پس جو کچھ آسمانوں زمینوں میں ہے مجھے سب کا علم حاصل ہو گیا"۔

(ہدیۃ المہدی ص ۳۶، ۱۰۷ ملخصا)

دیدار الٰہی: "مذہب راجح یہ ہے کہ شب معراج نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں سے اللہ کا دیدار کیا اور یہی ہمارے امام احمد بن حنبل کے نزدیک مختار ہے"۔

(ہدیۃ المہدی ص ۱۹)

مقام محمود: "شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا۔ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے عرش پر بٹھائے گا۔

حضرت مجاہد نے کہا:

مقام محمود سے یہی مراد ہے۔ نبی ﷺ کی شفاعت چھ قسم پر ہے۔ محشر کو جلد فیصلہ کرانا، اور لوگوں کو طویل انتظار سے چھٹکارا دلانا، بلا حساب جنت میں داخل کرنا، بعض دوزخیوں کو دوزخ میں جانے سے روکنا، بعض جہنمیوں کو جہنم سے نکالنا، درجات بلند کرانا، ابوطالب کی طرح بعض کفار کے عذاب میں تخفیف کرانا"۔

(ہدیۃ المہدی ص ۷۷، ۱۱۹ ملخصا)

دیدار مدینہ: (ابن تیمیہ کے برعکس) "امام الحرمین، غزالی، سیوطی، ابن حجر مکی، ابن امام، حافظ ابن حجر، نووی جیسے کثیر التعداد جلیل القدر علماء سلف وخلف نے انبیاء واولیاء کی قبر کی زیارت کو جائز کہا ہے' کیا یہ حضرات مشرک ہیں؟" (ہرگز نہیں)

(ہدیۃ المہدی ص ۳۱)

دست بستہ سلام وحاضری: "آداب زیارت میں سے ہے کہ قبلہ کی طرف پشت کرے' روضہ پاک کی طرف منہ کرے۔ نماز کی طرح داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر دست بستہ کھڑا ہو۔ حضور ﷺ سے شفاعت ودعا کے لئے سوال کرے اور یہ سلام پڑھے۔

"السلام علیك یا رسول اللہ، السلام علیك یا حبیب اللہ،
السلام علیك یا اکرم الخلق"۔ الخ۔

جس نے ایسا کرنے والوں کو مشرک کہا اس نے غلو وحد سے تجاوز کیا حالانکہ یہ اسلام میں منع ہے"۔ (ہدیۃ المہدی ص ۳۰، نزل الابرار ص ۲۸)

قبر پر دعا: ''میرے نزدیک مواضع متبرکہ بالخصوص قبر نبوی پر دعا کی جلد قبولیت کی امید ہے۔ علامہ جزری نے فرمایا ''اگر قبر نبوی پر دعا قبول نہیں تو اور کہاں قبول ہوگی؟'' امام شافعی نے فرمایا (کہ دعا کی قبولیت وحاجت پوری ہونے کے لئے) امام موسیٰ کاظم کی قبر تریاق مجرب ہے۔

ابن حجر مکی نے امام شافعی سے نقل کیا ہے کہ ''میں امام ابوحنیفہ کی قبر سے برکت حاصل کرتا ہوں۔ اور جب کوئی حاجت ہوتی ہے آپ کی قبر کے پاس دوگانہ پڑھ کر دعا کرتا ہوں تو میری حاجت پوری ہوتی ہے۔ حضرت فاطمۃ الزہرا شہدائے اُحد کی قبروں پر جا کر دعا مانگتی تھیں''۔

(ہدیۃ المہدی ص ۲۲، ۳۲، ۳۳) ملخصاً

فیوضات قبر: (ابن تیمیہ جیسے) ''قاصر و ناقص لوگوں نے شبہ وارد کیا ہے کہ ارواح صلحاء وقبور اولیاء سے فیوض وبرکات دل کی ٹھنڈک اور انوار کا حصول کیسے ممکن ہے؟ حالانکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ان کے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور سید احمد نے متاخرین میں سے اور امام شافعی وابن حجر مکی نے متقدمین میں سے اس کو ثابت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کا ایسا تجربہ ومشاہدہ ہے کہ مجال انکار نہیں''۔ (ہدیۃ المہدی ص ۲۲، ۶۳)

۴ نکات: ''اللہ کے اذن ورضا سے حل مشکلات وقضاء حاجات کے لئے امداد ومدد کرنا انبیاء واولیا کی شان ہے۔ جس نے ان سے مدد مانگنے والوں کو مشرک کہا اس کا کلام صحیح نہیں۔ زیارت کے لیے آنے والوں کے حق میں اہل قبر کے دعا فرمانے میں کیا مانع ہے؟ جبکہ اہل قبر سے سوال مردوں سے سوال نہیں بلکہ ارواح اولیاء سے سوال ہے (جو بہر حال زندہ ہیں) قبر اور صاحب قبر میں فرق ہے۔ سوال قبر والے سے ہوتا ہے

کہ قبر کی ظاہری مٹی وپتھر سے۔ قبر کو بتوں پر قیاس نہیں کر سکتے اس لیے کہ بتوں کے لیے دوسرا حکم ہے وہ خاص کفر کا شعار ہیں اور اللہ نے انہیں رجس وپلید قرار دے کر ان سے بچنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور ارواح انبیاء واولیاء بتوں کی جنس وقبیلہ سے نہیں بلکہ جنس ملائکہ بلکہ ان سے بھی اشرف ہیں۔ پس ان ارواح وقبور کا قیاس ملائکہ پر کیا جائے گا نہ کہ بتوں پر۔ ہاں اگر کوئی صاحب قبر کی بجائے صرف پتھر مٹی کے ظاہری ڈھانچے سے سوال کرے (یعنی مغز کی بجائے چھلکے ہی کو مقصود سمجھ لے) تو اس کا حکم بت کا ہوگا'' (مگر کوئی عاقل مسلمان ایسا نہیں کر سکتا)۔ (ہدیۃ المہدی ص ۲۲، ۲۸)

برزخی زندگی: ''قبروں والے زائرین کا سلام وکلام سنتے ہیں' سلام ودُعا کہنے والوں کو پہچانتے ہیں' ان سے مانوس ہوتے ہیں۔ ان میں سے کئی حضرات نمازیں پڑھتے اور تلاوت کرتے ہیں، آپس میں ملاقات وزیارتیں کرتے' نعمتیں پاتے اور لباس پہنتے ہیں۔ جنتی میوے کھاتے اور وہاں کا پانی پیتے ہیں۔ اپنے زائرین کے حالات جانتے' انہیں دیکھتے اور سلام کا جواب دیتے ہیں اُن کے بعد مرکر جو ان کے پاس پہنچتے ہیں۔ ان سے اہل وعیال اور دنیا کے حالات پوچھتے ہیں۔ اپنی اولاد واہل خاندان کی نیکیوں سے خوش ہوتے اور ان کی بدعملی ونافرمانی سے غمگین ہوتے ہیں اور خواب میں زندوں کی ارواح سے ملاقات بھی کرتے ہیں''۔ (ہدیۃ المہدی ص ۸۹، ۶۱)

ختم شریف (نذر ونیاز): ''ہر بدنی ومالی عبادت کا ثواب، صدقہ وختم قرآن کی طرح ختم بخاری وغیرہ کا اموات کو پہنچتا ہے اور انہیں زندوں کے عمل سے نفع ہوتا ہے۔ اگر کوئی اللہ کیلئے نذر دے اور اس کا ثواب بطریق ہدیہ نبی، ولی یا کسی مسلمان کی روح کو پہنچائے جسے لوگ فاتحہ (خوانی) کہتے ہیں تو یہ جائز ہے۔ لوگ انبیاء اولیاء کی جو نیاز پکاتے ہیں اگر اس کا معنیٰ ان کی روح کو ثواب کا ہدیہ وتحفہ بھیجنا ہے تو یہ حلال ہے۔ نبی

وولی کی ایسی نذر ممانعت میں داخل نہیں ہے۔ بزرگان دین کو جو ہدیہ بھیجا جاتا ہے عرف میں اسے نذر کہا جاتا ہے"۔ (ہدیۃ المہدی ص ۳۸، ۴۱، ۱۰۷ ملخصا)

غیر اللہ کا نام: "ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ"

(جس پر غیر اللہ کا نام لیا جائے) وہ ہے جو بتوں کیلئے ذبح کیا گیا اور بوقت ذبح اس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا۔ جمہور مفسرین کا یہی قول ہے اور بعض علماء نے تصریح کی ہے کہ جس حیوان پر غیر اللہ کا نام لیا گیا جب وہ اللہ کے نام پر ذبح ہوا، تو حلال ہے"۔ (ہدیۃ المہدی ص ۳۹ ملخصا)

یزید پلید: "ہمارے امام حسین نے یزید لعنۃ اللہ پر خروج کیا، اس لئے کہ اکثر اہل مدینہ اور آپ نے اس کی بیعت نہیں کی تھی اور جو بیعت کر بیٹھے تھے انہوں نے بھی جب یزید کا فسق و فجور والحاد دیکھا تو اس کی بیعت توڑ دی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے کلمۃ اللہ بلند کرنے اور شرع متین قائم کرنے کیلئے اپنی جان قربان کر دی اور صدیقین و شہداء کے سردار بن گئے۔ جس نے آپ کی شہادت کا انکار کیا اور آپ کو باغی گمان کیا، اس نے سخت فاحش کا ارتکاب کیا، شدید غلطی کی"۔ (ہدیۃ المہدی ص ۹۸)

کاش: موجودہ غیر مقلد وہابی "ہدیۃ المہدی" کی روشنی میں اپنی مفسدانہ تبلیغ و گمراہ کن نظریات کا جائزہ لیں۔

============

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللہ
وعلیٰ آلك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللہ

تحفۂ وہابیہ

مسئلہ طلاق ثلاثہ

قرآن وسنت اجماع اُمت واکابر علماء وہابیہ سے
بیک وقت تین طلاق کے وقوع کا ثبوت

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قرآن مجید میں اللہ کریم نے قابل رجوع ومصالحت اور نا قابل رجوع ومصالحت طلاق کی تفصیل بدیں ترتیب بیان فرمائی:

وَالۡمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوۡٓءٍ (پارہ ۲، سورہ البقرہ، آیت ۲۲۸)

یعنی ''طلاق یافتہ عورتیں اپنی جانوں کو روکے رہیں (عدت گزاریں) تین حیض تک''۔

آگے فرمایا: وَبُعُوۡلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ اِنۡ اَرَادُوۡۤا اِصۡلَاحًا

(پارہ ۲، سورہ البقرہ، آیت نمبر ۲۲۸)

''اور ان کے شوہروں کو اس مدت (عدت) کے اندران کے پھیر لینے (رجوع کر لینے) کا حق پہنچتا ہے اگر اصلاح (وملاپ) چاہیں''۔ پھر فرمایا:

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمۡسَاكٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِیۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ

(پارہ ۲، سورہ البقرہ، آیت نمبر ۲۲۹، رکوع ۱۲)

''یہ طلاق (رجعی) دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا یا احسان (نیکوئی) کے ساتھ چھوڑ دینا''۔

معلوم ہوا: کہ جس طلاق کے بعد خاوند کو عدت میں عورت سے رجوع ومصالحت کا حق ہے وہ رجعی طلاق صرف دو عدد ہے جس کے بعد چاہے تو طریق معروف وبھلائی کے ساتھ رجوع کر کے عورت کو روک لے اس سے اچھا سلوک کرے بد سلوکی نہ کرے اور چاہے تو احسان ونیکوئی کے ساتھ چھوڑ دے اور عدت گزر جانے دے اور دونوں صورتوں میں اس سے زیادتی نہ کرے۔

سبحان اللہ! کیسی نفیس ترتیب اور حسن اخلاق ونیک سلوک کی کتنی پیاری تعلیم ہے۔

رجعی طلاقوں کے بعد **تیسری طلاق** کے متعلق فرمایا:

فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنۡۢ بَعۡدُ حَتّٰی تَنۡكِحَ زَوۡجًا غَیۡرَهٗ

(پارہ ۲، سورہ البقرہ، آیت ۲۳۰)

''پس اگر خاوند نے تیسری طلاق دی تو اس کے بعد عورت اس کیلئے حلال نہ ہوگی جب تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے''۔

واضح ہو گیا کہ قابل رجوع ومصالحت صرف دو مرتبہ کی طلاق ہے اس سے زائد تین طلاق قابل رجوع ومصالحت نہیں۔ اگر خاوند نے تین طلاقیں دے دیں تو پھر وہ پہلے خاوند کیلئے حلال نہ ہوگی جب تک کہ عدت گزار کر دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر چکی ہو اور نکاح باقاعدہ حقوق زوجیت کے ساتھ ہو محض لفظی وظاہری طور پر نہ ہو یعنی تین طلاق کے بعد بغیر حلالہ شرعی پہلے خاوند کیلئے عورت حلال نہ ہوگی۔ (والتفصیل فی الکتب)

چونکہ: قرآن مجید نے صرف دو مرتبہ کی طلاق قابل رجوع قرار دی ہے اس لئے کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ دو سے زائد تین طلاق ہونے کے باوجود حلالہ مذکورہ کے بغیر عورت کو تین طلاق دینے والے کیلئے قابل واپسی قرار دے کر حرام کاری کا دروازہ کھولے۔ (والعیاذ باللہ)

سوال: تین طلاق کے بعد عورت تب حرام ہوگی جبکہ تین طلاقیں وقفہ وقفہ کے بعد علیحدہ علیحدہ دی جائیں۔ ایک ہی مجلس میں ایک ہی مرتبہ تین طلاق دینا ایک ہی کے حکم میں ہے جو قابل رجوع ہے۔

جواب: تین کے عدد کو ایک قرار دینا عقل ونقل کے خلاف ہے جو عقل وانصاف وتحقیق سے محروم غیر مقلدین کے علاوہ کسی اہل علم وباشعور پر مخفی نہیں۔ جب قرآن مجید نے صرف دو طلاقیں قابل رجوع قرار دے کر اس میں حصر کر کے دو طلاق میں رجوع کی حد بندی فرما دی ہے تو پھر کسی کو تین طلاق قابل رجوع قرار دے کر یہ حد بندی توڑنے کا کیا حق پہنچتا ہے؟ چاہے یکبارگی تین طلاقیں ہوں یا علیحدہ علیحدہ جو تین طلاق کو ایک قرار

دے کر قابل رجوع قرار دیتا ہے اس پر فرض ہے کہ وہ ہماری طرح قرآن مجید کی روشنی میں تین طلاق کو قابل رجوع قرار دینے کی تصریح پیش کرے اور مذکورہ قرآنی ترتیب میں اس کی گنجائش دکھائے مگر ہرگز نہیں دکھا سکے گا۔

اجماع اُمت: جس مسئلہ کی بنیاد ہم نے قرآن مجید سے صراحت کے ساتھ بیان کی ہے۔اسی پر اجماع اُمت اور ''آئمہ اربعہ'' کا اتفاق ہے۔چنانچہ مفسر قرآن علامہ صاوی علیہ الرحمۃ نے مسئلہ ہذا پر دیگر تفاسیر وتحقیقات کا خلاصہ بدیں الفاظ بیان فرمایا ہے کہ ''تیسری طلاق ایک ہی مرتبہ دو طلاق کے بعد واقع ہو یا دو مرتبہ دو طلاق کے بعد۔جس کا معنی یہ ہے کہ تین طلاق ایک ہی مرتبہ واقع ہو یا متعدد مرتبہ اس کے بعد عورت پہلے خاوند کو حلال نہ ہوگی جیسا کہ اس نے کہا تو (یکبارگی) تین طلاق سے مطلقہ ہے'' اور اس مسئلہ پر اجماع ہے اور یہ قول کہ ایک مرتبہ تین طلاق کہنے سے واقع نہ ہوگی مگر ایک ہی (رجعی) یہ ابن تیمیہ حنبلی کے علاوہ اور کسی سے معروف ومنقول نہیں جبکہ خود اس کے مذہب حنبلی کے آئمہ نے بھی اس کا رد کیا ہے۔یہاں تک کہ علماء نے فرمایا ''ابن تیمیہ ضال ومضل ہے (یعنی خود گمراہ ہے اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا)۔(والعیاذ باللہ)

(تفسیر صاوی علی الجلالین جلد ۱،ص ۱۰۷)

فائدہ: درس نظامی کی مشہور ومتداول تفسیر جلالین ص ۳۵ کے حاشیہ نمبر ۵ پر بھی تفسیر صاوی کی مذکورہ عبارت نقل کرکے یکبارگی تین طلاق واقع ہونے پر اجماع اور ابن تیمیہ کو ضال ومضل نقل کیا گیا ہے۔

تحقیق مذکور: کے بعد ہر صاحب ایمان باانصاف وپاکدامن اور پاکیزہ کردار مسلمان سے اپیل ہے کہ وہ مسئلہ ہذا پر غور کرے اور اپنے پاک ضمیر سے فیصلہ طلب کرے کہ اسے قرآن مجید کی روشنی میں اجماع اُمت اور مسلمہ چاروں امامانِ امت (آئمہ اربعہ)،

اہلیان ملت اور اہل اسلام کے سواد اعظم کی راہ اختیار کرنی چاہیئے یا ان سب کا دامن چھوڑ کر ''ضال ومضل ابن تیمیہ'' کی بدعت کی پیروی کرکے شرعی حد بندی توڑ کر بدکاری کا دروازہ کھولنا چاہیئے۔ ع.....دل صاحب ایمان سے انصاف طلب ہے

''تحفۂ وہابیہ'': مذکورہ تصریحات کے بعد ''تحفۂ وہابیہ'' کا حوالہ بھی خالی از فائدہ نہیں اور اگر وہابی اس کے باوجود ہٹ دھرمی اور ''میں نہ مانوں'' کا مظاہرہ کریں اور ''تحفۂ وہابیہ'' کی بھی قدر نہ کریں تو پھر ان کی ناشکری وسرکشی میں کیا شبہ ہے؟ ''تحفۂ وہابیہ'' وہابی مذہب کی مستند تاریخی کتاب ہے جو پہلے نجدی سعودی حکمران ملک عبدالعزیز کے حکم سے مولوی اسماعیل غزنوی وہابی نے آفتاب برقی پریس امرتسر سے شائع کی تھی۔ اس کتاب کے ص ۲۷ پر وہابیہ کے شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بیٹے ''امام عبد اللہ'' بن ابن عبدالوہاب کا یہ فتویٰ درج ہے کہ ''چند مسائل میں ہماری ان (ابن تیمیہ اور ابن قیم) سے مخالفت سب کو معلوم ہے،مثلاً طلاق ثلاثہ مجلس واحد میں بلفظ واحد ہم تین کہتے ہیں جس طرح آئمہ اربعہ فرماتے ہیں''۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔ کے مصداق ''تحفۂ وہابیہ'' کے مذکورہ فتویٰ سے معلوم ہوا کہ مسئلہ طلاق ثلاثہ میں امام الوہابیہ کا فتویٰ اور نجدی سعودی حکمرانوں کا فیصلہ بھی آئمہ اربعہ اور سواد اعظم کے مطابق ہے۔جس سے انحراف کرکے ابن تیمیہ ضال ومضل ومبتدع قرار پایا۔بات بات پر اہلسنّت کو ناحق بدعتی قرار دینے والے وہابیوں کو مسئلہ ہذا میں ایک ضال ومضل ومبتدع شخص کی بدعت کی پیروی کرتے ہوئے کچھ تو خوف خدا ہونا چاہیئے۔

بڑے پاکباز و بڑے پاک طینت
جناب آپ کو کچھ ہمیں جانتے ہیں

انتباہ: یاد رہے کہ جس ابن تیمیہ کے ضال ومضل ومبتدع ہونے کا ذکر ہوا ہے یہ وہی

بدنصیب و بدعقیدہ شخص ہے جس نے طلاق ثلاثہ کو ایک قرار دینے کی بدعت ضلالہ کے علاوہ اپنی مبتدعانہ تخریبی ذہنیت کے تحت اکابر علماء اُمت کے برعکس اُمت مسلمہ میں افتراق و انتشار کی سعی مذموم کی بناء پر ہمارے پیارے رسول اللہ (ﷺ) کے روضۂ اقدس کی زیارت کے سفر کو ناجائز و معصیت و گناہ قرار دیا۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

حضور پُر نور (ﷺ) کو مردہ و بے اختیار قرار دیا۔ آپ کا وسیلہ پیش کرنا اور پکارنا اور آپ سے استغاثہ و فریاد کرنا بدعت و شرک ٹھہرایا بلکہ معاذ اللہ حضور کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ (رضی اللہ عنہا) کو بھی غیر مسلم قرار دیا۔ (ولا حول ولا قوۃ الا باللہ)

جیسا کہ ابن تیمیہ کی کتاب "الوسیلہ" و "الرد علی الاخنائی" میں اس کے مذکورہ عقائد باطلہ کی تصریحات ہیں اور انہی عقائد باطلہ کی بناء پر اکابر علماء اُمت و محدثین و بزرگان دین نے ابن تیمیہ کا ردِّ بلیغ و ردِّ شدید فرمایا۔ خصوصاً علامہ امام یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب "شواہد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق (ﷺ)" میں بھی

کتنا ستم ہے کہ غیر مقلدین وہابی اور سب کو چھوڑ کر محض اپنی نفسانی ہوس کیلئے ایسے گستاخانہ عقائد باطلہ و نظریات فاسدہ رکھنے والے ابن تیمیہ کی تقلید میں تین طلاق کو ایک قرار دے کر مطلقہ عورتوں کو بغیر حلالہ دوبارہ بیوی بنانے پر بضد ہیں۔ یہ لوگ حلالہ کے مسئلہ پر تو بہت شرماتے ہیں لیکن غیر حلالی بے نکاحی عورت رکھنے پر کوئی شرم محسوس نہیں کرتے اور نہ غیر حلالی اولاد کی پیدائش پر شرمندہ ہوتے ہیں۔ (استغفر اللہ)

حقیر اقلیت: یہ بات بھی ذہن نشین ہونی چاہیئے کہ دیوبندی وہابی اگرچہ غیر مقلدین وہابیہ کے "تقویۃ الایمانی" بھائی ہیں مگر مسئلہ طلاق ثلاثہ میں علماء دیوبند کا فتویٰ بھی اجماع اُمت و آئمہ اربعہ کے تابع اور غیر مقلدین کے خلاف ہے۔ لہٰذا غیر مقلد وہابیہ جب دیوبندی وہابیہ سے بھی کٹ گئے تو غیر مقلدین نہایت اقلیت ہونے کے باعث نہایت نامقبول و غیر معتبر قرار پائے، جن کی بات کا کوئی اعتبار و وزن نہ رہا۔ اب کون ایسا

خوف خدا رکھنے والا صحیح الدماغ شخص ہے جو سواد اعظم و اُمت کی عظیم اکثریت سے کٹ کر اور ایک حقیر اقلیت کے کہنے پر تین طلاق دینے کے بعد بغیر حلالہ بے نکاحی مطلقہ عورت گھر میں رکھ کر غیر حلالی عورت کے ذریعے گھر میں غیر حلالی اولاد کا اضافہ کرے۔

فالی اللہ المشتکیٰ۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

لمحہ فکریہ: طلاق ثلاثہ کی طرح ۲۰ تراویح بھی اجماعی و متفقہ مسئلہ ہے اور سعودی وہابی ۲۰ تراویح ہی کے قائل و عامل ہیں، جس کا دل چاہے سعودی وہابی علماء سے فتویٰ طلب کرے یا حرمین شریفین میں ماہ رمضان گزارنے والوں سے پوچھ لے کہ مسجد حرام و مسجد نبوی میں ۲۰ تراویح پر شروع سے آج تک عملدرآمد ہو رہا ہے مگر پاک و ہند کے وہابیہ کا حال "شتر مرغ" کی طرح ہے کہ یوں تو نجدی سعودی علماء و حکام کی قصیدہ خوانی کرتے نہیں تھکتے۔ مگر طلاق ثلاثہ و ۲۰ تراویح کے مسئلہ میں نہ ان کی اُن سے بنتی ہے نہ علماء دیوبند سے اور سب سے کٹ کر اور الگ ہو کر دونوں مسئلوں میں اپنی 'ڈیڑھ اینٹ" کی مسجد کھڑی کر لیتے ہیں اور نام نہاد اہلحدیث کہلانے کے باوجود انہیں نہ ارشاد قرآنی:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (پارہ ۴، سورہ آل عمران، آیت ۱۰۳)

پر نظر ہے نہ "غیر سبیل المومنین" کی وعید کا کچھ خوف ہے اور نہ ہی ان احادیث مبارکہ کی کچھ پرواہ ہے کہ: اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَم ۔ يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ ۔ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّه (مشکوٰۃ شریف ص ۳۰۔۳۱)

صاف ظاہر ہے کہ ان کا اہلحدیث و مدعیانِ اہلحدیث ہونے کا دعویٰ سراسر جھوٹ اور فراڈ ہے۔ (والعیاذ باللہ)

یہ آئمہ کرام کے "غیر مقلد" ہو کر درحقیقت اپنے نفس کے مقلد و خود ساختہ مذہب کے پیروکار ہیں اور ان کا نجدی سعودی علماء و حکومت کی قصیدہ خوانی کرنا محض "ایڈ" حاصل کرنے اور پیسہ بٹورنے کیلئے ہے۔

بہر حال: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک طرف اجماعِ اُمت ہو' آئمہ اربعہ ہوں' جمہور علماء اُمت ہوں' خود وہابیوں کے ہم عقیدہ و ہم مسلک علماء دیوبند و نجدی سعودی علماء اور امام الوہابیہ کا ''تحفۂ وہابیہ'' ہو اور دوسری طرف ایک حقیر ترین اقلیت اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد میں حق بجانب ہو' ایسا نہیں ہو سکتا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

''رُوحانی فیصلہ'': شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''میں عالم رؤیا میں رسول اکرم شفیع اعظم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! ایک شخص اپنی بیوی کو کہتا ہے کہ تجھے تین طلاقیں ہیں' تو کیا تین طلاقیں ہی واقع ہوں گی یا ایک رجعی ہو گی؟'' فرمایا ''خاوند کے کہنے کے مطابق تین واقع ہوں گی''۔ میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ پوچھنا چاہتا ہوں''۔ فرمایا ''تین طلاقیں واقع ہوں گی اور وہ عورت اُس پر حرام ہو گی حتیٰ کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے''۔ اس پر ایک شخص نے رسول اللہ (ﷺ) سے بحث شروع کر دی اور وہ ابلیس تھا۔ میں نے دیکھا کہ سید دو عالم ﷺ کا چہرہ انور سُرخ ہو گیا اور بلند آواز سے جھڑک کر فرمایا ''کیا تم بدکاری کرنا چاہتے ہو؟'' پھر حضور نے بار ہا فرمایا ''یہ تین طلاقیں ہیں' یہ تین طلاقیں ہیں''۔

(کتاب سعادۃ الدارین ص ۴۷۷، از علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ)

''اہلحدیث'' رسالہ میں تین طلاق پر مسجد نبوی کے خطیب و جسٹس مدینہ منورہ کا خطبہ جمعہ

۳۰۔ اپریل ۱۹۷۷ء جمعۃ المبارک کا خطبہ خطیب مسجد نبوی و مدینہ کے چیف جسٹس فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن صالح نے ارشاد فرمایا جس میں کہا کہ ''معاشرتی برائیوں میں سے ایک یہ ہے کہ آج کل بلاوجہ اپنی بیوی کو بیک وقت ایک ہی مجلس میں

تین طلاقیں دینے کا رُجحان چل نکلا ہے۔ اس رُجحان کی حوصلہ شکنی کرنا فرض ہے۔

تین طلاق: ان کم عقل لوگوں کو خدا خوفی سے کام لینا چاہیئے جو بلاوجہ ایک مجلس میں اپنی بیوی کو تین طلاق دے کر معاشرہ کی فضاء کو مکدر کرتے ہیں۔ ہمارے مشاہدے میں ہے کہ یہ اقدام کر گزرنے کے بعد ندامت ہوتی ہے لیکن اس وقت پانی سر سے گزر چکا ہوتا ہے اور بعد میں شرمندگی بے سود اور بے فائدہ ہوتی ہے۔ دائیں بائیں دیکھتا ہے' کبھی کسی کے پاس جاتا ہے اور کبھی کہیں ٹھوکریں کھاتا ہے اور ایسے مفتی کی تلاش میں ہوتا ہے جو اسے فتویٰ دے کہ تیری بیوی تجھ پر حرام نہیں ہوئی کیونکہ تین طلاقیں واقع ہی نہیں ہوئیں۔

نبی اکرم (ﷺ) کے پاس ایک مرتبہ ایک ایسا آدمی آیا' جس نے بیک وقت ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دی تھیں۔ حضور علیہ السلام کو جب اس کی خبر ملی تو آپ کا چہرہ مبارک غصے سے سرخ ہو گیا۔ فرمایا کہ ''میری موجودگی میں ہی تم نے اللہ کی کتاب کو کھلونا بنا لیا ہے''۔ ایلعب بکتاب اللہ وانا بین اظھر کم

(حضور کی اس قدر ناراضگی سے معلوم ہوا کہ یکدم تین طلاق کے غلط طریقہ کے باوجود عورت حرام ہو گئی' رجوع کی گنجائش نہ رہی۔ اگر تین کے بعد رجوع کی گنجائش ہوتی تو ایسی ناراضگی نہ فرماتے)

سیدنا ابن عباس (رضی اللہ عنہ) کے پاس ایک آدمی آیا' جس نے ایک ہی مجلس میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ ''تو نے اپنے پروردگار کی بھی نافرمانی کی ہے اور تیری بیوی بھی تجھ پر حرام ہو گئی''۔

عَصَیْتُ رَبَّكَ وَ بَانَتْ مِنْكَ اِمْرَءَ تُكَ

اجماعِ صحابہ: خلیفۂ راشد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں یہ وبا عام ہو گئی کہ لوگ ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دیتے۔ جب یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچا تو آپ

نے تمام جلیل القدر صحابہ کرام کو اکٹھا کر کے اس معاملہ پر غور وفکر کرنے کی دعوت دی اور فرمایا کہ ”لوگ ایک نقصان دہ اور ضرر رساں کام میں جلدی کر رہے ہیں...... اب اگر کوئی ایک مجلس میں بیک وقت تین طلاقیں دیدے تو وہ تینوں ہی نافذ ہوں گی اور آئندہ کیلئے اس پر بیوی حرام ہو جائے گی“۔

اجماع صحابہ: صحابہ کرام نے اس رائے سے اتفاق کیا اور کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا یعنی یہ مسئلہ اجماع صحابہ سے ثابت ہے۔

شرعی طریقہ: شریعت نے اس معاملہ میں بھی ہماری راہنمائی فرمائی ہے۔ طلاق شرعی کا طریقہ بتلایا ہے لیکن ساتھ ساتھ تنبیہ کی ہے کہ یہ آخری حد ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ“

(پارہ ۲، سورہ البقرہ، آیت ۲۲۹)

یعنی جس طلاق کے بعد رجوع ہو سکتا ہے وہ تو دو ہی ہیں جو دو دفعہ کر کے دی جائیں پھر دو طلاقوں کے بعد (رجوع کر کے) یا تو دستور کے مطابق بیوی کو اپنی زوجیت میں رکھنا ہے یا حسن سلوک کرتے ہوئے اُسے رُخصت کر دینا ہے۔

طلاق ثلاثہ: اس کے بعد فرمایا:

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ

(پارہ ۲، سورہ البقرہ، آیت ۲۳۰)

اگر عورت کو تیسری بار طلاق دے دی تو اس کے بعد جب تک (حلالہ نہ ہو یعنی بعد از عدت) عورت کسی دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے اس کیلئے حلال نہیں ہو سکتی یعنی دوسرا خاوند طلاق دے تو (بعد از عدت) پہلے کیلئے حلال ہو سکتی ہے (ورنہ نہیں)

(ہفت روزہ الاسلام ”اہلحدیث“ لاہور ۷۷-۷-۸)

خطیب مسجد نبوی و مدینہ کے چیف جسٹس کے اس جامع فتویٰ کے باوجود غیر مقلدین کا تین کو ایک قرار دینا شدید ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے؟ اور سنئے

مسئلہ طلاق ثلاثہ۔ ایک ”اہلحدیث“ عالم کی نظر میں

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ”فتاویٰ ثنائیہ“ کے حواشی میں ”اہلحدیث عالم“ مولوی شرف الدین نے بھی از روئے تحقیق و انصاف اجماع اُمت کی موافقت میں حسب ذیل مضمون میں تین طلاق کو ایک قرار دینے والے غیر مقلدین وہابیوں کو بدیں الفاظ جھنجھوڑا ہے کہ...... ”اصل بات یہ ہے کہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین سے لے کر سات سو سال تک کے سلف صالحین، صحابہ و تابعین و محدثین سے تو تین طلاق کا ایک مجلس میں واحد شمار ہونا ثابت نہیں۔

(مَنِ ادَّعٰى فَعَلَيْهِ الْبَيَانُ بِالْبُرْهَانِ وَ دُوْنَهٗ خَرْطُ الْقَتَادِ)

کتاب ”الاعتبار فی بیان الناسخ والمنسوخ من الآثار“ میں امام حازمی نے ابن عباس کی مسلم کی حدیث (متعلقہ تین طلاق) کو منسوخ بتایا ہے اور تفسیر ابن کثیر میں بھی ”الطلاق مرتان“ کے تحت ابن عباس سے جو صحیح مسلم کی حدیث تین طلاق کے ایک ہونے کا راوی ہے (اس سے) دوسری حدیث نقل کی ہے جو سنن ابوداؤد میں باب نَسْخُ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيْقَاتِ الثَّلَاثِ بسند خود نقل کی ہے۔

”عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الرَّجُلَ كَانَ اِذَا طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ فَهُوَ اَحَقُّ بِرُجْعَتِهَا وَاِنْ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا فَنَسَخَ ذٰلِكَ فَقَالَ "اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ“ (الآیہ) (عون المعبود جلد ۲، ص ۲۲۵)

امام نسائی نے بھی اسی طرح صفحہ ۱۰۱، جلد ۲، میں باب منعقد کیا ہے اور یہی حدیث لائے ہیں اور دونوں اماموں نے اس پر سکوت کیا ہے اور ان دونوں کے نزدیک یہ حدیث صحیح اور حجت ہے جب ہی تو لائے ہیں اور باب منعقد کیا ہے اور ابن کثیر نے بھی

مرسلاً وسنداً نقل کر کے کہا ہے کہ ابن جریر نے ابن عباس کی اس حدیث کو آیت مذکورہ کی تفسیر بتا کر اسی کو پسند کیا ہے کہ پہلے جو تین طلاق کے بعد رجوع کر لیا کرتے تھے۔۔۔ اس حدیث سے منسوخ ہے۔

پس یہ حدیث مذکورہ محدث ابن کثیر وابن جریر دونوں کے نزدیک صحیح ہے۔ جیسے کہ مستدرک میں حاکم نے صحیح الاسناد لکھا ہے۔ امام فخر الدین رازی کی تحقیق بھی یہی ہے اور امام ابوبکر محمد بن موسیٰ بن عثمان حازمی نے "کتاب الاعتبار" میں اپنی سند سے نقل کر کے لکھا ہے۔

فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ الطَّلَاقَ جَدِيْداً مِنْ يَّوْمَئِذٍ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ طَلَّقَ اَوْلَمْ يُطَلِّقْ حَتّٰى وَقَعَ الْاِجْمَاعُ فَنَسَخَ الْحُكْمُ الْاَوَّلُ ۔ الخ۔

اور سنن ابی داؤد کی نسخ کی حدیث کی سند میں راوی علی بن حسین اور حسین ابن واقد پر جو علامہ ابن قیم نے اعتراض یا کلام کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ علی بن حسین کو تقریب التہذیب میں صدوق وہم لکھا ہے مگر امام نسائی جو بڑے متشدد ہیں انہوں نے اور دوسرے محدثین نے کہا ہے: لیس به باس اور وہم سے کون بشر خالی ہے۔

لہٰذا یہ کوئی جرح نہیں راوی معتبر ہے۔ خصوصاً جبکہ محدثین مذکور نے حدیث کو صحیح تسلیم کیا ہے اور حسین بن واقد کو تقریب میں ثقہ لہ اوہام لکھا ہے اور یہ راوی رواۃ صحیح مسلم سے ہے اور یہ لغو اعتراض کہ یہ ابن عباس کا سہو ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ابن عباس کو سہو ہو گیا تھا تو پھر ان کی مسلم کی حدیث بھی سہو ہے۔ (فَلَا حُجَّةَ فِيْهِ)

اور وجوہ کلام میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ محدثین نے مسلم کی حدیث مذکور کو شاذ بھی بتایا ہے نیز یہ کہ اس میں اضطراب بھی بتایا ہے۔ تفصیل شرح صحیح مسلم نووی، فتح الباری وغیرہ مطولات میں ہے۔ نیز یہ کہ ابن عباس کی مسلم کی حدیث مذکورہ مرفوع نہیں یہ بعض صحابہ کا فعل ہے جن کو نسخ کا علم نہ تھا۔ نیز یہ کہ مسلم کی یہ حدیث امام حازمی و تفسیر ابن جریر وابن کثیر وغیرہ کی تحقیق سے بظاہر قرآن وسنت صحیح واجماع صحابہ وغیرہ آئمہ محدثین کے خلاف ہے لہٰذا حجت نہیں ہے۔ (شرفیہ بر فتاویٰ ثنائیہ جلد ۲، ص ۲۱۶)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ○

"تم فرماؤ! کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو"
(پارہ ۱۰، رکوع ۱۴، سورہ التوبہ، آیت ۶۵)

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ط وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ

"اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور بے شک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی"۔ (پارہ ۱۰، رکوع ۱۶، سورہ التوبہ، آیت ۷۴)

علماءِ دیوبند کے عقائد و مسائل کا لرزہ خیز بیان

دغا کی دالؔ یاجوج کی یےؔ اس میں
وطن فروشی کا واؤؔ بدی کی بےؔ اس میں
جو اس کی نونؔ میں نار جحیم غلطاں ہے
تو اس کی دالؔ سے دہقانیت نمایاں ہے
ملے یہ حرف تو بے چارہ دیوبند بنا
برے خمیر سے شہر ناپسند بنا

(ماہنامہ تجلی دیوبند فروری ۱۹۵۷ء)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

حبیب خدا:

شب اسریٰ کے دولہا نبی غیب دان و عالم ما کان و ما یکون حضور پُر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشہور و معتبر حدیث کے مطابق ملک شام و یمن کیلئے برکت کی دعا فرمائی تو اہل نجد نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! ہمارے نجد کیلئے بھی''۔ آپ نے پھر شام و یمن کیلئے دعاء برکت فرمائی۔ انہوں نے پھر نجد کیلئے عرض کیا' اس پر آپ نے فرمایا کہ ''وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہیں شیطان کا گروہ نمودار ہوگا''۔

(بخاری' مشکوٰۃ ص ۵۸۲، والعیاذ باللہ تعالیٰ)

فائدہ:

اس پیشین گوئی کے مطابق نجد سے محمد بن عبدالوہاب نجدی کا گروہ اور اس کی تحریک وہابیت کا ظہور ہوا' یہی شخص وہابی مذہب کا موجد و امام ہے اور دورِ حاضر میں اہل دیو بند' مودودی جماعت اسلامی' تبلیغی جماعت' غیر مقلدین ''اہلحدیث'' درحقیقت سب اس شخص کے پیروکار اور اعتقادی طور پر اس سے متاثر و اس کے ہمنوا ہیں۔ بظاہر بعض مختلف ہیں لیکن حقیقت میں یہ سب لوگ وہابی اصول و عقائد سے وابستہ اور وہابی خاندان کی شاخیں ہیں۔ اہل دیو بند کا بظاہر اہلسنّت والجماعت بننا اور ''سوادِ اعظم اہلسنّت'' کے نام سے تنظیم قائم کرنا سراسر دھوکہ و مغالطہ ہے' جس کے ازالہ کیلئے مندرجہ ذیل حقائق کا مطالعہ ضروری ہے۔

اعترافِ حقیقت:

اہل دیو بند کا وہابی ہونا' ان کا محمد بن عبدالوہاب نجدی سے اندرونی تعلق واتحاد اور اس کا مداح و معتقد ہونا ایک ایسی حقیقت ہے جس کا خود اکابر دیو بند نے واشگاف الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ ''محمد بن عبدالوہاب...... اچھا آدمی تھا''۔

''محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے۔ اہل نجد اور سنی حنفیوں کے عقائد متحد ہیں۔ وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں''۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۰۵، ۵۵۱)

☆ مولوی اشرف علی تھانوی کا اپنے متعلق اعلان تھا کہ ''بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں یہاں (ہمارے ہاں) فاتحہ نیاز کیلئے کچھ مت لایا کرو''۔

(اشرف السوانح جلد ۱، ص ۴۵)

اور ان کی یہ تمنا تھی کہ ''اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو تو سب کی تنخواہ کر دوں پھر (لوگ) خود ہی وہابی بن جائیں''۔ (الافاضات الیومیہ جلد ۵، ص ۶۷)

☆ مولوی خلیل احمد' مولوی محمود حسن' مولوی اشرف علی تھانوی' مفتی کفایت اللہ وغیرہم جیسے اکابر علماء دیو بند کی مصدقہ کتاب ''المہند ص ۹ میں لکھا ہے کہ ''وہابی...... سنت پر عمل کرتا ہے' بدعت سے بچتا ہے اور معصیت کے ارتکاب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے''۔

☆ مولوی منظور نعمانی نے کہا ''ہم بڑے سخت وہابی ہیں'' اور مولوی محمد زکریا نے اس کے جواب میں کہا ''مولوی صاحب میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں''۔

(سوانح مولانا یوسف کاندھلوی ص ۱۹۲)

اکابر دیو بند کے ان ناقابل تردید حوالہ جات سے روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ دیو بندی مولوی اندر سے نجدی اور پکے وہابی ہیں اور ان کا بظاہر سنی حنفی بننا محض تقیہ بازی و ابن الوقتی ہے۔ اسی لئے فتنہ دیو بندیت اُمت محمدی و بھولے بھالے سنیوں کیلئے سب سے زیادہ خطرناک و نقصان دہ ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ الغرض حدیث مذکورہ کی روشنی میں اہل دیو بند کے نجدی گروہ سے اندرونی تعلق' محمد بن عبدالوہاب کی مدح و تحسین'

اس سے قلبی واعتقادی وابستگی‘ وہابیت کی قصیدہ خوانی اور خود اپنی زبانی وہابی بننے کے بعد اب دیوبندی مکتب فکر کے امام محمد بن عبدالوہاب و وہابی مذہب کی حقیقت ملاحظہ ہو۔

محمد بن عبدالوہاب:

دیوبندی مکتب فکر کے مایۂ ناز رہنماؤ سابق صدر دیوبند مولوی حسین احمد ''مدنی'' دیوبندی مسلک کے امام وممدوح محمد بن عبدالوہاب کے متعلق لکھتے ہیں

''صاحبو! محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرھویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اس نے اہلسنت وجماعت سے قتل و قتال کیا۔ ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا۔ (انہیں کافر ومشرک قرار دے کر) ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا۔ ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں۔ سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ الحاصل وہ ایک ظالم و باغی‘ خونخوار فاسق شخص تھا...... محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و جملہ مسلمانان دیار مشرک وکافر ہیں اور ان سے قتل وقتال کرنا‘ ان کے اموال کو ان سے چھین لینا‘ حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خاں (غیر مقلد) نے خود اس کے ترجمہ میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے''۔

وہابیت:

''شان نبوت اور حضرت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال

کرتے ہیں...... ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے توسل دعا میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں۔ ان کے بڑوں (اکابر وہابیہ) کا مقولہ ہے۔ معاذ اللہ‘ معاذ اللہ۔ نقل کفر، کفر نباشد۔ کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے۔ ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم ﷺ سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔ زیارت رسول مقبول ﷺ وحضوری آستانہ شریفہ وملاحظہ روضۂ مطہرہ کو یہ طائفہ (وہابیہ) بدعت‘ حرام وغیرہ لکھتا ہے۔ اس طرف اس نیت سے سفر کرنا محظور وممنوع جانتا ہے...... بعض اُن میں کے سفر زیارت کو معاذ اللہ تعالیٰ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں‘ اگر مسجد نبوی میں جاتے ہیں تو صلوٰۃ وسلام ذات اقدس نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں پڑھتے اور نہ اُس طرف متوجہ ہو کر دعا وغیرہ مانگتے ہیں۔ وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالۃ جانتے ہیں اور آئمہ اربعہ اور ان کے مقلدین کی شان میں (نازیبا) الفاظ وہابیہ خبیثہ استعمال کرتے ہیں...... ان کا بھی مثل غیر مقلدین کے اکابر اُمت کی شان میں الفاظ گستاخانہ بے ادبانہ استعمال کرنا معمول بہ ہے۔ وہابیہ خبیثہ کثرت صلوٰۃ وسلام ودرود بر خیر الانام علیہ السلام اور قرآت دلائل الخیرات وقصیدہ بردہ وقصیدہ ہمزیہ وغیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے ورد بنانے کو سخت قبیح ومکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار کو قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی طرف نسبت کرتے ہیں۔

(کتاب ''شہاب ثاقب'' از حسین احمد ''مدنی'' صفحہ ۴۲، ۴۳، ۴۶ تا ۶۸)

نوٹ: یہ ہیں محمد بن عبدالوہاب و وہابیوں کے عقائد ومعمولات۔ ''مدنی صاحب'' ایک تو صدر دیوبند تھے اور دوسرا وہ بقول دیابنہ سترہ اٹھارہ برس مدینہ منورہ میں رہے

کے باعث محمد بن عبدالوہاب و اہل نجد کے حالات سے ذاتی طور پر زیادہ واقف تھے۔ اب دو ہی صورتیں ہیں یا تو دیوبندی حضرات ''مدنی صاحب'' کو جاہل و کاذب اور مفتری ٹھہرائیں اور یا پھر خوفِ خدا کریں اور خود کو سنی حنفی و ''سوادِ اعظم اہلسنت'' ظاہر کر کے مخلوقِ خدا کو دھوکہ نہ دیں۔ اس لئے کہ محمد بن عبدالوہاب و وہابیوں کو ''اچھا عمدہ'' جاننے والے دیوبندی وہابی نہ سنی کہلا سکتے ہیں اور نہ نجدی حنفی ہو سکتے ہیں۔ یہ سراسر تضاد ہے، جھوٹ ہے، منافقت ہے۔

یہاں ان لوگوں کیلئے بھی مقامِ عبرت ہے جو نجدی وہابی مولویوں اماموں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے والوں کو موردِ الزام ٹھہراتے اور یکطرفہ پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ انہیں ''مدنی صاحب'' و نواب صدیق حسن خاں کی بیان کردہ تاریخ و حقیقت کی روشنی میں سوچنا چاہیئے کہ محمد بن عبدالوہاب کے پیروکاروں کے پیچھے اہلسنت و جماعت کی نماز کیسے ہو سکتی ہے؟ قصور اقتداء نہ کرنے والوں کا ہے یا ان مولویوں کا؟

مولوی محمد اسماعیل:

دہلوی، دیوبندی، وہابی مکتبِ فکر کے دوسرے امام ہیں، جن کی شانِ الوہیت و دربارِ رسالت میں گستاخی و زبان درازی کا یہ عالم ہے کہ ان کے نزدیک ''اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان سے پاک ماننا بھی بدعت ہے'' (ایضاح الحق ص ۳۵)

(گویا مخلوق کی طرح خالق بھی زمان و مکان کا محتاج ہے۔ والعیاذ باللہ)

''خداتعالیٰ مکر بھی کرتا ہے''۔ لکھا ہے ''اللہ کے مکر سے ڈرنا چاہیئے''۔

(تقویۃ ''الایمان'' ص ۵۵)

☆ ''اللہ جھوٹ بول سکتا ہے اور ہر انسانی نقص و عیب اس کیلئے ممکن ہے''۔

(یک روزہ ص ۱۷۔ ملخصاً)

☆ ''غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو، جب چاہے کر لیجئے۔ یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے''۔ (تقویۃ الایمان ص ۲۳)

گویا اللہ کا علم قدیم و لازم نہیں۔ چاہے تو دریافت کر لے چاہے تو بے علم رہے اور اُس کیلئے غیب غیب ہی رہے۔ والعیاذ باللہ

یہ ہیں ان لوگوں کے نعرۂ توحید کے کرشمے۔ اللہ کے علمِ قدیم کا انکار اور زمان و مکان و جھوٹ و مکر کا اثبات۔

☆ ''رسالت مآب ﷺ کا نماز میں خیال بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے کئی مرتبہ زیادہ بُرا ہے''۔

(صراطِ مستقیم فارسی ص ۹۵، اُردو ص ۲۰۱)

☆ ''ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے''۔

(تقویۃ الایمان ص ۱۵)

☆ ''مقبولینِ حق کے معجزہ و کرامت جیسے بہت افعال بلکہ ان سے زیادہ قوی و اکمل کا وقوع طلسم و جادو والوں سے ممکن ہے''۔ (منصبِ امامت ص ۱۸)

☆ ''محمد رسول اللہ ﷺ کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ...... مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے''۔ (تقویۃ الایمان ص ۶۸)

☆ ''انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ (نبی، ولی ہو) وہ بڑا بھائی ہے اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے''۔

(تقویۃ الایمان ص ۴۷)

☆ ''بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں اور نادان...... ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا...... محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص (خدا) کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے''۔ (تقویۃ الایمان ص ۲۹۔۳۴)

کیا دیوبندی وہابی مذہب کے سوا اللہ کو شخص اور انبیاء اولیاء کو بے خبر' نادان' حواس' ناکارے کہنے کا کوئی مسلمان تصور کر سکتا ہے؟

☆ ''اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن اور فرشتہ جبرائیل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے''۔ (تقویۃ الایمان ص ۳۶)

مرزائیوں نے تو ایک کو کھڑا کیا' وہابیوں کے ہاں کروڑوں کا امکان ہے۔

☆ ''جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں''۔

(تقویۃ الایمان ص ۴۹)

☆ ''رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا''۔

(تقویۃ الایمان ص ۷۱)

☆ ''جیسا کہ ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار۔ ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی اُمت کا سردار (بے اختیار) ہے''۔

(تقویۃ الایمان ص ۷۸)

☆ ''کسی بزرگ (نبی ولی) کی شان میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو وہی کرو۔ اس میں بھی اختصار ہی کرو''۔

(تقویۃ الایمان ص ۷۸)

☆ حضور ﷺ پر بہتان باندھتے ہوئے آپ کی طرف سے لکھا کہ ''میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں''۔

(تقویۃ الایمان ص ۷۸)

☆ دیوبندی وہابی مذہب کے علاوہ کوئی مسلمان آپ پر جھوٹا بہتان باندھنے اور آپ کو ''مردہ و مٹی میں ملنے والا'' کہنے کی جرأت کر سکتا ہے؟

مولوی محمد قاسم:

نانوتوی' دیوبندی وہابی مکتب فکر کے تیسرے امام و بانی مدرسہ دیوبند ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں''۔

(تحذیر الناس ص ۳)

اس عبارت میں معنی ختم نبوت میں تحریف اور خاتم بمعنی آخری نبی و اس کی فضیلت کا انکار کرنے کے بعد منکرین ختم نبوت کی مزید حوصلہ افزائی کیلئے لکھا ہے ''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''۔ (تحذیر الناس ص ۲۴)

مسئلہ ختم نبوت پر ہاتھ صاف کرنے کے بعد ایک اور ''گل'' کھلایا ہے کہ ''انبیاء اپنی اُمت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اُس میں بسا اوقات بظاہر اُمتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں''۔ (تحذیر الناس ص ۵)

☆ اُمتی کے نبی سے مساوی ہونے اور بڑھنے کا تصور اور کہاں مل سکتا ہے؟

مولوی رشید احمد گنگوہی: دیوبندی وہابی مکتب فکر کے چوتھے امام ہیں۔ انہوں نے ''تقویۃ الایمان'' جیسی رسوائے زمانہ گستاخانہ و شدید دلآزار کتاب کے متعلق لکھا ہے کہ ''کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے..... اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے''۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۵۱)

یعنی جس نے اس گستاخانہ کتاب کے رکھنے پڑھنے عمل کرنے سے کوتاہی کی وہ عین اسلام سے محروم رہا۔ استغفر اللہ۔ ان کے نزدیک ''تقویۃ الایمان'' کی

گستاخیوں کے باعث جو اس کو کفر اور مولوی اسماعیل کو کافر کہے" وہ خود کافر اور شیطان ملعون ہے"۔ (فتاویٰ ۳۵۲_۳۵۶)

مگر "جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے...... وہ اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت و جماعت سے خارج نہ ہوگا"۔ (فتاویٰ ص ۴۳۰)

☆ "تقویۃ الایمان" کے زیر اثر حضور ﷺ پر افترا کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "مجھ کو بھائی کہو"۔ (فتاویٰ ص ۳۹۶)

☆ ان کے نزدیک "ہندو تہوار ہولی یا دیوالی کی کھیلیں، پوری کھانا درست ہے"۔

☆ "ہندو کے سودی روپیہ کے پیاؤ سے پانی پینے میں مضائقہ نہیں"۔

(فتاویٰ ص ۴۷۴)

لیکن "محرم میں ذکر شہادت حسنین کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور...... حرام ہیں"۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۳۵)

☆ "شہیدان کربلا کا مرثیہ جلا دینا یا زمین میں دفن کرنا ضروری ہے"۔

(فتاویٰ ص ۲۷۶)

لیکن خود ان کا "مرثیہ" دیوبندی شیخ الہند محمود حسن دیوبندی نے شائع کیا۔

☆ "قبلہ و کعبہ کسی کو لکھنا درست نہیں ہے"۔ (فتاویٰ ص ۲۶۵)

لیکن "مرثیہ" میں انہیں "قبلہ حاجات روحانی و جسمانی" لکھا ہے۔

☆ "بچوں کی سالگرہ اور اس کی خوشی میں کھانا کھلانا جائز ہے"۔ (فتاویٰ ص ۲۶۶)

لیکن "رسول اللہ ﷺ کی محفل میلاد بہر حال ناجائز ہے...... اگرچہ روایات صحیح پڑھی جاویں"۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۲۶)

☆ "زاغ معروفہ (کوا) کھانے والے کو ثواب ہوگا"۔

(فتاویٰ ص ۲۹۶)

لیکن غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارھویں کا کھانا "حرام" ہے۔

(فتاویٰ ص ۴۳۳)

☆ "مولوی اسماعیل قطعی جنتی ہے"۔ (فتاویٰ ص ۳۵۲)

لیکن حضور ﷺ نہیں جانتے کہ "کیا کیا جاوے گا، میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ"۔ (فتاویٰ ص ۳۳۴)

☆ "لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے...... اگر (کسی) دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے"۔

(فتاویٰ رشیدیہ جلد ۲، ص ۹)

☆ انہی کے حکم سے لکھی گئی ان کی مصدقہ و مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کی مصنفہ کتاب "براہین قاطعہ" میں، شیخ عبدالحق علیہ الرحمۃ و خود حضور ﷺ پر افتراء کرتے ہوئے لکھا ہے:

"مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں" اور اسی صفحہ پر شیطان و ملک الموت کا علم آپ سے وسیع قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ "شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم علیہ السلام کو...... ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت (زیادتی) نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت کی کون سی نص قطعی ہے"۔ (براہین قاطعہ ص ۵۱)

☆ "جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے آپ کا معاملہ ہوا آپ کو اردو زبان آ گئی"

(براہین قاطعہ ص ۲۶)

مولوی اشرف علی تھانوی:

دیوبندی وہابی مکتب فکر کے پانچویں امام ہیں۔ انھوں نے دیوبند کے تیسرے امام نانوتوی صاحب کی ختم نبوت میں تحریف سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے رسالہ ''الامداد'' ماہ صفر ۱۳۳۶ھ ص ۳۵ پر اپنے ایک مرید کی طرف سے بدیں الفاظ کلمہ و درود شائع کیا۔

لا اله الا اللّٰه اشرف علی رسول اللّٰه

اور

اللهم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی

اور حالت خواب و بیداری میں اس کلمہ و درود پڑھنے والے مرید کو تسلی دی کہ ''جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ متبع سنت ہے''۔ کیا یہ مرزائیت سے اندرونی اتحاد نہیں ہے؟

ایک طرف تو تھانوی صاحب نے اپنے آپ کو اتنا بڑھایا کہ اپنا کلمہ و درود تک پڑھوایا اور دوسری طرف نبی آخر الزمان ﷺ کی یہاں تک تنقیص و گستاخی کی کہ ''بعض علوم غیبیہ میں.... حضور کی ہی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون (بچہ و پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم (چوپاؤں) کیلئے بھی حاصل ہے''۔

(حفظ الایمان ص ۸)

رہی سہی کسر یوں پوری کر دی کہ ''بدعتی کے معنی ہیں باادب بے ایمان اور وہابی کے معنی ہیں بے ادب باایمان (افاضات یومیہ جلد ۴، ص ۸۱-۱۷۰)

گویا جو رسول اللہ ﷺ اور محبوبان خدا کی تعظیم و ادب کرے وہ بے ایمان و بدعتی ہے اور جو ان کی توہین کرنے والا گستاخ و بے ادب ہو وہ باایمان و متقی ہے۔ ایماندار کیلئے بے ادب اور گستاخ ہونا ضروری ہے اور چونکہ وہابی بے ادب ہیں اس لئے

وہی باایمان ہیں۔ اس سے بڑھ کر وہابیت کی حمایت اور شانِ رسالت و ولایت کی بے ادبی و مخالفت اور کیا ہو سکتی ہے؟

مولوی محمود حسن:

خلیفہ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی وہابی مکتب فکر کے چھٹے امام ہیں' جنھوں نے اپنے پیر گنگوہی کے مرنے پر ''مرثیہ'' لکھا جس میں گنگوہی صاحب کا حضرات انبیاء علیہم السلام سے موازنہ اور ان حضرات کی تنقیص کرتے ہوئے گنگوہی صاحب کو بانیٔ اسلام (ﷺ) کا ''ثانی'' قرار دیا۔

گنگوہی صاحب کے کالے کلوٹے عبید و بندوں کو سیدنا یوسف علیہ السلام کا ''ثانی'' قرار دیا۔ گنگوہی صاحب کی آواز کو ''لحن داؤدی اور بانگ خلیل اللّٰہی'' قرار دیا۔

☆ سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام پر گنگوہی صاحب کی برتری بیان کرتے ہوئے بدیں الفاظ عیسیٰ علیہ السلام پر طنز و آپ کی تنقیص کی کہ گنگوہی نے:۔

''مُردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابنِ مریم''

مولوی محمود حسن صاحب نے تنقیص انبیاء پر ہی اکتفاء نہیں کیا بلکہ پیر پرستی میں یہاں تک غلو کیا کہ

ع..... ''پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ''

لکھ کر گنگوہ کو کعبۃ اللہ سے بھی بڑھ کر قرار دیا۔ ''تقویۃ الایمانی'' عقیدۂ توحید کے برعکس گنگوہی صاحب کو ''سب مشکلات کا حل کرنے والا...... حاجات روحانی و جسمانی اور دینی و دُنیاوی کا قبلہ' مربیٔ خلائق'' اور ان کے حکم کو ''قضائے مبرم'' کی تلوار و تبدیلی تقدیر

کی خدائی صفات میں شریک کیا بلکہ گنگوہی صاحب کو رب' ان کی قبر کو طور اور خود کو موسیٰ (علیہ السلام) قرار دے کر بدیں الفاظ اَرِنی کا ورد کیا کہ:۔

''تمہاری تربت انور کو دے کر طور سے تشبیہ
کہوں ہوں بار بار اَرِنی مری دیکھی بھی نادانی''

مولوی حسین علی واں بھچروی:

مولوی رشید احمد گنگوہی کے شاگرد' مولوی غلام خاں کے استاد اور مولوی سرفراز گکھڑوی کے پیر' دیوبندی وہابی مکتب فکر کے ساتویں امام ہیں۔ انہوں نے اپنی نام نہاد تفسیر ''بلغۃ الحیران'' (ص۴۳) میں معاذ اللہ فرشتوں اور رسولوں کو ''طاغوت'' قرار دے دیا' جس کو کوئی معمولی دیوبندی مولوی بھی اپنے حق میں گوارا نہیں کرسکتا۔

علاوہ ازیں معتزلہ کے اس عقیدۂ باطلہ کی توثیق کی کہ ''اللہ کو بندے کے عمل کے بعد اس کا علم ہوتا ہے پہلے نہیں''۔ (بلغۃ الحیران ص ۱۵۸)

حکومت سے مطالبہ:

درج بالا گستاخانہ عبارات پر مشتمل کتب کو حکومت ضبط کرے اور شان رسالت' ناموس صحابہ و اہل بیت کے تحفظ کیلئے عملاً قانون نافذ کیا جائے۔

===========

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللہ
وعلیٰ آلك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللہ

؎ دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

علماءِ دیوبند کی دورنگی توحید کا بیان

؎ سُونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو! جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

(از اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

علماء دیوبند: کی تقریباً ہر معاملہ میں دورنگی' ابن الوقتی' تقیہ بازی وزمانہ سازی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں مگر اس کا سب سے زیادہ افسوسناک پہلو عقیدۂ توحید میں بھی ان کی دورنگی ہے اور مختلف اشخاص واوقات میں ان کا عقیدۂ توحید وشرک بھی بدلتا رہتا ہے اور اس سب سے بڑے اولین عقیدۂ اسلام میں بھی انہیں استقامت نصیب نہیں اسی بناء پر

فاضل دیوبند: مولوی عامر عثمانی مدیر ماہنامہ "تجلی" دیوبند نے علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ کی شہرۂ آفاق کتاب "زلزلہ" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ "حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی' حضرت مولانا اشرف علی تھانوی جیسے بزرگ جب فتوٰی کی زبان میں بات کرتے ہیں تو ان احوال وعقائد کو برملا شرک کفر اور بدعت وگمراہی قرار دیتے ہیں جن کا تعلق غیب کے علم' روحانی تصرف' تصور شیخ واستمداد بالارواح جیسے امور سے ہے لیکن جب طریقت وتصوف کی زبان میں کلام کرتے ہیں تو یہی سب چیزیں عین امر واقعہ' عین کمال ولایت' اور علامت بزرگی بن جاتی ہیں۔ ہمارے نزدیک جان چھڑانے کی ایک ہی راہ ہے کہ یا تو تقویۃ الایمان' فتاوٰی رشیدیہ' فتاوٰی امدادیہ' بہشتی زیور اور حفظ الایمان جیسی کتابوں کو چوراہے میں رکھ کر آگ لگا دی جائے اور صاف اعلان کر دیا جائے کہ ان کے مندرجات قرآن وسنت کے خلاف ہیں اور ہم دیوبندیوں کے صحیح عقائد ارواح ثلاثہ' سوانح قاسمی اور اشرف السوانح جیسی کتابوں سے معلوم کرنے چاہئیں یا پھر ان مؤخر الذکر کتابوں کے بارے میں اعلان فرمایا جائے کہ یہ تو محض قصے کہانیوں کی کتابیں ہیں جو رطب ویابس سے بھری ہوئی ہیں اور ہمارے صحیح عقائد وہی ہیں جو اول الذکر کتابوں میں مندرج ہیں"۔ (بحوالہ کتاب زلزلہ ص ۱۸۷)

غیر مقلدین: بھی "تقویۃ الایمان" کے رشتہ سے اگرچہ علماء دیوبند کے موحد وہابی بھائی ہیں مگر وہ بھی دیوبندی موحدین کی دورنگی توحید پر متعجب ومعترض ہیں۔ چنانچہ غیر مقلدین کے ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور میں مرزا بہادر بیگ دیوبندی وہابی کا مضمون شائع ہوا ہے' جس میں وہ رقمطراز ہیں کہ

"حسب ذیل چند تحریریں مجھے بتلائی گئی ہیں جو کہ توحید کے بالکل خلاف ہیں' میں یہ کتابیں علماء دیوبند کے پاس لے گیا۔ بجائے مجھے سمجھانے کے اُلٹا بے ادب گستاخ جاہل کہا اور اپنی مجلس سے نکال دیا بلکہ مارنے کیلئے بھی تیار ہو گئے۔ علماء کرام سے درخواست کرتا ہوں کہ توحید کو مدنظر رکھتے ہوئے بتایا جائے کہ یہ تحریریں توحید کے موافق ہیں یا مخالف؟ اگر توحید کے خلاف ہیں تو کیا شرک کا فتوٰی لگایا جا سکتا ہے کہ نہیں؟" (وہ چند تحریریں حسب ذیل ہیں)

عباد الرسول: "حاجی امداد اللہ صاحب مکی (پیرو مرشد علماء دیوبند) فرماتے ہیں "چونکہ آنحضرت ﷺ واصل بحق ہیں۔ عباد اللہ کو عباد الرسول کہہ سکتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ (الآیۃ)

مرجع ضمیر متکلم آنحضرت ﷺ ہیں۔ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے فرمایا کہ قرینہ بھی اسی معنی کا ہے۔ آگے فرماتا ہے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔ اگر مرجع اس کا اللہ ہوتا فرماتا "مِنْ رَّحْمَتِیْ" تا کہ مناسبت عبادی کے ہوتی"۔

(شمائم امدادیہ ص ۱۷-۱۳۵)

یا عبادی کہہ کے ہم کو شاہ نے
اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا

اولیاء مشکل کشا: ''حاجی امداد اللہ صاحب نے فرمایا ایک بار مجھے ایک مشکل پیش آئی اور حل نہ ہوتی تھی میں نے حطیم (کعبہ) میں کھڑے ہو کر کہا کہ تم لوگ تین سو ساٹھ یا کم زیادہ اولیاء اللہ یہاں رہتے ہو اور تم سے کسی غریب کی مشکل حل نہیں ہوتی تو پھر کس مرض کی دوا ہو اس پر ایک کالا سا آدمی آیا۔ اس کے آنے سے میری مشکل حل ہو گئی''۔

(شمائم امدادیہ ص ۱۷۲/۸۶_۸۷)

بیڑا پار: حاجی امداد اللہ صاحب نے فرمایا ''محبوب علی نقاش نے بیان کیا کہ ہمارا آگبوٹ (جہاز) تباہی میں تھا۔ میں مراقب ہو کر آپ سے ملتجی ہوا۔ آپ نے مجھے تسلی دی اور آگبوٹ کو تباہی سے بچالیا''۔ (یہ بیان تردید کے لائق تھا مگر تردید نہ فرمائی)

(شمائم امدادیہ ۱۷۷/۸۱_۸۲)

قبر سے فائدہ: حاجی امداد اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ ''پیر و مرشد نے فرمایا میرا ارادہ تھا کہ تم سے مجاہدہ و ریاضت لوں گا۔ مشیت باری سے چارہ نہیں ہے۔ عمر نے وفا نہ کی۔ میں رونے لگا۔ حضرت نے تشفی دی اور فرمایا کہ فقیر مرتا نہیں ہے صرف ایک مکان سے دوسرے مکان میں انتقال کرتا ہے۔ فقیر کی قبر سے وہی فائدہ حاصل ہوگا جو زندگی ظاہر میں میری ذات سے ہوتا ہے''۔ (شمائم امدادیہ ۸۲/۸۱)

دستگیری: مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نبی ﷺ سے فریاد و استغاثہ کرتے اور اس کی دعوت عام دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

دستگیری کیجئے میرے نبی
کشمکش میں تم ہی ہو میرے ولی
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ
فوج کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی

ابن عبد اللہ زمانہ ہے خلاف
آ کے میرے مولا خبر لیجئے میری
میں ہوں بس اور آپ کا در یارسول
ابر غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی

(نشر الطیب فی ذکر الحبیب مطبوعہ تاج کمپنی لاہور)

مزارات پر حاضری: مولانا حسین احمد مدنی شجرہ اور ''سلاسل طیبہ'' میں فرماتے ہیں ''نیز اولیاء اللہ اور مشائخ کے مزاروں کی زیارت سے مشرف ہوا کرے اور ان کی روحانیت کی طرف توجہ کرے اور اس کی حقیقت اپنے مرشد کی صورت میں تصور کرے اور فیضیاب ہوا کرے اور برکت حاصل کرے اور کبھی کبھی عام اہل اسلام کے مزاروں پر جا کر موت کو یاد کرے اور فاتحہ پڑھ کر ان کو ثواب پہنچائے۔ (دعوۃ الحق ص ۱۵_۱۶)

مطلب برآری: حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نے (امداد السلوک ص ۸ میں) فرمایا ہے کہ ''علم سلوک حاصل کرنے والے کیلئے ایک شیخ کامل کی ضرورت ہے جب اس کا مرید ہو جائے تو اب یقین کر لینا چاہیئے کہ تمام جہان میں مجھ کو اپنے مطلب تک سوائے اپنے پیر کے اور کوئی نہیں پہنچا سکتا بلکہ جس طرح قبلہ اور حق ایک ہے راستہ پر چلانے والے شیخ اور پیر کو بھی ایک ہی یقین کرے''۔ (دعوۃ الحق ص ۳۵، مصنفہ مولانا گل بادشاہ اکوڑہ خٹک)

فیض قبر: ''باقی رہا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض کا پہنچنا سو یہ بے شک صحیح ہے''۔ (دعوۃ الحق ص ۳۵)

فیضان ارواح: ''اولیاء اللہ کی ارواح مبارک کو یہ تصرفات بحکم اللہ و مشیت ایزدی حاصل ہیں کہ وہ اس عالم سے رخصت ہونے کے بعد بھی اپنے زائرین کو فیض پہنچاتے رہتے ہیں

اور بہت سے مشکل امور ان کی برکت سے حل ہو جاتے ہیں اور اپنے مرید اور نسبت والے کبھی اپنی صورت پر مشتمل ہو کر سامنے آ کر طریقہ کامیابی ارشاد فرماتے ہیں اور کبھی خواب میں آ کر تندرستی وصحت اور مطلوب کی عقدہ کشائی فرماتے ہیں"۔ (دعوۃ الحق ص ۴۱۔۴۲)

بیداری میں زیارت: مولانا اشرف علی صاحب لکھتے ہیں "کانپور میں ایک بہت مشہور اور مستند بزرگ گزرے ہیں۔ حضرت شاہ غلام رسول صاحب جن کا لقب "رسول نما" تھا کیونکہ وہ اپنے تصرف سے حضرت رسول پاک ﷺ کی بیداری میں زیارت کرا دیا کرتے تھے"۔ (اشرف السوانح ص ۱۱۶، جلد ۲، حصہ اول)

کیا یہی توحید ہے؟ حاجی امداد اللہ صاحب مکی فرماتے ہیں:

مشرف کر کے دیدار مبارک سے مجھے یک دم
میرے غم دین و دنیا کے بھلاؤ یا رسول اللہ
جہاز اُمت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں
بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ
(گلزار معرفت تصنیف حاجی امداد اللہ ص ۹۔۱۰)

باطنی امداد: رسالہ "النور" ص ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ میں حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کا ایک ارشاد گرامی موجود ہے۔ آپ فرماتے ہیں "ہم سے عہد لیا گیا ہے کہ وعظ سے پہلے جب تک پوری توجہ اور حضور قلب کے ساتھ یوں نہ کہیں "یا رسول اللہ میں اجازت چاہتا ہوں کہ آپ کی نیابت میں کچھ بیان کروں اس وقت تک وعظ نہ کہیں اور یہ اس لئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اور اصحاب، اولیاء اور علماء باطنی طریقہ سے ہماری امداد کریں پھر انشاء اللہ ہمارے بیان میں الجھن یا لغزش یا رکاوٹ نہ ہوگی"۔

تصور شیخ: ایک طالب علم نے لکھا کہ "ضعف قلب کی وجہ سے تہجد اور ذکر میں عجیب عجیب واہیات خیالات کا ہجوم ہوتا ہے"۔ حضرت والا (اشرف علی تھانوی) نے جواب تحریر فرمایا کہ "ایسی حالت میں اپنے شیخ کا تصور ان پریشان خیالات کا دافع ہو جاتا ہے"۔
(اشرف السوانح حصہ دوم ص ۱۳۱)

روح شیخ دور و نزدیک ہر جگہ: "مرید کو بکمال یقین یہ سمجھنا چاہیئے کہ روح کسی خاص مکان میں مقید نہیں بلکہ مرید اگر دور ہو یا نزدیک شیخ کی روح ہر وقت مرید کے ساتھ ہوتی ہے پس مرید کو جب ربط قلب کا ملکہ بکمال حاصل ہو تو پھر مرید ہر حال میں شیخ سے استفادہ کر سکتا ہے چنانچہ حل واقعہ کیلئے شیخ کو اپنے دل میں حاضر یقین کرے اور بلسان حال سوال کرے تو باذن اللہ شیخ کی روح اپنے مرید کے دل کے اندر القاء کر دے گی"۔
(الشہاب الثاقب تصنیف مولانا حسین احمد مدنی ص ۶۱، امداد السلوک مولانا گنگوہی ص ۴۴)

استغاثہ: مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی سماع موتی اور اہل قبور سے سفارش و استغاثہ طلب کرنے وغیرہ کا جواز ثابت کرتے کھلم کھلا لکھتے ہیں "قبر کے پاس جا کر کہے کہ اے فلاں تم میرے واسطے دعا کرو کہ حق تعالیٰ میرا کام کر دے۔ اس میں علماء کا اختلاف ہے مگر انبیاء علیہم السلام کے سماع میں کسی کو اختلاف نہیں اور دلیل جواز یہ ہے کہ فقہا نے زیارت قبر مبارک کے وقت شفاعت و مغفرت کا عرض کرنا لکھا ہے۔ پس یہ جواز کے واسطے کافی ہے"۔ (فتاویٰ رشیدیہ جلد ۱، ص ۹۹۔۱۰۰)

غلبہ عقیدت: حافظ محمود صاحب داماد مولانا مولوی مملوک علی صاحب ایک مرتبہ حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں بعد بیعت کے حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ "مجھے تصور شیخ کی اجازت دیجئے"۔ حضرت نے فرمایا کہ "غلبہ محبت سے تصور شیخ خود بخود بڑھ جاتا ہے پھر ایسا

ان پر غلبہ ہوا کہ ہر جگہ صورت شیخ نظر آتی تھی۔ جہاں بھی قدم رکھتے وہاں صورت شیخ موجود ہے"
(شمائم امدادیہ ص ۸۱ ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۱۵ شوال ۱۳۸۷ھ مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۶۸ء)

تنظیم اہلحدیث: "الاعتصام" کا مذکورہ مکمل مضمون غیر مقلد وہابیوں کے ایک دوسرے ترجمان ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" لاہور نے بھی ۹ شعبان ۱۳۸۸ھ میں شائع کیا ہے اور پھر ۲۷ شوال ۱۳۸۸ھ کے شمارہ میں دیوبندی کتب کے حوالہ سے درج ذیل حوالہ جات کا اضافہ کیا ہے۔

ولی کا علم ومشاہدہ: "محمد بن علی بن محمد شہر رباط کے ایک خادم نے افریقہ میں ایک طویل سفر کیا۔ اس کے گھر والوں کو اطلاع ملی کہ وہ مر گیا ہے تو وہ بہت شکستہ دل ہوئے اور آپ کے پاس آئے۔ آپ نے کچھ دیر سر جھکا کر توقف کے بعد فرمایا "وہ افریقہ میں ہے مرا نہیں"۔ عرض کیا گیا کہ "اس کے مرنے کی اطلاع آئی ہے"۔ فرمایا "میں نے جنت میں دیکھا تو اسے وہاں نہیں پایا۔ اور میرا درویش دوزخ میں داخل نہیں ہوگا" پھر اس کے زندہ ہونے کی خبر آ گئی اور ایک عرصہ بعد وہ خود بھی آ گیا"۔ (جمال الاولیاء از مولانا اشرف علی تھانوی)

جنتی دوزخی کی پہچان: "شیخ محمد بن عمر ابو بکر حلب میں کھڑے ہوتے اور ہم بھی ساتھ ہوتے فرمایا کرتے تھے کہ خدا کی قسم میں ان لوگوں میں سے اہل یمین (جنتی) اور اہل شمال (دوزخیوں) کو پہچانتا ہوں اور اگر میں ان کا نام بتانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں مگر ہم لوگوں کو اس کی اجازت نہیں اور ہم مخلوق میں حق تعالیٰ کے راز کو ظاہر نہیں کر سکتے"۔
(جمال الاولیاء)

غائبانہ امداد: حضرت محمد بن عبد اللہ علوی جلدی سے اُٹھ کھڑے ہوئے پھر لوٹے تو کپڑوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ فرمایا میرے متوسلین (مریدوں) میں سے بعض کا جہاز

پھٹ گیا تھا۔ انہوں نے مجھ سے مدد مانگی تو میں نے اس میں اپنا کپڑا لگایا حتیٰ کہ ان لوگوں نے اس پھٹن کو درست کر لیا اور جہاز جیسا تھا ویسا ہو گیا"۔ (جمال الاولیاء ص ۱۳۲)

نذر پیر: (روشن ضمیر) "آپ کے متعلقین میں سے کسی نے آپ کے واسطے اپنے دل میں پانچ اشرفیوں کی منت مانی تھی۔ جب وہ آئے آپ نے اشرفیاں طلب فرمائیں۔ انہوں نے عرض کیا "میں نے کب پیش کرنے کا قصد کیا تھا؟" آپ نے فرمایا "فلاں روز جبکہ تم فلاں کشتی میں سوار تھے" انہوں نے اس کا اقرار کیا"۔ (جمال الاولیاء ص ۱۳۳)

لوح محفوظ است پیش اولیاء: محمد شمس الدین حنفی سے کوئی شخص کوئی مسئلہ پوچھتا مسلسل اس کا جواب دیتے یہاں تک کہ وہ سوال کرنا چھوڑ دیتا تو آپ فرماتے کیا اور نہیں پوچھتے جس کا جواب میرے پاس نہ ہوتا تو میں لوح محفوظ سے جواب دیتا" (جمال الاولیاء)

حیاۃ النبی علیہ السلام: شیخ آلوسی فرماتے ہیں کہ "میں ۱۲۷۳ھ حرم شریف کے اندر موجود تھا مجھ پر ایک حال وارد ہوا جس میں حضور اور آپ کے ہمراہ دس صحابہ کو میں نے دیکھا۔ آپ نماز پڑھا رہے تھے میں نے بھی ان حضرات کے ساتھ نماز پڑھی"۔
(رسالہ خدام الدین لاہور ۲۸ جون ۱۹۶۳ء)

زیارت نبوی: اسی "خدام الدین" میں ہے کہ "ائمہ شریعت کی ایک جماعت نے تصریح کی ہے کہ اولیاء کی ایک کرامت یہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو بیداری میں دیکھتے ہیں اور حضور سے ملتے ہیں"۔ الخ۔ (بحوالہ الحاوی للسیوطی)

شرف ہمکلامی: شیخ عبد الوہاب شعرانی فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ انعام فرمایا کہ میں مصر میں ہوتے ہوئے حضور علیہ السلام سے اس طرح گفتگو کرتا ہوں جیسے کوئی ہم مجلس سے بات کرتا ہے۔ میں مصر میں ہوتا ہوں اور حضور علیہ السلام کی آرام گاہ پر

میرے ہاتھ ہوتے ہیں"۔ (ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۲۸ جون ۱۹۶۳ء)

تنظیم اہلحدیث کا تبصرہ: مذکورہ مضمون و دیوبندی حوالہ جات نقل کرنے کے بعد "تنظیم اہلحدیث" نے لکھا ہے کہ "اس قسم کے واقعات دیوبندیوں میں اب کافی عام ہو رہے ہیں۔ سو اب ان میں اور بریلویوں میں برائے نام فرق رہ گیا ہے یعنی اب دیوبند کی تاریخ مسخ ہو چلی ہے۔ دیوبندیوں سے ہم یہ پوچھتے ہیں کہ جناب! اگر یہی اسلام اور توحید ہے تو پھر کافری کسے کہتے ہیں؟ بہر حال ان اسلام کے اجارہ داروں اور اسلاف کی ارادت مندی کے ان مدعیوں کو کچھ سوچنا چاہیئے کہ وہ کلمہ پڑھ کر اب کن پگڈنڈیوں پر پڑ گئے ہیں"۔ (۲۷ شوال المکرم ۱۳۸۸ھ بمطابق ۱۷ جنوری ۱۹۶۹ء)

دوسرا تبصرہ: "ان گندم نما جو فروش دوستوں کی دیوبندیت کا پوسٹ مارٹم پڑھنے کے بعد ان کے بلند بانگ دعاوی اور رسوخ فی التوحید کے نعروں کا سارا بھرم کھل گیا ہے۔ وہ انہی بتوں کو اٹھا کر پوجنے لگ گئے ہیں جن "لات و منات و ہبل" کو انہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے گھڑا تھا۔ کیا یہ دیوبندیت اور یہ تمہاری توحید ہے؟ جو قافلہ "علم توحید" لے کر نکلا تھا وہ جاہلی نعروں اور رسومات کے صحراؤں میں قدم رکھتے ہی اب بھٹک گیا ہے۔ تاہم دیوبندی دوستوں کو اس کی وضاحت کرنا چاہیئے"۔

(ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث ۹ شعبان ۱۳۸۸ھ مطابق یکم نومبر ۱۹۶۸ء اداریہ)

رضائے مصطفٰے: (مولوی سرفراز کا سکوت) ذات باری کی بے نیازی اور دیوبندی وہابی مکتب فکر سے قدرت کا یہ انتقام ہے کہ بمصداق

ع ...... ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہو ویسی سنو

دیوبندی وہابی بڑی بے رحمی کے ساتھ سنی بریلوی حضرات و بزرگان دین کو جن امور پر شرک و بدعت کا نشانہ بناتے اور طعنہ دیتے تھے بعینہ وہی امور خود ایک دیوبندی وہابی نے "دیوبندی مذہب" سے درآمد کر کے جب دیوبندی علماء کے سامنے پیش کیے تو انہوں نے توبہ کرنے اور معقول جواب دینے کی بجائے اُلٹا اس فرزند دیوبند کو ڈرایا دھمکایا' جس پر اس نے وہ معاملہ غیر مقلدین کے سامنے پیش کیا' جنہوں نے نہ صرف وہ مضمون رسالوں میں شائع کیا بلکہ اس پر حاشیہ آرائی کرتے ہوئے علماء دیوبند کو اس پر خوب جھنجھوڑا اور اس دورنگی توحید پر ان کی خوب خبر لی مگر اس پر بھی علماء دیوبند ٹس سے مس نہ ہوئے۔

چنانچہ اہلسنّت و جماعت کے بین الاقوامی محبوب ترجمان ماہنامہ "رضائے مصطفٰے" گوجرانوالہ نے بھی "الاعتصام" کا مذکورہ مضمون ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ کی اشاعت میں شائع کر کے علماء دیوبند بالخصوص مولوی سرفراز گکھڑوی کو غیرت دلائی۔ اس مضمون کیلئے جواب طلبی کی اور اس دورنگی توحید پر توجہ دلاتے ہوئے چیلنج کیا کہ اگر سرفراز صاحب اپنے مسلک و مشغلہ تصنیف میں سچے ہیں تو مذکورہ مضمون و حوالہ جات کا نمبروار صحیح و صریح جواب لکھ کر اپنے دیوبندی بھائی مرزا بہادر بیگ و غیر مقلدین کی طرف سے اس دورخی اور تضاد کے الزام کو رفع کریں۔ اس کے بعد مکتبہ رضائے مصطفٰے کی طرف سے شائع شدہ کتاب "دیوبندی حقائق" اور پھر رسالہ "ملا علی قاری اور مسلک اہلسنّت" میں بھی دوبارہ سہ بارہ یاددہانی کرائی گئی مگر سرفراز صاحب بھی دیگر علماء دیوبند کی طرح ٹس سے مس نہ ہوئے حالانکہ قلم و قرطاس ان کا خاص مشغلہ ہے اور اپنے متعلقین و مداحین میں وہ بہت چنیں و چناں قسم کے مولوی اور مصنف کہلاتے ہیں' جس سے صاف ظاہر ہے کہ مولوی صاحب

مذکور کے اکابر بھی عقیدۂ توحید سے نا آشنا اور شرک وکفر و بدعت میں مبتلا تھے اور مولوی صاحب بھی گھر کی صفائی کی بجائے انتہائی ہٹ دھرمی و مشرک گری کے ساتھ الٹا اہلسنت پر مشق ستم فرماتے اور سادہ لوح عوام کو دھوکا دیتے ہیں اور ان کی نام نہاد تبلیغ کا مقصد انتشار و افتراق اور قلمی آوارگی و بدنیتی کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

مزید یاددہانی:

غیر مقلدین کے رسائل میں دیوبندی مضمون نگار کی جواب طلبی کے علاوہ اور "رضائے مصطفےٰ" کی سہ بارہ یاددہانی کے بعد ہم علماء دیوبند بالخصوص مولوی محمد سرفراز گکھڑوی کو ایک بار پھر مزید یاددہانی کراتے ہیں کہ وہ خوف خدا و ناپائیدار زندگی کو پیش نظر رکھ کر اپنے غیر مقلد وہابی بھائیوں اور خود فرزند دیوبند مرزا بہادر بیگ کی طرف سے اپنی اور علماء دیوبند کی دورنگی توحید پر مذکورہ الزام و حوالہ جات کا فوری جواب دیں اور اور علماء دیوبند کا یہ بہت بڑا قرضہ اتاریں اور دیوبندی مذہب ورنہ کم از کم "تقویۃ الایمان" واپنی کتاب "گلدستہ توحید" و "راہ سنت" کی روشنی میں اپنی دورنگی توحید کی معقول توجیہ بیان کریں اور مذکورہ حوالہ جات کے نمبروار توحید کے مطابق اور شرک و بدعت سے خارج ہونے کی وضاحت فرمائیں۔ غیر متعلقہ لمبی چوڑی گفتگو اور غلط بحث سے احتراز کریں اور گول مول باتوں سے کھچڑی نہ پکائیں اور نہ ہی یہ کہہ کر راہ فرار اختیار کریں کہ میں فلاں بات لکھ چکا ہوں۔

============

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللہ
وعلیٰ آلك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللہ

صد سالہ جشن دیوبند کا بیان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صدائے بازگشت: شاعر مشرق مفکر پاکستان علامہ ڈاکٹر محمد اقبال نے اپنے شہرۂ آفاق کلام واشعار میں:

"ز دیوبند حسین احمد ایں چہ بو العجبی است"

فرما کر دیوبند اور صدر دیوبند کی مشرک دوستی و کانگرس نوازی اور متحدہ قومیت سے ہمنوائی کو بہت عرصہ پہلے جس "بو العجبی" سے تعبیر فرمایا تھا۔ بمصداق "تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے" اس "بو العجبی" کی صدائے بازگشت اس وقت بھی سنی گئی جب "صد سالہ جشن دیوبند میں مسز اندرا گاندھی وزیر اعظم بھارت کو "شمع محفل" دیکھ کر خود دیوبندی مکتب فکر کے نامور عالم ولیڈر مولوی احتشام الحق تھانوی (کراچی) کو بھی یہ کہنا پڑا کہ "بہ دیوبند مسز گاندھی ایں چہ بو العجبی است"

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ شان رسالت و جشن میلاد النبی ﷺ کی عداوت کے مرکز اور کانگرس کی حمایت و مسلم لیگ و پاکستان کی مخالفت کے گڑھ "دارالعلوم دیوبند" کا ۲۱، ۲۲، ۲۳، مارچ ۱۹۸۰ء کو صد سالہ جشن منایا گیا اور اس موقع پر اندرا گاندھی کی کانگریسی حکومت نے جشن دیوبند کو کامیاب بنانے کے لئے ریڈیو، ٹی وی، اخبارات، ریلوے وغیرہ تمام متعلقہ ذرائع سے ہر ممکن تعاون کیا۔ بھارتی محکمہ ڈاک وتار نے اس موقع پر ۳۰ پیسے کا ایک یادگاری ٹکٹ جاری کیا۔ جس پر مدرسہ دیوبند کی تصویر شائع کی گئی۔ یہی نہیں بلکہ اندرا دیوی نے "بنفس نفیس" جشن دیوبند کی تقریبات کا افتتاح کیا۔ اپنے دیدار و آواز اور نسوانی اداؤں سے دیوبندی ماحول کو مسحور کیا اور دیوبند کے اسٹیج پر تالیوں کی گونج میں اپنے خطاب سے جشن دیوبند کو مستفیض فرمایا۔ بانی دیوبند کے نواسے اور مدرسہ دیوبند کے "بزرگ"

مہتمم قاری محمد طیب صاحب نے اندرا دیوی کو عزت مآب وزیر اعظم ہندوستان کہہ کر خیر مقدم کیا اور اسے بڑی بڑی ہستیوں میں شمار کیا۔ اور اندرا دیوی نے اپنے خطاب میں بالخصوص کہا کہ "ہماری آزادی اور قومی تحریکات سے دارالعلوم دیوبند کی وابستگی اٹوٹ رہی ہے۔" علاوہ ازیں جشن دیوبند کے اسٹیج سے پنڈت نہرو کی راہنمائی و متحدہ قومیت کے سلسلہ میں بھی دیوبند کے کردار کو اہتمام سے بیان کیا گیا۔ بھارت کے پہلے صدر راجندر پرشاد کے حوالہ سے دیوبند کو "آزادی (ہند) کا ایک مضبوط ستون قرار دیا گیا۔

(ماہنامہ "رضائے مصطفےٰ" گوجرانوالہ جمادی الاخریٰ ۱۴۰۰ھ مطابق اپریل ۱۹۸۰)

یادگار اخباری دستاویز: نئی دہلی ۲۱ مارچ (ریڈیو رپوٹ) (اے آئی آر) دارالعلوم دیوبند کی صد سالہ تقریبات شروع ہوگئیں بھارت کی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے تقریبات کا افتتاح کیا۔

(روزنامہ مشرق، نوائے وقت لاہور ۲۲، ۲۳ مارچ ۱۹۸۰ء)

تقریر: مسز اندرا گاندھی نے کہا دارالعلوم دیوبند نے ہندوستان میں مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان رواداری پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا اس نے دیگر اداروں کے ساتھ مل جل کر آزادی کی جدوجہد کو آگے بڑھایا۔ انہوں نے دارالعلوم کا موازنہ اپنی پارٹی کانگرس سے کیا۔ (روزنامہ جنگ راولپنڈی ۲۳ مارچ)

تصویر: روزنامہ جنگ کراچی ۳۔ اپریل کی ایک تصویر میں مولویوں کے جھرمٹ میں ایک ننگے منہ، ننگے سر، برہنہ بازو، عورت کو تقریر کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اور تصویر کے نیچے لکھا ہے۔ "مسز اندرا گاندھی دارالعلوم دیوبند کی صد سالہ تقریبات

کے موقع پر تقریر کر رہی ہیں۔" روزنامہ نوائے وقت لاہور ۹۔اپریل کی تصویر میں ایک مولوی کو اندرا گاندھی کے ساتھ دکھایا گیا ہے اور تصویر کے نیچے لکھا ہے۔ 'مولانا راحت گل مسز اندرا گاندھی سے ملاقات کرنے کے بعد واپس آرہے ہیں۔"

دیگر شرکاء: جشن دیوبند میں مسز اندرا گاندھی کے علاوہ مسٹر راج نرائن، جگ جیون رام، مسٹر بھوگنا نے بھی شرکت کی۔ (جنگ کراچی ۱۱۔اپریل)

سنجے گاندھی کی دعوت: اندرا گاندھی کے بیٹے سنجے گاندھی نے کھانے کا وسیع انتظام کر رکھا تھا۔ سنجے گاندھی نے تقریباً پچاس ہزار افراد کو تین دن کھانا دیا۔ جو پلاسٹک کے لفافوں میں بند ہوتا تھا۔ بھارتی حکومت کے علاوہ وہاں کے غیر مسلم باشندوں ہندوؤں اور سکھوں نے بھی دارالعلوم کے ساتھ تعاون کیا۔

(روزنامہ امروز لاہور ۹۔اپریل)

ہندوؤں کا شوق میزبانی: "کئی مندوبین (دیوبندی علماء) کو ہندو اصرار کر کے اپنے گھر لے گئے جہاں وہ چار دن ٹھہرے۔

(روزنامہ امروز لاہور ۲۷۔مارچ ۱۹۸۰ء)

حکومتی دلچسپی: "اندرا گاندھی اور سنجے گاندھی وغیرہ کی ذاتی دلچسپی کے علاوہ اندرا حکومت نے بھی جشن دیوبند کے سلسلہ میں خاصی دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ اور اس جشن کے خاص انتظام واہتمام کے لئے ملک وحکومت کی پوری مشینری حرکت میں آگئی اور بڑے بڑے سرکاری حکام نے بہت پہلے سے اس کو ہر اعتبار سے کامیاب بامقصد اور نتیجہ خیز بنانے کے لئے اپنے آرام وسکون کو قربان کر دیا۔ اور شب وروز

اسی میں لگے رہے۔ ریلوے، ڈاک، پریس، ٹی وی، ریڈیو اور پولیس کے حفاظتی عملہ نے منتظمین جشن کے ساتھ جس فراخدلی سے اشتراک وتعاون کیا ہے۔ اس صدی میں کسی مذہبی جشن کے لئے اس کی مثال دور دور تک نظر نہیں آتی۔"

(ماہنامہ فیض رسول براؤن بھارت۔ مارچ ۱۹۸۰ء)

ڈیڑھ کروڑ: "جشن دیوبند کے مندوبین نے واپسی پر بتایا کہ جشن دیوبند کی تقریبات پر بھارتی حکومت نے ڈیڑھ کروڑ روپے خرچ کئے اور ساٹھ لاکھ روپے دارالعلوم نے اس مقصد کے لئے اکٹھے کئے۔ (روزنامہ امروز لاہور ۲۷۔مارچ ۱۹۸۰ء)

۳۰ لاکھ: "مرکزی حکومت نے قصبہ دیوبند کی نوک پلک درست کرنے کے لئے ۳۰ لاکھ روپیہ کی گرانٹ الگ مہیا کی۔ روٹری کلب نے ہسپتال کی صورت میں اپنی خدمات پیش کیں۔ جس میں دن رات ڈاکٹروں کا انتظام تھا۔"

(روزنامہ جنگ راولپنڈی ۲۔اپریل ۱۹۸۰ء)

کسٹم: "ہنگامی طور پر جلسہ کے گرد متعدد نئی سڑکوں کی تعمیر کی گئی اور بجلی کی ہائی پاور لائن مہیا کی گئی بھارتی کسٹم اور امیگریشن حکام کا رویہ بہت اچھا تھا۔ انہوں نے مندوبین کو کسی قسم کی تکلیف نہیں آنے دی۔" (روزنامہ امروز لاہور ۹۔اپریل ۱۹۸۰ء)

اخراجات جشن: "تقریباً جشن کے انتظامات وغیرہ پر ۷۵ لاکھ سے زائد رقم خرچ کی گئی۔" "پنڈال پر چار لاکھ سے بھی زیادہ کی رقم خرچ ہوئی۔ کیمپوں پر ساڑھے چار لاکھ سے بھی زیادہ کی رقم خرچ ہوئی۔" "بجلی کے انتظام پر ۳ لاکھ سے بھی زیادہ روپیہ خرچ ہوا۔

(روزنامہ جنگ راولپنڈی ۲۔اپریل۔ امروز لاہور ۹۔اپریل ۱۹۸۰ء)

اندرا سے استمداد: ''مفتی محمود نے اسٹیج پر مسز اندرا گاندھی سے ملاقات کی اوران سے دہلی جانے اور ویزے جاری کرنے کے لئے کہا۔اس پر اندرا گاندھی نے ہدایت جاری کی کہ جو چاہے اسے ویزے جاری کر دیئے جائیں۔ چنانچہ بھارتی حکومت نے دیو بند میں ویزا آفس کھول دیا۔''

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۶۔مارچ ۱۹۸۰ء)

دیو بند کے ''تبرکات'': ''زائرین دیو بند وجشنِ دیو بند کے تبرکات میں شرکت کے علاوہ واپسی پر وہاں سے بے شمار تحفے تحائف بھی ہمراہ لائے ہیں۔ان میں کھیلوں کا سامان ہاکیاں اور کرکٹ گیندوں کے علاوہ سیب، گنّے، ناریل، کیلا، اناناس، کپڑے، جوتے، چوڑیاں، چھتریاں اور دوسرا سینکڑوں قسم کا سامان شامل ہے۔حد تو یہ ہے کہ چند ایک زائرین اپنے ہمراہ لکڑی کی بڑی بڑی پارٹیشنیں بھی لاہور لائے ہیں۔'' (روزنامہ مشرق ،نوائے وقت ۲۶ مارچ ۱۹۸۰ء)

تاثرات

احتشام الحق تھانوی: ''کراچی ۲۲۔مارچ مولانا احتشام الحق تھانوی نے کہا ہے کہ دارالعلوم دیو بند کا صد سالہ اجلاس جو مذہبی پیشواؤں اور علماء و مشائخ کا خالص مذہبی اور عالمی اجتماع ہے اس کا افتتاح ایک (غیر مسلم اور غیر محرم) خاتون کے ہاتھ سے کرانا نہ صرف مسلمانوں کی مذہبی روایات کے خلاف ہے بلکہ ان برگزیدہ مذہبی شخصیتوں کے تقدس کے منافی بھی ہے جو اپنے اپنے حلقے اور علاقوں سے اسلام کی اتھارٹی اور ترجمان ہونے کی حیثیت سے اجتماع میں شریک ہوئے

ہیں۔ایشیا کی دینی درسگاہ کے اس خالص مذہبی صد سالہ اجلاس کو ملکی سیاست کے لئے استعمال کرنا ارباب دارالعلوم کی جانب سے مقدس مذہبی شخصیتوں کا بدترین استحصال اور اسلاف کے نام پر بدترین قسم کی استخوان فروشی ہے۔ ہم ارباب دارالعلوم کے اس غیر شرعی اقدام پر اپنے دلی رنج وافسوس کا اظہار کرتے ہیں۔اس شرمناک حرکت کی ذمہ داری دارالعلوم دیو بند کے مہتمم پر ہے۔ جنہوں نے دارالعلوم کی صد سالہ روشن تاریخ کے چہرے پر کلنک کا ٹیکہ لگا دیا ہے۔

(روزنامہ امن کراچی ۲۴۔مارچ ۱۹۸۰ء)

وقار انبالوی: ''مولانا احتشام الحق صاحب کا یہ کہنا:

(بہ دیو بند مسز اندرا گاندھی ایں چہ بوالعجبی است)

کی وضاحت ہی کیا ہو سکتی ہے۔یہ تو اب تاریخ دیو بند کا ایک ایسا موڑ بن گیا ہے کہ مورخ اسے کسی طرح نظر انداز کر ہی نہیں سکتا۔اس کے دامن سے یہ داغ شاید ہی مٹ سکے۔وقتی مصلحتوں نے علمی غیرت اور حمیت فقر کو گہنا دیا تھا۔اس فقیر کو یاد ہے کہ ''متحدہ قومیت'' کی ترنگ میں ایک مرتبہ بعض علماء سوامی سردہانند کو جامع مسجد دہلی کے منبر پر بٹھانے کا ارتکاب بھی کر چکے ہیں۔لیکن دو برس بعد اسی سردہانند نے مسلمانوں کو دھی کرنے یا بھارت سے نکالنے کا نعرہ بھی لگایا تھا۔

(سر راہے نوائے وقت ۲۹ مارچ ۱۹۸۰ء)

جشن دیو بند پر قہر خداوندی: ''دارالعلوم دیو بند کے اجلاس صد سالہ کے بعد سے (جس میں کچھ باتیں ایسی بھی ہوئیں جو یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نظر عنایت سے محروم کرنے والی تھیں) ایک خانہ جنگی شروع ہوئی جو برابر جاری ہے

اور اس عاجز کے نزدیک وہ خداوندی قہر و عذاب ہے۔ راقم سطور قریباً ساٹھ سال سے اخبار اور رسائل کا مطالعہ کرتا رہا ہے۔ ان میں وہ رسالے اور اخبارات بھی ہوتے ہیں۔ جن میں سیاسی یا مذہبی مخالفین کے خلاف لکھا جاتا تھا اور خوب خبر لی جاتی تھی۔ لیکن مجھے یاد نہیں کہ ان میں سے کسی کے اختلافی مضامین میں شرافت کو اتنا پامال اور رزالت و سفالت کا ایسا استعمال کیا گیا ہو جیسا کہ ہمارے دارالعلوم دیوبند سے نسبت رکھنے والے ان "مجاہدین قلم" نے کیا ہے۔ پھر ہماری انتہائی بد قسمتی کہ ان میں وہ حضرات بھی ہیں جو دارالعلوم کے "سند یافتہ" فضلاء بتائے جاتے ہیں۔ (ماہنامہ الفرقان لکھنو فروری ۱۹۸۱ء، الاعتصام لاہور ۲۰ مارچ۔)

سیارہ ڈائجسٹ: اناری اسٹیشن پر ٹکٹیں خریدی گئیں تو پتہ چلا کہ حکومت بھارت نے (جشن دیوبند کے) شرکاء کو یک طرفہ کرایہ میں دوطرفہ سفر کی رعایت دی ہے۔ بعض لوگ کفار کی طرف سے اس رعایت یا مدد کو مسترد کرنے پر اصرار کر رہے تھے۔ مگر جب انہیں بتایا گیا کہ اسی کافر حکومت نے جشن دیوبند کی تقریبات کے انتظامات پر ایک کروڑ سے زائد لگائی ہے اور گیسٹ ہاؤس بھی بنوا دیا ہے۔ تو یہ اصحاب ندامت سے بغلیں جھانکنے لگے۔ دیوبند میں اندرا گاندھی، جگ جیون رام، چرن سنگھ جیسی معروف شخصیتیں آئی ہوئی تھیں۔ اور دیوبند تقریبات پر حکومت نے ایک کروڑ ۲۰ لاکھ روپے صرف کئے اور ہر طرح کی سہولتیں بہم پہنچائیں۔ دیوبند کی افتتاحی تقریب میں جب اندرا گاندھی نے اپنی تقریر میں مسلمانوں کو ہندوستانی قومیت کے تصور کے ساتھ ہم آہنگ کر کے مسلم قومیت کے تصور کی بیخ کنی کی تو وہاں موجود چوٹی کے علماء کو اسلام کے اس عظیم اور بنیادی

فلسفہ کی تشریح اور تصحیح کی جرأت نہ ہوئی۔ حکیم الامت (اقبال) نے کانگرس کے علماء کی اسی ذہنی کیفیت کو بھانپ کر فرمایا تھا:

عجم ہنوز نہ داند رموز دیں ورنہ
ز دیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی است

تلاوت و ترانہ کے بعد اسٹیج پر کچھ غیر معمولی حرکات کا احساس ہوا۔ اس لئے شریمتی اندرا گاندھی افتتاحی اجلاس میں آرہی ہیں۔ اسٹیج پر موجود تمام عرب وفود دو رویہ ہو کر کھڑے ہوگئے۔ اندرا گاندھی اس سب کے خوش آمدید کا مسکراہٹ سے جواب دیتے ہوئے آئیں۔ انہیں مہمان خصوصی کی کرسی پر جو صاحب صدر اور قاری محمد طیب کی کرسیوں کے درمیان تھی بٹھایا گیا (جبکہ دیگر بڑے بڑے علماء بغیر کرسی کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے) شریمتی کو دیکھنے کے لئے زبردست ہلچل مچی۔ تمام حاضرین اور خصوصاً پاکستانی شرکاء شریمتی کو دیکھنے کے لئے بے تاب تھے۔ شریمتی ایک مرصع اور سنہری کرسی پر لاکھوں لوگوں کے سامنے جلوہ گر تھیں۔ شریمتی نے سنہری رنگ کی ساڑھی پہنی ہوئی تھی اور ان کے ہاتھ میں ہلکے رنگ کا ایک بڑا سا پرس تھا۔ قاری محمد طیب صاحب کے خطبۂ استقبالیہ کے دوران مصر کے وزیر اوقاف عبداللہ بن سعود نے شریمتی اندرا گاندھی سے ہاتھ ملایا۔ نیز شریمتی اور مفتی محمود صاحب تھوڑی دیر اسٹیج پر کھڑے کھڑے باتیں کرتے رہے۔ (بعض شرکاء دیوبند کا کہنا ہے کہ اندرا گاندھی بن بلائی آئی تھی) اگر یہ درست مان لیا جائے تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسے مہمان خصوصی کی کرسی پر کیوں بٹھایا گیا؟ تقریر کیوں کرائی گئی؟ چرن سنگھ اور جگ جیون رام وغیرہ نے ایک مذہبی اسٹیج پر کیوں تقاریر کیں؟ کیا یہ سب کچھ

دار العلوم دیو بند کے منتظمین کی خواہش کے خلاف ہوتا رہا؟ دراصل ایک جھوٹ چھپانے کے لئے انسان کو سو اور جھوٹ بولنا پڑتے ہیں۔ کاش خدا علماء کو سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ ایک پاکستانی ہفت روزہ میں مولانا عبدالقادر آزاد نے غلط اعداد و شمار بیان کئے ہیں۔ یہ بات انتہائی قابل افسوس ہے ان کے مطابق دس ہزار علماء کا وفد پاکستان سے گیا تھا۔ حالانکہ علماء و طلبہ ملا کر صرف ساڑھے آٹھ سو افراد ایک خصوصی ٹرین کے ذریعے دیو بند گئے تھے۔ اجتماع کی تعداد مولانا نے کم از کم ایک کروڑ بتائی ہے۔ حالانکہ خود منتظمین جلسہ کے بقول پنڈال تین لاکھ آدمیوں کی گنجائش کے لئے بنایا گیا تھا۔ کاش ہم لوگ حقیقت پسند بن جائیں۔ اعداد و شمار کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنا انتہائی افسوسناک ہے۔ عرب وفود کے لئے طعام و قیام کا عالی شان انتظام تھا۔ ڈائننگ ہال اور اس طعام کا ٹھیکہ دہلی کے انٹر کانٹی نینٹل ہوٹل کا تھا۔ عربوں کے لئے اس مخصوص انتظام نے مساوات، اسلامی سادگی اور علماء ربانی کے تقدس کے تصور کی دھجیاں اڑا دیں۔ ایسا لگتا تھا کہ کل انتظام کا ۷۵ فیصد بوجھ عرب وفود کی دیکھ بھال اور اہتمام کی وجہ سے تھا۔

(ماہنامہ سیارہ ڈائجسٹ لاہور جون ۱۹۸۰ء آنکھوں دیکھا حال)

سیّدہ اندرا گاندھی: روزنامہ ”اخبار العالم الاسلامی“ سعودی عرب نے لکھا کہ ”سعودی حکومت نے دار العلوم دیو بند کو دس لاکھ روپے وظیفہ دیا۔ جبکہ سیّدہ اندرا گاندھی نے جشن دیو بند کے افتتاحی اجلاس میں خطاب کیا“

(۱۴۔ جمادی الاولی ۱۴۰۰ھ)

غلام خان در مدح مشرک: روزنامہ جنگ راولپنڈی کیم اپریل ۱۹۸۰ء کی

اشاعت میں ایک با تصویر اخباری کانفرنس میں مولوی غلام خان کا بیان شائع ہوا کہ ”جشن دیو بند کو کامیاب بنانے کے لئے بھارت کی حکومت نے بڑا تعاون کیا ہے۔ سوا کروڑ روپے خرچ کر کے اندرا حکومت نے اس مقصد کے لئے سڑکیں بنوائیں، نیا اسٹیشن بنوایا ہم سے نصف کرایہ لیا اور دیو بند کی تصویر والی ٹکٹ جاری کی۔ وزیر اعظم اندرا گاندھی نے بھارت کو اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیا ہے وہاں باہر سے کوئی چیز نہیں منگواتے اس کے مقابلے میں پاکستان اب بھی گندم تک باہر سے منگوا رہا ہے۔ پاکستان میں باہمی اختلافات اور نوکر شاہی نے ملک کو ترقی کی بجائے نقصان کی طرف گامزن کر رکھا ہے۔“ (روزنامہ جنگ راولپنڈی)

یاد رہے کہ مولوی غلام خاں کا یہ آخری اخباری بیان تھا۔ جس میں اس موحد نے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح صد سالہ جشن دیو بند کو بدعت قرار دینے اور دیگر تکلفات و فضول خرچی وغیرہ بالخصوص ایک دشمن اسلام و پاکستان بے پردہ وغیرہ محرم کافرہ مشرکہ کی شمولیت کی پرزور مذمت کرنے کی بجائے الٹا جشن دیو بند کی کامیابی و اندرا گاندھی کی کامیابی و احسانات کے ذکر و بیان کے لئے باقاعدہ پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ اور اندرا حکومت کی توصیف اور اس کے بالمقابل پاکستان کی تنقیص کی گئی اور ساری عمر غیر اللہ کی امداد و استمداد کا انکار کرنے والوں نے اندرا حکومت کے بڑے تعاون کو بڑے اہتمام سے بیان کیا۔ اور ساری عمر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پکارنے والے صحیح العقیدہ سنی مسلمانوں کو خواہ مخواہ مشرک و بدعتی قرار دے کر مخالفت کرنے والے آخر عمر میں کافرہ مشرکہ کی مدح کرنے لگے جس پر قدرت خداوندی کے تحت آخری انجام بھی عجیب و غریب اور عبرتناک ہوا۔

چنانچہ محمد عارف رضوی ملتانی خطیب فیصل آباد کے ایک مطبوعہ اشتہار میں دوبئی سے مختار احمد صاحب کا ایک خط بدیں الفاظ شائع ہوا ہے کہ ”میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر لکھتا ہوں کہ (دوبئی میں) میں نے خود پہلے ان کی تقریر سنی جو انہوں نے یہاں کی۔ تقریباً دو گھنٹے تک آپ تقریر کرتے رہے۔ ہزاروں لوگ تقریر سننے آئے ہوئے تھے۔ مولانا غلام خاں صاحب نے خوب خوب سرکار مدینہ ﷺ کی گستاخی کی پہلے میں خود بھی ان کا مداح تھا۔ پھر تقریر کرتے ہوئے انہیں دل پر درد پڑا۔ اور انہیں ہسپتال لایا گیا وہ پلنگ سے اچھل کر چھت تک جاتے اور پھر زمین پر آ پڑتے۔ ڈاکٹر سب کمرہ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ میں چھپ کر دیکھتا رہا اور کانپتا رہا۔ اسی کشمکش میں تقریباً ایک گھنٹہ گزرا پھر خاموشی ہوگئی۔ کوئی اندر جانے کو تیار نہ تھا۔ میں نے ڈاکٹر کو بلایا۔ جب کافی آدمی جمع ہوئے اکٹھے اندر گئے اور دیکھا کہ ان کا رنگ سیاہ پڑھ چکا ہے زبان منہ سے باہر نکل کر لٹک رہی تھی اور آنکھیں باہر ابل آئی تھیں۔ مجبوراً اسی طرح پیٹی بند کر کے پاکستان بھیج دیا گیا۔ میں تین چار دن بیمار رہا اور اٹھ اٹھ کر بھاگتا تھا۔ پھر توبہ استغفار پڑھی اور کچھ میں ٹھیک ہوا۔ یہ تھی ان کی تقریر اور انجام۔ خدا کی لاٹھی بے آواز تھی کام کر گئی۔“

(مختار احمد ۱۹ ستمبر ۱۹۸۰ دوبئی)

نوائے وقت کی تائید: روزنامہ ”نوائے وقت“ کے خصوصی نمائندہ کی رپورٹ سے بھی مختار احمد صاحب کے مذکورہ مکتوب کی تائید ہوتی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ جگہ جگہ لوگوں نے مولانا (غلام خان) کی میت کا آخری دیدار کرنے کی کوشش کی۔ لیکن انہیں کامیابی نہ ہوئی۔ حتیٰ کہ جب مولانا کی میت لحد میں اتاری

جانے لگی۔ تو طبی وجوہ کی بناء پر اس وقت بھی خواہش مند سوگواروں کو مولانا کی میت کا آخری دیدار نہیں کرایا گیا۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور۔ راولپنڈی ۲۹ مئی ۱۹۸۰ء)

ظاہر ہے کہ بقول مختار احمد ”دال میں کچھ کالا ضرور تھا“ ورنہ کیا وجہ تھی کہ بزعم خویش ساری عمر قرآن پاک کی تبلیغ کرنے اور شیخ القرآن کہلانے والے کا چہرہ بھی نہ دکھایا گیا۔ جب کہ بیرونی ممالک سے لائی جانے والی عام لوگوں کی میت کا بھی آخری دیدار کرایا جاتا ہے۔ یہ ہے مسلمانوں کو مشرک بنانے اور اصلی نسلی مشرکوں کی تعظیم و مدح سرائی کا عبرتناک انجام اور جشن دیوبند منانے اور جشن میلاد النبی ﷺ پر فتوے لگانے کی قدرتی گرفت وسزا۔ والعیاذ باللہ

قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند بھی دیوبند سے بیدخلی کے باعث اسی کشمکش میں دنیا سے چل بسے جو جشن دیوبند کی نحوست وشامت کے باعث خانہ جنگی کی صورت میں پیدا ہوئی۔ حتیٰ کہ آخری وقت ان کا جنازہ بھی دارالعلوم میں سے نہ گزرنے دیا گیا۔ (روزنامہ جنگ ۲۱۔ اگست ۱۹۸۳ء)

اگر در خانہ کس است ...... یک حرف بس است

اندرا گاندھی کا مرثیہ: بھارتی وزیراعظم آنجہانی مسز اندرا گاندھی کے قتل پر جس طرح پاکستان میں موجود سابق قوم پرست علماء اور کانگرس کے سیاسی ذہن وفکر کے ترجمان ”وارثان منبر ومحراب“ نے تعزیت کی ہے وہ کوئی قابل فخر اور دینی حلقوں کے لئے عزت کا باعث نہیں ہے۔ قومی اخبارات میں خبر شائع ہوئی ہے کہ ناظم العلماء پاکستان کے نامور راہنماؤں مولانا محمد شریف وٹو، مولانا زاہد الراشدی اور مولانا بشیر احمد شاد نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ اندرا گاندھی نے اپنے اقتدار

میں جمعیت علماء ہند اور دارالعلوم دیو بند کی قومی خدمات کا ہمیشہ اعتراف کیا اور ہر طرح کی معاونت اور حوصلہ افزائی کرتی رہیں۔ نیز ان راہنماؤں نے یہ بھی کہا کہ اندرا نے جشن دیو بند میں اکابر دیو بند سے اپنے خاندانی تعلقات کا برملا اظہار کیا" یہ پڑھ کر انسان حیرت میں ڈوب جاتا ہے کہ سیکولر ازم کے علمبرداران سابق کانگرسی علماء کو ابھی تک اندرا کے خاندانی تعلق پر کس قدر فخر ہے۔ کس قدر ستم کی بات ہے کہ ان مٹھی بھر لوگوں نے ابھی تک اپنے دل میں پاکستان کی محبت کی بجائے اندرا گاندھی سے تعلق کو سجا رکھا ہے۔ اس لئے پاکستانی عوام اور حکومت کو ان الفاظ پر غور کرنا چاہیئے کہ یہ ابھی تک تحریک پاکستان کی تلخیاں اپنے دل سے نہیں نکال سکے۔ مولانا شبیر احمد عثمانی کو ان کے اپنے قول کے مطابق جس طرح فرزندان دیو بند کی اکثریت غلیظ گالیوں سے نوازتی تھی وہ فکر آج تک ان لوگوں کے سینوں میں عداوتِ پاکستان کا ایک تناور درخت بن چکی ہے ورنہ اس وقت پنڈت موتی لال نہرو، پنڈت جواہر لال نہرو کا جناب سید احمد بریلوی اور جناب اسماعیل دہلوی سے فکری تعلق جوڑنے کی کیا ضرورت تھی۔ دیو بند۔ کے ان راہنماؤں نے یہ بیان دے کر آج بھی دو قومی نظریے کی نفی کی ہے۔ تحریک آزادی میں ہندوؤں کے ساتھ کانگریسی خیال کے علماء کے کردار کو نمایاں کرنا ہمارے لئے باعث شرم ہے۔" (روزنامہ آفتاب لاہور۔ ۳ نومبر ۱۹۸۴ء)

============

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللّٰہ

وعلیٰ آلك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللّٰہ

مولوی غلام خان اور اس کے عقائد اور اس کی جمع تفسیر بلغۃ الحیران علماء دیوبند کی نظر میں

ــــ اُن کے دشمن پہ لعنت خدا کی، رحم پانے کے قابل نہیں ہے

یہ ہے میت کسی بے ادب کی، منہ دکھانے کے قابل نہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مولوی غلام خان نہ دیوبندی ہے نہ بریلوی' یہ ایک جدید فتنہ انگیز طائفہ کا بانی ہے۔ مسلمانوں کو خبردار رہنا چاہیئے۔ مولوی غلام خان اور اس کے ہم خیالوں کے پیچھے نماز مکروہ تحریمہ ہے اور اُن کو مساجد کا امام نہ بنانا چاہیئے۔ دین کی حفاظت کیلئے اُن سے سلام وکلام بند کردینا چاہیئے۔ صدر مفتی دارالعلوم دیوبند و دیگر علماء کے فتوے۔

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علماء دین تفسیر ''بلغۃ الحیران'' کے مندرجہ ذیل مقامات میں کہ یہ جو کچھ اس تفسیر میں لکھا گیا ہے یہ سلف صالحین و اہلسنّت والجماعت علماء دین کے نظریات کے موافق ہے یا مخالف؟

(۱) کُلٌّ فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ کے ماتحت ''بلغۃ الحیران'' ص ۱۷۵ پر لکھا ہے ما سے یہ علیحدہ جملہ ہے ماقبل کیساتھ متعلق نہیں تاکہ لازم آئے کہ تمام باتیں کتاب میں لکھی ہوئی ہیں جیسا کہ اہلسنّت و جماعت کا مذہب ہے۔ بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ تمہارے اعمال لکھ رہے ہیں' فرشتے انتہی بلفظہ' کیا یہ اہلسنّت والجماعت کے مسلک سے علیحدگی اور اعتزال کا اظہار نہیں' حالانکہ جملہ مفسرین اس سے مراد لوح محفوظ لے رہے ہیں۔ علماء دیوبند کا بھی یہی مسلک ہے جیسا کہ مولانا شبیر احمد صاحب نے ''موضح القرآن'' میں اس آیت کے فائدہ میں لکھا ہے' تو بناء علیہ کیا یہ فرقہ علماء دیوبند کے مسلک کے مخالف نہ ہوا اور کیا اس خودساختہ تفسیر پر قَدۡ جَفَّ الۡقَلَمُ بِمَا ھُوَ کَائِنٌ اور اس قسم کی دوسری احادیث کی تکذیب نہیں ہوتی اور تمام کتب عقائد کی تغلیط نہیں ہوتی؟

(۲) یاجوج ماجوج کے متعلق ص ۲۰۵ پر ہے یاجوج ماجوج سے مراد انگریز ہیں یا کوئی اور کیا یہ یاجوج ماجوج کے متعلق وارد روایات کے خلاف نہیں اور کیا یہ مرزائیوں کی موافقت نہیں؟

(۳) بلغۃ الحیران کے ص ۱۵۰ پر وَادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا کی تفسیر میں لکھا ہے باب سے مراد مسجد کا دروازہ ہے جو کہ نزدیک تھے' باقی تفسیروں کا کذب ہے' انتہی بلفظہ

کیا مفسرین کو کاذب کہنا جائز ہے یا نہیں؟! اگر نہیں تو قائل کا کیا حکم ہے۔

(۴) اس تفسیر کے ص ۲۴۴ پر مندرج ہے رسولوں کا کمال بس عذاب الٰہی سے نجات پالینی ہے' انتہی۔ کیا یہ مرسلین کی تنقیص نہیں' عذاب الٰہی سے نجات اگر رسول کا کمال ہو تو کیا غیر رسول کو نجات نہ ہوگی؟

(۵) ص ۵۰ پر قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت کو کیا کہا ہے کہ یہ بھی کمال نہیں؟ کیا یہ غلط اور جمہور کے مخالف نہیں؟

(۶) ص ۱۷۵ پر معتزلہ کا مذہب نقل کر کے لکھا کہ انسان خودمختار ہے' اچھے کام کریں یا نہ کریں' اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم نہیں کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا۔ الی ان قال' مگر بعض مقام قرآن جو ان کے مطابق نہیں بنتے معنی صحیح کرتے ہیں کیا یہ اعتزال کی صریح اور واضح تائید نہیں اور یہ قدامت علم الٰہی کا انکار نہیں؟

صدر مفتی دارالعلوم دیوبند کا جواب: مذکور سوال میں جو تفسیر بلغۃ الحیران سے اقتباسات نقل کئے گئے ہیں یہ اہلسنّت والجماعت اور اکابر دیوبند کے مسلک کے خلاف اور سلف صالحین صحابہ کرام و تابعین کے مخالف ہیں۔ ان میں معتزلہ کے مذہب کی ترویج بھی ہے اور جمہور مفسرین اہلسنّت کی تکذیب بھی۔ بعض آیات کی غلط تعبیر و تاویل ہے جس کو قرآن و احادیث مشہورہ سے دور کا واسطہ نہیں ہے۔ تفسیر مذکور مطالعہ عوام کیلئے گمراہ کن ہے اور اُن کے صحیح عقیدوں کو بدل دینے میں ممد و معاون ہے۔ یاجوج ماجوج کی تعبیر و تفسیر اور کُلٌّ فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ کے معنے قطعاً غلط ہیں۔ قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت کے متعلق جو لکھا گیا ہے وہ بھی لغو اور باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علم پر بھی کاری ضرب ہے' جس سے جہل خداوندی کا لزوم ظاہر ہے اور ایسے اُمور کے اعتقاد پر لزوم کفر کھلا ہوا ہے' جس سے ایمان خطرے میں ہے۔ ہمارا علم اس کی شہادت دیتا ہے جس بڑے شخص کی طرف اس تفسیر کی نسبت کر رکھی ہے' ہرگز اس کے یہ عقائد نہیں

ہیں بلکہ دوسرے لوگوں نے ان کی طرف ترویج کتاب کیلئے منسوب کر دیئے ہیں اور اگر بالفرض والمحال ان کے بھی یہی خیالات ہوں جو تفسیر میں مذکور ہیں تو قرآن وحدیث کے مقابلہ میں ان کی حقیقت نہیں ہے' ان کو رد کر دیا جائے گا اور قرآن وحدیث کے مطابق عمل ہوگا۔ بجز انبیاء علیہم السلام کے ہر شخص کا قول رد کر دیا جائے گا اگرچہ کتنا ہی کیوں نہ ہو جبکہ اس کا قول عقائد اسلامیہ کے مخالف ہو۔ یہ تفسیر مسلمانوں کیلئے معتبر ایسے عقائد رکھنے والے حضرات اہلسنّت میں داخل نہیں' ان کے پیچھے نماز مکروہ ہے' ان کو مسجد کا امام نہ بنایا جائے۔ ایسے عقائد والوں سے اور دوسروں کو کافر و مشرک سمجھنے والوں سے قطع تعلق کر لینا اور سلام وکلام بند کر دینا چاہیئے' مجبوری اور ضرورت کے وقت جائز ہے۔ بدعتی اور محدث فی الدین سے علیحدگی دین کی حفاظت کا ذریعہ ہے جو کتب عقائد اور کتب فقہ میں مصرح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

جناب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سابق مفتی دارالعلوم دیوبند حال کراچی ارشاد فرماتے ہیں' مندرجہ سوال نمبرات کا مفہوم بلاشبہ عقائد اہلسنّت والجماعت سے متصادم ہے...... اور جبکہ بلغۃ الحیر ان میں اس قسم کے شنیعہ مضامین موجود ہیں تو مشورہ احقر کا عام مسلمانوں کیلئے یہ ہے کہ اس کے مطالعہ سے احتراز کریں۔ مختصراً

جناب محمد کفایت اللہ صاحب دہلوی ارقام فرماتے ہیں کہ تفسیر مذکور میں نے دیکھی ہے' اس میں بہت سے مقامات ناقابل فہم ہیں اور بہت سے مقام مشتبہ عبارت کے ہیں' عام مسلمانوں کے سمجھنے اور کام میں لانے کے لائق نہیں۔

تفسیر ''بلغۃ الحیر ان'' کا اس فقیر نے قریباً سات سال پہلے اس کے مطالعہ کیا ہے' مصنف کا مذہب کوئی نہیں' نہ عقائد میں اہلسنّت و جماعت کے موافق ہے اور احادیث اور فقہ سے اس کو کوئی تعلق ہے' سوا انانیت اور بے ادبی کے اس میں اور کوئی چیز نہیں۔ اکثر جگہ لکھتے ہیں ''مفسرین نہیں سمجھتے'' بعض جگہ لکھتے ہیں کہ اہلسنّت و جماعت

ٹھیک نہیں کہتے۔ اور حدیث صحیح اور فقہ شریف کے علم سے بے بہرہ ہے۔ چنانچہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح کے واقع میں لکھتے ہیں کہ زینب کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا عدت کیا کیونکہ غیر مدخولہ تھیں' حالانکہ تمام تفاسیر کا اتفاق ہے کہ انہوں نے عدت گزاری اور مسلم شریف کی حدیث شریف موجود ہے۔ ''لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ'' اور فقہ شریف میں صاف لکھا ہے کہ خلوت سے عدت ہو جاتی ہے' دخول ہو یا نہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ ہم صحبت رہے ہیں۔ فقط: محمد صدرالدین سکنہ درویش

جملہ اہل اسلام پر واضح ہو کہ یہ طائفہ جو معانی قرآن وحدیث کی مخالف اہلسنّت و جماعت کے کرتے ہیں' ان کے ساتھ سلام وکلام' مجلس' غمی' شادی حرام ہے۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ الآية وَ قَالَ النَّبِيُّ مَنْ رَّاٰى مِنْكُمْ مُّنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ الخ۔ (رواہ مسلم)

ایسا طائفہ ملت اسلام سے خارج ہے۔ قَالَ النَّبِيُّ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ ۔ يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ قِرَاءَتَهٗ بِقِرَاءَتِهِمْ وَ صَلٰوتَهٗ بِصَلٰوتِهِمْ طُوْبٰى الخ ۔ بِمَضْمُوْنِ الْحَدِيْثِ ۔ وَالْاَحَادِيْثُ بِهٰذَا الْمَضْمُوْنِ كَثِيْرَةٌ فِيْ صَحِيْحِ الْبُخَارِيْ وَ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَالْمِشْكٰوةِ نَقْلًا عَنْهَا فَكَيْفَ تَكُوْنُ ذَالِكَ الطَّائِفَةُ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَ هُمْ يَادِلُوْنَ الْقُرْآنَ السَّلَفَ وَالْخَلَفَ وَالْاَحَادِيْثَ الصَّحِيْحَةَ۔ فقط عبدالجبار بگرہ عفی عنہ۔

علماء دیوبند اور دیگر علماء وطن کی تائید کے بعد کسی کو اعتراض کی گنجائش نہیں۔ علماء سلف کی تفسیر کے خلاف چلنا مسلم کو زیبا نہیں۔ واللہ علم واسلم اتم۔

احقر العباد: محمد عبدالحمید عفی عنہ میرپوری

سوالات مندرجہ اگر بلحاظ سیاق وسباق درست ہیں تو جوابات بالا بالکل درست ہیں اور میں جوابات کی پوری تائید کرتا ہوں بشرطیکہ سیاق وسباق سے قطع تعلق نہ کیا گیا

ہو۔ باقی تفسیر ''بیان القرآن'' کے ہوتے ہوئے کسی دوسری اُردو کی تفسیر کو دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ بلکہ دیکھنے میں اکثر اور تفاسیر لکھنے والے علوم ضروریہ سے ناواقف ہوتے ہیں۔ میں نے تفسیر ''بلغة الحیران'' خود نہیں دیکھی مگر حضرت قبلہ علامہ انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی رائے میری نظر سے گزری اور حضرت تھانوی کی رائے بھی میں نے دیکھی ہے، جس میں دونوں حضرات نے اقرار کیا ہے کہ اعتزال کی طرف مائل ہے مگر ساتھ ہی دونوں حضرات نے حضرت مولانا حسین علی صاحب مرحوم کی طرف حسن عقیدت کا اظہار فرما کر اس نسبت کو فرضی قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

میرا بھی یہی عقیدہ ہے کہ حضرت مولانا حسین علی صاحب بہت ہی بڑے پائے کے بزرگ گزرے ہیں۔ ابوالوفاق محمد اسحاق از ایبٹ آباد

لَقَدْ اَجَابَ الْفَاضِلُ الْمُجِيْبُ فِي الْجَوَابِ وَهُوَ الصَّوَابُ

کتبہ بندہ حبیب الرحمٰن صدر مدرس دار العلوم رحمانیہ ہری پوری ہزارہ

الجواب الجواب: عبدالرؤف مدرس رحمانیہ ہری پوری

جواب درست ہے، سید احمد بقلم خود۔ الجواب صحیح: محمد یعقوب عفی عنہ مرادآبادی

الجواب ہوالصواب: واللہ اعلم بالصواب۔ فقیر محمد شمس الدین عفی عنہ ۲ جمادی الثانیہ ۷۰ھ

جواب صحیح ہے: محمد یوسف عفی عنہ از سیریاں

اِنَّهُ لَحَقٌّ وَالْحَقُّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فقیر محمد عفا اللہ عنہٗ فاضل دیوبند ایبٹ آباد

ولقد اجاب المجیب المحقق هو الیق بالقبول حققت ورایت بلغة الحیران

حررہ راجی رحمۃ اللہ علیہ احقر العاصی عفی اللہ دار درویش

المجیب مصیب بلا ریب، راقم الحروف فدوی سید عبداللہ مشہور بصوفی ساکن بکھن

جواب صحیح ہے: قاضی غلام یحییٰ خطیب مسجد ہری پور

لقد اجاد و اجاب المجیب، عبدالرحمٰن بقلم خود معلم دینیات ہائی سکول ہری پور (ہزارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا

''اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو''

(پارہ ۲۶، رکوع ۱۳، سورہ الحجرات)

اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِي الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ

''مجھے اپنی اُمت پر گمراہ کن لیڈروں کا خوف ہے''۔

(مشکوٰۃ شریف، ص ۴۶۳)

جماعت اسلامی کے مخصوص پس منظر کا بیان

؎ آنکھ سے کاجل صاف چرا لیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھڑی تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ: بعض مشترکہ ملکی وسیاسی مسائل کے حل اور کسی مشترکہ خطرہ کے انسداد کیلئے اپنے اختلافات پر قائم رہتے ہوئے بعض جماعتوں کے بعض علماء کا کسی وقت اشتراک عمل نہ دلیل صلح کلیت ہے، نہ اس سے اصولی واعتقادی اختلافات ختم ہو سکتے ہیں اور نہ ہی کسی جماعت کی جداگانہ حیثیت اور اس کے مخصوص عقائد ونظریات سے صرف نظر کیا جاسکتا ہے۔ اس مبنی برحقیقت قول کی روشنی میں مودودی صاحب کی ''جماعت اسلامی'' کا جائزہ لیا جائے تو وہ اپنے ظاہری پروپیگنڈا وسیاسی لبادہ کے باوجود ایک مذہبی و اعتقادی جماعت ہے جو غیر مقلدیت دیوبندیت اور تبلیغی جماعت کی طرح رسوائے زمانہ فرقۂ وہابیت کی ایک شاخ اور محمد بن عبدالوہاب نجدی تحریک کی ایک کڑی ہے۔ یہ اپنے اندرونی معتقدات میں شدید متعصب، شانِ رسالت و ولایت کی منکر، مسلک اہلسنت وجماعت کی سخت مخالف اور اہل اسلام کو جاہلیت اور شرک کا مرتکب قرار دینے میں بہت بیباک ہے۔ اس لئے جن سادہ لوح عوام وبالخصوص سنی نوجوانوں کو جماعت اسلامی کے پراپیگنڈا اور ظاہری وسیاسی انداز سے مغالطہ ہو رہا ہے وہ خالی الذہن اور جذبۂ انصاف ودیانت سے سرشار ہو کر کم از کم ایک مرتبہ مندرجہ ذیل حقائق پر ضرور غور فرمائیں تاکہ انہیں حقیقت حال سمجھنے اور صراط مستقیم معلوم کرنے میں آسانی ہو۔

اعلانِ وہابیت: مودودی صاحب لکھتے ہیں ''وہابیت کے الزام سے بچنے کا اہتمام نہ کیجئے لوگوں نے در حقیقت مسلمان کیلئے یہ دوسرا نام تجویز کیا ہے''۔ (رسائل ومسائل ۱۸۲)

گویا مودودی کے نزدیک وہابی اور مسلمان ہونا ایک ہی چیز ہے۔ یعنی جو وہابی ہے وہ مسلمان ہے اور جو مسلمان ہے وہ وہابی ہے۔ اس عبارت میں مودودی صاحب نے اپنی وہابیت کے اعلان کے علاوہ کس ہوشیاری سے وہابیت کو اسلام سے تعبیر کیا ہے اور پھر

وہابی اہل اسلام کو اسلام سے خارج کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ روئے زمین میں غیر وہابی اہل اسلام، اہلسنّت وجماعت ہی کی اکثریت ہے، جنہیں مودودی صاحب کے برعکس وہابیت سے بچنے کا پورا اہتمام ہے اور وہ کسی قیمت پر وہابی کہلانے کیلئے تیار نہیں ہیں۔

جہالت کا فتویٰ: مودودی صاحب نے دوسری جگہ صراحۃً نام لے کر سنی، حنفی بریلوی کو جہالت کی پیداوار قرار دیا ہے۔ لکھتے ہیں ''خدا کی شریعت میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی بناء پر حنفی بریلوی شیعہ سنی وغیرہ الگ الگ اُمتیں بن سکیں، یہ اُمتیں جہالت کی پیدا کی ہوئی ہیں''۔ (خطبات ص ۸۲)

دیکھئے مودودی صاحب نے کس بے دردی کے ساتھ بریلوی اہلسنّت احناف کو جہالت کی پیداوار قرار دیا ہے اور اس فہرست میں وہابی کا نام شامل ہی نہیں کیا اس لئے کہ صرف وہابیت ہی تو ان کے نزدیک اسلام وعلم کی پیداوار ہے اور بس۔ قطع نظر اس سے کہ اہل اسلام کی عظیم اکثریت کے علاوہ کتنے جلیل القدر، عظیم المرتبت آئمہ کرام محدثین، مفسرین، فقہاء اور اولیاء اللہ سنی حنفی ہیں وہابی کو مسلمان اور سنی حنفی بریلوی کو جہالت کی پیداوار قرار دے کر مودودی صاحب نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ بڑے متعصب وہابی اور اہلسنّت وجماعت سے خارج ہیں۔ ع...... ہوشیار اے مرد مومن ہوشیار

مودودیت دیوبندیت کا اندرونی اتحاد: جس طرح مودودی صاحب نے لکھا ہے کہ ''مسلمان کا دوسرا نام وہابی ہے'' اسی طرح ایسے ہی الفاظ میں دیوبندیت کے امام مولوی رشید احمد گنگوہی نے بھی لکھا ہے کہ ''وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں''۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۰۵)

دیکھ لیا آپ نے، یہ ہے مودودیت دیوبندیت کا اندرونی اتحاد اور دونوں کی وہابیت کا منہ بولتا ثبوت۔ ایک صاحب لکھتے ہیں ''مسلمان کا دوسرا نام وہابی ہے'' اور دوسرے لکھتے ہیں کہ ''وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں''۔ حالانکہ در حقیقت دونوں حضرات نے وہابی کے

معنی میں تحریف کرکے مغالطہ دیا ہے۔ اب انہی کی زبانی اس حقیقت کا اظہار ملاحظہ فرمائیے۔

اظہار حقیقت: مولوی رشید احمد گنگوہی رقمطراز ہیں کہ ''محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں اور ان کے عقائد عمدہ تھے''۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۵۱)

اسے کہتے ہیں: ع...... جادو وہ جو سر چڑھ بولے

معلوم ہوا کہ نہ ہی مسلمان کا نام وہابی ہے اور نہ ہی متبع سنت اور دیندار کو وہابی کہتے ہیں بلکہ حقیقتاً محمد بن عبدالوہاب نجدی کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں اور وہابیت کی قصیدہ خوانی کرنے والے مودودی و گنگوہی دونوں محمد بن عبدالوہاب کے مقتدی ہیں اور وہ ان کا مقتدا۔

وہابی گرچہ اخفامی کند بغض نبی لیکن...... نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

صاحب تقویۃ الایمان: مودودی صاحب نے اپنی وہابیت کا مزید مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی کتاب ''تجدید و احیاء دین'' میں امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی کو بھی مجدد دین کی فہرست میں شامل کیا ہے۔ وہی مولوی اسماعیل جنہوں نے مقام رسالت و شان رسالت کی تحقیر و تنقیص کیلئے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر افتراء کرتے ہوئے آپ کی طرف منسوب کرکے لکھا ہے کہ

☆ ''میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں'' (تقویۃ الایمان ص ۷۵)

☆ ''جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں'' (ص ۴۹)

☆ ''رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا''

☆ ''اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں ''محمد ﷺ'' کے برابر پیدا کر ڈالے''۔ (ص ۳۶)

☆ انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ (نبی، ولی ہو) اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے''۔ (ص ۴۷)

☆ ''ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے''۔ (ص ۱۵ مطبوعہ دہلی)

یہی مولوی اسماعیل دہلوی اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں کہ

☆ ''نماز میں حضور ﷺ کا تصور و خیال کرنا گدھے اور بیل کے تصور میں ڈوب جانے سے بدرجہا برا ہے''۔ (صراط مستقیم ص ۸۷) وغیر ذالك من الخرافات

خود ہی غور فرمائیے کہ ایسے بدعقیدہ و بے ادب شخص کو مجددین میں شمار کرنے والے مودودی صاحب خود کون ہوئے؟

توہین آمیز عبارات کی حمایت: دیوبندی علماء کی منصب رسالت کے خلاف توہین آمیز عبارات کسی باخبر آدمی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ انہی عبارات کی بناء پر علماء عرب و عجم اور علماء اہلسنت بریلوی نے ان عبارات کے قائلین و ان کے معتقدین کی تکفیر کا حکم شرعی بیان فرما کر منصب رسالت کا تحفظ فرمایا ہے مگر افسوس کہ مودودی صاحب کو نہ منصب رسالت کا پاس ہے نہ ان عبارات و ان کے قائلین سے کوئی پرخاش۔ انہیں اگر عناد ہے تو منصب رسالت کا تحفظ فرمانے والے علماء اہلسنت سے جنہیں وہ تحقیر آمیز انداز میں ''بریلوی طبقہ کے فتویٰ باز و کافر ساز مولوی'' کے الفاظ سے یاد فرماتے ہیں''۔

(رسائل و مسائل جلد ۲، ص ۵۱۳)

یہ ہے مودودی صاحب کا ایمان و انصاف کہ ان کے نزدیک توہین آمیز عبارات تو قابل طعن نہیں لیکن منصب رسالت کا تحفظ فرمانے والے مطعون ہیں۔ مودودی صاحب نے اپنے متعلق بعض علماء دیوبند کی تحریرات کا تو سختی سے نوٹس لیا ہے لیکن ان کی توہین آمیز عبارات پر گرفت کی بجائے الٹا علماء اہلسنت بریلی کو کوس رہے ہیں کیوں نہ انہیں شان رسالت کا احترام نہ سید کہلانے کے باوجود انہیں شان رسالت کا کوئی پاس وہ دیوبندی وہابی یہ مودودی وہابی جن کا اندرونی اتحاد پہلے ثابت ہو چکا ہے۔

شانِ محبوبیت واہلسنّت سے دشمنی: مودودی صاحب نے اپنی بدعقیدگی کے جوش میں وہابیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے (تفہیمات کے حوالہ سے) یہاں تک لکھ دیا ہے کہ ”جو لوگ حاجتیں طلب کرنے کیلئے اجمیر یا سالار مسعود کی قبر ایسے ہی دوسرے مقامات (بغداد' دہلی' داتا گنج بخش لاہوری حتیٰ کہ روضہ نبوی) پر جاتے ہیں وہ اتنا بڑا گناہ کرتے ہیں کہ قتل وزنا کا گناہ اس سے کمتر ہے۔ آخر اس میں اور خود ساختہ معبودوں (لات وعزیٰ) کی پرستش میں فرق کیا ہے؟ اصولاً ہر وہ شخص جو کسی مردے کو زندہ ٹھہرا کر اس سے حاجتیں طلب کرتا ہے اس کا دل گناہ میں مبتلا ہے“۔ (تجدید واحیاء دین ص ۶۲)

معلوم ہوا کہ مودودی صاحب کے نزدیک محبوبان خدا حضرات انبیاء واولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ورحمۃ اللہ علیہم اجمعین زندہ نہیں بلکہ مردہ ہیں۔ انبیاء واولیاء' کفار ومشرکین کے خود ساختہ معبودوں' بتوں کی طرح مجبور و بے بس ہیں۔ ان سے توسل واستمداد اور بتوں کی پرستش میں کوئی فرق نہیں اور توسل واستمداد کرنے والے اہل اسلام اہلسنّت وجماعت قاتلوں اور زانیوں سے بڑھ کر گناہ کے مرتکب یعنی کافر ومشرک ہیں۔ یہ ہے اس شخص کی جسارت اور ”شرک گری“ جو علماء بریلی کو ”فتویٰ باز وکافر ساز“ قرار دیتا ہے۔ ع...... بریں عقل ودانش بباید گریست

تاجدار اجمیر: مودودی صاحب نے اپنی مذکورہ عبارت میں جس اجمیر کا ذکر کیا ہے اگر وہ صرف اسی اجمیر کے خواجہ غریب نواز کا حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر اکتساب فیض کیلئے حاضر ہونا اور بوقت رخصت

ع...... گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

کا نعرہ بلند فرمانا یاد رکھتے تو انہیں ایسی جسارت کی ہرگز جرأت نہ ہوتی۔ تاجدار اجمیر کے اسی واقعہ کی طرف ڈاکٹر اقبال نے بھی اشارہ کیا ہے کہ:

ع...... سید ہجویر مخدوم امم ...... مرقد او پیر سنجر را حرم

کیا یہ زندہ ومسلمہ حقیقت مودودی کی تکذیب وتردید کیلئے کافی نہیں؟ کیا مودودی صاحب تاجدار اجمیر کو بھی اپنے شرکیہ فتویٰ وناپاک تاثر کا نشانہ بنائیں گے؟ اور ڈاکٹر اقبال کو بھی مرقد کو حرم قرار دینے پر اسی فتویٰ سے نوازیں گے؟

یاد رہے کہ دیوبندی مولوی سرفراز گکھڑوی نے بھی نجدی ذہنیت کے تحت کتاب ”راہ سنت“ (ص ۱۶۲) میں مودودی کی طرح شاہ ولی اللہ کی ”تفہیمات“ کے حوالہ سے ایسا ہی لکھا ہے۔ حالانکہ ان دونوں کا تو یہ عقیدہ ہے' شاہ صاحب کا نہیں' اس لئے کہ خود شاہ صاحب اور ان کے بزرگوں کا اصحاب مزارات سے روحانی تعلق وروابط ان کی تصانیف اطیب النغم' انفاس العارفین' در ثمین' فیوض الحرمین والقول الجمیل وغیرہ سے ظاہر وثابت ہے۔ خود اسی ”تفہیمات“ کے مطابق شاہ ولی اللہ صاحب کا وجود وتولد اصحاب قبر کی زندگی' تکلم وتصرف اور علم غیب مافی الارحام وفیضان قبر کا مجسم ثبوت ہے جیسا کہ آپ نے لکھا ہے کہ ”میرے والد شیخ قطب الدین بختیار کاکی کی قبر کی زیارت کو گئے' تو شیخ نے قبر سے ان کے ساتھ کلام فرمایا اور انہیں بیٹا (یعنی شاہ ولی اللہ) پیدا ہونے کی بشارت دی اور اپنے نام پر قطب الدین نام رکھنے کا حکم فرمایا پھر جب میری پیدائش ہوئی تو والد صاحب نے بھول کر ولی اللہ نام رکھ دیا مگر جب یاد آیا تو قطب الدین نام رکھا“۔ (تفہیمات الٰہیہ ص ۱۸۵' انفاس العارفین ص ۱۱۰)

مودودی وگکھڑوی: کا ”تفہیمات“ سے اس واقعہ کو ذکر نہ کرنا اور پہلی عبارت سے غلط تاثر دینا سراسر جہالت وبددیانتی ہے جبکہ پہلی عبارت کا حکم اس وقت ہے جب بالفرض کوئی ”لات وعزیٰ“ کی طرح قبر کو معبود ومستقل بالذات سمجھے۔

قلم کی شقاوت: مودودی صاحب مشرکین قوم ہود کے مختلف رب بنانے کا ذکر کرتے

ہوئے لکھتے ہیں ''اس (رب بنانے) کی مثالیں موجودہ زمانہ میں بھی ہمیں ملتی ہیں۔ کسی انسان (حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا) کو لوگ مشکل کشا کہتے ہیں حالانکہ مشکل کشائی کی کوئی طاقت اُس کے پاس نہیں۔ کسی (سید علی ہجویری) کو گنج بخش کے نام سے پکارتے ہیں حالانکہ اس کے پاس کوئی گنج نہیں کہ کسی کو بخشے۔ کسی کیلئے داتا کا لفظ بولتے ہیں حالانکہ وہ کسی شے کا مالک ہی نہیں کہ داتا بن سکے۔ کسی (خواجہ اجمیر) کو غریب نواز کے نام سے موسوم کر دیا گیا ہے حالانکہ وہ غریب اس اقتدار میں کوئی حصہ نہیں رکھتا جس کی بناء پر وہ کسی غریب کو نواز سکے۔ کسی (شیخ عبدالقادر جیلانی) کو غوث، فریاد رس کہا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ کوئی زور نہیں رکھتا کہ کسی کی فریاد کو پہنچ سکے۔ پس در حقیقت ایسے سب نام محض نام ہی ہیں جن کے پیچھے کوئی مسمّٰی (کوئی حقیقت) نہیں ہے''۔ (تفہیم القرآن جلد دوم ص ۳۶)

اموات غیر احیاء کی تفسیر میں لکھا ہے'' الفاظ (وہ مردہ ہیں نہ کہ زندہ) صاف بتا رہے ہیں کہ یہاں خاص طور پر جن بناوٹی معبودوں کی تردید کی جا رہی ہے وہ اصحاب قبور ہیں.......... وہ انبیاء اولیاء شہداء صالحین اور دوسرے غیر معمولی انسان ہیں، جن کو غالی معتقدین داتا، مشکل کشا، فریاد رس (غوث) غریب نواز، گنج بخش اور نہ معلوم کیا کیا قرار دے کر اپنی حاجت روائی کیلئے پکارنا شروع کر دیتے ہیں''۔

(تفہیم القرآن جلد دوم ص ۵۳۳)

''خداؤں کی دوسری اقسام (لات ہبل عزیٰ وغیرہ بت) تو رخصت ہو گئیں مگر انبیاء و اولیاء شہداء صالحین مجاذیب اقطاب ابدال علماء مشائخ اور ظل اللّٰھوں کی خدائی پھر بھی کسی نہ کسی طرح عقائد میں اپنی جگہ نکالتی ہی رہی...... فرق صرف یہ ہے کہ اُن (مشرکین) کے ہاں اہل کار علانیہ الٰہ دیوتا اوتار یا ابن اللہ کہلاتے ہیں اور یہ (مسلمان) انہیں غوث قطب ابدال اولیاء اور اہل اللہ وغیرہ کے الفاظ کے پردوں میں چھپاتے ہیں''۔ (تجدید و احیاء دین ص ۱۲)

اسلامی اصطلاح میں جس کو فرشتہ کہتے ہیں وہ تقریباً وہی چیز ہے جس کو یونان،

ہندوستان وغیرہ ممالک کے مشرکین نے دیوی و دیوتا قرار دیا ہے۔ (تجدید و احیاء دین ص ۱۰)

اندھے کی لاٹھی: اور ظالم جلاد کی تلوار کی طرح یہ ہے مودودی صاحب کا بے لگام گستاخانہ قلم، جس کے سامنے یہ محبوبان خدا حضرات انبیاء و اولیاء شہداؤ ملائکہ اور کفار و مشرکین کے خود ساختہ معبودوں بتوں دیوی دیوتاؤں میں کوئی فرق ہے اور نہ ان محبوبان خدا کی کوئی شرم و احترام۔ نہ اہل اسلام اہلسنت و جماعت اور کفار و مشرکین میں کوئی فرق ہے اور نہ ان کا کوئی لحاظ و پاس۔ بزعم مودودی صرف الفاظ ہی کا پردہ ہے۔

باقی معاملہ دونوں طرف ایک ہے۔ شقاوت کی انتہاء یہ ہے کہ انہوں نے قرآن و حدیث اور اجماع اُمت کے خلاف مشرکوں اور بتوں کی مذمت میں نازل شدہ آیات کو انبیاء و شہداء پر چسپاں کر کے انہیں بھی اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ (بے روح مردے)

طاغوت: جوشِ وہابیت میں مودودی صاحب کے اندھا دھند تفسیری نمونہ کے بعد اب مودودی صاحب کے ایک دوسرے دیو بندی وہابی بھائی مولوی حسین علی واں بھچروی کا نام نہاد تفسیری ''شاہکار'' ملاحظہ ہو۔

لکھتے ہیں '' طاغوت جن اور ملائکہ اور رسول کو بولنا جائز ہوگا''۔

(بلغۃ الحیر ان ص ۴۳)

یہ ہے تفسیر قرآن کے پردہ میں دیو بندی مودودی وہابی مذہب کی محبوبان خدا کی عظمت و ناموس کے خلاف سازش۔ یاد رہے کہ '' طاغوت طغیان (سرکشی) سے ماخوذ ہے اور اس کا معنی ہے شیطان، بت، کاہن اور گمراہوں کا سردار (منتخب اللغات ص ۴۱۷)

اور یہی ناپاک لفظ وہابی مذہب میں فرشتہ و رسول کو بولنا جائز ہے۔

ع...... شرم ان کو مگر نہیں آتی

مقام نبوت کی تنقیص: مودودی صاحب لکھتے ہیں '' ہر شخص خدا کا عبد ہے مومن بھی

اور کافر بھی حتیٰ کہ جس طرح ایک نبی اسی طرح شیطان رجیم بھی"۔

(ترجمان القرآن جلد ۲۵، عدد ۱۔۲۔۳۔۴)

☆ "شیطان کی شرارتوں کا ایسا کامل سد باب کہ اسے کسی طرح گھس آنے کا موقع نہ ملے انبیاء علیہم السلام بھی نہ کر سکے تو ہم کیا چیز ہیں کہ اس میں پوری طرح کامیاب ہونے کا دعویٰ کر سکیں"۔ (ترجمان القرآن جون ۱۹۴۶ء ص ۵۷)

☆ "بسا اوقات کسی نازک نفسیاتی موقع پر نبی جیسا اعلیٰ و اشرف انسان بھی تھوڑی دیر کیلئے اپنی بشری کمزوری سے مغلوب ہو جاتا ہے اور ہر وقت مومن کے بلند ترین معیار کمال پر قادر نہیں ہو سکتا"۔ (ترجمان القرآن جون ۱۹۴۶ء ص ۳۴)

☆ بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفس شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آئے۔ چنانچہ حضرت داؤد جیسے جلیل القدر پیغمبر کو ایک موقع پر تنبیہ کی گئی"۔ (تفہیمات ص ۱۶۳)

☆ نبی ہونے سے پہلے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا کہ انہوں نے ایک انسان کو قتل کر دیا"۔ (رسائل و مسائل ص ۳۱)

☆ "اس اسرائیلی چرواہے کو بھی دیکھئے جس سے وادیٔ مقدس طویٰ میں بلا کر باتیں کی گئیں"۔ (تفہیمات ص ۲۴۹)

☆ "حضرت یونس سے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہوئیں اور غالباً انہوں نے بے صبر ہو کر قبل از وقت اپنا مستقر چھوڑ دیا تھا"۔

(تفہیم القرآن جلد ۲، ص ۳۱۲)

☆ حضرت یوسف علیہ السلام سلطنت مصر کے مختار کل رومی اصطلاح میں "ڈکٹیٹر" بنائے گئے تھے"۔ (تفہیم القرآن ص ۴۱۱)

☆ "حضرت ابراہیم کے باپ دادا اپنی قوم کے پنڈت اور برہمن تھے اور وہ ایک پنڈت زادے تھے"۔ (خطبات ص ۱۷۰)

امام الانبیاء کے حضور جسارت: قرآنی آداب و تعلیمات کے برعکس مودودی صاحب تو امام الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کے حضور بھی جسارت سے باز نہیں آئے اور آپ کے متعلق بہت گھٹیا' عامیانہ اور ناشایان شان الفاظ استعمال کئے ہیں۔ لکھتے ہیں:

☆ "محمد ﷺ کو خدا نے اپنا ایلچی مقرر کیا ہے"۔ (خطبات ص ۲۸)

☆ "یہ قانون ریگستان عرب کے ایک ان پڑھ چرواہے نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے"۔ (کتاب پردہ ص ۱۵۰)

☆ "نبوت کے منصب پر سرفراز ہونے (۴۰ سال) سے پہلے آپ اس بات سے بالکل بے خبر تھے کہ آپ نبی بنائے جانے والے ہیں"۔

(ترجمان القرآن اکتوبر ۱۹۷۳ء)

☆ "حضور کے والدین...... کے بارے میں کوئی ایسی تصریح نہیں ملتی کہ انہیں صحیح معنوں میں مومن و مسلم مان لیا جائے"۔ (ترجمان القرآن جلد ۶۹، عدد ۳، ص ۶۲)

☆ "جو لوگ جہالت اور نابینائی کے باعث رسول عربی کی صداقت کے قائل نہیں ہیں مگر انبیائے سابقین پر ایمان رکھتے اور تقویٰ کی زندگی بسر کرتے ہیں ان کو اللہ کی رحمت کا اتنا حصہ ملے گا کہ ان کی سزا میں تخفیف ہو جائے گی"۔ (تفہیمات ص ۷۰، ملخصاً)

☆ آنحضرت کو بانیٔ اسلام تک کہہ دیا جاتا ہے۔ دراصل یہ ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے"۔ (رسالہ دینیات ص ۳۶)

☆ ابو نعیم' احمد' نسائی اور حاکم (محدثین) کی روایات خوش عقیدگی پر مبنی ہیں۔ نبی کی قوت باہ کا حساب لگانا مذاق سلیم پر بار ہے اور محمد ﷺ کو کنہیا جی اور ہندو دیوتاؤں کے رنگ میں پیش کرنا ہے"۔ (تفہیمات ص ۲۳۴، ملخصاً)

☆ ''یہ کانا دجال وغیرہ تو افسانے ہیں جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ...... کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور کا اندیشہ صحیح نہیں تھا''۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم (رسائل ومسائل ص ۵۲۔۵۷)

محمدی نسبت کا انکار: ہم اپنے مسلک اور نظام کو کسی شخص خاص کی طرف منسوب کرنے کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ مودودی تو درکنار ہم تو اس مسلک کو ''محمدی'' کہنے کیلئے بھی تیار نہیں''۔ (رسائل ومسائل جلد ۲، ص ۴۳۷)

شفاعت کا انکار: ''کوئی سمجھتا ہے کہ خدا کے ہاں بزرگوں اور روحوں کی سفارش لے جانا ضروری ہے اور ان کو وسیلہ بنائے بغیر وہاں کام نہیں چلتا .... یہ سب جہالت کا نتیجہ ہے''۔ (دینیات ص ۵۶)

''آدمی کے ایمان وعمل کے سوا (شفاعت ونسبت وغیرہ) کسی چیز کا لحاظ نہ کیا جائے گا''۔ (ترجمان القرآن جلد ۲۶، عدد ۱۔۲)

عدم تکفیر: ''جو لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی اور کو نبی مانتے ہوں اور اس کی نبوت پر ایمان نہ لانے والوں کو کافر قرار دیتے ہوں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے''۔ (منشور جماعت اسلامی ص ۱۳)

''مرزائیوں کی لاہوری جماعت ...... ایک مدعی نبوت کا صاف اقرار نہیں کرتی کہ اس کی تکفیر کی جا سکے''۔ (مکتوب مودودی ۶۸۔۱۔۲۹، نمبر ۲۲۹)

مکتوب ہذا میں صراحۃً دجال قادیانی کی مجددیت کی قائل لاہوری پارٹی کی تکفیر سے اجتناب کیا گیا ہے اور مودودی منشور کی عبارت کی رو سے بھی لاہوری پارٹی غیر مسلم قرار نہیں پاتے۔ حالانکہ بحکم شرعی جو مرزا کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے چہ جائیکہ اسے مجدد وغیرہ تسلیم کرنے والے لاہوری مرزائی بھی کافر قرار نہ پائیں''

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان کا مطلب کیا؟

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه

اولیاء کا ہے فیضان
پاکستان پاکستان

پاکستان کے حامی ومخالف علماء کا بیان

ہم ہیں اہلسنت ہم نے پاکستان بنایا تھا
ہم نے ہی انگریز یہاں سے انگلستان بھگایا تھا
ہم نے ہی وہ پرچم تھاما جس پر چاند ستارا ہے
دور ہٹو اے دشمن ملت پاکستان ہمارا ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مسلّمہ حقیقت: ہفت روزہ ''استقلال'' لاہور رقمطراز ہے کہ'' یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ برصغیر کی آبادی کا ۸۰ فیصد حصہ اہلسنّت و جماعت پر مشتمل ہے اور جب بھی بھی اسلام کے خلاف سازش کی گئی سنی علماء ومشائخ نے اس کا مقابلہ اپنا مذہبی فریضہ سمجھا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی شروع سے آخر تک علماء ومشائخ کی کوششوں کا نتیجہ تھی۔ اس جنگ میں علماء ومشائخ اہلسنّت کے فتویٰ جہاد نے وہ کام کیا جو بڑی بڑی عسکری قوتوں سے ناممکن تھا۔

مولانا فضل حق خیرآبادی: مفتی عنایت احمد کاکوروی' مولانا کفایت علی کافی شہید مرادآبادی' مولانا سید احمد اللہ شہید مدراسی' مولانا فیض احمد عثمانی' مولانا وہاج الدین مرادآبادی' مولانا رسول بخش کاکوروی' مفتی صدرالدین دہلوی (علیہم الرحمۃ والرضوان) اور ان کے احباب وتلامذہ اکابر سنی علماء ربانی فرنگی سامراج سے ٹکرائے۔

اسلام کے تحفظ کے لیے جانِ عزیز کی بازی لگا کر شمع حریت کو ابدی تابانی بخشی اور انگریز کے خلاف سب سے پہلی تحریک آزادی کا سنگِ بنیاد رکھا جو ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے نام سے مشہور ہے۔ آزادی کی یہ جنگ سنی علماء ومشائخ کے جذبۂ اسلامی اور خدمت دینی کا ایک روشن باب ہے۔ بعد میں رُونما ہونے والی تمام تحاریک کو اسی تحریک آزادی کے سلسلہ کی کڑیاں اور جذبۂ حریت کے اس عظیم مینار کی روشنی کی کرنیں کہا جائے گا۔

؎ بنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

اعلیٰ حضرت: مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ نے ہندوؤں اور مسلمانوں کے علیحدہ قومی تشخص ''دوقومی نظریہ'' کی حمایت اور ہندو مسلم اتحاد کی جو مخالفت کی وہ

ایک ملک گیر تحریک کی صورت اختیار کر گئی اور یہ کہنا مبالغہ نہیں کہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے ۱۸۹۷ء میں ''دوقومی نظریہ'' کا جو تصور پیش کیا وہ ہندو مسلم اتحاد کے بطلان پر ایک عظیم تاریخی دستاویز ہے۔ اسی موقف کی روشنی میں مصور پاکستان علامہ محمد اقبال اور تحریک پاکستان کے سربراہ محمد علی جناح کے لیے ایک اسلامی ریاست کا مطالبہ کرنے کی راہ ہموار ہوگئی۔ (حالانکہ کچھ عرصہ پہلے ان دونوں کا رجحان بھی کانگرس کی طرف تھا) ملاحظہ ہو (المحجۃ المؤتمنہ' انفس الفکر اور فاضل بریلوی اور ترک موالات وغیرھا)

سنی کانفرنس مرادآباد: علامہ اقبال نے قیام پاکستان کا مطالبہ دسمبر ۱۹۳۰ء میں کیا لیکن اس سے تقریباً چھ برس قبل اوائل ۱۹۲۵ء میں اسی ضرورت کا احساس ''آل انڈیا سنی کانفرنس'' مرادآباد کے اجلاس میں علماء ومشائخ نے دلایا۔

قراردادِ پاکستان: ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو منٹو پارک (اقبال پارک) لاہور میں مسلم لیگ کا تاریخی اجلاس ہوا جس میں قرارداد لاہور پاس ہوئی۔ یہی قرارداد بعد میں قرارداد پاکستان کے نام سے مشہور ہوئی۔ مسلم لیگ کے اسی اجلاس میں سنی علماء ومشائخ کی طرف سے تقریر کرنے والوں میں مولانا عبدالحامد بدایونی علیہ الرحمۃ شامل تھے۔

تاریخی جدوجہد: مطالبہ (قرارداد) پاکستان کے اعلان کے ساتھ ہی علماء اہلسنّت نے اپنی مساعی تیز تر کر دیں اور اپنی تمام تر توجہ تحریک پاکستان کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے وقف کردی۔ تعلیمی اداروں' خانقاہوں پر عرس کے مبارک موقعوں' مذہبی جلسوں اور سنیت کے ترجمان اخبار و رسائل الغرض ہر مقام سے پاکستان کا نعرہ بلند ہونے لگا۔

اہلسنّت وجماعت کے مشائخ عظام اور علمائے کرام بالخصوص امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان تلامذہ خلفاء اور متوسلین وہم مسلک علماء ومشائخ

نے تحریکِ پاکستان میں مثبت تاریخی کردار ادا کیا اور مخالفین پاکستان و کانگرسی مولویوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

اسماء گرامی: جن سنی علماء و مشائخ نے تحریکِ پاکستان میں موثر کردار ادا کیا ان کا شمار مشکل ہے۔ چند ایک کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

☆ مجاہد اسلام پیر محمد امین الحسنات مانکی شریف

☆ امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری

☆ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی

☆ مفتی اعظم مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خاں بریلوی

☆ صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی

☆ مولانا سید محمد اشرف محدث کچھوچھوی

☆ محسن ملت مولانا مفتی محمد برہان الحق جبل پوری

☆ مجاہد ملت مولانا عبد الحامد بدایونی

☆ مبلغ اسلام مولانا عبد العلیم میرٹھی

☆ خواجہ پیر محمد سلیمان تونسوی

☆ حضرت مولانا عبد السلام باندوی

☆ مولانا پیر محمد عبد الرحمٰن بھرچونڈی شریف

☆ صاحبزادہ پیر غلام محی الدین گولڑوی

☆ غازیٔ کشمیر مولانا ابو الحسنات سید محمد احمد قادری

☆ شیخ القرآن مولانا محمد عبد الغفور ہزاروی

☆ مولانا مفتی محمد عمر نعیمی

☆ امیر حزب اللہ پیر سید محمد فضل شاہ جلال پوری

☆ مولانا مفتی شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی

☆ مولانا علامہ احمد سعید کاظمی

☆ مولانا محمد عبد الستار خان نیازی

☆ مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری

☆ صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی

☆ شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد قادری

☆ حضرت خواجہ پیر قمر الدین سیالوی

☆ صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتیؒ

☆ مولانا حسرت موہانی وغیرہم (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیهم اجمعین)

(ہفت روزہ "استقلال" لاہور ۱۴ اگست ۱۹۸۳ء از مورخ اہلسنت مولانا محمد جلال الدین قادری)

سنی کانفرنس: بکثرت انفرادی و علاقائی اجتماعات و تقاریب کے علاوہ علماء و مشائخ اہل سنت نے اجتماعی طور پر سنی کانفرنس اجمیر شریف اور آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس میں بفضلہٖ تعالیٰ بالخصوص بھرپور قوت و شان و شوکت کا مظاہرہ فرمایا اور اپنا پورا وزن قیام پاکستان کے پلڑے میں ڈال کر مسلم لیگ و تحریکِ پاکستان کو کامیابی سے ہمکنار فرمایا۔ تفصیل کے لیے "خطبات سنی کانفرنس" اور "اکابر تحریکِ پاکستان" کا مطالعہ کریں اور اس سلسلہ میں مکتبہ قادریہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور سے رجوع کریں۔

صدرِ مملکت کی تصدیق: اس تاریخی حقیقت کو صدر محمد ضیاء الحق نے بھی بتاریخ ۲۲

ستمبر ۱۹۸۰ء مشائخ کنونشن اسلام آباد میں بدیں الفاظ بیان فرمایا کہ ”تحریک پاکستان کے دوران ہمارے علماء ومشائخ کی خدمات سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہیں انہوں نے قوم کو اس منزل تک پہنچنے کا اہل بنا دیا جس کا اس نے عہد کیا تھا۔ اس سلسلہ میں جناب پیر جماعت علی شاہ، میاں صاحب شرقپوری، پیر غلام محی الدین گولڑوی، علامہ عبدالعلیم صدیقی، پیر محمد سلیمان تونسوی، مولانا عبدالحامد بدایونی، پیر صاحب مانکی شریف کے اسماء گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں پھر آپ کو بنارس میں منعقد ہونے والا (اپریل) ۱۹۴۶ء کا وہ عظیم الشان اجتماع بھی یاد ہوگا جس میں برصغیر کے طول وعرض سے چھ ہزار علماء ومشائخ اور لاکھوں مسلمانوں نے شرکت کی۔ اس ایمان افروز اجتماع نے نظریۂ پاکستان کی تائید وتوثیق کر کے حصول پاکستان کی منزل کو آسان بنا دیا“۔

لمحۂ فکریہ: جنگ آزادی وتحریک پاکستان میں علماء ومشائخ اہل سنت کا روز روشن کی طرح روشن کردار تاریخ اسلام وپاکستان کا سنہری باب ہے۔ اس سلسلہ میں جہاں تک کتاب ”تجانب اہلسنت“ کا تعلق ہے۔ وہ بعض اصاغر وقلیل علماء کا انفرادی واقلیتی موقف تھا جسے اہل سنت کی غالب اکثریت وآل انڈیا سنی کانفرنس کے پلیٹ فارم نے عملاً مسترد کر دیا تھا، لہذا معاندین کا ”تجانب اہلسنت“ کو پیش کرنا اور آل انڈیا سنی کانفرنس سے چشم پوشی کرنا تاریخی خیانت وبددیانتی ہے کیونکہ شرعاً اخلاقاً عرفاً اکثریت کا کردار قابل ذکر، فیصلہ کن اور انقلاب آفرین ہوتا ہے نہ کہ مسترد شدہ اقلیت کا۔ بہر حال اہلسنت کے مذکورہ تاریخی کردار کے برعکس معاندین ومخالفین اہل سنت کی قلیل وحقیر تعداد کے علاوہ ان کے مرکز ومنبع دارالعلوم دیوبند، اس وقت کے صدر دیوبند مولوی حسین احمد مدنی اور ان کے امام الہند مولوی ابوالکلام آزاد و ”اہلحدیث“ و دیوبندی علماء کی غالب اکثریت تحریک آزادی وقیام پاکستان کی شدید مخالف تھی۔

ابوالکلام: تحریک پاکستان کا علمبردار روزنامہ ”نوائے وقت“ لاہور ”اہلحدیث“ و دیوبندی مکتب فکر کے امام وممدوح ابوالکلام آزاد کے متعلق رقمطراز ہے کہ

☆ ”مولانا آزاد اندر باہر سے کٹر کانگرسی تھے۔ اس سے کون انکار کرے گا کہ مولانا آزاد کو قائداعظم نے دھتکارا، قوم نے دھتکارا۔ قائداعظم نے مسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے گاندھی، نہرو وغیرہ سے بخوشی گفتگو کی لیکن جب مولانا آزاد نے کانگرس کے صدر کی حیثیت سے قائداعظم کو خط لکھا تو قائداعظم نے بڑی حقارت سے مسترد کیا اور مولانا کو کانگرس کا ”شو بوائے“ کہا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ اگر اخلاقی جرأت ہے تو کانگرس کی صدارت سے استعفیٰ دے دو“۔

☆ ”یہ صورت ان کے لیے قطعاً قابل قبول نہ تھی کہ گفتگو ہندو مسلم مسئلہ پر ہو اور مسلمانوں کی نمائندگی محمد علی جناح اور ہندوؤں کی رہنمائی مولانا ابوالکلام آزاد کریں“۔

(نوائے وقت لاہور ۳ دسمبر ۱۹۸۳ء)

☆ جب ابوالکلام جیسے ”مفسر قرآن، عالم دین“ نے اسلام کے بنیادی اصولوں سے انحراف کر کے سیکولر تصور کو مسلمانان برصغیر پر تھوپنا چاہا تو انہوں نے اس کو رد کر دیا اور ایک ایسے ہی مسلمان سے نہ رہا گیا اور کہہ اٹھا:

؎ جو تھا ”امام الہند“ کبھی آج ”امام الہندو“ ہے
کل تھا اک آزاد مسلمان آج ”غلام الہندو“ ہے

حسین احمد: (مدنی) جس سیاسی مسلک پر قائم ہو گئے ہوئے تھے وہ کانگرسی مسلک تھا۔

☆ جس پر گاندھی، نہرو، پٹیل وغیرہ مسلط تھے جو مولانا کے سیاسی رہنما تھے اور اس وقت مولانا جمعیت العلمائے ہند سے بھی متعلق تھے اور اس پارٹی کے ساتھ وہ کانگرس کے ایک حلیف تھے۔ جہاں تک انگریز کی مخالفت کا تعلق تھا مولانا صحیح تھے۔

☆ لیکن جہاں تک انگریزوں کے ہندوستان چھوڑ دینے کے بعد کے حالات میں مسلمانوں کی پوزیشن کا تعلق تھا یہاں مولانا نے سخت ٹھوکر کھائی اور مرد مومن کی فراست کا مظاہرہ نہ کر سکے اور ناکام ہو گئے۔

☆ کانگرس کے فنڈز سے کانگرس کے ساتھ ملحقہ مسلم سیاسی جماعتوں کو بھی روپیہ دیا جاتا تھا اور اسی فنڈ سے مولانا مدنی کو جمعیت العلمائے ہند کو اور ان کے اخبار ''الجمعیت'' کو مالی اعانت دی جاتی تھی۔

☆ اور بلا مبالغہ ۹۹ فیصد رقم ہندوؤں کی طرف سے آتی تھی جو خالصتاً سود در سود سے حاصل ہوتی تھی۔ یا ہندو ساہوکار مسلمانوں کو سودی قرضے دے کر وصول پاتے تھے (اور بطور رشوت) پھر یہی روپیہ مسلمان لیڈروں بشمول مولانا حسین احمد مدنی کو بھی ملتا تھا''۔ (نوائے وقت ۱۷ ستمبر ۱۹۸۳ء) ملخصاً۔

☆ ''مولانا مدنی کی دو حیثیتیں تھیں ایک عالم دین اور بزرگ کی اور دوسری سیاسی رہنما کی۔ سیاسی حیثیت پر پہلے بھی بحث ہوتی رہی ہے اور آئندہ بھی ہوتی رہے گی۔ عقیدت اپنی جگہ لیکن تاریخی حقیقت بھی محو نہیں کی جا سکتی۔

☆ اس سلسلہ میں مفکر پاکستان علامہ اقبال کا تبصرہ تو زبان زد خاص و عام ہے کہ

عجم ہنوز نداند رموز دیں ورنہ
ز دیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی ست
سرود بر سر منبر کہ ملت از وطن است
چہ بے خبر ز مقام محمد عربی ست
بمصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی ست

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۴ دسمبر ۱۹۸۳ء) ملخصاً

لرزہ خیز فتویٰ: ''نئی دہلی ۱۲۷ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو مولانا حسین احمد مدنی نے مسلم لیگ میں مسلمانوں کی شرکت کو حرام قرار دیا اور قائداعظم کو کافر اعظم کا لقب دیا''۔

(مجموعہ مکالمۃ الصدرین صفحہ ۴۸)

☆ مولوی حسین احمد ''مدنی'' کی پیروی اور مذکورہ فتویٰ کی تائید میں ''مجلس احرار نے بھی قائداعظم کو کافر کہنا شروع کر دیا'' یہ شعر بھی مظہر علی اظہر سے منسوب ہے جو احرار میں ایک ممتاز شخصیت ہیں۔ (اور ان کے شعر پر کسی احراری، کانگرسی مولوی کا انکار منقول نہیں)

اک کافرہ کے واسطے اسلام کو چھوڑا
یہ قائداعظم ہے کہ ہے کافر اعظم

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء)

شبیر احمد پر فتویٰ: مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی نے علماء دیوبند سے شکوہ کیا کہ ''دارالعلوم دیوبند کے طلباء نے گندی گالیاں، فحش اشتہارات اور کارٹون ہمارے متعلق چسپاں کیے جن میں ہم کو ابوجہل تک کہا گیا۔ دارالعلوم کے طلباء نے میرے قتل کے حلف اٹھائے اور فحش اور گندے مضامین میرے دروازہ پر پھینکے۔ میں تو اب آپ میں ایک اچھوت کی حیثیت رکھتا ہوں''۔ (مجموعہ مکالمۃ الصدرین صفحہ ۳۳۔۳۴)

عطاء اللہ بخاری، سور کی گالی: ''احرار کی شریعت کے امیر مولانا عطاء اللہ بخاری نے امروہہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ''جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے وہ سور ہیں اور سور کھانے والے ہیں۔'' (کتاب چمنستان از ظفر علی خاں صفحہ ۱۶۵)

پاکستان کی پ: عطاء اللہ بخاری نے علی پور کی احرار کانفرنس میں کہا ''مسلم لیگ کے لیڈر۔۔۔ جس مملکت کی تخلیق کرنا چاہتے ہیں وہ پاکستان نہیں بلکہ خاکستان ہے'' اور

☆ پسرور میں تقریر کرتے ہوئے کہا ''اب تک کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو پاکستان کی پ بھی بنا سکے''۔

☆ انہوں نے کہا کہ ''پاکستان ایک بازاری عورت ہے جس کو احرار نے مجبوراً قبول کیا''۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ ۲۷۴ بحوالہ روزنامہ ملاپ ۴۵-۱۲-۲۷ استقلال نمبر روزنامہ جدید نظام ۱۹۵۰ء وغیرہ)

نوائے وقت: لاہور نے ۲۶ اگست ۱۹۷۱ء میں لکھا ہے کہ ''عطاء اللہ شاہ بخاری کی خطابت کو کانگریس آلہ کار ہی کی خطابت کہا جا سکتا ہے۔ اس امر سے کسی کو بھی انکار نہیں کہ ان کی خطابت نے مجموعی طور پر مسلمانوں کو بے حد نقصان پہنچایا''۔

پلید ستان: مولوی محمد علی جالندھری نے ''تقسیم سے پہلے اور تقسیم کے بعد پاکستان کے لیے ''پلید ستان'' کا لفظ استعمال کیا''۔ (رپورٹ مذکورہ ۲۷۵)

حبیب الرحمٰن: لدھیانوی صدر مجلس احرار میرٹھ میں اس قدر جوش میں آئے کہ فرماتے تھے ''دس ہزار جینا (محمد علی جناح) اور شوکت (حیات) اور ظفر علی خان جواہر لال نہرو کی جوتی کی نوک پر قربان کیے جا سکتے ہیں''۔ (چمنستان صفحہ ۱۶۵)

اسے کیا کہیے! کہ ادھر تو دس ہزار جناح و شوکت و ظفر کو ایک دشمن اسلام کافر کی جوتی کی نوک پر قربان کیا جا رہا ہے لیکن دوسری طرف ایک پنڈت زادی وجے لکشمی کے نزدیک بھی جناح تنہا اتنا وزنی و بھاری ہے کہ ''اگر مسلم لیگ میں ایک سو گاندھی اور دو سو ابوالکلام آزاد ہوتے اور ان کے مقابلہ میں کانگریس میں صرف ایک جناح ہوتے تو ملک کبھی تقسیم نہ ہوتا''۔ (نوائے وقت لاہور ۸۰-۱۲-۲۸)

مفتی محمود: نے ۱۷ ستمبر ۱۹۷۵ء کو بمقام کوٹھی چودھری ظہور الٰہی گلبرگ لاہور میں متحدہ محاذ کے اجلاس میں کہا ''خدا کا شکر ہے ہم پاکستان بنانے کے گناہ میں شامل نہیں تھے''

☆ مفتی محمود اپنے معتقدین کی محفلوں میں کہتے رہتے ہیں ''پاکستان ٹوٹتا ہے تو ٹوٹے ہمیں کیا ہمارے اکابر پاکستان کے خلاف تھے''۔

☆ نیز مفتی محمود نے راولپنڈی کی محفل میں کہا ''میں پنجابیوں پر پیشاب کرتا ہوں''۔ یہ الفاظ کہتے وقت انہوں نے مولانا عبید اللہ انور اور مولانا عبداللہ درخواستی وغیرہ اپنے اکابر کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا۔ ملخصاً (ہفت روزہ الجمعیۃ پنڈی ۷ دسمبر ۱۹۷۳ء صفحہ ۱۴)

☆ مفتی محمود نے فتویٰ دیا تھا کہ ''مسلم لیگ کو ووٹ دینے والوں کا نکاح فسخ ہو جائے گا''۔ (روزنامہ ندائے ملت لاہور ۷۰-۶-۳)

اعتراف: دیوبندی غلام خانی مکتب فکر کے ترجمان ماہنامہ ''تعلیم القرآن'' راولپنڈی نے مارچ ۱۹۶۵ء کے صفحہ ۴۴ پر لکھا ہے کہ ''دیوبند کی سیاسی فکر کی عملی تفسیر ''جمعیت العلماء ہند'' تھی جو کانگریس کی مؤید و معاون تھی اگرچہ بعض علمائے دیوبند انفرادی طور سے اس فکر سے متفق نہ تھے۔ مولانا شبیر احمد عثمانی اور مفتی محمد شفیع ان ہی حضرات میں سے ہیں''۔

☆ ''حضرت والا (اشرفعلی تھانوی) نے لیگ کی بداعمالیوں کو ملاحظہ فرما کر لیگ سے کنارہ کشی اختیار کر لی تھی کہ اب لیگ کی اصلاح کی امید بالکل ختم ہو گئی۔ ہاں شروع شروع میں لیگ کے حامی تھے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضرت مسلم لیگ جیسی بددین جماعت کی حمایت کریں''۔

(کتاب اشرف الافادات صفحہ ۱۷-۱۸ از مولانا عبدالاحد سورتی اشاعت یکم اپریل ۱۹۴۶ء)

اعتراف مودودی: ''مسلم لیگ کی حمایت میں اگر کبھی کوئی لفظ میں (مودودی) نے لکھا ہو تو اس کا حوالہ دیا جائے۔ (ماہنامہ ترجمان القرآن جولائی ۱۹۳۸ء)

☆ ''ہم اس بات کا کھلے بندوں اعتراف کرتے ہیں کہ تقسیم ملک کی جنگ سے ہم غیر متعلق رہے ہیں''۔ (ترجمان القرآن نومبر ۱۹۶۳ء)

☆ معمر مسلم لیگی رہنما سردار شوکت حیات نے کہا ہے کہ ''قائداعظم کے حکم پر میں اور راجہ غضنفر علی خاں ۱۹۴۶ء میں جب قائداعظم کا پیغام لے کر مولانا مودودی کے پاس گئے اور کہا کہ آپ پاکستان کے لیے دعا بھی کریں تو مولانا نے کہا آپ میرے پاس ''ناپاکستان'' کے لیے دعا کروانے آئے ہیں''۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۱۷دسمبر۱۹۸۴ء)

☆ ''جب میں مسلم لیگ کے ریزولیشن (قرارداد پاکستان) کو دیکھتا ہوں تو میری روح بے اختیار ماتم کرنے لگتی ہے.......... لیگ کے ''قائداعظم'' سے لے کر مقتدیوں تک ایک بھی اسلامی ذہنیت اور اسلامی طرز فکر نہیں رکھتا''۔

(ملخصاً سیاسی کشمکش مودودی حصہ سوم صفحہ ۳۷)

امیر جمعیت اہلحدیث: مولوی محمد اسماعیل گوجرانوالہ کے متعلق سیالکوٹی ''اہلحدیثوں'' نے لکھا ہے کہ ''مولوی محمد اسماعیل وہ کٹر کانگرسی ہیں مردہ سبھاش چندر بوس کے فوٹو کی صدارت میں تقریر کر چکے ہیں کیسے موحد ہیں جو بت کی صدارت میں تقریر کریں۔'' (پمفلٹ حافظ محمد شریف کی قلابازیاں صفحہ ۶)

☆ مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹ نے لکھا ہے کہ ''بہت سے اہلحدیث علماء اور عوام و امراء کانگرس کا ساتھ دیتے تھے۔'' (احتفال الجمہور صفحہ ۱۲)

☆ مولوی ابوالقاسم بناری نے کہا کہ ''پاکستان کا نعرہ محض ایک ڈھونگ ہے۔''

(پیغام ہدایت صفحہ ۸۰)

☆ ''اہلحدیث جماعت کے ناقص العلم غیر محتاط نام نہاد علماء میں بعض خارجی اور بعض کانگرسی ہیں''۔ (احیاء المیت صفحہ ۲۶)

=============

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللّٰہ
وعلٰی آلك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللّٰہ

انگریز کے حامی ومخالف علماء کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ:

روحانی تنزل واخلاقی گراوٹ اور تعصب ونفسانیت کے تحت مکار وکذاب انگریز گوبلو کے اس مقولہ کے مطابق کہ ''جھوٹ اس کثرت وتسلسل کے ساتھ بولو کہ لوگ اسے سچ سمجھنے لگیں''۔ جو باطل پراپیگنڈا اور جھوٹی کہانیاں تاریخ میں شامل کر دی گئی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی (مصنف تقویۃ الایمان) اور ان کے پیر سید احمد بریلوی تحریک آزادی کے ہیرو اور انگریز کے سخت مخالف تھے۔ یہ وہ کذب بیانی ہے جس کا تحریر وتقریر میں تذکرہ کرتے ہوئے بزعم خویش بڑے بڑے نام نہاد مورخ و پڑھے لکھے جہلاء ذرا نہیں شرماتے۔ مزید ستم ظریفی یہ ہے کہ اس غلط پراپیگنڈا کی بناء پر جو حضرات واقعی تحریک آزادی کے قائد انگریز کے خلاف اور صحیح معنی میں مجاہدین اسلام اور انگریز کا نشانۂ ستم تھے ان کی نہ صرف حق تلفی ہوئی ہے بلکہ پوری طرح ان کی کردار کشی کی کوشش کی گئی ہے جیسا کہ قائد جنگ آزادی علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ۔

اعتراف حقیقت: ''مولوی محمد اسماعیل پانی پتی'' نے بھی اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے اور محققانہ مورخانہ اور منصفانہ طور پر مختلف تواریخ ومورخین کی تحقیقات کا خلاصہ بڑی عمدگی کے ساتھ پیش کیا ہے اور اس سلسلہ میں بڑی خوبصورتی کے ساتھ تاریخی حقائق و واقعات کو ترتیب دیا ہے اور مزید لطف کی بات یہ ہے کہ ''پانی پتی'' صاحب کوئی متعصب ومخالف مورخ نہیں بلکہ مولوی اسماعیل دہلوی اور ان کے پیر سید احمد صاحب بریلوی کے مداح وعقیدت مند ہیں بلکہ ان کو وقت کا مجدد اور نہایت درویش صفت بزرگ مانتے ہیں

اور بہت عقیدت واحترام سے ان کا ذکر کرتے ہیں۔

(حاشیہ مقالات سرسید حصہ ۱۶، ص ۲۵۳)

مقالات سرسیدؒ: کے حاشیہ پر مولوی محمد اسماعیل دہلوی کے تذکرہ میں مولوی محمد اسماعیل پانی پتی نے لکھا ہے کہ ''جناب خلیق احمد نظامی نے ۱۸۵۷ء کا ''تاریخی روزنامچہ کے دیباچہ میں یہ ثابت کرنے کی سعی فرمائی ہے کہ ہندوستان میں انگریزوں کے خلاف پیدا ہونے والی تحریکوں کے بانی دراصل حضرت سیدؒ احمد اور حضرت شاہ اسماعیل ہی تھے اور ۱۸۵۷ء میں جو کچھ ہوا وہ ان دونوں حضرات کی تبلیغ کا ہی نتیجہ تھا مگر اس بیان کو حقیقت سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ حضرت سیدؒ احمد بریلوی اور حضرت شاہ صاحب کی عملی زندگی سب پر روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ چنانچہ ان حضرات کے انگریزوں سے جیسے اچھے تعلقات تھے وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔

بعد کی بات: یہ بات دوسری ہے کہ ۱۸۵۷ء کے چند سال بعد سید صاحب کے متبعین نے سرحد پر لڑائیاں شروع کر دیں مگر اس کا ذمہ دار سید احمد اور شاہ صاحب کو قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ تحریکوں کے بانیوں کے مرجانے کے بعد پسماندگان اپنی اپنی راہیں خود متعین کر لیا کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر بعد والوں نے انگریزوں کے خلاف کچھ کیا تو یہ ان کا اپنا معاملہ ہے۔ سیدؒ صاحب اور شاہ صاحب نے جو کام نہیں کیا اور جس کے کرنے کا نہ کبھی اظہار کیا اس کو خواہ مخواہ ان کے ذمے لگانا تاریخ کے ساتھ ظلم کرنا ہے۔

تاریخی تعصب: مگر واقعہ یہ ہے کہ ملک کے آزاد ہو جانے کے بعد ہر مذہبی جماعت اپنے اپنے اکابر کو انگریز دشمن ثابت کرنے میں معروف ہے۔ (چاہے ان کے اکابر انگریز دوست ہی کیوں نہ ہوں) اور یہی جذبہ شاہ صاحب اور سید صاحب کو انگریز

دشمن ثابت کرنے کیلئے مجبور کر رہا ہے اور یہ جذبہ پیدا بھی ایسے مصنفوں میں ہوا ہے، جن کے قلم کے حسن کی ''کرشمہ سازیاں'' خاص شہرت رکھتی ہیں''۔

(حاشیہ مقالات سرسید، حصہ ۱۶، ص ۳۱۸، ۳۱۹)

مزید تفصیل: مولوی محمد اسماعیل پانی پتی نے سید احمد صاحب کے تذکرہ پر مزید لکھا ہے کہ ''اس زمانہ میں بعض حضرات کہنے لگے ہیں کہ دراصل حضرت سید احمد کا مقصد انگریزوں کے خلاف جہاد کرنا تھا سکھ تو ویسے ہی درمیان میں آ گئے۔ یا اگر سکھ آزادی وطن کے جہاد میں حضرت سید احمد کا ساتھ دینے کیلئے تیار ہوتے تو خود ان سے رزم و پیکار کی کوئی وجہ نہ ہوتی۔ یا سکھوں سے فارغ ہونے کے بعد حضرت کا پختہ ارادہ انگریزوں سے جہاد کا تھا''۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ ان تینوں بیانات کا کوئی حقیقی ثبوت موجود نہیں اور صاف اور سچی بات یہی ہے کہ ہرگز ہرگز حضرت کا ارادہ انگریزوں سے جہاد کا نہ تھا۔

سرسید اگر ایسا ہوتا تو سرسید (جو حضرت کے سب سے قریب العہد مورخ ہیں) ضرور اس کا ذکر کرتے۔ سرسید کا یہ بیان اس لحاظ سے بھی نہایت معتبر و مستند اور محکم و مضبوط ہے کہ سید احمد سرسید کے زمانہ میں تھے اور ان کی شہادت کے صرف چودہ پندرہ برس بعد ہی سرسید نے ان کا تذکرہ لکھا۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے اس سے پہلے کا کوئی بیان حضرت کے ضمن میں موجود نہیں۔ لہٰذا کوئی وجہ نہیں کہ حضرت کے متعلق اس اولین بیان کو جو ان کے ایک ہم عصر نے دیا ہے، ہم معتبر و مستند نہ سمجھیں۔

ڈاکٹر ہنٹر: علاوہ ازیں ڈاکٹر ہنٹر کی کتاب کے جواب میں جو مضمون سرسید نے ۱۸۷۱ء میں لکھ کر انگریزی میں اخبار ''پانیر الہ آباد'' میں اور اردو میں علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ میں شائع کرایا تھا۔ اس سے بھی نہایت واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت

کے جہاد کا رُخ صرف اور صرف سکھوں کے خلاف تھا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(مقالات سرسید حصہ نہم، ص ۱۴۱ تا ۱۴۳)

گارسن دتاسی: دوسرا ہم عصر مورخ فرانس کا مشہور مستشرق گارسن دتاسی ہے، جس کی ''تاریخ ادب اُردو'' کی تلخیص اُردو میں ''طبقات شعراء ہند'' کے نام سے مولوی کریم الدین پانی پتی اور ایک انگریز ایف فیلن نے ۱۹۴۸ء میں شائع کی، جس میں گارسن دتاسی نے سید احمد کے متعلق صاف طور پر لکھا ہے کہ ''وہ بیس برس کا عرصہ ہوا کہ سکھوں کے خلاف جہاد کرتا ہوا مارا گیا''۔ (طبقات شعراء ہند ص ۹۵، مطبوعہ ۱۸۴۸ء)

اور اس بات کا اشارۃً بھی ذکر نہیں کرتا کہ وہ (یعنی حضرت سید احمد) انگریزوں کا بھی دشمن تھا اور ان کے خلاف جہاد کرتا یا جہاد کا ارادہ رکھتا تھا۔ نیز

نواب صدیق حسن خاں: نے بھی ''ترجمان وہابیہ'' کے ص ۲۱۔ ۸۸ پر یہی بات لکھی ہے کہ حضرت کا جہاد انگریزوں کے خلاف نہ تھا۔ ان ہم عصر (مشاہیر) مورخوں (سرسید، ڈاکٹر ہنٹر، گارسن دتاسی، نواب صدیق حسن خان) کے واضح بیانات کی موجودگی میں اب ۱۱۷ برس کے بعد یہ کہنا کہ ''نہیں حضرت انگریزوں کے خلاف جہاد کا عزم بالجزم رکھتے تھے''۔

ایک ایسا دعویٰ ہے جو اپنے ساتھ کوئی عقلی یا نقلی دلیل نہیں رکھتا۔

علاوہ ازیں: ایک معمولی عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ اگر حضرت (سید احمد) انگریزوں کے دشمن ہوتے اور ان کے خلاف جہاد کا ارادہ رکھتے یا اس سلسلہ میں کوئی جدوجہد کرتے یا لوگوں کو انگریزوں کے خلاف جہاد کرنے کیلئے آمادہ عمل کرتے یا عوام و خواص میں اس ارادہ کا اظہار کرتے تو انگریز ہرگز ہرگز ایسے بیوقوف اور ناواقف نہیں تھے کہ اپنے دشمن کو کھلی چھٹی دے دیتے کہ ہمارے ملک میں بیٹھ کر ہمارے خلاف بے فکری

سے جہاد کی تیاری کرو۔ وہ تو فوراً ان کا قلع قمع کر کے رکھ دیتے جیسا کہ ان سب لوگوں کا کر دیا جن کو انہوں نے اپنا مد مقابل اور دشمن سمجھا۔

انگریز کی معاونت: برخلاف اس کے حضرت سید احمد سے انگریز شروع سے آخر تک نہایت نرمی وملائمت' نہایت ہمدردی واعانت' نہایت شفقت ومروت اور نہایت تعظیم وتکریم سے پیش آتے رہے۔ چنانچہ انگریزوں نے ان کی دعوتیں کیں' سکھوں کے خلاف ان کے جہاد کو نہایت پسند کیا اور اس پر خوشی کا اظہار کیا' ان کی جہادی سرگرمیوں پر اپنے علاقہ میں ہرگز کوئی پابندی عائد نہیں کی بلکہ جب ایک انگریز مجسٹریٹ نے ایسا اقدام کرنا چاہا تو انگریزی حکومت نے سختی سے اسے روک دیا اور مجسٹریٹ کو حکم دیا کہ حضرت سید احمد اور ان کے لشکر سے کوئی تعرض نہ کیا جائے اور ان کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالی جائے۔

مدد و کمک: پھر جب تک مجاہدین (تحریک بالاکوٹ) سرحد پر سکھوں سے برسرپیکار رہے پٹنہ بنگالی اور دوسرے انگریزی علاقوں سے برابر ان کے پاس روپیہ اور سامان بلا روک ٹوک پہنچتا رہا۔ جب جمع شدہ چندہ میں ایک ہندو مہاجن نے تغلب اور بددیانتی کی تو اس کا دعویٰ بھی مہاجن پر شاہ محمد اسحاق نے انگریزی عدالت میں کیا اور انگریزی عدالت نے مجاہدین کے حق میں فیصلہ دیا اور روپیہ مجاہدین کو دلوایا جو فوراً سرحد پر بھیج دیا گیا۔

ناقابل تردید: ان متذکرہ بالا ساری باتوں کے ثبوت مستند تاریخوں اور معتبر بیانوں میں موجود ہیں' جن سے انکار کی جرأت کوئی شخص نہیں کر سکتا۔ اختصار کی وجہ سے ہم نے یہاں حوالے نہیں دیئے۔ (الغرض) اگر ذرا سا بھی شبہ انگریزوں کو ہوتا کہ حضرت سید احمد ہم پر جہاد کا قصد رکھتے ہیں اور اس غرض کیلئے فوج' سامان اور روپیہ جمع کر رہے ہیں تو وہ آپ کو فوراً ہی گرفتار کر کے پھانسی پر لٹکا دیتے۔

انگریز کے جاسوس: اس سلسلہ میں یہ امر بھی خاص طور سے غور طلب ہے کہ جب حضرت (سید احمد) صوبہ سندھ اور سرحد کے علاقہ میں داخل ہوئے جو اس وقت انگریزی عملداری میں نہ تھے تو ان کے متعلق عام طور سے یہ شبہ کیا گیا کہ یہ انگریزوں کے جاسوس ہیں اور یہ شبہ محض اس بناء پر کیا گیا کہ حضرت کے تعلقات انگریزوں سے نہایت خوشگوار تھے۔ (ورنہ) ان پر انگریزوں کے جاسوس ہونے کا شبہ کبھی نہ کیا جاتا۔

ایک بڑا پختہ ثبوت: اس بات کا کہ حضرت سید احمد اور آپ کے مجاہدین کی نیت یا ارادہ یا خیال ہرگز نہ تھا کہ انگریزوں سے جہاد کیا جائے یہ ہے حضرت سیّد احمد کے شہید ہونے کے صرف ۲۶ برس بعد جب ۱۸۵۷ء میں ہر طرف انگریزوں کے خلاف بغاوت کے شعلے زور شور سے بھڑکے' ہندوستان کی سرزمین انگریزوں پر تنگ ہوگئی تو اس قیامت خیز ہنگامہ میں حضرت سید احمد کے گروہ کا ایک شخص بھی شریک نہ ہوا۔

(مقالات سرسید حصہ نہم ص ۱۶۳)

حالانکہ یہ موقع صرف سید احمد کی جماعت کیلئے انگریزوں کے خلاف اُٹھ کھڑے ہونے کا بہترین موقع تھا کیونکہ اس وقت بظاہر یہی نظر آ رہا تھا کہ انگریزوں کی حکومت اب گئی اور اب گئی۔

علامہ فضل حق خیر آبادی: بڑے تماشا کی بات یہ ہے کہ ہنگامہ ۱۸۵۷ء میں پورے جوش کے ساتھ انگریزوں کے خلاف جنگ میں وہ سب کے سب علماء کرام (علامہ فضل حق خیر آبادی اور ان کے رفقاء) شامل تھے' جو عقیدۃً حضرت سیّد احمد اور حضرت شاہ اسماعیل کے شدید ترین دشمن تھے اور جنہوں نے حضرت اسماعیل کے ردّ میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ (حاشیہ مقالات سرسید حصہ ۱۶، ص ۲۴۸ تا ۲۵۲)

مولانا فضل حق عجیب وغریب قابلیتوں اور لیاقتوں کے مالک تھے۔ نہایت

عالم وفاضل، بڑے مفتی وقاضی بے نظیر شاعر، بے مثل ادیب، اعلیٰ پایہ کے مدرس ۱۸۵۷ء کے ہنگامہ میں انگریزوں کے خلاف سخت حصہ لیا جس کے نتیجہ میں گرفتار کر کے کالے پانی بھیج دیئے گئے جہاں اس فاضل اجل اور عالم بے بدل نے نہایت کسمپرسی اور بے بسی ولاچاری کی حالت میں ۲۰ اگست ۱۸۶۱ء کو انتقال کیا اور علم ودانش، فضل وہنر کا یہ آفتاب ہمیشہ کیلئے غروب ہوگئے۔ بہت سی بلند پایہ تصانیف اور تین صاحبزادے اپنی یادگار چھوڑے۔ (حاشیہ مقالات سرسید، حصہ ۱۶، ص ۳۳۰)

نوٹ: مولوی محمد اسماعیل پانی پتی کے مذکورہ مدلل تاریخی مضمون میں حقائق کی روشنی میں تصویر کے دونوں رُخ قارئین کے سامنے ہیں۔ ہر شخص جان پہچان سکتا ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی اور ان کے پیر سید احمد صاحب وان کے پیروکار کون تھے اور قائد جنگ آزادی قافلہ سالار حریت ومجاہد اسلام علامہ فضل حق خیر آبادی اور ان کے رفقاء کار علماء اہلسنت (رحمۃ اللہ علیہم) کون تھے۔ گورنمنٹ برطانیہ کے وفادار ونمک خوار اور جاسوس وآلہ کار کون تھے؟ اور سفید فام وسیاہ دل انگریز کے ساتھ برسرپیکار اور اس کے معتوب ونشانۂ ظلم کون تھے؟

نواب صدیق حسن کی تصدیق: مولوی اسماعیل پانی پتی نے مولوی اسماعیل دہلوی وسید احمد بریلوی اور مولانا فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ کے متعلق جو حقیقت واقعی نقل کی ہے غیر مقلدین وہابیہ کے پیشوا نواب صدیق حسن خاں نے بھی بایں الفاظ اس کی تصدیق کی ہے کہ "جتنے لوگوں نے غدر ۱۸۵۷ء میں شر وفساد کیا اور حکام انگلشیہ سے برسرعناد ہوئے وہ سب کے سب مقلدان مذہب حنفی تھے نہ (اہلحدیث) متبعان حدیث نبوی۔

(ترجمان وہابیہ ص ۲۵)

علاوہ ازیں سرسید علی گڑھی نے مولوی اسماعیل دہلوی وسید احمد بریلوی کے متعلق جو تحریر کیا ہے کہ وہ انگریز کے خلاف نہ تھے بلکہ اس کے حامی وہمنوا تھے اس سلسلہ میں بھی نواب صدیق حسن خاں نے سرسید کی ثقاہت پر بدیں الفاظ مہر تصدیق ثبت کی ہے کہ "اس مفہوم (وہابیوں سے انگریز کی مخالفت) کا رد سرسید احمد خاں بہادر نے بخوبی اپنی کتاب (ڈاکٹر ہنٹر کی غلط فہمیوں کا ازالہ) میں لکھ دیا ہے اور وہ براہ انصاف ومعاملہ شناسی کے نزدیک گورنمنٹ وغیرہ کے مقبول بھی ٹھہرا"۔ (ترجمان وہابیہ ص ۵۲)

اہلحدیث وخدام الدین: مولوی محمد اسماعیل پانی پتی اور نواب صدیق حسن کی طرح دیوبندی وہابی مکتب فکر کے ترجمان ہفت روزہ "خدام الدین" لاہور وغیر مقلدین وہابیہ کے ترجمان ہفت روزہ "اہلحدیث" لاہور نے بھی جنگ آزادی میں علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے مجاہدانہ کردار کو سراہا ہے۔ خدام الدین نے لکھا ہے کہ "مولانا فضل حق خیر آبادی بھی باغی قرار دیئے گئے اور جزیرہ انڈمان روانہ کر دیئے گئے جہاں ہندوستان کے یہ مجاہد جلیل واصل بحق ہوگئے"۔ (خدام الدین ۲۳ نومبر ۱۹۶۲ء)

"رسالہ "اہلحدیث" رقمطراز ہے کہ علامہ فضل حق خیر آبادی نے جنگ آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس پر عدالت نے عمر قید دریائے شور کی سزا دی"۔

(اہلحدیث ۱۶ جولائی ۱۹۸۳ء)

مولوی حسین احمد (مدنی): دیوبندی نے نقش حیات جلد ۲، ص ۴۱۸/۴۶۳ پر ایک طرف "سوانح احمدی" کے مصنف کے متعلق لکھا ہے کہ "مولوی محمد جعفر تھانیسری سید صاحب کے نہایت مستند سوانح نگار ہیں"۔ اور دوسری طرف علامہ فضل حق خیر آبادی کے متعلق لکھا ہے کہ "علامہ کی شان استقلال کے قربان جایئے" خدا کا شیر (انگریزی عدالت میں) گرج کر کہتا ہے وہ فتویٰ (جہاد) صحیح ہے میرا لکھا ہوا ہے اور آج اس وقت

بھی میری وہی رائے ہے"۔ عدالت نے حبس دوام دریائے شور کا حکم سنایا۔ آپ نے کمال مسرت اور خندہ پیشانی سے سنا۔ (محمد ﷺ و علی رضی اللہ عنہ وارضاہ)

سکھوں سے جہاد کی حقیقت: زیر نظر اشتہار و مضمون میں مولوی اسماعیل دہلوی وسید احمد بریلوی کے سکھوں کے ساتھ جہاد کا جوڑ کرآیا ہے وہ نام نہاد جہاد صرف سکھوں کے خلاف نہ تھا بلکہ سرحد کے سنی مسلمان پٹھانوں کے خلاف بھی تھا اور اس نام نہاد جہاد کے پس پردہ بھی درحقیقت انگریز کی خواہش کی تکمیل اور گورنمنٹ برطانیہ کیلئے پنجاب و سرحد کی راہ ہموار کرنا تھی۔ چنانچہ سید احمد صاحب کے مستند و معتقد قریبی سوانح نگار مولوی محمد جعفر تھانیسری رقمطراز ہیں کہ "سید صاحب کا سرکار انگریزی سے جہاد کا ہرگز ارادہ نہ تھا۔ وہ اس آزاد عملداری کو اپنی ہی عملداری سمجھتے تھے۔ سرکار انگریزی اس وقت دل سے چاہتی تھی کہ سکھوں کا زور کم ہو۔ سید صاحب کے "الہام" کے مطابق آخر کار ۱۸۴۵ء میں یعنی معرکہ بالاکوٹ کے پندرہ برس بعد کل سلطنت پنجاب متعصب سکھوں کے ہاتھ سے نکل کر ہماری عادل سرکار (برطانیہ) کے قبضہ میں آگئی جس کو ہم (وہابی) مسلمان اپنے ہاتھ پر فتح ہونا تصور کر سکتے ہیں اور غالباً سید صاحب کے "الہام" کی سچ تاویل یہی ہوگی جو ظہور میں آئی"۔ (سوانح احمدی ص ۱۳۸)

مرزا حیرت دہلوی: جو مولوی اسماعیل دہلوی وسید احمد بریلوی کے پیروکار و عقیدت مند ہیں۔ انہوں نے بھی مذکورہ حقائق کی تائید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "سید صاحب نے یہ اعلان کیا کہ سرکار انگریزی سے ہمارا مقابلہ نہیں اور نہ ہمیں اس سے کچھ مخاصمت ہے...... (اس لئے) گورنمنٹ خود جانتی ہے کہ اس کی سلطنت کے قانون کو فرقہ اہلحدیث

نے کس قدر تسلیم کیا ہے اور اس کے کیسے فرمانبردار اور مطیع اس گروہ کے لوگ ہیں...... جو کبھی ان کارروائیوں میں شریک نہیں ہوتے جو گورنمنٹ کے خلاف کی جاتی ہیں"۔

(حیات طیبہ ص ۲۸۵ـ۳۸۵)

علماء اہلحدیث و دیوبند: چونکہ اپنے نجدی معتقدان کے باعث مولوی اسماعیل دہلوی کے مداح و پیروکار اور ان کی کتاب "تقویۃ الایمان" پر کاربند ہیں اس لئے ان دونوں مکتب فکر کے علماء نے بھی اپنے پیشرو کی پیروی میں مجموعی طور پر انگریز نوازی و انگریز دوستی کا خوب مظاہرہ کیا۔ اس سلسلہ میں علماء دیوبند کی "ابوحنیفہ اکیڈمی" فقیر والی ضلع بہاولنگر نے کتاب "اہلحدیث اور انگریز" اور علماء اہلحدیث کی "امام اعظم اکیڈمی" فیصل آباد نے کتاب "علماء دیوبند اور انگریز" شائع کر کے مدلل و مفصل طور پر ایک دوسرے کی انگریز نوازی و انگریز دوستی کا بھرپور طور پر ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ اس لئے اختصار کے پیش نظر اس وقت ہم دونوں فریق کی اسی دستاویز پر اکتفا کرتے ہیں۔

دارالسلام: علماء اہلحدیث و دیوبند کے نزدیک انگریزی دور کے ہندوستان کا دارالاسلام و دارالامان ہونا بھی مسلّم و واضح ہے۔ "مجموعہ فتاویٰ" جلد اول میں علماء دیوبند کے ممدوح مولانا عبدالحی لکھنوی نے فرمایا "مخفی نماند" کہ بلاد ہند کے در قبضہ نصاریٰ اور دارالاسلام ہستند" مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ "ترجیح" ہندوستان کے دارالاسلام ہونے کو ہی دی جائے گی"۔ (تحذیر الاخوان تھانوی ملخصاً)

مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ "دارالحرب ہونا ہندوستان کا مختلف علماء حال میں ہے اکثر دارالاسلام کہتے ہیں"۔ (فتاویٰ رشیدیہ جلد اول ص ۷)

نواب صدیق حسن خاں: نے انگریز کی حمایت و جہاد کی ممانعت پر ایک کتاب

''ترجمان وہابیہ'' لکھی، جس میں کہا، میں کہتا ہوں کہ ''میں نے اپنی کتابوں میں مطابق مذہب حنفیہ ہندوستان کو دارالاسلام لکھا...... اور ایک کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ ہندوستان جن علماء کے نزدیک ایک دارالحرب ہے ان کی دلیلوں کی بنیاد پر بھی اس جگہ جہاد نہیں ہوسکتا گویا یہ نزاع لفظی ہے''۔ (ص ۳۹)

مولوی محمد حسین بٹالوی ''اہلحدیث'' نے بھی انگریز کی حمایت و جہاد کی ممانعت پر ایک مستقل کتاب ''الاقتصاد فی مسائل الجہاد'' لکھی (ص ۲۵)

جس میں یہ تصریح کی کہ ''ہندوستان باوجودیکہ عیسائی سلطنت کے قبضہ میں ہے دارالسلام ہے''۔ میاں نذیر حسین دہلوی ہندوستان کو ہمیشہ دارالامان فرماتے تھے''

(الحیات بعد الممات ص ۱۳۴)

اسماعیلی فتویٰ:

''جو شخص آنجناب (سید احمد) کی امامت قبول نہ کرے، ایسے باغی کا خون بہانا حلال اور اس کا قتل، قتل کفار کی طرح عین جہاد ہے، ایسے لوگ دوزخی کتے، ملعون، اشرار ہیں۔ میرا یہی مذہب ہے''۔

(سیرت سید احمد شہید، از ابوالحسن ندوی جلد ۱ ص ۵۳۳)

حرف آخر:

پیشوائے ''اہلحدیث و دیوبند'' کی خود انگریز دوستی و پیر پرستی اور دوسروں کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈا لمحہ غور و فکر ہے۔

وما علینا الا البلاغ المبین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللہ

وعلیٰ آلك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللہ

انجمن سرفروشانِ اسلام کے

عقائد و نظریات کا بیان

مسلمانو! پڑھو اور انصاف کرو

''سرفروشو!''

حق قبول کرو ورنہ مدلل و مفصل جواب دو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنی بھائیوں: کی معلومات وصورتحال کی وضاحت کیلئے گذارش ہے کہ ''فرقہ گوہریہ'' کے سربراہ ریاض احمد گوہر شاہی ہیں جو ''انجمن سرفروشانِ اسلام'' کے بانی ورہنما ہیں ان کا حدود اربعہ یہ ہے کہ ان صاحب کو نہ تو علماء کرام کی صحبت میسر آئی اور نہ ہی مشائخ طریقت کی تربیت نصیب ہوئی۔ یعنی ریاض احمد صاحب نہ تو کسی سنی مدرسہ سے فارغ التحصیل عالم دین ہیں اور نہ ہی کسی سلسلۂ بیعت میں منسلک ہیں اور غیر مقلدین وہابیوں کی طرح ان کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ براہِ راست رسول اللہ ﷺ سے بیعت ہیں اور آپ کے مرید ہیں۔ اس لئے ان کے سلسلہ گوہریہ کا ''باطن'' پر سارا دارومدار ہے کہ یہ خود اور ان کے والد فضل حسین صاحب بغیر کسی دلیل وثبوت کے جو چاہیں باطنی انکشافات فرماتے رہیں تاکہ کسی کے دلیل وثبوت طلب کرنے کی بھی گنجائش نہ رہے اور بے علم وغالی عقیدت مندوں کی وابستگی میں کوئی فرق نہ آئے۔

''فرقہ گوہریہ'' ذکر لسانی کے علاوہ بالخصوص باطنی ذکر رودل پر ''نقش اللہ'' جمانے کا دعویدار ہے لیکن قابل غور بات یہ ہے کہ جن کا دل ذکر الٰہی اور ''نقش اللہ'' سے منور ہو جائے ان کے عقائد ومعمولات اور اقوال ونظریات پر بھی نورانی پرتو نظر آنا چاہیے اور گفتار وکردار شریعت الٰہی وسنت نبوی (ﷺ) کا نمونہ ہونا چاہیے اور شانِ الوہیت وشان رسالت و ولایت کا ادب بطور خاص ان کو ملحوظ ہونا چاہیے جبکہ یہاں معاملہ اس کے برعکس ہے اور گوہر شاہی شریعت کا رنگ ڈھنگ ہی کچھ اور ہے۔ سنی بھائیو! خبردار۔ ہوشیار۔ احتیاط

شانِ الوہیت کے خلاف عقیدۂ باطلہ: ناواقف عوام وعلماء اہلسنّت کی آگاہی اور خود ''انجمن سرفروشانِ اسلام'' کے متعلقین کی خیر خواہی واصلاح کے طور پر چند اہم چیزیں قابل توجہ ہیں۔

انجمن سرفروشانِ اسلام کے ترجمان رسالہ ''صدائے سرفروش'' اگست ۱۹۹۱ء نے ریاض گوہر شاہی کے اباجی بابا فضل حسین صاحب سے نقل کیا ہے کہ (تقسیم ہند کے موقع پر گوہر شاہی نے) ایک رات اچانک مجھے سوتے سے اُٹھایا اور کہا ''ابا ابا! اٹھو دیکھو یہ آوازیں آرہی ہیں'' میں نے غور کیا تو واقعی آوازیں آرہی تھیں۔ کوئی کہہ رہا تھا کہ ''یہاں آجاؤ' سب ولی اللہ یہاں دعا کیلئے جمع ہیں''۔ آواز سن کر میں (فضل حسین) فوراً اُٹھا اور شاہ صاحب کو ساتھ لے کر آواز کی سمت چل دیا۔ چنانچہ ہم محبوب الٰہی کے دربار پہنچ گئے۔ وہاں بہت سے بزرگ اللہ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کر رہے تھے۔ خواجہ حسن نظامی بھی ان بزرگوں میں دعا میں شامل تھے۔ اتنے میں ایک بزرگ کھڑے ہوئے اور کہا کہ ''دیکھو یہ سب بزرگ اللہ کے حضور دعا کر رہے ہیں کہ یا اللہ! مسلمانوں پر رحم کر۔ یا اللہ! مسلمانوں پر رحم کر۔ یہ قتل وغارت بند کرا''۔ لیکن غیبی آواز ہے کہ اللہ فرماتا ہے کہ مسلمانوں کو میں نے بہت ڈھیل دی ہے' بہت آزمایا ہے' انہیں سزا بھی دی ہے لیکن یہ نہیں مانے اور گناہوں میں مبتلا رہے''۔

اللہ یہی کہہ رہا ہے کہ اب میں بھی مجبور ہوں' بے قابو ہوں' ان مسلمانوں کو اب ایسے ہی کٹنے مرنے دو' انہیں تباہ وبرباد ہو جانے دو۔ جہاں میں رحمٰن ورحیم ہوں' وہاں میں جبار وقہار بھی ہوں' میں جو جانتا ہوں' وہ تم نہیں جانتے''۔ وہ منادی والے بزرگ جو تعارف کرار ہے تھے ہماری طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے ''اللہ نہیں مانتا' کیا کریں''...... اس واقعہ کے بعد اب میں بالکل نارمل ہو چکا تھا' ساری وحشت' خوف وہراس ختم ہو چکا تھا''۔ (حوالہ مذکورہ)

مسلمانو! سوچو' سنیو: غور کرو' کیا قادر وقیوم اور خالق کل اللہ تعالیٰ کی یہی شان ہے جو گوہر شاہی کے ترجمان ''صدائے سرفروش'' نے نقل کی ہے کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

اللہ مجبور وبے قابو اور ایسا بے بس ہے کہ حالات اس کے قابو میں نہ رہے اور وہ بھی کفار کے مقابلہ میں جبکہ وہ اس کے ماننے والوں کو نشانۂ ستم بنا رہے تھے۔ کیا اللہ کی

یہی شان ہے کہ سب اولیاء اللہ اس کے حضور گڑگڑا کر مسلمانوں پر رحم کی دعا کریں اور وہ اپنے پیارے اولیاء کی دعا قبول کرنے کی بجائے یہ کہہ کر انہیں مایوس کرے کہ "اب میں بھی مجبور ہوں، بے قابو ہوں"۔

کیا اللہ کی یہی شان ہے؟ کہ وہ رحمٰن ورحیم اولیاء کرام کی دعا کے جواب میں کفار کو تباہ کرنے کی بجائے اُلٹا اپنے ماننے والوں اور مسلمان ہونے کی بناء پر کفار کے ہاتھوں شہید ہونے والوں کے متعلق یہ کہے کہ "انہیں ایسے ہی کٹنے مرنے دو، انہیں تباہ وبرباد ہونے دو"۔

کیا اللہ کی یہی شان ہے کہ بقول "صدائے سرفروش" ایک طرف تو وہ مجبور و بے قابو ہو اور دوسری طرف اس کا اپنا یہ قول بھی جھوٹ ثابت ہو کہ ان مسلمانوں کو ایسے ہی کٹنے مرنے دو، انہیں تباہ وبرباد ہونے دو۔ اس لئے کہ مسلمان ہرگز تباہ وبرباد نہیں ہوئے بلکہ اُس وقت کی بہ نسبت ماشاء اللہ پاک وہند میں پہلے سے بڑھ کر شاد وآباد ہوئے اور پھلے پھولے ہیں۔

لہٰذا گوہر شاہی کے والد اور اس کے جماعتی ترجمان "صدائے سرفروش" کی ساری کہانی جو قدرت الٰہی، عظمت وصداقت خداوندی اور شان الوہیت کے خلاف ہے، سب جھوٹ ہے، باطل ہے۔ عقیدہ اسلام ومسلک اہلسنت کی نفی ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایسا جھوٹا افترا کریں وہ ہرگز سنی مسلمان نہیں ہیں اور ان کا اللہ والا کہلانا اور قلب جاری کرنے کا دعویٰ کرنا سب غلط ہے۔ ع ...... ہوشیار اے مرد مومن ہوشیار

مزید توہین شانِ اُلوہیت: گوہر شاہی نے اپنی منظوم کتاب "تریاق قلب" میں بدیں الفاظ لکھا ہے کہ: ؎

پہنچ نہ سکے گا ہرگز تو اس شاہراہ کے بغیر
خدا بھی چلتا نہیں قانون خدا کے بغیر

جبکہ خدا تعالیٰ کیلئے لفظ چلتا (چلنا پھرنا) کا استعمال اور اسے قانون کا ماتحت وپابند بتانا شان خداوندی کے خلاف ہے۔

؎ اسی نقطے کی تلاش میں طالبوں کی عمر برباد ہوتی ہے
خدا کی قسم اسی نقطے سے مجبور خدا کی ذات ہوتی ہے

یہاں بھی خدا تعالیٰ کو مجبور لکھا ہے جبکہ مجبور عام فہم لفظ ہے جس کا مطلب ضعیف وکمزور و بے کس وبے بس لیا جاتا ہے۔ نیز مجبور مظلوم کی طرح مفعول ہے یعنی جس طرح مظلوم کیلئے ظالم ہوتا ہے اسی طرح مجبور کیلئے جابر (فاعل) ہوتا ہے۔

اس لئے گوہر شاہی معاذ اللہ ثم معاذ اللہ جب خدا تعالیٰ کو مجبور کہتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو جابر وطاقتور سمجھتا ہے جس نے اللہ پر جبر کر کے اسے مجبور کیا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ گوہر شاہی عقیدہ شانِ الوہیت کے خلاف کتنا...... گھناؤنا عقیدہ ہے کہ جس نے جبار کو مجبور بنا دیا ہے۔

مزید لکھتا ہے کہ:

؎ جب منہ موڑا ادھر سے سچ کہا دہریوں نے خدا نہیں
کیا سمیع و بصیر ہے کچھ بھی سنتا نہیں!
قریب ہے شاہرگ کے اسے کچھ بھی پتہ نہیں (ص ۱۸)

گوہر شاہی کے زیر نظر "الہامی کلام" سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کے بے لگام قلم کی شان الوہیت کے خلاف کیسی گستاخانہ رفتار ہے۔ ایک طرف ایسی منہ زوری وبدعقیدگی اور دہریوں کی تصدیق اور دوسری طرف ولایت والہام ومعرفت کے دعوے۔

ع ...... ایں خیال است محال است وجنوں

خیالِ خدا: شانِ الوہیت کے خلاف گوہر شاہی کا ایک اور نظریہ ملاحظہ ہو۔ لکھتا ہے:

"ایک دن اللہ تعالیٰ کو خیال آیا کہ میں خود کو دیکھوں، سامنے جو عکس پڑا تو ایک روح بن

گئی' اللہ اُس پر عاشق اور وہ اللہ پر عاشق ہو گئی۔ یہ واقعہ آدم علیہ السلام کا بت بنانے سے ۷۰ ہزار سال پہلے کا ہے"۔ (روشناس ص ۱۷)

خواب وخیال' سوچ بچار' غور وفکر:۔ یہ انسانی صفات ہیں جن میں غلطی کا احتمال ہے جبکہ اللہ تعالیٰ ان احتمالی وظنی باتوں سے پاک ہے۔ لہٰذا گوہر شاہی کا اللہ کی طرف خیال کی نسبت کرنا' اللہ کا روح پر عاشق ہونا بیان کرنا اور آدم علیہ السلام کو بت اور خدا تعالیٰ کو بت بنانے والا ظاہر کرنا' سب باتیں شانِ الوہیت کے خلاف ہیں' جنہیں گوہر شاہی نے از روئے جہالت بیدھڑک بیان کیا ہے۔ "فتاویٰ رضویہ شریف" میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کو عاشق کہنا ناجائز ہے کہ معنیٰ عشق اللہ عزوجل کے حق میں محال قطعی ہے اور ایسا لفظ بے ورود ثابت شرعی حضرت عزت کی شان میں بولنا ممنوع قطعی" الخ۔ (جلد ۱۰' ص ۸۷)

شانِ الوہیت: کے خلاف گوہر شاہی کے مذکورہ عقائد باطلہ اور خدا تعالیٰ کے خلاف کذب وافتراء اور بہتان تراشی کے متعلق خود خدا تعالیٰ کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔ جھوٹوں' مفتریوں اور ظالموں کے متعلق فرمایا "اور اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پہ جھوٹ باندھے یا کہے مجھے وحی آتی ہے اور اسے کچھ وحی نہ ہوئی"۔ (پارہ ۷' رکوع ۱۷)

مزید فرمایا "جھوٹا افتراء وہ باندھتے ہیں جن کا اللہ کی آیات پر ایمان نہیں اور وہی لوگ جھوٹے ہیں"۔ (پارہ ۱۴' رکوع ۲۰)

اور رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ "میری طرف سے حدیث بیان کرنے سے ڈرو مگر جس کا تمہیں علم ہو۔ پس جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی نسبت کی پس اسے چاہیے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنائے" جب رسول اللہ (ﷺ) کی طرف جھوٹی

نسبت کرنے والے کا ٹھکانہ جہنم ہے تو خود اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی باتیں اور عقائد باطلہ رکھنے اور شائع کرنے والے اور اس کے پیروکاروں کا انجام اور ٹھکانہ کیا ہوگا؟

رسول اللہ پر افتراء: "فرقہ گوہریہ" کے ترجمان "صدائے سرفروش" کے انکشاف کے مطابق گوہر شاہی کے ابا بابا فضل حسین نے خدا تعالیٰ کی طرح رسول اللہ (ﷺ) پر بھی جس طرح افتراء کیا ہے۔ ایک سوال اور اس کے جواب میں ملاحظہ کریں۔

سوال: "ابا جی! آپ یہ بتائیں کہ وہاں کی (نجدی سعودی) حکومت کو حضور پاک ﷺ پسند فرماتے ہیں؟ جبکہ بہت سی نامور ہستیوں کی قبروں تک کی وہاں کوئی قدر نہیں کی گئی' وہ خستہ حال ہیں اور وہاں کی حکومت عقیدے کے اعتبار سے اُن پر کوئی توجہ نہیں دیتی"۔

جواب: "نہیں جناب حضور پاک (ﷺ) وہاں کی حکومت کو بہت پسند فرماتے ہیں۔ وہاں کے ولی عہد خادم الحرمین کو حضور پاک نے بہت نوازا ہے...... وہاں کی حکومت نے اپنے کارندوں کو سخت ہدایت دی ہوئی ہے کہ کسی بھی ملک کے کسی ایک حاجی کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ حضور پاک اسی وجہ سے ان سے خوش ہیں"۔

(صدائے سرفروش دسمبر ۱۹۹۱ء ص ۴)

غور فرمائیں کہ ریاض گوہر شاہی کے ابا کی جسارت کس قدر حد سے بڑھ گئی ہے کہ اس نے بیدھڑک اللہ پر افتراء پردازی کے بعد رسول اللہ (ﷺ) پر کتنی بیدردی سے بہتان باندھا ہے کہ معاذ اللہ حضور نجدی سعودی حکومت کو بہت پسند فرماتے ہیں اور آپ نے نجدی حکومت کے سربراہ کو بہت نوازا ہے اور دلیل کیا ہے؟

یہ کہ حکومت نے ہدایت دی ہے کہ کسی حاجی کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ حالانکہ یہ تو کوئی ایسی بات نہیں' جس کیلئے نجدی حکومت کو "پسندیدگی" کا سرٹیفکیٹ دیا جائے اس

لئے کہ یہ چیز تو ہر حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی رعایا و بالخصوص مہمانوں کی حفاظت و آرام کا اہتمام کرے چہ جائیکہ مہمان ہی حجاج و زائرین ہوں' جن سے خود سعودی حکومت کے مفادات وابستہ ہیں اور حجاج و زائرین سے سعودی ملک و حکومت کو بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

یک طرفہ ڈگری: سوال میں اس تصریح کے باوجود کہ ''بہت سی نامور ہستیوں کی قبروں تک وہاں کوئی قدر نہیں کی گئی' وہ خستہ حال ہیں اور وہاں کی حکومت عقیدے کے اعتبار سے اُن پر کوئی توجہ نہیں دیتی''۔

سوال کے اس اصل بنیادی مقصد و مطلب کو تو گوہر شاہی کے ابا جی نے چھوا تک نہیں اور رسول اللہ ﷺ کی جھوٹی ترجمانی کرتے ہوئے نجدی وہابی حکومت کو بابا فضل حسین نے یکطرفہ ڈگری دے دی ہے کہ ''حضور پاک وہاں کی حکومت کو بہت پسند فرماتے ہیں''۔ یعنی بابا فضل حسین کی ڈگری کے مطابق حضور پاک (ﷺ) نجدی سعودی حکومت کے گستاخانہ عقیدۂ باطلہ وہابیہ کو پسند فرماتے ہیں اور عام اہل اسلام کی قبروں کی بے حرمتی و ان کا نام ونشان مٹانے کے علاوہ نجدی حکومت کی طرف سے بالخصوص بہت سی نامور ہستیوں (صحابہ کرام واہل بیت پاک علیہم الرضوان) کی قبروں کی ناقدری وخستہ حالی اور ان کے ساتھ ظالمانہ یزیدی وفرعونی سلوک بھی حضور کے نزدیک نجدی حکومت کا پسندیدہ عمل ہے۔ ع ...... بریں عقل و دانش بباید گریست

بہر حال یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ نجدی وہابی شانِ رسالت میں گستاخیاں کریں' رسول اللہ ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت کیلئے جانے والوں کو منع کریں اور گنہگار ٹھہرائیں' روضۂ اقدس کی جالی مبارک کے قریب ہونے والوں کو دھکے دیں' زدوکوب کریں اور خود روضۂ اقدس کی طرف پشت کرکے بیٹھے رہیں' نجدی حکومت میلاد مصطفےٰ منانے والوں کو قید و بند کی سزائیں دے اور جلاوطن کرے' عشاق رسول علماء اہلسنت کا حرمین میں داخلہ بند

کرے' بہترین ترجمۂ قرآن ''کنزالایمان'' پر پابندی عائد کرے اور مترجم قرآن مجید کو نذرِ آتش کرنے کا آرڈر دے اور رسول اللہ (ﷺ) ایسے بے ادب' سنگدل' منکرین شانِ رسالت کو پسند فرمائیں۔ ہر گز نہیں' ایسا ہر گز نہیں ہوسکتا۔

یہ ریاض گوہر شاہی کے ابا کا رسول اللہ (ﷺ) پر افتراء ہے' بہتان تراشی ہے اور فرقہ ''گوہریہ'' کے ترجمان ''صدائے سرفروش'' کا شانِ الوہیت وشانِ رسالت کے خلاف اپنی خرافات وگستاخیوں کی اشاعت عام کرنا ڈبل جرم ہے۔

اور ''فرقہ گوہریہ'' نجدیوں کی قصیدہ خوانی کے باعث نجدیوں وہابیوں کی گستاخیوں اور ان کے جرائم ومظالم میں شریک جرم ہے۔

آہ! ''فرقہ گوہریہ'' کس قدر جری اور بے باک ہے کہ کھلم کھلا اللہ ورسول (جل جلالہ و ﷺ) پر افتراء پردازی وبہتان تراشی کرتا ہے۔

خداؤ مصطفےٰ کی طرف جھوٹی باتوں کی نسبت کرنے اور منگھڑت باتیں بیان کرنے سے ذرا نہیں شرماتا۔ یہاں تک کہ معاذ اللہ ''اللہ مجبور و بے قابو ہے'' اور ''رسول اللہ نجدی وہابی حکومت کو بہت پسند فرماتے ہیں''۔

کیا ایسے فرقہ کے گمراہ و باغی اور منکرین شانِ الوہیت ومخالفین شانِ رسالت ہونے میں کوئی شبہ ہے؟ ہر گز نہیں۔ کیسی جہالت وحماقت اور دیدہ دلیری ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) تو نجدیوں سے ایسی نفرت کریں کہ بحکم حدیث نجد کیلئے دعا خیر نہ فرمائیں اور ''فرقہ گوہریہ'' نجدیوں کو حضور (علیہ السلام) کا پسندیدہ ٹھہرائیں۔

☆ تفصیل کیلئے مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ سے کتاب ''خطرہ کا الارم'' منگوائیں اور پڑھیں۔

توبہ توبہ استغفراللہ: ''فرقہ گوہریہ'' کے بعض مزید عقائد ونظریات پڑھیں اور خدا سے ڈریں حضور انور (ﷺ) کے متعلق لکھا ہے کہ معاذ اللہ شیطان بدیں حلیہ آپ

کی صورت میں آیا کہ "سانولے رنگ کا آدمی سر سے ننگا میرے سامنے موجود ہے گلے میں ایک تختی پڑی ہوئی ہے جس پر بغیر زبر و زیر کے محمد لکھا ہوا ہے۔ آواز آئی یہی رسول اللہ ہیں"۔ (روحانی سفر ص ۲۱) حالانکہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارشاد ہے کہ شیطان میری صورت اختیار کر کے دھوکہ نہیں دے سکتا۔ (او کما قال علیہ السلام)

آدم علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ "آپ نفس کی شرارت سے اپنی دراثت یعنی بہشت سے نکال کر عالم ناسوت میں پھینکے گئے۔ ایک دن عرش و کرسی کا کشف ہوا جس پر "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" لکھا تھا۔ کشف کا مطلب تھا کہ آدم علیہ السلام...... اس کو وسیلہ بنائیں تاکہ نفس کی اصلاح اور معافی ہو۔ آپ نے جب اسم محمد اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ لکھا دیکھا تو خیال ہوا کہ یہ محمد کون ہیں؟ جواب آیا تمہاری اولاد میں ہوں گے۔ نفس نے اکسایا تیری اولاد سے ہو کر تجھ سے بڑھ جائیں گے۔ یہ بے انصافی ہے۔ اس خیال کے بعد آپ کو دوبارہ سزا دی گئی"۔

(کتاب روشناس ص ۹، مینارۂ نور ص ۱۱)

اللہ کے معصوم پیغمبر حضرت آدم (علیہ السلام) کیلئے نفس کی شرارت' نفس کی اصلاح' پھینکے گئے' یہ بے انصافی ہے اور آپ کو دوبارہ سزا دی گئی' کے الفاظ کیا شانِ نبوت و شانِ عصمت کے شایانِ شان ہیں' ہرگز نہیں۔ لہٰذا ایسی گستاخیوں کا مرتکب صحیح العقیدہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

موسیٰ علیہ السلام: کے متعلق لکھا ہے کہ "بیت المقدس سے دو میل دور موسیٰ علیہ السلام کا مزار ہے۔ یہودی مرد اور عورتیں وہاں شراب نوشی کرتے' حتیٰ کہ وہ مزار فحاشی کا اڈا بن گیا' جس کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کے لطائف وہ جگہ چھوڑ گئے اور مزار خالی بت خانہ رہ گیا"۔ (مینارۂ نور ص ۶۲)

نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے شب معراج موسیٰ (علیہ السلام) کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا اور گوہر شاہی نے اس کو فحاشی کا اڈا اور خالی بت خانہ قرار دے دیا۔ العیاذ باللہ

خضر علیہ السلام: کے متعلق لکھا ہے کہ "وہ اور دیگر اولیاء و ولایت کے باوجود کئی بدعتوں میں مبتلا تھے۔ جیسا کہ خضر علیہ السلام کا بچے کو قتل کرنا' ولایت بدعت سے مبرا نہیں"۔

(روحانی سفر ص ۳۶، ۵۳)

حضرات اولیاء کو بدعتی (گمراہ) قرار دینے والے' ولایت کو بدعت سے مبرا نہ سمجھنے والے اور خضر علیہ السلام کو بچے کے قتل کی بدعت و ظلم و گناہ کبیرہ کا مرتکب و قاتل قرار دینے والے کے خود بدعتی (گمراہ) ہونے میں کیا شک ہے؟

نشہ بازی خدا کی یاری؟ ایک طرف اولیاء کرام کو گوہر شاہی نے مختلف بدعات و کبیرہ گناہوں کا مرتکب قرار دیا مگر دوسری طرف "روحانی سفر" میں بغیر تردید نشہ کے متعلق متعدد مرتبہ نقل کیا ہے کہ "بھنگ چرس پینے سے سب خیالات کافور ہو جاتے ہیں اور سب اللہ ہی یاد رہتا ہے"۔ (ص ۳۳)

"جو نشہ اللہ کے عشق میں اضافہ کرے...... وہ مباح بلکہ جائز ہے...... بھنگ کتنا ذائقہ دار شربت ہے۔ خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے اسے حرام کہہ دیا"۔ (ص ۳۵)

اور مزید لکھا ہے "اتنے میں اس نشہ باز نے سگریٹ سلگایا اور چرس کی بو اطراف میں پھیل گئی...... رات کو الہامی صورت پیدا ہوئی کہ یہ شخص ان ہزاروں عابدوں' زاہدوں اور عالموں سے بہتر ہے جو نشہ سے پرہیز کر کے عبادت میں ہوشیار ہیں لیکن بخل' حسد اور تکبر ان کا شعار ہے۔ یہ شخص جس سے تو نے نفرت کی اللہ کے دوستوں سے ہے عشق اس کا شعار ہے' یہ نشہ اس کی عادت ہے"۔ (روحانی سفر ص ۴۹)

☆ کیسے خطرناک انداز میں نشہ باز بھنگی چرسی کو خدا کا دوست اور ہزاروں عابدوں' زاہدوں اور عالموں سے بہتر قرار دیا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

تفضیل ولی: ''نبی دیدارِ الٰہی کو ترستے آئے اور یہ (اولیاء اُمت محمدی) دیدار میں رہتے ہیں...... ولی نبی کا نعم البدل ہے''۔ (مینارۂ نور ص ۳۹،۴۰)

کس طرح ولی کو نبی پر فوقیت دے کر ولی کو نبی کا نعم البدل قرار دیا ہے حالانکہ ولی صحابی کے درجے تک نہیں پہنچ سکتا چہ جائیکہ ولی کو نبی پر فوقیت ہو اور ولی نبی کا نعم البدل اور اس سے اچھا و بہتر ہو۔ ''بہار شریعت'' جلد ا ص ۱۵ پر ہے ''ولی کتنا ہی بڑے مرتبے والا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے کافر ہے''۔

مرزائی مسلمان: ''کچھ مسلمان شیخ صنعان اور کچھ مرزا غلام احمد کو نبی مانتے ہیں''
(روشناس ص ۱۰)

☆ کیا عجیب چکر ہے کہ ختم نبوت کا باغی بھی اور مسلمان بھی؟

جعلی آیت: ''قرآن مجید میں بار بار آیا ہے دَعْ نَفْسَكَ وَ تَعَالْ''
(کتاب مینارۂ نور ص ۴۹)

حالانکہ بار بار کی بجائے قرآن میں ایک بار بھی یہ نہیں آیا۔

الٹی گنگا: ''پہلے اعمال ہیں پھر اس کے بعد ایمان ہے اعمال اور چیز ہیں ایمان اور چیز ہے''۔
(تحفۃ المجالس دوم ص ۲)

☆ حالانکہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ ایمان پہلے اور اعمال بعد میں ہیں۔
اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔

مذہب کا پتہ نہیں ''ہم کو پتہ نہیں چلتا کہ صحیح کون ہے اور غلط کون ہے۔ ۷۲۔۷۳ فرقے ہیں صحیح کی پہچان کیا ہے''۔ (تحفۃ المجالس ص ۱۱)

☆ جس کو خود صحیح اور غلط کی پہچان نہیں وہ صحیح العقیدہ اہلسنت کیسے ہو سکتا ہے اور دوسروں کی کیا رہنمائی کر سکتا ہے؟

اسے کیا کہیے؟ چند سال قبل گوہر شاہی کی عبرتناک موت واقع ہوئی اور اُسے کڑے پہرے میں دفن کیا گیا۔

تقاریظ

حضرات علماء ومشائخ

نبیرۂ امیر ملت صاحبزادہ پیر سید افضل حسین شاہ صاحب جماعتی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ علی پور سیداں شریف

حضرت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب کی شخصیت قابل تعارف نہیں۔ یہ شخصیت ماشاء اللہ پاکستان اور بیرون ملک بھی مشہور ہے۔ انہوں نے دین کی تبلیغ اور اشاعت میں وہ کار ہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں جو کسی سے نہ ہو سکتے تھے۔

میں حضرت علامہ موصوف و مذکور کیلئے بارگاہِ ایزدی میں بوساطت سرکار مدینہ ﷺ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مذکور کو حیات طولانی سے طاقت اور توانائی عطا فرمائے تا کہ دین متین کی زیادہ سے زیادہ تبلیغ ہو سکے اور راستے سے بھٹکے ہوئے سیدھی راہ پر گامزن ہو کر باعث نجات بن سکیں۔ فقط والسلام: سید افضل حسین شاہ

جگر گوشہ صدر الشریعہ علامہ قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی صاحب

نائب صدر ورلڈ اسلامک مشن، مہتمم دار العلوم نوریہ رضویہ کراچی

بقیۃ السلف، حجۃ الخلف، نائب محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی نے مسلک حق اہلسنّت کی اشاعت کیلئے جو تبلیغی اشتہارات لاکھوں کی تعداد میں شائع کرائے ہیں اور انہیں تمام دنیا میں پھیلایا ہے، یہ ایک صدقۂ جاریہ ہے جس کا قیامت تک انہیں ثواب ملتا رہے گا (انشاء اللہ)۔ اشتہارات کو کتابی صورت میں لانا بڑا احسن اقدام ہے...... میری دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نیازی صاحب کی ہمت و حوصلہ کو بلند فرمائے اور حضرت علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور اُن کا مبارک سایہ اہلسنّت و جماعت پر قائم و دائم رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

فقط دعا گو: رضاء المصطفیٰ اعظمی غفرلہٗ

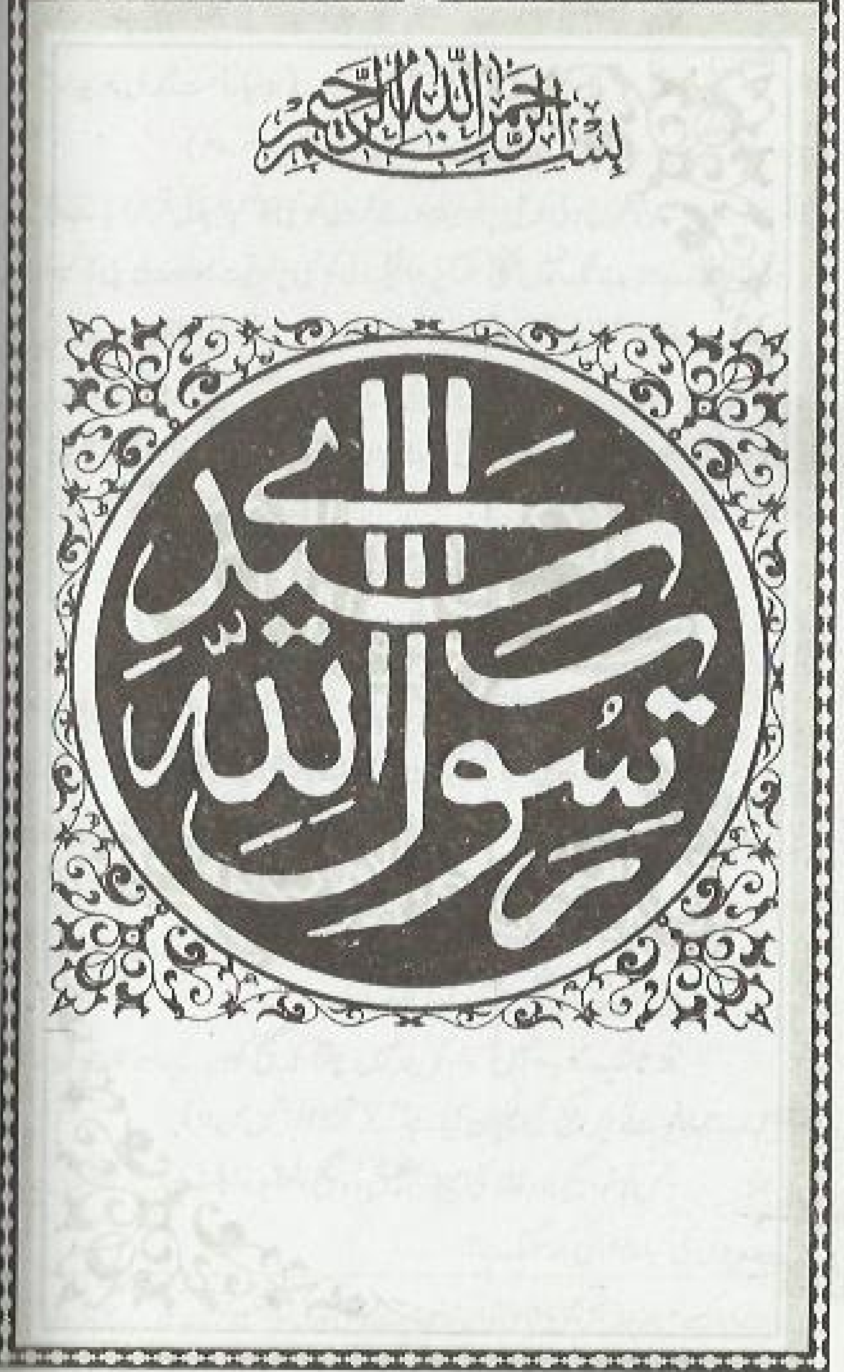

جانشین محدث اعظم پاکستان صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی صاحب

بانی اسلامک یونیورسٹی جامعہ محدث اعظم رضا نگر فیصل آباد روڈ چنیوٹ

نباض قوم، پاسبان مسلک رضا مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی زید مجدہ نے ان بیسیوں اہم موضوعات پر قلم کشائی کی، جن کی مدد سے عقائد کی پختگی اور اعمال وعبادات کی اصلاح میں مدد ملی۔ یہ تمام مواد مکمل تحقیق کے ساتھ اور حوالہ جات کے ساتھ اشتہاری صورت میں طبع کر کے طول وعرض میں تربیت قوم کیلئے اہم دستاویزی حیثیت میں موجود تھا۔ آج کے حالات اس امر کے متقاضی تھے کہ ان اشتہارات کو یکجا کر کے کتابی صورت میں شائع کیا جائے تا کہ ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھا جائے۔

عزیزم مولانا محمد حفیظ نیازی نے اس خدمت کا بیڑا اُٹھایا اور ان موتیوں کو پرو کر کتابی صورت دی ہے، یہ خدمت اصلاح قوم کیلئے ایک ایسی دستاویز کی شکل اختیار کر گئی ہے کہ جو بنیادی عقائد کی اصلاح اور عبادات کو صحیح انداز میں ادا کرنے میں ممد ومعاون ثابت ہوگی۔ میں نے ان اشتہارات کو دیکھا اور بعض جگہوں سے پڑھا...... ماشاء اللہ یہ مجموعہ ایک ایسا سرمایہ ہے، جس کی بدولت بہت سے وہ سوالات حل ہوتے نظر آئے ہیں، جن کا جواب ہر کوئی دینے سے قاصر تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مجموعہ ہر گھر کی زینت ہونا چاہیے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل اپنے نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کے صدقہ سے مولانا محمد صادق رضوی اور مولانا محمد حفیظ نیازی کی اس سعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور سعادت دارین سے سرفراز فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

فقط: قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی

ماہر رضویات علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ایم۔اے پی۔ایچ۔ڈی (اعزاز فضیلت)

حضرت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی مدظلہ العالی فقیر کے دیرینہ کرم فرما ہیں، تقریباً ۸۵ سال عمر شریف کے باوجود بہت ہی فعال ومتحرک ہیں، وہ آئینہ محدث اعظم ہیں، وہ عکس مجاہد ملت ہیں۔ دسمبر ۱۹۲۹ء میں سیالکوٹ (پاکستان) میں ولادت ہوئی۔ ۱۵ شعبان المعظم ۱۳۶۹ھ میں جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد سے دستار فضیلت حاصل کی۔ ۱۳۷۰ھ میں زینت المساجد (گوجرانوالہ) میں امامت وخطابت کا آغاز کیا، جو ماشاء اللہ اب تک جاری وساری ہے...... وہ صاحب استقامت ہیں۔ ۱۳۷۳ھ میں حج بیت اللہ شریف اور زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے..........

۱۳۷۴ھ میں سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں شرف بیعت حاصل کیا اور اسی سنہ میں مرکزی دار العلوم جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم قائم کیا۔ ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء میں جماعت رضائے مصطفیٰ قائم کی۔ ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۷ء میں ہفت روزہ ''رضائے مصطفیٰ'' کا اجراء ہوا جواب ماہنامہ ہو گیا ہے۔ ۱۹۶۴ء میں درس قرآن کریم کا آغاز فرمایا۔ بے شمار مساجد تعمیر کرائیں، متعدد مدارس عربیہ قائم کیے۔ تبلیغی ادارہ جماعت رضائے مصطفیٰ اور اشاعتی ادارہ مکتبہ رضائے مصطفیٰ قائم کیا......

ملکی سیاست میں بھی حصہ لیا مگر سیاست کی آلودگیوں سے دامن محفوظ رکھا...... حق گوئی وبے باکی اپنا شعار رکھا اور اس کی پاداش میں سات مرتبہ قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ تحریک ختم نبوت (۱۹۵۳ء)، پاک وہند جنگ (۱۹۶۵ء)، سنی کانفرنس دار السلام (۱۹۷۰ء) وغیرہ میں بھرپور حصہ لیا۔

امتیازی خصوصیات میں عشق مصطفیٰ، اتباع سنت، امر بالمعروف ونہی عن المنکر، غریب پروری، عاجزی وانکساری، ادب واحترام، تقویٰ وپرہیزگاری، بدعقیدہ لوگوں سے اجتناب، قناعت، خلاف سنت رسوم کا قاطع اور ان کی بیخ کنی وغیرہ وغیرہ ہیں۔

وہ حق وصداقت کے شمشیر برہنہ ہیں۔ دور جدید میں حق گوئی و بے باکی میں ان کا ثانی نظر نہیں آتا...... ان کا قلم حقیقت رقم رواں دواں ہے' ان کا رسالہ عقائد کی اصلاح میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ مختلف موضوعات پر ان کے رسائل و اشتہارات حاصل مطالعہ اور قابل مطالعہ ہیں۔ مثلاً نورانیت مصطفےٰ' علم غیب' مسئلہ حاضر و ناظر' شان محمدی میں عیسائیوں کا چیلنج' بیس تراویح' پاکستان کے بارے میں موافق و مخالف علماء کے بیانات وغیرہ وغیرہ۔ یہ اشتہارات اب کتابی صورت میں شائع کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو قبول عام فرمائے۔ آمین

آخر میں اپنے مشفق و مہربان اور معظم و محترم حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد علیہ الرحمۃ (خلیفہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ) کے وہ القاب پیش کرتا ہوں جو ۴۳ سال پہلے حضرت علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی مدظلہ العالی کے نام کے ساتھ تحریر فرمائے۔ یہ القاب علامہ موصوف کی سیرت کا آئینہ ہیں اور زندگی کا خلاصہ:

حامیٔ سنن' ماحیٔ فتن (۱۹۶۴ء) ...... نازشِ اہلسنت' مجاہد اسلام (۱۹۶۵ء)

اور مولانا عبدالغفور ہزاروی علیہ الرحمۃ کے وہ الفاظ جو مولانا ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی مدظلہ العالی کے بارے میں آپ نے ارشاد فرمائے' جو ان کی متحرک زندگی کے آئینہ دار ہیں۔ آپ نے فرمایا: "وہ اہلسنت کے اگاڑی پچھاڑی ہیں' اگر کوئی پیچھے رہتا ہے' آگے دھکیلتے ہیں' اگر کوئی اپنی قدرتی نظریاتی حدود سے آگے بڑھتا ہے تو اسے اس کی حد پر پیچھے کھینچتے ہیں"۔ (ماہنامہ رضائے مصطفےٰ' فروری ۲۰۰۶ء)

بلاشبہ حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی زید لطفہٗ اہلسنت و جماعت کیلئے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو سلامت با کرامت رکھے اور اُن کا فیض جاری و ساری رہے (آمین)۔ فقیر کی دعائیں اُن کے ساتھ ہیں۔

فقط: احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

اُستاذ الاساتذہ علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب

مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

ترجمان اہلسنت' پاسبان مسلک امام احمد رضا (رضی اللہ عنہ)' حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب رضوی مدّ اللہ ظلہ العالی نے بچپن سے لے کر اس عمر تک اہل حق اور مسلک حق اہلسنت و جماعت کی بھرپور خدمت کی' جو معاصرین کیلئے قابل رشک ہے۔ ماہنامہ "رضائے مصطفےٰ" کو جن نامساعد حالات میں شروع کیا اور حوصلہ شکنی کے باوجود ماشاء اللہ وہ جاری ہے' زندہ ہے اور ترقی پذیر ہے' یہ آپ کی استقامت کا فیض ہے۔ دیگر تالیفات کثیرہ کے ساتھ عام فہم' آسان زبان اور واضح دلائل کے ساتھ عقائد و اعمال اہلسنت کو اشتہاری شکل میں پیش کر کے اسے گھر گھر پہنچانے کی سعی کی' آپ کا یہ فیض عام بڑا کارنامہ ہے۔ حضرت مولانا محمد صادق زہد و تقویٰ میں اسلاف کی یادگار' فنافی الرسول (صلی اللہ علیہ وسلم)' شیخ المحدثین' محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد چشتی قادری نور اللہ مرقدہٗ کی روایات کے امین ہیں' آپ کی خدمت میں سلام مسنون پیش کرتے ہوئے دعا کا خواستگار ہوں۔ محترم جناب محمد حفیظ نیازی قادری کو بھی میری طرف سے سلام۔ نیازی صاحب کی وفاداری' خدمت گزاری' مسلک حق سے ہمدردی' "رضائے مصطفےٰ" کے پھیلانے میں مساعی اہلسنت کے ساتھ محبت اور ہم مسلک علماء کا ادب' اس دور میں مثالی کارنامے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو حق پر رکھے' حق پر موت دے' اہل حق کے ساتھ برزخ میں رکھے اور اہل حق کے ساتھ ہی حشر فرمائے' آمین ثم آمین

حضرت مولانا محمد صادق صاحب کی جسمانی طبیعت کی ناسازی کی خبر سن کر دل پریشان ہوا۔ شافی الامراض جل شانہٗ کے حضور بوسیلہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم دعا ہے کہ قادر مطلق

عزاسمہ آپ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے' ماضی سے بڑھ کر روحانی' جسمانی' ذہنی' فکری اور بدنی توانائیوں کے ساتھ دین متین کی خدمت مقبولہ کی توفیق خیر بخشے۔ آپ کا سایۂ عاطفت آپ کی نسبی' روحانی' علمی اولاد اور تمام اہلسنت کے سروں پر تادیر قائم رکھے' آمین

عبدہ الفقیر ابوالخیر سید حسین الدین شاہ

فیض مجسم علامہ ابو صالح محمد فیض احمد اویسی رضوی صاحب

مہتمم دارالعلوم اویسیہ رضویہ بہاولپور

حضرت علامہ الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ گلستان محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے ایک چہکتے مہکتے پھول ہیں' فقیر بھی اسی باغ کا ایک تنکا ہے۔ اسی مناسبت سے ان سے محبت و عقیدت ہے۔ جب سے اس نسبت کی وجہ سے ہم ایک دوسرے سے وابستہ ہوئے' رابطہ مسلسل جاری ہے بلکہ اضافہ ہوا اور ہو رہا ہے۔ خدا کرے کہ یہ رابطہ تا قیام قیامت دائم و قائم رہے اور قیامت میں تو انشاء اللہ وابستگی ہو گی کیونکہ ارشاد حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم "المرء مع من احب" حق ہے۔

علامہ موصوف کی خدمات دینیہ میں اتنی ترقی ہوئی کہ نائب محدث اعظم پاکستان (رحمۃ اللہ علیہ) کا مرتبہ حاصل کر لیا۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی خدمات دینیہ قبول فرمائے اور ہم سب کو خاتمہ ایمان نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا محمد حفیظ نیازی کو داد دیئے اور صدہا آفرین کہے بغیر نہیں رہا جا سکتا کہ انہوں نے وفاداری کا حق ادا کر دیا ہے۔ حضرت مولانا ابوداؤد صاحب مدظلہ کے صاحبزادگان بھی ماشاء اللہ اُن کے نقش قدم پر چلنے میں رواں دواں ہیں۔

الفقیر القادری ابو صالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

شیخ الحدیث علامہ محمد شریف رضوی صاحب

بانی و مہتمم جامعہ سراجیہ رضویہ بھکر

مجاہد ملت' بقیۃ السلف' حجۃ الخلف حضرت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ (شیخ الجامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم گوجرانوالہ) کی دینی مذہبی خدمات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ آپ نے ہر دور میں حق و صداقت کے علم کو بلند رکھا اور مسلک حق اہلسنّت و جماعت کی اشاعت و ترویج میں ہمہ وقت کوشش فرما رہے ہیں۔ آپ مختلف موضوعات پر نہایت مدلل اور مفید رسائل و جرائد اور پمفلٹ وغیرہ کے ذریعے اہلسنّت پر احسان عظیم فرما رہے ہیں۔

آپ نے ہمیشہ مسلک امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کی ترجمانی و پاسبانی فرمائی اور مسلک حق اہلسنّت و جماعت کو بڑی تقویت بخشی۔ آپ کی حق گوئی اور بے باکی زبان زد عام ہے' اپنے پرائے اسے تسلیم کرتے ہیں کہ حامی سنت' ماحی بدعت' شیخ طریقت حضرت مولانا علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب حق گو اور متقی اور پرہیزگار عالم دین ہیں اور مسلک امام احمد رضا کے پاسبان و ترجمان ہیں۔

میں دل کی گہرائیوں سے دعا کرتا ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ جامع معقول و منقول' اُستاذ العلماء' قبلہ حضرت صاحب موصوف کو صحت و عافیت سے رکھے اور خضری عمر عطا فرمائے اور اُن کے علمی و روحانی فیض کو عام فرمائے اور اہلسنّت کو اُن سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔ محترم نیازی صاحب نے بھی حضرت کے زیر سایہ دین کی اشاعت کیلئے جو کوششیں فرمائی ہیں' اللہ تعالیٰ قبول فرمائے (آمین)

والسلام!

فقیر محمد شریف رضوی عفی عنہ

جانشین غزالیٔ زماں، پروفیسر صاحبزادہ سید مظہر سعید کاظمی صاحب

مرکزی امیر جماعت اہلسنّت پاکستان

حضرت علامہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی گرانقدر دینی، مسلکی، ملی خدمات نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط ہیں۔ مسلک اعلیٰ حضرت کی ترجمانی اور پاسبانی ان کا طرۂ امتیاز ہے۔ دیابنہ اور وہابیہ کے عقائد باطلہ کا رد اُن کی زندگی کا مشن ہے اور اس سلسلہ میں انہوں نے قلمی جہاد کیا ہے۔ علم غیب، حاضر ناظر، تصرفات، استمداد و استعانت جیسے اہم موضوعات پر حضرت مولانا نے نہایت وقیع، مدلل اور مفصل لیکن عام فہم انداز میں تقریباً پچاس کے قریب تبلیغی مضامین کو پوسٹرز کی شکل میں کثیر تعداد میں شائع کر کے دین و مسلک کی عظیم خدمت انجام دی۔

الحمدللہ ان پوسٹرز کو اہلسنّت میں بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ اب ان پوسٹرز کو کتابی شکل میں شائع کیا جارہا ہے جو وقت کی اشد ضرورت ہے۔ میں حضرت مولانا دامت فیوضہم کو ان مضامین کے تحریر کرنے پر اور ادارہ رضائے مصطفےٰ کو انہیں کتابی شکل میں شائع کرنے پر ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔ دعا ہے اللہ رب العزت جل مجدہٗ اس کتاب کو عامۃ المسلمین کی صحیح رہنمائی اور مسلک اہلسنّت کی تقویت کا سبب بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ فقیر: سید مظہر سعید کاظمی غفرلہٗ

مفکر اسلام علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب

مرکزی ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنّت پاکستان

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عقل روشن چراغ ہے اور تاریک راہوں میں قافلۂ انسانیت کی رہنمائی بلاشبہ عقل کی مرہون منت ہے لیکن وہ لوگ جو اپنی زندگی میں

مشکوٰۃ نبوت سے نکلنے والی روشنیوں کو امام بنا لیتے ہیں وہ آفتاب عالم تاب کے نور میں موجود ہوتے ہیں، اس لئے وہ عقل کے چراغوں کو بجھا کر عشق کے ماہتاب روشن کر لیتے ہیں۔ جس طرح کہا گیا:

رات محفل میں ہر اک مہ پارہ محو لاف تھا
صبح کو جب سورج نکلا تو مطلع صاف تھا

حضرت علامہ ابوداؤد محمد صادق مدظلہ العالی علماء کی بزم میں وہ روشن ستارے ہیں، جن کی ساری زندگی عشق و محبت سے عبارت ہے۔ عقیدہ کی پاسداری اور چوکیداری آپ کا مسلک حیات ہے۔ اہلسنّت کے افکار میں ان کے ہاں جو پختگی پائی جاتی ہے وہ کم محققین کو میسر آتی ہے۔ آپ جس مسئلہ پر بھی قلم اُٹھائیں قرآن و سنت استدلال میں بنیادی مراجع اور مصادر ہوتے ہیں، جن افکار اور رسوم کے بارے آپ سمجھتے ہیں کہ وہ درست نہیں، تیشہ فرہاد سے زیادہ ان پر کاری ضرب لگاتے ہیں۔ علم غیب، حاضر و ناظر رسول، بعد نماز ذکر بالجہر، دعا بعد نماز جنازہ، گیارھویں شریف الغرض ہر موضوع پر آپ نے قلم فرسائی اور کلک افزائی فرمائی اور مخالفین کے سورج بھی حذف ریزے بن گئے اور ان کے اعلام پر لرزہ طاری ہوگیا:

والشمس فی کبد السمآء مریضة
والارض واجفة تکاد تمور

علامہ ابوداؤد محمد صادق مدظلہ العالی نے تعلیم و تحصیل کی تکمیل حضرت محدث اعظم پاکستان کے ہاں فیصل آباد میں فرمائی۔ لکھنے پڑھنے بولنے اور سوچنے ہر ایک پر استاد کا رنگ غالب اور گہرا ہے۔ ایسا شخص جس نے زندگی واقعتہً مذہبی، روحانی اور دینی گزاری ہو ''ابوداؤد محمد صادق'' کی صورت میں دیکھا جا سکتا ہے۔ آپ کا سفر حیات ''سبحان اللہ'' سے شروع ہوتا ہے اور ''الحمدللہ'' پر ختم ہوتا ہے۔ آپ کا سکوت ''ماشاء اللہ'' اور ''لاحول

ولا قوۃ'' کی صداؤں میں گذرتا ہے اور آپ کی زندگی کے سارے ہنگامے ناموس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ میں بسر ہوتے ہیں۔ آپ میں جمالیاتی حسین عروج پر کام کرتی ہیں۔ شہد کی مکھی کی طرح آپ ہمہ دم انگبین تیار کرتے رہتے ہیں۔ آپ نے علم اور عشق کو کبھی بیچا نہیں' کفاف وقناعت کی زندگی میں آپ کی عظمت کا راز پایا جاتا ہے۔

اب تو آپ کہہ سکتے ہیں۔ بقول کے:

فکل امرء امثالہ عدد الحصٰی

وھات نظیری فی جمیع المحافل

ہماری دُعا ہے حضرت الممدوح دیر تک اپنے رشحات قلم سے نوازتے رہیں اور اہلسنّت کا چمن ان کے دم قدم سے تا دیر مہکتا رہے۔ آمین

دعا جو: سید ریاض حسین شاہ

مجاہد اہلسنّت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب

سابق رکن قومی اسمبلی امیر جماعت اہلسنّت پاکستان کراچی

مجھے یہ جان کر از حد خوشی ہوئی کہ مخدوم ومحترم حضرت علامہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ کے تحریر کردہ عقائد ومسائل اہلسنّت پر مبنی مدلل و مفصل اور علمی وتحقیقی اشتہارات جن کی تعداد پچاس کے قریب ہے' کو کتابی شکل میں شائع کیا جارہا ہے۔ یہ اشتہارات نہایت عام فہم اور سلیس انداز میں ترتیب دیئے گئے ہیں' ہمارے یہاں کراچی میں اہلسنّت وجماعت کی بیشتر مساجد میں فریم کرکے لگائے جاتے ہیں' ان اشتہارات کے ذریعے حضرت علامہ مدظلہ نے اہلسنّت وجماعت کے معمولات کو قرآن وسنت اور اقوال علماء سے نہ صرف ثابت کیا ہے بلکہ منکرین کا رد بلیغ

بھی فرمایا ہے۔ ماشاء اللہ یہ اشتہارات اہلسنّت وجماعت میں بے حد مقبول ہوئے۔

میری دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے و طفیل حضرت علامہ مدظلہ کی اس سعی کو قبول فرما کر جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو نافع ہر خاص وعام بنائے۔ نیز جو حضرات اسے شائع کر رہے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی کوشش کو قبول فرما کر اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

فقیر سید شاہ تراب الحق قادری

فخر اہلسنّت علامہ سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب

خطیب مرکزی جامع مسجد غلہ منڈی بورے والا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی مشہور حدیث پاک ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

حضور نبی کریم ﷺ کی محبت عین ایمان' جان ایمان ہے۔ اس کے بغیر کمال ایمان تو بہت دور کی بات ہے' ایمان ہی نہیں ملتا اور آپ کی محبت ایسی عظیم حقیقت ہے کہ صرف انسان اور ذی روح ہی نہیں' ان تعینات سے جدا ہر چیز آپ سے محبت کرتی ہے۔

چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

احد جبل یحبنا ونحبہ

جبل اُحد ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

محبت ایک ایسا فرماں روا ہے کہ اس کی موجودگی میں کوئی محبّ اس سے انحراف اور اختلاف نہیں کرسکتا۔ چنانچہ سید المحبوبین حبیب رب العالمین صلوات اللہ وسلامہ علیہ

وآلہ وصحبہ اجمعین خود ارشاد فرماتے ہیں:

حبك الشيء يعمي يصم کسی شے کی محبت تجھے اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔

اس شرح میں محدث عبدالرؤف المناوی فرماتے ہیں:

اے يجعلك اعمی عن عيوب المحبوب اصم عن مساعها

یعنی تجھے محبوب کے عیوب دیکھنے سے اندھا اور ان کے متعلق سننے سے بہرہ کر دیتی ہے۔ یعنی اگر ہوں بھی تو محب کو نظر نہیں آتے اور نہ ہی وہ انہیں سن سکتا ہے۔

آگے فرماتے ہیں:

بل تریٰ منه القبيح حسنا و تسمع منه الخنا قوله جميلا

بلکہ اس سے برے اعمال اچھے نظر آتے ہیں اور غیر معیاری بات بھی خوبصورت معلوم ہوتی ہے اور واضح رہے کہ یہ تو اس محبوب کی بات ہے جو خلق کا محبوب ہو کہ مثلاً اس میں عیب تو ہیں مگر محب کو نظر نہیں آتے اور نہ وہ سن سکتا ہے لیکن یہاں تو بات ہی اس محبوب کی ہے جس سے صرف خلق ہی نہیں بلکہ خالق بھی محبت فرماتا ہے۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللهِ سن لو میں اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوں۔

صرف خلق کے محبوب میں امکان عیب ہے کہ وہ بنانے والا نہیں جبکہ محبوب خدا میں عیب ہو ہی نہیں سکتا کہ اسے بنانے والا اس کا محب بھی ہے۔ ظاہر ہے کہ محبت تو حسن وخوبی سے ہوتی ہے عیب سے تو نہیں۔ معلوم ہوا کہ بنانے والے نے جو کہ محب بھی ہے اسے پیکر حسن وجمال بنایا ہے۔ ورنہ عیبی سے محبت کرنے والا خود عیبی ہوتا ہے۔ اسی لئے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حقیقت کی ترجمانی کا حق ادا کر دیا ہے۔

؎ خُلِقْتَ مُبَرَّاءً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ ...... كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

اب یہ حقیقت بھی واضح ہوگئی کہ جب تک حضور نبی کریم ﷺ کی پاک ذات سے پوری

کائنات سے زیادہ محبت نہیں ہوگی تو ایمان نہیں اور محبت عیب سے نہیں بلکہ حسن وخوبی اور جمال باکمال سے ہوتی ہے تو پتا چلا کہ حضور نبی کریم ﷺ کو بے عیب ماننا اور جاننا ہی ایمان بلکہ حقیقت ایمان ہے۔

بقول امام اہلسنت اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہٗ:

؎ وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

اس تمہیدی بنیادی کلام سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ دین اسلام کا تشخص وتخصص نبی کریم ﷺ کی ذات پاک سے محبت ہے۔

تعلیمات قرآن کریم اور تصریحات سنت پاک کا خلاصہ ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر اقبال نے برصغیر بلکہ تمام عالم اسلام کے مسلمانوں کو بالعموم اور کانگریس کے ہمنوا "مدعیان اسلام" کو بالخصوص تنبیہ کرتے ہوئے بجا طور پر روح اسلام سے شناسائی کا نقطہ مرکزی سمجھایا ہے۔ وھو قولہ

؎ بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

کہ اس حقیقت سے آگاہی نہیں کہ عظمت سید عالم ﷺ کا مسئلہ جس قدر مرکزیت واہمیت کا حامل ہے۔ اسی قدر اس برصغیر پاک وہند کے خاص ذہن وعقیدہ سے وابستہ یعنی خارجی ذہن کے لوگوں نے اسے اپنی تنقید کا نشانہ بنایا۔ اس پر اپنے غیر شائستہ گمان کے مطابق تنقیص وتوہین کے تیر برسائے اور تاک تاک کر نشانہ بازی کی اور حیرت وافسوس ہے کہ یہ سب کچھ توحید کے نام پر کیا گیا اور جس پاک ذات کو رب العزت نے اپنی برہان قرار دیا اسی کی عظمت کو توحید کے خلاف محاذ قرار دیا۔

هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ (الآیہ)

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ (الآیہ)

کے مطابق جسے رب کریم نے روح توحید دلیل توحید کے طور پر پیش فرمایا' اسی کی عظمت کے بیان کو اور بیان کرنے والوں کو شرک و مشرک کہا اور لکھا گیا۔ دیانت و شرافت بلکہ معرفت و حقیقت کے خلاف اس ناپاک سازش کے تار و پود بکھیرنے' اسے زندہ در گور کرنے بلکہ اس کے پرخچے اڑانے میں عشق و محبت کی دنیا میں تاج دار بریلی' محافظ ناموس مصطفےٰ (ﷺ) امام احمد رضا بریلوی نور اللہ مرقدہٗ کا نام نصف النہار کے آفتاب کی طرح روشن رہے گا جو توفیق الٰہی اور عشق رسالت پناہی ﷺ کی بدولت چمکتا رہا اور ربع سکون کائنات کو چمکا تا رہا۔

آپ کے زیر سایہ روحانی تربیت حاصل کرنے والے اکابر اہلسنت اور زعمائے ملت نے قوت عشق سید عالم ﷺ کی بدولت ناموس شاہ خوباں علیہ الصلوات والتسلیمات اور عظمت اہل اللہ کے جہان نور پر شب خون مارنے والوں کا ناطقہ بند کر دیا اور اس میدان کارزار عشق کے رجال باکمال میں امام اہلسنت امام احمد رضا خاں بریلوی نور اللہ مرقدہٗ کے خلفاء' علماء' صلحاء اور طلباء کے اسماء گرامی اور ان کی خدمات اس صدی کی تاریخ کے ماتھے کا خوشنما جھومر ہیں۔ ان سربکف مجاہدوں میں امام الاعلام شیخ الحدیث مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب (بانی جامعہ رضویہ جھنگ بازار لائلپور) ہیں' جنہوں نے سینکڑوں نہیں ہزاروں قلوب میں عشق سید عالم ﷺ کی شمع کو روشن کیا۔ یہاں آپ کے مستفیدین اور خدام کے اسماء گرامی کا احصاء مراد نہیں صرف ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' کے بانی اور جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان کے امیر حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی مدظلہ کی مساعی جمیلہ کی اہمیت کے بیان کی فقیر کی اپنی سی کوشش ہے جو کہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے ارشد تلامذہ اور اسعد خلفاء میں سے ہیں۔ آپ نے ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' کے ذریعے جو مسلک حق اہلسنت و جماعت کی خدمت کی ہے اسے ملک اور بیرون ملک اپنے بیگانے سب جانتے ہیں۔ علاوہ ازیں آپ نے تقاضائے محبت

سید عالم ﷺ کی تعمیل میں اغیار و اشرار کے طوفان بدتمیزی کے سامنے سد سکندری کی طرح خم ٹھونک کر مقابلہ فرمایا اور بحمدہٖ تعالیٰ یہ سلسلہ خیر جاری و ساری ہے۔

اس سلسلہ میں آپ نے عظمت سید عالم ﷺ سے متعلق بے شمار موضوعات پر مبنی پوسٹرز شائع کیے جو کہ تبلیغ و اشاعت مسلک حق کی ایک کامیاب اور جاندار کوشش ہے جو تقریباً پچاس موضوعات پر حاوی ہیں۔ اصلاح عقیدہ' اصلاح عمل اور محبت سید عالم ﷺ پر مبنی سیاست کے آفتاب ماہتاب علماء کا تعارف اور ان کے مقابل عشق سید الخلق علی الاطلاق ﷺ کی دولت لازوال سے خالی مدعیان علم کی بے مائیگی' دوں ہمتی اور پژمردگی کا بیان ہے بلکہ انہیں کے گھر کے آئینوں میں انہیں کی صورت دکھائی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دین حق دین اسلام کے خلاف مختلف محاذ جو برصغیر میں کھولے گئے' ان کا حزم و تحقیق کے ساتھ رد فرمایا۔ ان اشتہارات پر گرچہ اطلاق تو اشتہارات کا ہی ہوتا ہے لیکن حقیقت میں مسائل و حقائق کے جواہرات کو پوری محنت' دیانت اور تحقیق سے جمع کیا ہے اور مبتدی ہی نہیں علماء کرام کو بھی جو کہ مطولات کی ورق گردانی نہیں کر سکتے' جامعیت کے ساتھ وافر مقدار میں ایمانی روحانی مواد مہیا فرمایا بلکہ صاحب التصانیف الکثیرہ مخدوم الصلحاء حضرت علامہ مولانا یوسف النبہانی رحمۃ اللہ علیہ کے تتبع میں جواہر البحار کی قابل قدر جھلک اور مہک ہے۔

جیسا کہ پہلے لکھا ہے کہ اشتہارات پھر اشتہارات ہیں گرچہ افادیت کے اعتبار سے مخزن المسائل ہیں۔ اب ان تمام موضوعات پر اشتہارات میں درج شدہ تمام برکات روحانیہ کو کتابی شکل میں جمع کر کے حضرت مخدوم اہلسنت امیر جماعت رضائے مصطفےٰ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہم کے نہایت مخلص' وفادار اور جانثار ساتھی مولانا محمد حفیظ نیازی صاحب نے عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے جو کہ امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان کی کاوشوں کے سائے میں بجائے خود قدر آور روحانی دستاویز ہے۔ رب العزت جل شانہٗ حضرت ترجمان مسلک امام احمد رضا' پروردۂ نگاہ حضرت شیخ

الحدیث، استاذ العلماء، حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان اوران کے مخلص رفیق اور ہمسفر مولانا محمد حفیظ نیازی دام مجدہم کو زندہ و سلامت باکرامت رکھے، یہ سرچشمہ فیض ہمیشہ جاری وساری رہے (آمین)۔ ان پچاس موضوعات میں سے ہر موضوع صرف ایک ہی کتاب میں تو پورے طور پر نہیں ملتا، اس کیلئے کس قدر وسیع و وقیع علمی خزائن کھنگالے گئے اوران سے استفادہ کیا گیا، آپ ان اشتہارات میں ہر عنوان کے تحت درج شدہ حوالہ جات سے معلوم کر سکتے ہیں۔ پھر ایک اشتہار کے مجموعی حوالہ جات کو پچاس سے ضرب دیں تو دیکھیں کہ جب یہ تمام موضوعات اوران کے مآخذ ایک کتابی شکل میں آپ کے سامنے موجود ہیں جو حضرت نباض قوم امیر جماعت رضائے مصطفےٰ مولانا محمد صادق صاحب (اطال اللہ تعالیٰ بقاءہ) نے خواص وعوام کو کوثر عشق سید عالم نبی مکرم ﷺ سے سیرابی کیلئے بحر ذخار مہیا کر دیا ہے۔

جزاہ اللہ تعالیٰ

کہنے لکھنے کو تو توفیق الٰہی سے بہت کچھ ہے، سردست ایک بات خصوصیت سے پیش خدمت ہے کہ اغیار واجانب کے خلاف بالخصوص اور عوام وخواص میں پائی جانے والی عملی کوتاہیوں کے خلاف بالعموم ''رضائے مصطفےٰ'' کا قلمی وعلمی جہاد ایک ناقابل تردید وانکار حقیقت ہے جو کہ کسی ردِّ عمل اور موہوم ومظنون پریشانی کی پرواہ کئے بغیر جاری رہتا ہے۔ عین ممکن کہ عدم تدبر کی بناء پر بعض حضرات کو یہ کھٹکتا ہو لیکن اگر ٹھنڈے دل سے غور کریں تو درحقیقت یہ بھی محبت حبیب کبریا، شہ ہردوسرا شفیعنا ووسیلتنا الی اللہ تعالیٰ یوم الجزاء علیہ التحیۃ والثناء کی ہی فرماں روائی کی تعمیل ہے۔

چنانچہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ العزیز فرماتے ہیں:

کمال متابعت فرع کمال محبت است بآنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ مصرع ان المحب لمن ھواہ مطیع۔ وعلامت کمال محبت

کمال بغض است باعداء او صلی اللہ علیہ وسلم۔ در محبت و مداہنت گنجائش ندارد۔ محب دیوانۂ محبوب است تاب مخالفت ندارد و بامخالفان محبوب بہیچ وجہ آشتی نماید۔

یعنی کامل اتباع حضور نبی کریم ﷺ کی ذات پاک سے کامل محبت کی فرع ہے کہ محب جس سے محبت کرے اس کا مطیع ہوتا ہے اور کمال محبت کی علامت حضور نبی پاک ﷺ کے دشمنوں سے کامل بغض رکھنا ہے۔ محبت میں سستی کی گنجائش نہیں محب اپنے محبوب کا دیوانہ ہوتا ہے۔ مخالفت کی تاب نہیں رکھتا اور محبوب کے مخالفین کے ساتھ کسی طرح بھی صلح نہیں کر سکتا۔

نیز ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

عزیزے فرمودہ است کہ تایکے از شما دیوانہ نشود بمسلمانی نرسد دیوانگی عبارت از درگذشتن است از نفع و ضرر خود بواسطہ کلمہ اسلام۔ بامسلمانی ہرچہ شود گوشود و اگر نشود گو نشود وچوں مسلمانی است رضائے حق عزوجل است و رضائے پیغمبر حبیب او علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیہ دولت عظیم تر از رضائے مولا نیست۔ رضینا باللہ سبحانہ ربا وبالاسلام دینا بمحمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نبیا و رسولا۔ مصرع ہم بریں بداریم یا رب بحرمتہ سید المرسلین علیہ و علی الہ من الطیبات افضلہا من التسلیمات

اکابر اسلام میں سے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ جب تک تم میں سے کوئی دیوانہ نہ ہو مسلمانی تک نہیں پہنچتا۔ دیوانگی عبارت ہے کلمہ اسلام کی خاطر اپنے نفع و نقصان کی پرواہ نہ کرنا۔ مسلمانی کے ہوتے ہوئے جو ہو سو ہو، اگر نہ ہو تو نہ سہی جب مسلمانی ہے تو خوشنودیٔ حق عزوجل اوراس کے حبیب پاک ﷺ کی رضا حاصل ہے اور رضائے مولا سے عظیم تر کوئی نعمت نہیں ہم اللہ تعالیٰ کے رب، اسلام کے دین اور حضرت

محمد ﷺ کے نبی اور رسول ہونے پر راضی ہیں۔ میں اسی عقیدے پر ہوں اور اے رب کریم! مجھے اسی پر رکھ۔

بحرمة سید المرسلین صلوات اللہ و سلامه علیه و آله اجمعین

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ بالا اقتباسات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور پھر ان معروضات کے آغاز میں حدیث پاک کے ارشادات کو پیش نظر رکھ کر فیصلہ کریں کہ ان دونوں ارشادات اور وضاحتوں کے درمیان جو کچھ آپ نے دیکھا اور پڑھا۔ کیا جن حضرات نے اس میدان میں ذمہ دارانہ ڈیوٹی دی' یہ محبت سید عالم ﷺ کے تقاضوں کی تعمیل و تکمیل نہیں؟ فھل من مدکر۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان ارباب وفا کو نبی رحمت شفیع اُمت کے سربکف پہرے داروں اور محافظین ناموس پاک کی قطاروں میں شامل فرمائے۔ (آمین)

خویدم جماعت اہلسنت محمد محفوظ الحق غفرلہ

فاضل جلیل مولانا علامہ محمد مقصود احمد صاحب قادری چشتی

خطیب مرکزی جامع مسجد دربار حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ لاہور

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ مجاہد ملت' ترجمان مسلک اہلسنت' حامی شریعت' ماحی بدعت حضرت علامہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب (زیدت معالیہم) تحریر وتقریر کے ذریعہ مسلک حقہ اہلسنت و جماعت کی انتہائی مؤثر اور فصاحت و بلاغت کے ساتھ جو خدمات سرانجام دے رہے ہیں' وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ ان کی ذات نام و نموذ' ریاکاری اور روایتی مولویت سے مبرأ ہے۔ اس صوفی منش انسان کی جتنی بھی تعریف وتوصیف کی جائے کم ہے۔ اشتہارات کے ذریعہ مسلک کی ترویج و اشاعت کا

کام انتہائی منفرد ہے۔ کتابی شکل میں اسے شائع کرنا ایک مستحسن فیصلہ ہے۔ اس اقدام سے اشتہارات میں درج تحقیقی کام محفوظ ہو جائے گا۔ (انشاءاللہ)

یہاں یہ امر واضح رہے کہ راقم انتہائی دلجمعی و دلچسپی سے ''رضائے مصطفےٰ'' کا مطالعہ کرتا ہے۔ اس میں ہر ماہ کی مناسبت سے تحقیقی مواد ہوتا ہے' نصیحت بھی اور آپریشن بھی۔ ''رضائے مصطفےٰ'' میں تواریخ وصال کا التزام ایک منفرد اور مستحسن امر ہے۔

اللہ تعالیٰ مولانا موصوف اور ان کے رفقاء کی مسلکی خدمات کو اپنی بارگاہ اقدس میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

والسلام! محمد مقصود احمد

استاذ العلماء علامہ مفتی محمد اشرف القادری نیک آبادی صاحب

بانی و مہتمم الجامعۃ الاشرفیۃ المرکزیۃ گجرات

مبسملا و محمدلا و مصلیا و مسلما

پاسبان مسلک رضا' نباض قوم' مجاہد اسلام' حامی سنن' ماحی فتن' پیکر شرافت و اخلاص' بقیۃ السلف' پیر طریقت' حضرت مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی (لازالت شموش فیضانه بازغة و بدور عرفانه لامعة) کی شخصیت ماشاءاللہ تعالیٰ گوناں گوں خوبیوں کی حامل اور مختلف و متنوع دینی خدمات کا منبع ہے۔

انہی خوبیوں میں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ آپ بفضلہ تعالیٰ صاحب زبان و بیان بھی ہیں اور بحمدہ تعالیٰ صاحب قلم بھی۔ آپ کی دینی و روحانی اور قلمی خدمات میں سے ایک شہرہ آفاق و عظیم شعبہ ''شعبہ تبلیغی اشتہارات'' بھی ہے۔ آپ مختلف اوقات و حالات میں بکثرت اختلافی و اصلاحی موضوعات پر مدلل و مفصل تبلیغی اشتہارات بھی تیار کر کے شائع کرتے رہے ہیں' جنہیں شائقین مساجد و مدارس' مکانات و دفاتر اور دوکانات

میں تبلیغی مقصد سے عوام الناس کیلئے آویزاں کر دیتے۔ اس طرح یہ اشتہارات بلا مبالغہ جہاں ہزار ہا ہزار مسلمانوں کیلئے تقویت وترقی ایمان کا باعث ہوئے' وہاں بے شمار بدعقیدہ گمراہوں اور فساق و فجار کی ہدایات کا سبب بھی بنے۔ ہماری معلومات کی حد تک اشتہارات کے ذریعے اس منظم تبلیغی طریقہ کار کے' ہمارے حاجی صاحب دامت برکاتہم العالیہ ہی موجد ہیں۔

ماشاء اللہ تعالیٰ و بحمدہٖ تقدس یہ اشتہارات سینکڑوں موضوعات وعنوانات پہ محیط ہیں جواب تک لاکھوں کی تعداد میں چھپ کر پوری دنیا میں پہنچے اور دنیا بھر کے اُردو خوان صحیح العقیدہ مسلمانوں سے دادِ تحسین بھی وصول کر چکے ہیں۔

ہر اشتہار اپنے موضوع پر دلائل و مسائل کے اعتبار سے بجائے خود ''کوزے میں دریا'' کا مصداق ہے۔

لیکن عنوانات کی کثرت کے پیش نظر لائبریری وغیرہ میں اس علمی ذخیرے کو ترتیب وار اور سہل الوصول انداز میں محفوظ نہیں رکھا جا سکتا تھا کیونکہ ہر لائبریری و مسجد اور گھر وغیرہ میں اتنی وسیع جگہ کا انتظام نہیں ہوتا جہاں ہر ہر موضوع سے متعلقہ اشتہارات کی اتنی بڑی تعداد کو فریم کرا کر دیوار پہ آویزاں کیا جا سکے۔ ویسے بھی اشتہار لمبے عرصے تک محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اشتہارات میں مختلف عنوانات کے مسائل یکجا نہیں ہوتے کہ کتاب کی طرح ایک ہی جگہ بیٹھ کر ایک ہی نشست میں ان کا آسانی سے مطالعہ کیا جا سکے۔ اگرچہ اشتہار کی ایک اپنی افادیت ہوتی ہے۔

ان وجوہ کی بناء پر ایک عرصے سے مجھے یہ خیال دامن گیر رہا کہ ان مختلف و متفرق اشتہارات کو بھی یکجا کر کے ایک خوبصورت کتاب کی شکل میں بھی شائع کر دیا جائے تو اس علمی ذخیرے کی افادیت دو چند ہو جائے اور گویا ہر اشتہار کے مضمون کو ایک نہر سے تمثیل دی جائے تو یہ مجموعہ ''مجمع الانہر'' قرار پائے......اور ہر اشتہار

کے مندرجات کو ایک دریا سے تشبیہ دی جائے تو یہ کتاب ''ملتقی الابحر'' ٹھہرے اور پھر اشتہار کی جگہ اشتہار اور کتاب کی جگہ کتاب سے استفادہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ بھلا کرے حضرت نیازی صاحب مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' کا اور جزائے خیر دے مکتبہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ کے ارباب بسط وکشاد کو' کہ میں نے یہ تجویز پیش کی تو انہوں نے میری تجویز کو نہ صرف قبول کیا' بلکہ تھوڑے ہی عرصے میں یہ خوشخبری بھی سنا دی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام عنوانات کے اشتہارات خوبصورت کمپوزنگ کے ساتھ کتابی صورت میں طباعت کیلئے بھی تیار ہیں۔ مجھے اس مبارک خبر کے سننے کے بعد انتہائی خوشی و مسرت حاصل ہوئی۔ اس مبارک موقع پر میں تہہ دل سے ان حضرات کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ شکر اللہ تعالی مساعیھم الجمیلۃ

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے حضرت مولانا مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب قبلہ کی عمر' صحت اور تبلیغی و اصلاحی مساعی میں مزید برکتیں عطا فرمائے اور آپ کی ٹیم کے ہر فرد کے جذبۂ خدمت دینی میں بیش از بیش ترقیاں عنایت فرمائے۔ آمین

وصلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ
وبارک وسلم بعدد کل ما عندہ من العدد

خاکپائے اہل اللہ (خواجہ پیر)
مفتی محمد اشرف القادری نیک آباد

مولانا صاحبزادہ پیر محمد عتیق الرحمٰن فیض پوری صاحب

سجادہ نشین آستانہ عالیہ ڈھانگری شریف' ممبر قانون ساز اسمبلی آزاد جموں وکشمیر

مسلک حقہ اہلسنت و جماعت کی حقانیت روز روشن کی طرح ظاہر وباہر ہے۔

اس کی ضوء کو چاردانگ عالم میں پھیلانے کیلئے علماء اہلسنت ومشاہیر اُمت ہمیشہ سے اپنی مساعی جمیلہ کو بروئے کار لاتے رہے ہیں۔انہوں نے بھٹکی ہوئی انسانیت کیلئے تحریر وتقریر سے رشدوہدایت کا سامان مہیا کیا' بہت سے گمراہ کن عقائد کی بیخ کنی کر کے عقائد اہلسنت وجماعت کی ترویج واشاعت کو یقینی بنایا۔

ان ہی عظیم شخصیات میں ایک عظیم عالم دین' بقیۃ السلف' مخدوم ملت' حضرۃ العلام مولانا الحاج پیر ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ (شاگرد خاص وخلیفہ مجاز حضور محدث اعظم پاکستان) ہیں کہ جنہوں نے عقائد اہلسنت وجماعت کے پرچار میں کوئی کمی نہ چھوڑی اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی صحیح اشاعت کی ہے۔

آپ کی جاری کردہ کتب واشتہارات لاتعداد ہیں جو بحمد اللہ تعالیٰ پاکستان وآزاد کشمیر کے کونے کونے اور دیگر متعدد ممالک میں بھی موجود ہیں۔مسائل فضائل و عقائد پر یہ کام بہت ضروری تھا جو حضرت والا کے حصے میں آیا' آپ کا وجود اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایک نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کی جتنی قدر کی جائے اللہ تبارک وتعالیٰ اور برکت فرماتا ہے۔

محمد عتیق الرحمٰن

مولانا علامہ پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن صاحب

صدر تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان

عالم ربانی' شیخ طریقت' بقیۃ السلف' قدوۃ الخلف علامہ ابوداؤد محمد صادق دامت برکاتہم العالیہ مسلک اہلسنت وجماعت کے اکابر علماء میں سے ہیں۔دین ومسلک میں ان کا تصلب ورسوخ' عزیمت واستقامت اور حمیت اپنے عہد کی ایک عمدہ مثال ہے۔ان کی دینی خدمات کثیر الجہات ہیں۔ان کی گرانقدر دینی خدمات کا ایک نمایاں شعبہ ان کے دعوتی وتبلیغی بڑے سائز کے پوسٹرز ہیں' جن کی مجموعی تعداد پچاس کے لگ بھگ ہے۔ان پوسٹرز کے موضوعات کافی متنوع ہیں' دین وشریعت کے بیشتر شعبوں کا احاطہ کیا ہے' ایمانیات وعقائد' عبادات' سیاسیات ومعاملات اور اصلاح اعمال وعقائد' الغرض ہر اہم موضوع پر پوسٹر موجود ہے۔یہ پوسٹرز علمی وتحقیقی ہیں اور انداز تحریر عام فہم ہونے کی بناء پر عامۃ المسلمین کیلئے انتہائی مفید ہیں۔یہ پچاس پوسٹرز پچاس کتب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ضرورت اس امر کی ہے کہ انہیں اعلیٰ قسم کے پیپر پر خوبصورت فریم میں مساجد' مدارس' کالجوں' جامعات' لائبریریوں' دفاتر' سرکاری دفاتر اور باوقار مقامات پر آویزاں کیا جائے۔معلوم ہوا ہے کہ اب ان پوسٹرز کے تحقیقی' علمی اور دعوتی مواد کو ایک کتاب کی صورت میں جمع کر کے شائع کرنے کا اہتمام کیا جارہا ہے۔یہ انتہائی احسن اقدام ہے میری خواہش ہے کہ یہ کام جلد پایۂ تکمیل تک پہنچے اور یہ علمی سوغات دینی ذوق رکھنے والے تمام مسلمانوں کیلئے زیادہ سے زیادہ فیض رساں بنے۔

اللہ تعالیٰ حضرت علامہ ابوداؤد محمد صادق کے ظل عاطفت کو ان کی اولاد امجاد' اخلاف' مریدین' محبین اور عامۃ المسلمین پر تادیر قائم رکھے اور وہ اسی طرح اپنی تمام تر عقلی' فکری علمی اور جسمانی وروحانی قُوَیٰ کی سلامتی کے ساتھ دین مبین کی خدمت کرتے رہیں اور ان کے فیوض وبرکات کا سیل رواں یوں ہی جاری وساری رہے۔آمین

طلبگار دعا: منیب الرحمٰن

شیخ طریقت خواجہ ابوالخیر پیر محمد عبداللہ جان صاحب

سجادہ نشین دربار عالیہ مرشد آباد شریف (صوبہ سرحد)

یہ پڑھ کر دلی خوشی ہوئی کہ ادارہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ...... مجاہد اہلسنّت، ترجمانِ حنفیت حضرت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان کے تحریر کردہ بڑے سائز کے عام فہم، مقبول عام، مدلل و مفصل، علمی و تحقیقی اور تبلیغی اشتہارات (جن کی تعداد تقریباً پچاس ہے) کو یکجا کر کے کتابی شکل میں زیور طباعت سے آراستہ و پیراستہ کرنے کی عظیم سعادت حاصل کر رہا ہے اور یہ اچھا ہے کہ ماشاء اللہ حضرت علامہ موصوف کی زندگی میں ہی کتاب چھپ رہی ہے۔

فقیر ادارہ اور اراکین و معاونین ادارہ اور خصوصاً ادارہ کے سرپرست اعلیٰ حضرت علامہ ابوداؤد صاحب دامت برکاتہم کو اس عظیم کارنامہ کے سرانجام دینے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

بحمدہٖ تعالیٰ! ادارہ رضائے مصطفےٰ اور ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' حضرت علامہ ابوداؤد صاحب دامت برکاتہم کی سرپرستی میں پچاس سال سے زائد عرصہ سے دین متین کی خدمت اور مسلک حقہ اہلسنّت و جماعت کی صحیح ترجمانی کے فرائض انجام دے رہا ہے۔ ان کے علمی و تحقیقی اشتہارات اور ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' کا مطالعہ کرنے سے اہلسنّت کے عقائد میں مزید پختگی اور مضبوطی پیدا ہو جاتی ہے اور قاری راسخ العقیدہ ہو جاتا ہے۔ ان اشتہارات اور ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' کی بدولت اندرون ملک اور بیرونی ممالک میں عقائد اہلسنّت کی خوب تشہیر ہوئی ہے اور ہو رہی ہے۔ عوام و خواص اہلسنّت کے علاوہ عامۃ المسلمین بھی مستفیض و مستفید ہو رہے ہیں۔

دُعا ہے مولا کریم حضرت علامہ ابوداؤد صاحب دامت برکاتہم کو صحت و عافیت

کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے، ادارہ رضائے مصطفےٰ اور ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' کو ان کی سرپرستی میں دن دُگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور اراکین و معاونین کو دارین کی عزتوں سے نواز دے۔ آمین ثم آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ علیہ وعلیٰ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم

والسلام! (فقیر) ابوالخیر محمد عبداللہ جان

خطیب اسلام صاحبزادہ سید شبیر حسین شاہ صاحب حافظ آبادی

اُمت مصطفےٰ (علیہ التحیۃ والثناء) میں کچھ ایسی شخصیات ہوتی ہیں کہ جن کا مشن فقط دین کی خدمت اور ناموس رسالت کا تحفظ ہی ہوتا ہے اور اس میں کوئی دنیاوی ملاوٹ نہیں ہوتی...... ان خوش نصیب حضرات میں پاسبان مسلک رضا، فیض یافتہ امیر ملت و فقیہ اعظم کوٹلوی، نائب محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ بھی شامل ہیں۔ آپ علم نبوی کے وارث ہیں اور اس مشن کو لے کر اپنی پوری زندگی صرف اور صرف دین کی تبلیغ اور مسلک حقہ کے تحفظ کیلئے وقف فرما دی ہے۔ یہ سب اعلیٰ حضرت عظیم البرکت اور حضرت محدث اعظم پاکستان (علیہما الرحمۃ) کا خصوصی فیضان ہے کہ اس مشن کو لے کر چلے ہیں۔ آپ اس دور کے عظیم مجاہد ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ناموس کا تحفظ کرنے والوں میں ایک خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ آپ کے تبلیغی مشن کی خوبیوں میں یہ بات سرفہرست ہے کہ جس کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ جہاں بھی عزت و عظمت و شان مصطفےٰ ﷺ کا کوئی بھی مسئلہ ہو وہاں نباض قوم علامہ ابوداؤد صاحب (حفظہ اللہ تعالیٰ) کا ایک نمایاں کردار ہوتا ہے۔

اسی سلسلہ میں آپ کا تبلیغی اشتہارات و کتب تحریر فرمانا اور ان کو قوم کے سامنے پیش کرنا...... اس مشن میں اتنا خلوص اور اتنی محبت ہے کہ میں سمجھتا ہوں یہ وہ مبارک مشن

ہے جو ہر سچے مسلمان کا ہونا چاہئے اور واقعی علماء حق کا یہ صحیح مشن ہے' جس پر آپ کام فرما رہے ہیں۔ عالم باعمل' آفتاب رضویت حضرت مولانا محمد صادق صاحب مدظلہ کا شمار ان ہستیوں میں ہوتا ہے کہ جو ابتداء سے انتہاء تک صرف اور صرف دین ہی کی بات کرتے ہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ بحمد اللہ اس مشن میں کامیاب وکامران ہیں۔ آپ اس دور کے بہت بڑے مجاہد ہیں اور یہ جہاد اس طرح فرما رہے ہیں کہ جس طرح ناموس رسالت کا تحفظ کرنے کیلئے کوئی محافظ کھڑا ہوتا ہے اور اس لحاظ سے آپ اس دور میں حضور امام الانبیاء' سرکار مدینہ ﷺ کے ناموس کے محافظ مقرر فرمائے گئے ہیں۔

الحمد للہ! میں نے گوجرانوالہ میں اہلسنت و جماعت کی اولین دینی' معیاری' مرکزی درسگاہ جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم میں دوران تعلیم آپ کی خدمت میں رہ کر اور بعد میں بھی وقتاً فوقتاً آپ سے ملاقات اور آپ کی تحریر وتقریر میں دیکھا کہ جہاں بھی حضور ﷺ کی عظمت وشان کا کوئی مسئلہ آیا' وہاں پیر طریقت مولانا ابوداؤد صاحب زید مجدہ نے کسی بڑی سے بڑی طاقت کی پرواہ کئے بغیر کلمہ' حق بلند فرمایا' آپ کے سامنے صرف اور صرف تحفظ ناموس رسالت اور دین حق کی اشاعت ہی ہوتی ہے اور اس سلسلہ میں آپ کے سامنے کوئی پہاڑ بھی آجائے تو اُس کو عبور کرنا آپ کیلئے کوئی مشکل کام نہیں اور آپ کی نظروں میں اس کے مقابلہ میں کسی بھی چیز کی کوئی اہمیت نہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کے تحریر فرمائے ہوئے لاجواب علمی وتحقیقی اور تبلیغی اشتہارات ماشاءاللہ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور لاکھوں مسلمان ان علمی جواہر پاروں سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ (فالحمد للہ علی ذالک) ع ..... اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

میں اور پوری قوم ..... بقیۃ السلف' حجۃ الخلف حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ کی نصف صدی سے زائد مجاہدانہ دینی وملی خدمات پر آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ آپ کا مبارک سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رہے

اور مولیٰ تعالیٰ آپ کو بصحت وعافیت عمر دراز عطا فرمائے اور ہر نظر بد سے محفوظ رکھے۔ آمین

ع ..... ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

ماشاءاللہ آپ اس شعر کا صحیح مصداق ہیں کہ:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

دعا گو: سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی

خطیب ملت علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب

چیئرمین گلزار حبیب ٹرسٹ کراچی

محدث اعظم' یادگار اسلاف حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی کیا خوب شخصیت تھے۔ ان کے وابستگان نے ان سے نسبت محبت وعقیدت نبھاتے رہنا ہی اپنی پہچان رکھی۔ کہتے ہیں کہ ماحول سے متاثر ہونے والے اور ماحول کو متاثر کرنے والے اپنی اپنی الگ شناخت رکھتے ہیں۔ دھن کے پکے اور لگن کے سچے نمایاں ہوجاتے ہیں۔ سچ اور سچائی سے پیمان باندھنے والے ہر حال میں شمع جلائے رکھتے ہیں۔

حضرت محدث اعظم علیہ الرحمۃ کے فیض یافتگان میں حضرت مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب اپنی مثال آپ ہیں۔ اپنی زندگی کیلئے جو نصب العین انہوں نے چنا' اس پر دوام ہی ان کی پہچان ہوا۔ مسلک حق اہلسنت وجماعت کی ترجمانی اور اس باب میں ان کی بے باکی زبان زد عام ہے۔ وہ جسے درست جانتے ہیں' کہے بغیر نہیں رہتے۔ ان کا تیکھا لہجہ' دل آزاری نہیں' باطل سے بے زاری کیلئے ہے۔ ان کی صدائے حق کی گونج سمتوں میں پہنچتی ہے۔

نواب مرزا داغ دہلوی نے کہا تھا:

؎ جواب اس طرف سے بھی فی الفور ہو گا
دبے آپ سے وہ کوئی اور ہو گا

حضرت مولانا محمد صادق صاحب اظہار حق میں اس شعر کا مصداق ہیں۔

ان کا سفر زیست جہد مسلسل سے عبارت ہے۔ ان کی تبلیغی تحریری کاوشیں کتابی شکل میں محفوظ کی جا رہی ہیں۔ اللہ کریم جل شانہٗ اس کتاب کو مفید و نافع بنائے اور حضرت مولانا محمد صادق صاحب کو صحت و برکت کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

مخلص: کوکب نورانی

عالمی مبلغ اسلام علامہ مفتی محمد عباس رضوی صاحب

ریسرچ آفیسر محکمہ اوقاف دبئی

پچھلے دنوں برطانیہ جانے کا اتفاق ہوا۔ لندن، برمنگھم، ناٹنگھم اور دیگر کئی شہروں میں مساجد اہلسنت میں میرے پیر و مرشد اور محسن و مربی، پاسبان مسلک رضا، فیض یافتہ امیر ملت و فقیہ اعظم کوٹلوی، نائب محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا علامہ الحاج مفتی پیر ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے تحریر فرمائے ہوئے لاجواب، عام فہم، مقبول عام، مدلل و مفصل، علمی و تحقیقی اور تبلیغی اشتہارات آویزاں نظر آئے۔ دبئی، شارجہ، قطر وغیرہ میں بھی عموماً مساجد میں بڑے اہتمام کے ساتھ فریم شدہ اشتہارات اپنا جلوہ دکھا رہے ہیں۔ حضرت صاحب ﷿ کی تصنیف کردہ کم و بیش پچاس عنوانات پر مشتمل یہ تبلیغی بین الاقوامی مہم ماشاء اللہ عروج پر ہے اور اپنی نظیر آپ ہے۔ غور کیا جائے تو اس کی کوئی مثال نہیں ملتی اور یہ مہم اتنی موثر ہے کہ ہر قاری کو نہ صرف متاثر کرتی ہے بلکہ ان کی نگارشات دلوں میں گھر کر لیتی ہیں۔ الحمد للہ! مخالفین اہلسنت کے ہاں ان میں سے کسی بھی اشتہار کا کوئی جواب نہیں اور نہ ہی کسی کو تردید کی ہمت ہوئی ہے۔

ضرورت تھی کہ ان لاجواب اشتہارات کو یکجا کر کے کتابی شکل میں شائع کیا جائے۔ مجھے یہ جان کر انتہائی قلبی خوشی ہوئی ہے کہ ادارہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ کے زیر اہتمام "براہین صادق" کے عنوان سے انہیں کتابی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ الحمد للہ یہ مساجد و مدارس کی دیواروں کی زینت تبلیغ اب کتب خانوں، لائبریریوں میں بھی جلوہ افروز ہوگی اور ہر طبقہ فکر کے قارئین اس سے استفادہ کر سکیں گے۔ مولیٰ کریم اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے وسیلہ جلیلہ سے اسے شرف قبولیت سے نوازے، عقائد اہلسنت کی حقانیت کی یہ دستاویز ہمیشہ ہمیشہ ہر ہر دور میں اپنے جلوے بکھیرتی رہے اور میرے آقائے نعمت سیدی و سندی حضرت علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب کی عمر و صحت اور پاکیزہ عزائم میں مزید برکتیں عطا فرمائے اور آپ کی شفقتوں اور محبتوں کا گھنا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم و دائم رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم

ع ...... ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد — محمد عباس رضوی

فاضل شہیر علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب

(فاضل جامعہ محمدیہ بھکھی شریف، فاضل بغداد یونیورسٹی عراق) مہتمم جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام لاہور

دین متین کی تبلیغ کیلئے قلم و قرطاس کو استعمال کرنا اہل حق کا پرانا طریقہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بادشاہوں کے نام خطوط اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے خطوط اس سلسلہ کی روشن مثالیں ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات نے ایک انقلاب برپا کیا اور آج بھی وہ مکتوبات شریف شریعت کا ایک نصاب ہیں۔

مجاہد ملت، نباض قوم، حضرۃ العلام الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری

رضوی نے بھی معاشرے کی اصلاح، بدعقیدگی کی بیخ کنی اور عقائد صحیحہ کی ترویج و اشاعت کیلئے اسی سلسلہ کو اشتہارات کی شکل میں بڑھایا اور اہم دینی موضوعات پر جامع اور مکمل و مدلل بڑے سائز کے پُرکشش اور جاذب نظر اشتہارات شائع کیے، جن کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ پاکستان ہی میں نہیں بلکہ بیرون ممالک بھی بندۂ ناچیز نے لوگوں کے گھروں میں بھی یہ اشتہارات آویزاں دیکھے ہیں۔ ایک ایک اشتہار نے ایک مبلغ کا کام کیا ہے اور کلمہ حق کا ابلاغ کیا ہے۔

ان تاریخی و تحقیقی اشتہارات کو اب کتابی شکل دی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عوام کیلئے مزید مفید بنائے اور قبلہ حاجی صاحب کا سایہ تادیر سلامت فرمائے۔

آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین ﷺ

دعا گو: محمد اشرف آصف جلالی

ادیب شہیر علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب (ایم اے)

نگران مرکزی مجلس رضا، مدیر اعلیٰ ماہنامہ "جہان رضا" لاہور

محترم نیازی صاحب

السلام علیکم!

آپ نے جس انداز سے ان اہم تبلیغی اشتہارات کو کتابی انداز میں شائع کرنے کا پروگرام بنایا یہ بہت مفید کام ہے۔

مبارک قبول فرمائیے

یہ کتاب انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان کے علاوہ بیرونی ممالک میں بھی جائے گی۔

والسلام! اقبال احمد فاروقی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

زینت صدق وصفا سے کر مجھے آراستہ ..... مرشدی صادق محمد باصفا کے واسطے

ذیقعد ۱۳۷۰ھ تا ذیقعد ۱۴۲۹ھ

ہم اُنسٹھ (۵۹) سالہ مجاہدانہ دینی، مسلکی و ملکی خدمات پر

عالم اسلام کی عظیم علمی و عملی شخصیت، نامور بزرگ عالم باعمل و روحانی پیشوا...... عاشق مصطفیٰ، فدائے غوث الوریٰ، پیکر صدق وصفا، فخر ملت اسلامیہ، پاسبان مسلک امام احمد رضا، استاذ العلماء، حامی سنت، ماحی بدعت، جبل استقامت، فیض یافتہ امیر ملت محدث علی پوری، پروردۂ نگاہ فقیہ اعظم محدث اعظم کوٹلوی، نائب محدث اعظم پاکستان، نباض قوم، یادگار اسلاف، صادق الاقوال والاحوال، مخزن محاسن الاخلاق فضیلۃ الشیخ حضرۃ العلام قبلہ مولانا الحاج پیر مفتی **ابوداؤد محمد صادق** صاحب قادری رضوی (حفظہ اللہ تعالیٰ)

کو مبارک پیش کرتے ہیں۔

آپ کی دینی خدمات کا اجمالی خاکہ:

(۱) آپ جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان کے بانی ہیں۔ (۲) گوجرانوالہ شہر جو کسی زمانہ میں نجدیت کا گڑھ تھا آج بفضلہ تعالیٰ آپ کی بے مثال کاوشوں سے سنیت و رضویت اور مسلک اعلیٰ حضرت کا مثالی مرکز ہے۔ (۳) ماشاء اللہ آپ مسلسل ۵۹ سال سے گوجرانوالہ میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے مرکزی جلوس کی قیادت فرمارہے ہیں۔ (۴) ۵۹ سال سے گوجرانوالہ کی قدیم ترین، مشہور زمانہ، اسم بامسمّٰی تاریخی مرکزی جامع مسجد زینت المساجد کی امامت و خطابت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ (۵) آپ اہلسنّت کے بین الاقوامی شہرت یافتہ مرکزی دارالعلوم جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کے بانی و مہتمم اور جید علماء و مشائخ کے استاذ ہیں اور اندرون

پاکستان کے علاوہ آپ کے سینکڑوں مریدین اور تلامذہ مڈل ایسٹ عرب ممالک اور یورپ و امریکہ وغیرہ میں بھی اشاعت و تبلیغ دین میں مصروف ہیں' فالحمد للہ علی ذالک۔(۶) آپ اہلسنّت کے ۵۰ سالہ انٹرنیشنل محبوب ومقبول ترجمان ماہنامہ رضائے مصطفٰے کے سرپرست اعلیٰ ہیں۔(۷) آپ مسلسل شب وروز وعظ وتبلیغ میں مصروف عمل رہتے ہیں۔(۸) آپ کے لکھے ہوئے تبلیغی اشتہارات لاکھوں کی تعداد میں پورے عالم اسلام میں مقبول ہیں۔(۹) آپ درجنوں کتب کے مصنف ہیں۔(۱۰) سلسلۂ بیعت وارشاد میں بھی ماشاء اللہ آپ کا فیضان وسیع پیمانہ پر جاری وساری ہے۔(۱۱) خدمت دین اور حق گوئی کی پاداش میں گوجرانوالہ' بہاولپور اور میانوالی وغیرہ کی جیلوں میں آپ کو ۶ مرتبہ قید وبند کی صعوبتیں پیش آئیں' پھانسی کوٹھڑی میں بند رکھا گیا اور ہتھکڑی لگا کر بہاولپور تا میانوالی قیدی بنا کر طویل سفر بھی کرایا گیا لیکن مسلک حق کی ترویج واشاعت میں بحمد اللہ آپ کے پائے استقلال میں کبھی لغزش نہ آئی۔(۱۲) آپ کے دروس قرآن وحدیث سے ماشاء اللہ لاکھوں حضرات مستفیض ہوئے اور مسلسل ہو رہے ہیں۔(۱۳) آپ نے سینکڑوں فتاوٰی مبارکہ تحریر فرمائے۔(۱۴) آپ نے آج تک شناختی کارڈ نہیں بنوایا بلکہ حج شریف بھی بغیر تصویر کے کیا اور شناختی کارڈ میں تصویر کے لزوم کے خلاف آپ نے شریعت کورٹ' ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ میں قانونی جدوجہد فرمائی...... نہ شناختی کارڈ بنوایا اور نہ ہی پاسپورٹ۔(۱۵) آپ نے ہر دور میں' ہر حال میں کلمۂ حق بلند فرمایا اور بحمد اللہ کبھی بھی کسی جابر سے مرعوب نہ ہوئے............

المختصر حضرت کی نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط تبلیغی' دینی' مسلکی' تعمیری اور تقریری زبردست مجاہدانہ عملی خدمات کے اپنے اور بیگانے سب ہی معترف ہیں۔

(ذالك فضل الله يؤتيه من يشآء)

دعا ہے کہ مولیٰ کریم اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے سے آپ کو سلامت باکرامت تا قیامت صحت وعافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین (منجانب: اہلیان گوجرانوالہ)

فہرست کتب

عاشق مدینہ پاسبان مسلک رضا مجاہد ملت الحاج

مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی مدظلہ العالی

(امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان)

الحاج صاحبزادہ ابوالرضا محمد داؤد رضوی کی مرتبہ کتب

الحاج محمد حبیب الرحمٰن نیازی قادری رضوی کی مرتبہ کتب

☆☆==============☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اختلافات چھوڑو، بزرگوں کا مسلک اپناؤ

مسلک اہلسنّت و جماعت کی حقانیت و صداقت پر بہترین نایاب مجموعہ

مسلکِ بزرگانِ دین

ازافادات:

علامہ مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی مدظلہ العالی

و دیگر علماء

ترتیب و پیشکش

الحاج محمد حفیظ نیازی

ادارہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

055 4217986

0333-8159523